Mubarra Graphics
EZREADERSCHOICE
hello love
اریج شاہ
عشقِ یارم
روحِ یارم سیزن ٹو
https://ezreaderschoice.com/

عشقِ یارم
روحِ یارم سیزن ٹو
اریج شاہ
READERS CHOICE
مکمل ناول

نوٹ

وہ ہر طرف اسے ڈھونڈ رہا تھا کسی کی اتنی ہمت کہ کوئی اس کی روح کو تکلیف پہنچائے

کون تھا اس کا ایسا دشمن جس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ وہ ڈیول سے پنگا لیتا۔

راشد اس کھیل کا سب سے کمزور مہورا تھا۔ جس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ وہ ڈیول کی کمزوری پر حملہ کرتا

ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی وہ اسے ڈھونڈنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور پھر اسے ایک فون آیا تھا۔

اگر روح کو بچانا چاہتے ہو تو جس جگہ کی لوکیشن میں تمہیں سینڈ کر رہا ہوں وہاں چلے جاؤ روح کو اس شخص نے وہیں پر رکھا ہے۔

لیکن تم کون ہو۔۔۔! وہ پاگلوں کی طرح روح کو ڈھونڈتے تھک چکا تھا جب کسی امید کے روشن دیے کی طرح کسی نے اسے فون کیا

میں جو بھی ہوں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے ملیکن یں ہو چاہتا ن تم مجھے یاد رکھو دنیا مجھے ہارٹ لیس کے نام سے جانتی ہے میری ذات کھنگالنے سے بہتر ہے کہ تم اپنی روح کی جان بچاؤ فون بند ہو چکا رہا

اور لوکیشن اس کے موبائل پر آچکی تھی۔

وہ شخص کون تھا کون نہیں یارم کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن یارم کی ذات پر اس کا ایک احسان تھا جو یارم کاظمی مرتے دم تک چکا نہیں سکتا تھا۔

oooo

وہ یارم کے لیے سب سے مشکل ترین وقت تھا جب ہر چلتی سانس کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی روح اس سے دور جا رہی ہے

ڈاکٹر نے اس کا جنون اور دیوانگی دیکھتے ہوئے ہی اسے مناسب الفاظ میں بتایا تھا

کہ روح کی جان بچانا اور تقریباً ناممکن ہے یہ سب کچھ کہتے ہوئے ڈاکٹر خود بھی اس سے خوفزدہ تھا یقیناً اسے اپنی جان بہت عزیز تھی۔

وہ یارم کے جنون کے ہتھے نہیں چڑھنا چاہتا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ لڑکی اس شخص کے لئے اس کی زندگی ہے

لیکن اندھیری کالی قبر سے نکلنے کے بعد روح اپنے آپ کو بے جان محسوس کر رہی ہے اس میں جینے کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔

یارم کا بس چلتا تو شاید وہ ڈاکٹر کو ہی جان سے مار دیتا ہے۔

اگر وہ ڈاکٹر زندہ تھا تو صرف اور صرف خضر کی وجہ سے جس نے اس وقت یارم پر کنٹرول کیا تھا۔

اور پھر وہ اپنی روح کو لے آیا تھا وہاں سے اس کا مہنگے سے مہنگا علاج کروایا۔ امریکا کے ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ روح کے اندر صرف دس پرسنٹ ہی جینے کی نوعیت باقی ہے

اگروہ خود زندگی کی طرف لوٹ آئے تو اس کی جان بچائی جاسکتی ہے

اور پھر یارم کی محبت کے سامنے روح نے ضد چھوڑ دی وہ لوٹ آئی اپنے یارم کے لیے کیونکہ وہ بھی جانتی تھی روح کے بنا یارم کچھ نہیں۔

پورے دو ماہ بعد وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔اور تب سے ہی ڈاکٹر نے اسے کسی بھی قسم کی بات یاد کروانے یا پھر ٹینشن دینے سے سختی سے منع کیا تھا ایسا کرنے سے اس کی دماغی حالت بگڑ سکتی تھی وہ اپنی یاداشت بھول سکتی تھی اور یارم ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا اسے تو بس اپنی روح واپس چاہیے تھی جیسی وہ تھی بالکل ویسی ہی

ooooooo

یارم کے لیے روح ہی اس کا سب کچھ تھی اس کے بنا وہ جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ جانتا تھا وہ ان سب چیزوں سے عاجز آچکی ہے وہ چاہتی ہے کہ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے یہ وقت اس کے لیے بہت مشکل ہے ڈاکٹر نے دو ماہ تک یارم کو روح کے پاس جانے سے بھی منع کر دیا تھا

اسے یاد تھا۔ کتنی مشکل سے وہ اسے نارمل زندگی کی طرف لا پایا تھا

تین ماہ گزر چکے تھے اس حادثے کو لیکن روح آج بھی پہلے کی طرح نہیں ہو پائی تھی۔

ڈاکٹر نے اسے کسی بھی قسم کی پرانی بات یاد دلوا کر ٹینشن دینے سے منع کیا ہوا تھا لیکن وہ سب کچھ بھولتی ہی نہیں تھی وہ اس کے سامنے ظاہر کرتی تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن یارم جانتا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے وہ ساری رات اس کے

قریب بیٹھا جاگتا رہتا تھا کہ کہیں وہ خواب میں ڈر نا جائے یارم ہر ممکن طریقے سے اسے ہر قسم کی ٹینشن سے دور رکھے ہوئے تھا۔

کل اسے پورا ایک مہینہ ہو جانا تھا قومہ سے واپس ہوش میں آئے ہوئے۔دو مہینے تک اسے کچھ بھی ہوش نہیں تھا ڈاکٹر کے مطابق شائد ہی وہ زندہ بچ پاتی۔ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ ایک مردہ وجود ہے وہ زندہ نہیں بچ پائے گی لیکن یارم نے ہمت نہیں ہاری۔اسے اپنی روح چاہیے تھی اور وہ اپنی روح کو واپس لے آیا تھا

یہ ایک معجزہ تھا

جو یارم کی زندگی ہوا اور اسے ایک بار پھر روح مل گئی

اللہ نے اس پر رحم کیا تھا اس کی روح کو اسے واپس دے دیا تھا ورنہ اس کے معاملے میں تو خضر لیلیٰ شارف اور معصومہ بھی ہمت ہار چکے تھے۔وہ اس سے چھپ کر روتے تھے وہ پوری طرح سے اس بات کو قبول کر چکے تھے کہ اب روح کے زندہ بچنے کی کوئی امید نہیں بچی اور کسی بھی وقت روح کی موت کی خبر یارم کی زندگی ہلا سکتی تھی لیکن یارم کی محبت زندہ تھی اسے واپس آنا تھا اور اللہ کو اس پر رحم آگیا جس کے لیے وہ ہر وقت اپنے رب تعالیٰ کا شکر گزار تھا

ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اکثر روح کی سانس اکھڑنے لگتی اکثر وہ اپنے آپ کو ایک اندھیری قبر میں محسوس کرتی اچانک نیند میں اس کی آنکھ کھل جاتی

اس کا خوف زدہ وجود کانپنے لگتا اور یارم بے بس تھا بالکل بے بس یہاں وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا یہاں اس کی ہر پاور بے بس تھی

یارم اسے بالکل بھی اکیلے نہیں چھوڑتا تھا اسے صرف اور صرف اپنی روح کی پرواہ تھی جس کے بنا وہ ادھورا تھا نا مکمل تھا "روحِ یارم" مطلب یارم کی روح وہ یارم کی روح تھی روح کے بنا یارم کبھی مکمل نہیں ہو سکتا تھا

یارم کا کہنا تھا کہ وہ مطلبی ہے وہ روح کا نہیں بلکہ اپنا خیال رکھتا ہے اپنے جینے کی وجہ کا خیال رکھتا ہے کیونکہ روح کے بنا وہ جی نہیں سکتا

اور یارم کی حد درجہ کیئر نگ پر وہ بری طرح سے جھنجلا گئی تھی۔ ہر چیز میں روک ٹوک کھانے پر روک ٹوک 'اٹھنے بیٹھنے پر روک ٹوک یہاں تک کہ وقت پر نہ سونے پر روک ٹوک وہ آج کل یارم سے بہت زیادہ چڑی ہوئی تھی اکثر ناراض بھی ہو جاتی اور یارم کو اس کی فضول اور بے جا ضد بھی ماننی پڑتی

اب وہ پہلے کی طرح یارم کی ایک گھوری پر خاموش نہیں ہوتی تھی اب وہ ضد کرتی تھی جانتی تھی کہ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی یارم اس کو ڈانٹنا تو دور غصہ کرنے کا بھی نہیں سوچ سکتا لیکن پھر بھی یارم کا لال چہرا سوخی بھری آنکھیں اسے کوئی بھی الٹا سیدھا کام نہیں کرنے دیتی تھی جس کی وجہ سے وہ اس سے لڑتی بھی تھی لیکن اس کے بدلے بھی سامنے سے ٹھنڈاری ایکشن ملتا تو وہ بے زار ہو جاتی

ایسے میں لیلیٰ کی پریگنسی نے اس کی صحت پر بہت اچھا اثر ڈال دیا تھا۔

اور اس کی خوشی اور ضد دیکھتے ہوئے یارم نے اسے لیلیٰ کے پاس دوپہر میں رہنے کی اجازت دے دی تھی

ooooo

وہ سارا سارا دن لیلٰی کے پاس ہی رہتی تھی

کیونکہ خضر کے مطابق وہ اپنے بچوں کو کسی بھی قسم کے مافیا ماحول میں پرورش نہیں پانے دے گا یہی وجہ تھی کہ لیلٰی کو سارا کام کاج چھوڑ کر پریگنسی کے پہلے مہینے میں ہی گھر بیٹھنا پڑ گیا۔

ایسے میں روح کا آجانا لیلٰی کے لیے بھی کسی نعمت سے کم نہیں تھا یہ الگ بات ہے کہ اب آہستہ آہستہ وہ اس کے لیے زحمت ثابت ہو رہی تھی

اس کی پریگنسی کی وجہ سے یارم نہ چاہتے ہوئے بھی اسے لیلٰی کے پاس چھوڑ کے آتا تھا وہ تو روح کی ہر چیز بلکہ ایک ایک سیکنڈ پر صرف اپنا حق سمجھتا تھا وہ شام کو خود ہی لے کر جاتا یہاں تک کہ وہ اس کے معاملے میں وہ کسی پر بھی یقین نہیں کرتا تھا

لیلٰی کے گھر میں لگے کیمروں کی مدد سے وہ ہر وقت اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ آفس سے لے کر لیلی کے گھر کے سفر تک وہ اسے نہیں دیکھ پاتا اور آج تو شارف نے فون پر بتایا تھا کہ ڈیول کسی کا صفایا کرنے گیا ہے

مطلب وہ لیٹ آئے گا اور وہ اس چیز کا فائدہ اٹھاتی تھی لیلی کا خیال رکھنے کی بہت کوشش کر رہی تھی

لیلی کے لیے تو روح بھی اپنے ماموں سے کم ثابت نہیں ہوئی تھی وہ بھی اس کی پریگنسی کو لے کر کافی ٹچی ہو رہی تھی کبھی ایک چیز تو کبھی دوسری چیز وہ اس کو کھلا کھلا کر کچھ ہی دن میں اس کا وزن بڑھانے میں کامیاب رہی تھی

اس وقت بھی وہ دونوں کچن میں کچھ بنانے میں مصروف تھی جبکہ لیلی کو یارم نے روح سے کوئی بھی کام کروانے سے منع کرر کھا تھا لیلیٰ کی سانسیں سوکھی ہوئی تھی کیونکہ یارم کے آنے کا وقت ہو رہا تھا۔

اور یہ ماموں کی بھانجی اس کی کوئی بات نہیں مان رہی تھی۔

روح خدا کے لئے بس کر دو یار میں خود بنا کر پی لوں گی تمہیں ویڈیو سینڈ کر دوں گی مگر تم مت بناؤ ڈیول کبھی بھی آتا ہو گا

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے اسے منع کرنے کی کوشش کر رہی تھی

یارم نام ہے ان کا ماشاءاللہ سے کتنا خوبصورت نام ہے اور تم لوگ ڈیول ڈیول کہہ کر بگاڑ رہے ہو ان کا نام اللہ معاف نہیں کرتا نام بگاڑے والوں کو وہ چڑ کر بولی

تمہیں نام کی پڑی ہے روح ڈیول ہمارا نقشہ بگاڑ دے گا اگر تمہیں ذرا سی بھی تکلیف ہوئی تو۔وہ اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولی جب اسے پیچھے سے قدموں کی بھاری چاپ سنائی دی۔

تم یہاں میری بیوی سے کام کروا رہی ہو وہ غصے سے سرد آواز میں بولا۔

لیلیٰ تو اچھل پڑی جب کہ روح کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا

شارف بھائی نے تو بولا تھا کہ یہ کہیں گئے ہوئے تھے اور آج لیٹ آنے والے تھے تو اتنی جلدی۔۔۔وہ ناخن منہ میں ڈالے سوچنے لگی

جب یارم کی سخت گھوری نے ہاتھ منہ سے نکالنے پر مجبور کر دیا

نہیں ڈیول می۔۔۔می۔۔می۔۔۔میں نہیں روح کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔بہت بہت بار منع کرنے کی کوکوکوک۔۔۔۔۔۔کوشش کی لیکن یہ میری سنتی۔۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔۔لیلی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دبنے لگے تھے آواز کمبخت باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی

یارم سے وہ لوگ ہمیشہ سے ہی خوفزدہ رہتے تھے لیکن جب سے روح کے ساتھ وہ حادثہ پیش آیا تھا ان کی زندگی پھڑپھڑاتا پرندہ بنی ہوئی تھی

جیسے ڈیول کبھی بھی آزاد کر سکتا تھا

اور اب تو وہ روح کے معاملے میں خود پے بھی یقین نہیں کر سکتا تھا تو لیلیٰ تو پھر لیلیٰ تھی

تو تم اسے کچن میں لے آئی کہ جو دل میں آئے کرو۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر غصے سے جبڑے بھیجے بولا

نہیں ڈڈڈ۔۔۔ڈیول یہ مان نی۔۔۔نہیں رہی تھی۔۔۔لیلی نظر جھکا گئی۔جبکہ یارم نے انگلی کی مدد سے اس کا چہرا اوپر کیا۔

اگر اسے اتنی سی تکلیف ہوئی نہ تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا یاد رکھنا اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے پیچھے کھڑی لیلیٰ کی شامت دیکھ رہی تھی۔

آواز کرنے کی غلطی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ نہ ہو کے اس کے لیلی کے گھر آنے پر پابندی لگ جائے اور اب وہ اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی۔اسے آپنے بالکل نزدیک دیکھ کر روح نے آنکھیں میچ لیں

جب اس کی نرم سی گرفت اپنے ہاتھ پر محسوس ہوئی وہ بنا کچھ بولے اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے لگا جس کا صاف مطلب تھا کہ یارم آج بھی اس پر غصہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس آدمی میں اتنا صبر کہاں سے آیا تھا سمجھ پانا مشکل تھا

روح نے بے فکر ہو کر ایک نظر پیچھے کھڑی لیلی کو دیکھا اور اسے سوپ پینے کا اشارہ کرنے لگی لیلٰی نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

مطلب کہ اس کی جان اٹکی ہوئی تھی اور وہ اسے سوپ پینے کے لئے کہہ رہی تھی۔ آج اس کے شوہر کے ہاتھوں وہ شہید بھی ہو سکتی تھی۔ لیکن اسے تو اس کی بالکل پرواہ ہی نہیں تھی لیلی اندر ہی اندر غصہ پیتی سوپ کا پیالا لیے باہر آئی اور اسے ٹیبل پر پٹکتے ہوئے موبائل کا کیمرہ آن کیا ویڈیو بنتی جا رہی تھی اور لیلی منہ بناتی سوپ پیتی جا رہی تھی۔ کیونکہ بنا ثبوت وہ اس پر یقین نہیں کرتی کہ اس نے سوپ پیا ہے

oooo

وہ خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا جب کہ روح کب سے چور نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

نہ تو وہ اسے ڈانٹتا تھا اور نہ ہی غصہ کرتا تھا اس کا سارا غصہ باقیوں کے لیے تھا روح کو تکلیف پہنچانا اب اس کے بس کی بات ہی نہیں تھی

وہ کتنی کوشش کرتی تھی کہ یارم اس پر غصہ ہو اسے ڈانٹے پھر پیار کرے لیکن اب تو یارم کو اس سے زیادہ اس کی سوتن بیماری سے پیار ہو گیا تھا وہ منہ کے ڈائزین بناتی مسلسل اس کو دیکھتی سوچ رہی تھی

اس کے کھو جانے کے ڈر نے یارم کو اس حد تک بے بس کر دیا تھا کہ اب وہ روح کو درد دینے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

کہاں وہ اس کے ذرا سی سخت نگاہ پر خاموش ہو کر بیٹھ جاتی تھی اور اب وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتی تھی۔ خیر اس سب چیزوں کا تو وہ بعد میں گن گن کے بدلا لینے والا تھا اس کا حساب تو روح کو ٹھیک ہونے کے بعد دینا ہی تھا لیکن فلحال اس کے اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی یارم اس کو کچھ نہیں کہتا تھا۔ اس کی حد سے زیادہ فکر کرنا اس کا خیال رکھنا۔ اس سب کے علاوہ جیسے یارم کو اور کوئی کام ہی نہیں تھا۔

اس بورنگ روٹین اور عجیب و غریب زندگی سے روح اجزا چکی تھی۔

وہ سب کچھ پہلے جیسا چاہتی تھی اور پہلے جیسا سب کچھ تبھی ہو سکتا تھا جب وہ بالکل ٹھیک ہوتی اور اب وہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی لیکن یارم کا یہی کہنا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے

جس کی وجہ سے یارم کی اسٹریک کیئر نگ اب بھی جاری تھی

وہ کب سے نوٹ کر رہا تھا کہ روح کا سارا دھیان اسی کی جانب ہے لیکن وہ جان بوجھ کر اسے دیکھ نہیں رہا تھا کیوں کہ اس وقت وہ سچ میں غصے میں تھا اور وہ اپنا غصہ اس پر نکال نہیں سکتا تھا

اس لیے وہ اپنا غصہ اسٹینڈ نگ پر نکالتے ہوئے گاڑی چلانے میں مصروف تھا جب اسے اپنے ہاتھ اور کندھے پر روح کا لمس محسوس ہوا وہ اس کا بازو تھامیں اس کے کندھے کے اپنا سر رکھ چکی تھی

یارم نے نرمی سے اپنا حصار اس کے گرد کھینچتے ہوئے اسے اپنے مزید قریب کیا کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی۔گھر کے باہر گاڑی روک ہر یارم نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔

لیکن سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اس کی لرزتی پلکیں دیکھ چکا تھا

بڑی بھاری ہو گئی ہو۔اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کی تو اس کے لبوں پر شرارتی سی مسکان کھلی

اور کھلائیں نہ وہ دوائیاں کی دکان اب ہو گئی نہ میں موٹی اب کیسے اٹھا کے چلیں گے مجھے۔۔وہ دونوں آنکھیں پٹپٹاتی سیریس انداز میں بولی۔

تم ایک بار بنا کوئی بھی مستی کیے یہ کورس مکمل کر لو میں ساری زندگی تمہیں یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھا کر چلوں گا۔وہ محبت سے بولا تو روح نے آنکھیں گھومئی۔

اور اگر میں دوائیاں نہیں کھاؤں گی تو کیا آپ مجھے اپنی باہوں میں نہیں اٹھائیں گے وہ اس کے گلے میں باہر ڈالتی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے لاڈ سے بولی

تم دوائی ضرور کھاؤ گی روح وہ سختی سے بولا تھا۔

ہاں تو میں کب انکار کر رہی ہوں میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ ایک دن نہ کھانے سے کون سا کچھ۔۔۔۔۔۔نہیں ہو جائے گا بہت کچھ ہو جائے گا مجھے دوائی کھانی چاہیے ضرور کھانی چاہیے۔وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی جب اسے اپنی کمر پر یارم کی سخت انگلیوں کا ہلکا سا لمس محسوس ہوا وہ فورا بات بدل گئی۔

گڈ گرل بے بی۔۔وہ اسے لئے گھر کے اندر داخل ہوا

بس ذرا ذرا سی بات پر گھورنا شروع کر دیتے ہیں وہ بھی اتنی موٹی موٹی آنکھوں سے۔ کوئی ان کو بتائے نیلی آنکھیں خوبصورتی کی نشانی ہوتی ہیں نہ کہ وہ دہشت پھیلانے گی۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی جب کہ یارم اس کی اس سرگوشی پر اپنی مسکراہٹ کو روک نہ سکا تھا

ہاں بس نمائش کروالیں ان سے اور تو کوئی کام ہے نہیں وہ اس کے ڈمپل میں انگلی گھساتی اس کی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جبکہ اس کی اس حرکت یارم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

ooo

یارم نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے ڈنر بنایا۔ وہ سچ میں کمال کا کوک تھا اس کے ہاتھ میں بہت ذائقہ تھا۔ اور اگر ذائقہ نہ بھی تو تب بھی ہارم کی بے پناہ محبت پر وہ انکار نہیں کر سکتی تھی۔

اور پھر ظالم جس ادا سے اپنے ہاتھوں سے کھلاتا تھا کوئی انکار کر کے دیکھائے وہ اس کے ہاتھوں سے کھاتی سوچ رہی تھی جب اپنی بے لگام سوچوں پے لعنت ڈالتی اونچی آواز میں بولی

اللہ نہ کرے۔ کہ آپ کسی اور کو اپنے ہاتھوں سے کھلائیں۔

کیا بول رہی ہے بی منہ کھولو۔ بس یہ تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ اس کی بات کی گہری سمجھے بغیر یارم نے ایک اور نوالہ اس کے منہ میں ڈالا

اس وقت یارم کے لیے اس کا کھانا اہم تھا۔ ورنہ یقیناً اس کے اظہارِ جلن پر وہ خوش ہوتا۔ کیوں کہ روح بھی اس کے معاملے میں کافی پوزیسو ثابت ہوئی تھی اسے بھی پسند نہیں تھا اپنے علاوہ یارم کی توجہ کا مرکز کسی اور کی ذات دیکھنا۔ اکثر مارکیٹ یا شاپنگ مال میں وہ اس سے آگے پیچھے کہیں دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

جب کہ وہ جانتی بھی تھی کہ یارم اس کے علاوہ کسی اور کو دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا

ہاں لیکن اس کی یہ جلن یارم کو بہت بھاتی تھی۔ اسے اچھا لگتا تھا روح کا اس کے لیے اتنا ٹچی ہونا لیکن یہ وقت خوش ہونے کا نہیں تھا کیونکہ وہ کھانا بنانے میں پہلے ہی لیٹ ہو چکے تھے۔ روح تو بہت خوشی کے ابھی تک اس کا منہ کڑوا نہیں ہوا تھا لیکن یارم کو اس کی فکر لگی ہوئی تھی۔

میرا بچہ جلدی سے یہ ختم کرو۔ پھر میں تمہیں اچھی سی چائے بنا کر پلاتا ہوں۔ وہ چائے کیلئے پانی چڑاتا بہت محبت سے بولا تھا۔

مطلب آپ کو یاد ہے یارم آپ کی یاداشت کتنی اچھی ہے نامجال ہے جو کچھ بھول جائیں

وہ دانت پیستی یارم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

لو جی پھر شروع ہو گئی نمائش۔

ہٹیں پیچھے آج چائے میں بناوں گی۔ وہ کرسی سے اٹھ کر بولی

نہیں روح تم ابھی گیس کے قریب نہ آو یہ خطرناک ہے وہ اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتا اسے واپس بیٹھانے لگا۔

یارم اب بس کریں نہ پلیز میں تنگ آگئی ہوں یوں بیٹھے بیٹھے۔۔پلیز کم از کم چائے تو بنا ہی سکتی ہوں۔وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔

نہیں روح پلیز ابھی نہیں صرف کچھ ٹائم صبر کر لو پھر سب تم نے ہی تو کرنا ہے نا وہ سمجھنے والے انداز میں بولا تو روح منہ بنا کر واپس بیٹھ گئی۔

آج میں تمہیں بہت مزے کی چائے پلاؤں گا۔وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے منانے میں کامیاب ہوا تھا۔

اور واقع ہی اس کی چائے بہت زبردست تھی ہمشہ کی طرح وہ اس میٹھی میٹھی چاپئے کے بعد وہ اسے گندی گندی دوائیاں کھلانے والا تھا۔جس پر اس کا منہ ساری رات اس کڑوے زہر کے زیر اثر رہے گا
آخر کب ختم ہو گا یہ میڈیسن کا سلسلہ وہ سوچتے ہوئے یارم کے پیچھے منہ بنائے کمرے میں آئی تھی

○○○○○

یارم اب نہ میں آپ سے پکی والی خفا ہو جاوں گی اسے میڈیسن باکس لیے اپنی طرف آتا دیکھ وہ منہ بنا کر بولی

کوئی بات نہیں بے بی مجھے میرے بچے کو منانے کا طریقہ آتا ہے وہ محبت سے اس کا ماتھا چومتا میڈیسن نکالنے لگا

آپ کو پتا ہے کوئی بھی کام زبردستی کروانے سے گناہ ملتا ہے آپ کو بھی گناہ مل رہا ہے جب آپ مجھے زبردستی یہ دوائیاں کھلاتے ہیں ابھی بھی وقت ہے توبہ کر لیں۔کسی بھی طریقے سے جب وہ اس کی باتوں میں نہیں آیا تو روح اب اسے خدا سے ڈرانے لگی۔

لیکن میں یہ کام تمہاری بھلائی کے لئے کرتا ہوں اور جو کام کسی کی بھلائی کے لیے کیا جائے اس کا گناہ نہیں ہوتا۔وہ

بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا

ہیں۔۔۔! بھلائی کیا بھلائی ہے اس میں اچھے خاصے منہ کو کڑوا بادام بنا کے رکھ دیتے ہیں آپ اور آپ کہتے ہیں کہ

یہ میری بھلائی ہے آپ کھائے ذرا یہ دوائی ذرا بیمار ہوں آپ۔۔۔استغفر اللہ کیا بکواس کر رہی ہوں میں اللہ نہ

کرے آپ کو کچھ بھی ہو کوئی بھی بیماری آپ کو چھو کر بھی گزرے وہ دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتی اللہ سے معافی مانگتے

ہوئے اپنی بات کی توبہ کرنے لگی۔۔پھر ذرا وقفے سے بولی

آپ ذرا یہ دوائی کھائیں پھر آپ کو پتہ چلے کہ یہ کیسی ہے۔گلے سے نیچے نہیں اترتی یہ تو میں صرف آپ کی خاطر

سمجھوتا کر لیتی ہوں۔ورنہ میں ساری زندگی اسے منہ نہ لگاتی

اپنا منہ کھولتے ہوئے وہ روز کی طرح اپنی بڑاس بھی نکال رہی تھی

آخر اس سوتن بیماری کو خود کے اور یارم کے بیچ سے نکالنا بھی تو تھا

ورنہ اس کا تو یہی کہنا تھا کہ اس کی اس سوتن بیماری سے یارم کو اس سے زیادہ محبت ہو گئی ہے

یہ دوائی تمہاری احسان مند رہے گی ساری زندگی کے تم نے اسے منہ لگایا۔وہ شرارتی انداز میں اس کے لبوں سے پانی

کا گلاس لگاتے ہوئے بولا تو روح نے آخری گولی بھی نگل لی

گڈ میرا بچہ اب جلدی سے لیٹ جاؤ سونے کا وقت ہو گیا ہے

یارم مجھے ابھی نہیں سونا مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔وہ جلدی سے بولی تھی۔

ہم صبح باتیں کریں گے اس وقت تمہیں سونا ہے چلو شاباش وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے زبردستی بیڈ پر لیٹ آنے لگا

نہیں نا یارم مجھے نہیں سونا پلیز نہ ہم تھوڑی دیر باتیں کرتے ہیں پھر سوجائیں گے نہ روح کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا

کہ اس کی میڈیسن میں ایک میڈیسن نیند کی بھی ہے یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر اس سے دیر سے سونے کی ضد کرتی تھی

لیکن یارم نہیں چاہتا تھا کہ رات میں اس کی نیند ڈسٹرب ہو یا وہ ڈر کر جاگ جائے

ورنہ شاید وہ خود بھی اسے اتنی جلدی سونے پر کبھی مجبور نہ کرتا

اوکے بابا ہم کر رہے ہیں باتیں آرام سے لیٹ جاؤ میں بھی یہی ہوں تمہارے پاس وہ مان جانے والے انداز میں کہتا

بیڈ کی دوسری جانب آیا تو روح کو بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ اسے سینے سے لگایا تھا

اور اب یقیناً روح کی بے تکی باتوں کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔

اور انہی باتوں کے دوران ہی اس نے گہری نیند میں اتر جانا تھا یارم جانتا تھا

ooooo

یارم ہمارے بچے کب ہوں گے۔ جلدی لیلیٰ ماں بن جائے گی۔اور خضر ماموں کا ایک پیارا سا بیٹا ہوگا یا شاید بیٹی لیکن

یارم ہمارے بچے کب ہوں گے۔

کاش ہمارا بچہ ہوتا تو اب تک تو کچھ ہی وقت میں وہ ہمارے پاس آنے والا ہوتا

ہم دونوں اس سے بہت پیار کرتے ہیں نا یارم۔

لیکن شاید میں اس کی ماں بننے کے قابل نہیں تھی اسی لئے تو وہ آیا ہی نہیں شاید میں ہی اللہ کے دیے اس تحفے کو

سنبھال نہیں پائی۔ایک بار پھر سے اپنے اندر خالی پن کا احساس جاگتے ہی روح اس کے سینے میں منہ چھپائے آنسو

بہانے لگی اور یارم نے سختی سے لب بھیج لیے

یہی وجہ تھی روح میں تمہیں لیلٰی کے گھر نہیں جانے دے رہا تھا۔اس طرح سے رو رو کر تم اپنی طبیعت خراب کر

لو گی

جو کچھ بھی ہوا وہ سب ہمارے نصیب کا لکھا تھا خبر دار جو تم نے اس میں اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرایا۔

وہ ہمارے نصیب کی اولاد نہیں تھا۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ بے اولاد رہیں گے ان شاءاللہ جلد

بھی ہمارے بچے ہوں گے۔اور ہم انہیں بہت پیار کریں گے بہت خیال رکھیں گے۔

اور اس طرح سے آنسو بہا بہا کر اللہ کو ناراض نہ کرو۔وہ بے نیاز ہے ہمیں او قات سے بڑھ کر نوازے گا ان شاءاللہ

۔لیکن اس طرح سے رو رو کر تم ناقدری کر رہی ہو جو ہے اس کی۔وہ اسے سختی سے ڈپتے ہوئے بولا۔

اچھا نہیں کہتی کچھ بھی ڈانٹتے کیوں ہیں۔۔۔!وہ لاڈ سے اس کے گرد باہیں پھیلائے بولی۔

ڈانٹ کہاں رہا ہوں بس سمجھا رہا ہوں۔اپنی اس نالائق اسٹوڈنٹ کو۔یارم نے اسے اپنے مزید قریب کیا

میں نالائق نہیں ہوں۔وہ روٹھے روٹھے انداز میں بولی

ہاں بہت لائق ہو تم۔مجال ہے جو کوئی بھی بات اس ننھے سے ذہن میں بٹھالو ہر چیز پر ضد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہو

۔اس کے روٹھنے پر یارم نے اسے مزید چھیڑا۔

بس بہت ہو گیا یارم بہت اڑا لیا آپ نے میرا مذاق ہے ایک بار ٹھیک ہو جانے دیں مجھے منہ بھی نہیں لگاؤں گی آپ کو

۔دن رات بیماری بیماری کرتے رہتے ہیں نہ پھر رہنا اسی سوتن بیماری کے ساتھ۔

روح ہاتھ نہیں آئے گی تب وہ اس کے سینے سے سر اٹھا کر تکیے پر رکھتے ہوئے بولی۔یہ ناراضگی کا اظہار کرنے کا طریقہ تھا یارم کو بالکل پسند نہیں تھا۔کیوں کہ اسے باہوں میں لیے بغیر تو اسے ساری رات نیند بھی نہیں آتی تھی۔

ہاں یہ بیماری مجھے پیاری ہے کیونکہ اس وقت یہ تم سے جڑی ہوئی ہے۔لیکن تم نے اسے اپنی سوتن کیوں بنا لیا۔وہ پچھلے دو دن سے اس کی بیماری سوتن والے طعنے سن رہا تھا

سوتن ہی تو ہے جب سے یہ سوتن ہم دونوں کے بیچ میں آئی ہے آپ مجھے کم اور اسے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

بتائیں کب کہا تھا آپ نے مجھے آئی لو یو میرا بچہ۔۔۔بولنے بتائیں میں بتاتی ہوں آپ کو تو یاد بھی نہیں ہو گا اور اتوار والے دن صبح کچن میں آپ کو یاد آیا تھا کہ میں آپ کی بیوی ہوں جس سے آپ بہت پیار کرتے ہیں

ورنہ تو ہر وقت دوائیاں کھا لو روح

وقت پر سو جاؤ روح

وقت پر کھانا کھاؤ روح۔

طبیعت خراب ہو جائے گی روح

بیمار پر جاؤں گی روح۔

آپ کی ہر بات اس سوتن بیماری سے جڑی ہوتی ہے۔ررح تو کہیں ہے ہی نہیں بس ہر جگہ یہ سوتن بیماری ہے

توہوانہ آپ کواس سوتن بیماری سے مجھ سے زیادہ پیار

وہ عجیب وغریب لاجک بیان کرتی اپنے بات کی وضاحت دے رہی تھی

اور یارم بھرپور توجہ سے اس کی ایک ایک بات کے ساتھ اس کے احساسات کو بھی سمجھ رہا تھا

ہاں یہ سچ تھا جب سے وہ ہوش میں آئی تھی یارم کو صرف اور صرف اس کی صحت کی فکر لگی ہوئی تھی۔

وہ صرف اور صرف اس کی پروہ کر رہا تھا اس کا خیال رکھ رہا تھا

وہ اسے محبت نہیں دے رہا تھا وہ اسے توجہ دے رہا تھا

اور سچ یہی تھا کہ یہ اس کی روح کے ساتھ زیادتی تھی۔

جس کے لیے وہ خود کو قصوروار بھی سمجھتا تھا

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ اس کی روح بالکل ٹھیک ہو جائے۔اور یہ بیماری ان دونوں کے بیچ سے نکل جائے۔

اور اس ان چاہی بیماری کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے یارم کو فلحال اس کی صحت کی فکر کرنی تھی۔

تم ایک بار بالکل ٹھیک ہو جاؤ روح۔

یارم کاظمی کی محبت پر ہی نہیں بلکہ اس کی سانس سانس پر صرف تمہارا حق ہے جو تم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

کوئی بیماری ہم دونوں کے بیچ میں نہیں آسکتی۔

دنیا کی کوئی بھی چیز یارم کاظمی کیلیئے روح سے زیادہ عزیز نہیں ہو سکتی۔

بس ایک بار تم ٹھیک ہو جاؤ۔ پھر دیکھنا میں دنیا کی ساری خوشیاں تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا۔

وہ ایک ہی لمحے میں اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتا شدت سے کہتا اسے اپنے سینے میں بھیج گیا۔

ہاں میں بھی تبھی کی بات کر رہی ہوں میں آپ کو منہ نہیں لگاؤں گی اتنے نخرے دکھاؤں گی۔ کہوں گی جائیں نہ اپنے لاڈلی بیماری کے پاس میرے پاس کیا کر رہے ہیں وہ نیند کی گہری وادیوں میں اترتی نہ جانے کیا کیا بڑابڑا رہی تھی

۔

لیکن اس کے باوجود بھی اپنی آنکھیں کھولے یارم سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی

۔ایسی بیوقوفی بھری باتیں وہ ہوش میں کبھی نہیں کرتی تھی۔

یہ سب ان میڈیسن کا اثر تھا جو اپنی سوچوں کو عجیب لفظوں میں پرو کر اس کے سامنے بیان کرتی تھی

ہاں لیکن وہ اپنے دل میں کچھ نہیں رکھتی تھی۔

اور اس کی صحت کے لیے یہ بہت اچھا ہے

یارم کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ وہ بڑی مشکل سے آنکھیں کھولے اسے گھورنے لگی

میں یہاں اتنے سیریس موضوع پر بات کر رہی ہوں اور آپ مسکرا رہے ہیں چھپائیں اسے چھپائے اس ڈمپل کو ورنہ میں کھا جاؤں گی۔

بلکہ نہیں آپ بھلا کیوں چھپائیں گے آپ تو نمائش کریں گے۔ آخر اللہ نے دیں جو دیا ہے۔ لیکن میں آپ کو بتادوں یارم کاظمی صاحب اللہ نمائش کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا قہ سرگوشانہ انداز میں اس کے کان کے قریب بولی تھی

۔

جس پر یارم کے ڈمپل مزید گہرے ہوئے تھے۔

اگر روح کو ذرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ رات کو وہ نیند کے خمار میں اس سے کیا کیا بولتی ہے۔تو یقیناً تین چار دن تو اس سے چھپ کر گزار دیتی

ہاں لیکن یہ الگ بات تھی کہ صبح اس کی شروعات بالکل نئی ہوا کرتی تھی رات وہ کیا کیا کہتی ہے اس کے ذہن میں ایک دی بات نہ ہوتی۔

اس کی گرم گرم سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا مطلب کے شاید وہ سو چکی تھی۔

یارم نے اسے سیدھا کرنا چاہتا تو مزید یارم سے لپٹ گئی۔

اس سے پہلے کہ یارم اپنی آنکھیں بند کرتا وہ اچانک سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

کچھ رہ گیا کیا میرا بچہ۔۔۔! وہ بہت محبت سے بولا۔

اینگو مینگو یارم۔۔۔اینگو مینگو سوچ۔۔اس کے معصومانہ انداز میں کہنے پر یارم کے لبوں پر مسکراہٹ مچل اٹھی

رات کے بارہ بجے اسے آئز لینڈک لینگو تیج بولنے کا جوش چڑھ چکا تھا۔

آئی لو یو ٹو میرا بچہ۔۔۔وہ ایک بار پھر سے اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا تھکنے لگا۔

جب اچانک اس نے ایک بار پھر سے سر اٹھا لیا یارم نے ٹھنڈی بھری نہ جانے اب اسے کیا یاد آیا ہوگا۔

اب کیا ہوا بے بی۔۔۔! یارم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

جب اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتی شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

یہ جانے بغیر کے ایک اور رات کو ہی یارم کے لیے بہت مشکل بنا چکی ہے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کی یہ وہ سونے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

تمہیں اس سب کا حساب چکانا ہو گا روح بے بی۔ یہ سب کچھ کر کے تم اپنے آنے والے وقت کو مشکل بنا رہی ہو۔ تمہیں ایک ایک چیز کا حساب دینا ہو گا۔ یہ ساری حرکتیں معاف کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے ماتھے کو شدت سے چومتے وہ خود میں ہی کہیں قید کر لینا چاہتا تھا

ooooo

یارم پلیز مان جائیں نہ میں وعدہ کرتی ہوں میں کوئی کام نہیں کروں گی کسی کام کو ہاتھ تک نہیں لگاوں گی میں کچھ نہیں کروں گی پلیز مجھے لے چلیں نا۔

وہ صبح اٹھتے ہی اس کی منتیں کرنے لگی تھی کیونکہ یارم نے کہا تھا کہ اب وہ اسے لیلیٰ کے گھر نہیں جانے دے گا بلکہ میری اور شفا ہی اس کا خیال رکھیں گیں۔ اور اس کے ایک ایک سیکنڈ کی رپورٹ اس تک پہنچائیں گیں۔

سوری بے بی میں اس معاملے میں تم پر بالکل یقین نہیں کر سکتا۔ تمہارے ہاتھ پیر کنٹرول نہیں ہوتے اس لیے بہتر ہے کہ تم گھر پر ہی رہو اگر چاہو گی تو لیلیٰ یہاں آجایا کرے گی لیکن تمہیں وہاں نہیں جانے دوں گا۔ اس کا گھر میرے آفس سے بہت دور ہے اور واپسی کے راستے پر بھی تمہیں دیکھ نہیں پاتا

لیلی ماں بننے والی ہے یارم وہ بھلا روز روز یہاں کیسے آئے گی اور میں اپنے ہاتھ پیر کنٹرول کرنے کی کوشش کروں گی نہ میں کوئی کام نہیں کروں گی آپ یقین کر کے تو دیکھیں۔ وہ اسے اپنے سامنے بٹھائے زبردستی ناشتہ کروا رہا تھا جس دوران وہ مسلسل اس کی منتیں کرتے ہوئے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی۔

روح میں نے کہا نہیں تو اس کا مطلب نہیں ہے وہ سختی سے بولا۔

اس کا مطلب نہیں ہے تو پھر میں بھی ناشتہ نہیں کروں گی اور نہ ہی وہ دوائیاں کھاؤں گی۔ وہ پھر سے ضدی ہونے لگی

جب اچانک یارم نے غصے سے ایک ہاتھ ٹیبل پر مارا وہ اچھل کر دور ہوئی۔ اور اب کچھ فاصلے پر کھڑی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی وہ کیا کرنے والا تھا۔

یارم اٹھ کر اس کے پاس آیا اسے ہاتھ پکڑ کر زبردستی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے لگا سرخ آنکھوں میں اس وقت اتنا غصہ تھا کہ وہ بنا کچھ بولے ناشتہ کرنے لگی اس وقت اس کے اندر کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں تھی کرنا تو ضد کرنا تو دور کی بات تھی۔

ناشتہ کروانے کے بعد وہ اسی غصے سے اٹھ کر اس کے لیے دوائیاں لے کر آیا اور روح بنا چوں چرا اں کے کھانے لگی۔ جبکہ اس کی سختی پر آنکھیں نم ہو رہی تھی لیکن اس کے سامنے آنسو بہانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جلدی سے باہر آو اور خبر دار جو وہاں کوئی بھی کام کیا۔ وہ سختی سے کہتا باہر نکل گیا جبکہ روح اپنے کانوں پر یقین کرتی خوشی سے باہر بھاگی تھی۔۔

ooooo

روح تم نے اسے گود میں کیوں لیا ہے

اس کتے کو نیچے اتارو گاڑی میں۔ بیٹھے ہی روح نے شونو کو اپنے گود میں دیا تو یارم کا غصہ ہمیشہ کی طرح ہائی ہو گیا۔

یارم پلیز رہنے دیں نا بیچارہ بیمار ہے پہلے ہی اور آپ اس پر غصہ ہو رہے ہیں۔

کل سے وہ کچھ سست کیا ہو گیا روح نے تو اسے بیمار ہی بنا لیا

۔وہ بالکل ٹھیک ہے بس تھوڑا سا موسم کا اثر لے رہا ہے لیکن اسے اپنی گود سے اتارو تم

اور خبر دار جو آئندہ تم نے اسے گود میں لیا وہ غصے سے شونو کا پٹا پکڑ کر پیچھے والی سیٹ پر پھینک چکا تھا

یارم آپ کیسے ایک معصوم چھوٹے سے جانور کے ساتھ ایسا بے رحمانہ سلوک کر سکتے ہیں

روح نے افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

۔ایسے ہی جیسے میں نے ابھی کیا ہے یارم نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی جب کہ شونو کا

سارا سست پن پچھلی سیٹ پر جاتے ہیں ختم ہو چکا تھا

وہ تو مچلتا ایک بار پھر سے روح کی گود میں آنے کو تیار تھا

۔جب یارم نے اسے گھور کر دیکھا

وہ جانور جیسے اس کی نظروں کا مخفوظ سمجھتا تھا۔ فوراً ہی خاموش ہو کر سیٹ پر بیٹھ گیا

یارم کتنے بے رحم انسان ہیں کیسے گھور رہے ہیں اس معصوم کو میں پوچھتی ہوں کیا بگاڑا ہے اس نے آپ کا۔جو آپ اس پر اس طرح سے غصہ ہوتے رہتے ہیں۔

جانوروں کے ساتھ کوئی بلا اس طرح کا سلوک کرتا ہے۔

اس کے پیچھے مڑ کر دیکھنے اور شونو کے ڈر کر چپ ہو جانے پر روح خاموش نہ رہ سکی

کیا مطلب ہے کیا بگاڑا ہے کیا تم اب بھی نہیں جانتی کہ اس کتے کے بچے نے میرا کیا بگاڑا ہے۔یہ تمہارے اور میرے درمیان آیا ہے

۔یہ تم سے میرا وقت لیتا ہے۔وہ بھنا کر بولا۔

یارم آپ ایسا نہیں کہہ سکتے بالکل غلط بیانی ہے یہ میں کب اس کے ساتھ آپ کے ہوتے ہوئے وقت گزارتی ہوں جب آپ گھر پر نہیں ہوتے تب ہی میں شونو کے پاس رہتی ہو روح نے فوراً اس کی بات کی نفی کی تھی۔یہ تو روح کو اپنی ذات پر ایک الزام کی طرح لگا تھا۔

جب کہ اس وقت میں تم مجھے یاد کر کے میری محبت کا ثبوت بھی دے سکتی ہو

۔اپنی محبت کو ظاہر بھی کر سکتی ہو

لیکن تم نے تو اس کتے کے ساتھ وقت گزارنا ہوتا ہے۔

میرے حصے کا پیار تم اس کتے کے بچے کو دیتی ہوں۔یہاں تک کہ تم اسے اپنی گود میں بیٹھاتی ہو اس کے بال سہلاتی ہو۔اس سے پیار کرتی ہو۔کتے کی طرف داری پر یارم بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا۔

جب کہ اس کے بات مکمل ہوتے ہی شونو نے ایک بار پھر سے بھونکتے ہوئے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

دیکھا دیکھا کباب میں ہڈی اسے ہی کہتے ہیں اس نے پیچھے مڑ کر ایک بار پھر شونو کو دیکھتے ہوئے جتلایا

شونو میری جان خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ آپ کے پاپا ابھی غصے میں ہیں۔

یارم کا غصہ دیکھتے ہوئے اس نے شانو کی جان بچانے کی خاطر کہا۔

روح تم نے پھر سے مجھے اس کتے کا باپ بولا۔روح بات پر یارم نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

۔اوسوری میں بھول گئی تھی شونو آپ کے پاپا نہیں بس آپ کی ماما کے ہسبنڈ ابھی غصے میں ہے ابھی آپ کچھ مت بولو روح نے بات بدلی

۔اور وہ بات بدل کر بھی اس کا موڈ ٹھیک نہیں کر پائی تھی

کیونکہ اس کی بات کا مطلب تو وہی تھا اب حالات اتنے بگڑ چکے تھے کہ اسے ایک کتے کو گود لینا پڑ رہا تھا اب بہتر تھا یارم اس سے لڑنے کی بجائے اپنی ڈرائیونگ پر فوکس کرتا

ورنہ پتہ نہیں وہ اس کتے سے اس کی کون کون سی رشتہ داریاں نکلوا لیتی

oooo

خضر یارم کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہی آفس کے لیے نکلے

جب گاڑی سے روح اور شونو کو نکلتے دیکھ کر وہ بے اختیار ہی مسکرا دیا

اسے یقین تھا کہ آج یارم اسے کسی قیمت پر یہاں نہیں لائے گا کیونکہ کل کی ساری کہانی لیلی اسے سنا چکی تھی۔

اسوروح کو یہاں دیکھنے پر حیرت تو بنتی تھی۔

السلام علیکم ماموں کیسے ہیں۔

روز کی طرح فریش سا چہرہ دیکھ کر خضر کو خوشی ہوئی تھی مطلب کے وہ اپنے ضد منوا کر یہاں آچکی تھی۔

میں تو بالکل ٹھیک ہو ماموں کی بھانجی لیکن تم ضد چھوڑو کیوں نہیں دیتی اسے اتنا تنگ مت کیا کرو خضر نے سمجھایا

تم کون ہوتے ہو اسے یہ کہنے والے پیچھے سے آتے یارم نے اس کی بات سنی

۔اور روح کے بالکل قریب آکر کھڑا ہوا۔

یہ میری روح ہے خضر اس کا حق بنتا ہے کہ یہ مجھے تنگ کرے مجھے ستائے۔ تم اس کے ماموں ہو اس کا مطلب یہ نہیں

کہ تم اسے مجھ سے زیادہ چاہتے ہو۔ وہ اس کے روبرو کھڑا کہنے لگا تو خضر مسکرا کر نفی میں سر ہلانے لگا

۔میری اتنی مجال کے میں اسے کسی کام سے منع کر سکوں۔ خضرت نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا

۔اس حادثے کے بعد یارم خضر کے ساتھ بھی مقابلے پر اتر آیا تھا

وہ روح کا اکلوتا رشتہ تھا۔ لیکن یہاں بھی یارم کا یہی کہنا تھا کہ اس سے زیادہ روح پر اور کسی کا کوئی حق نہیں

اور خضر اس بات کو دل و جان سے قبول کرتا تھا

۔اس کی اتنی مجال کہاں کہ وہ یارم کے ہوتے ہوئے روح پر اپنا حق جتائے۔

اپنا خیال رکھنا روح اور دوائی ٹائم پر کھانا میں لیلیٰ کو بتا کر جاؤں گا اور اس کتے سے دور رہنا۔ کتا کہیں کا صبح صبح لڑائی

کروادی۔ وہ شونو کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے بولا تو خضر بے اختیار مسکرادیا۔

یہ کتاجب سے آیا تھاتب سے ہی یارم کواس سے سخت چڑ تھی

لیکن اس کے باوجود بھی جن دنوں میں روح بیمار تھی یارم نے کسی عزیز کی طرح اس کاخیال رکھا تھا۔

یارم اظہار کرے نہ کرے لیکن روح کی جان بچا کر یہ کتااس کے لئے بھی بہت خاص ہو چکا تھا

اور وہ بھی اسے اپنے ہی گھر کاایک فرد سمجھنے لگا تھا

۔یارم کے گھر میں دو نہیں بلکہ تین جانے بستی تھی

اس بات کو یارم قبول کرتا تھا۔روح کو بے شمار ہدایت دینے کے بعد وہ اپنے کام کے لئے نکل چکے تھے۔

جبکہ یہاں سے آفس پہنچنے کے درمیان میں لیلیٰ کے ہزار بار منع کرنے کے باوجود بھی روح نے چائے بنائی۔

تمہارا شوہر مجھے سولی پر ٹانگ دے گااور تم وہی سامنے کھڑے ہو کر نظارہ کروگی

اچھی طرح سے سمجھ رہی ہوں میں تمہاری پلیننگ۔مروانا چاہتی ہو نا مجھے تو ما پنے یاں کے ہاتھوں۔۔

تو صاف صاف کہہ دو ہو سکتا ہے تمہیں خوش کرنے کی خاطر وہ مجھے مار ڈالے

لیکن اللہ کا واسطہ ہے روح مجھے قسطوں میں مت مارو۔

اس طرح سے میری سانس رکنے لگتی ہے۔

ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ ہٹلر واپس آ ہی نہ جائے دیکھو روح اب میں اکیلی نہیں ہوں میرے ساتھ ایک ننھی سی جان

بھی ہے میرا نہ سہی ہے اس معصوم کا ہی خیال کر لو۔

لیلیٰ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کی تھی

۔اتنے بھی برے نہیں ہیں یارم جتنا تم سمجھتی ہو

تمہیں پتا ہے کل انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا بلکہ اتنے پیار سے میرے لیے کھانا بنایا روح نے اس کا خوف کم کرنے کی خاطر بولا

۔لیکن اب لیلی بیچاری اسے کیا بتاتی کہ جو کچھ بولنا تھا وہ تو کل اسے کہہ کر گیا تھا

وہ اسے زندہ زمین میں گاڑے کی بات کر رہا تھا اور روح اب بھی بے فکری سے وہی سارے کام کر رہی تھی جن سے یارم کو چڑ تھی

ooooo

ڈیول اس سب سے تمہیں بہت غصہ آ رہا ہو گا لیکن تم خود سوچو کہ اس کام میں کتنا فائدہ ہے اور ہم کسی کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرتے

وہ لڑکیاں خود میرے لڑکوں کی محبت میں ہار کر یہاں تک کہ چلی آتی ہیں۔

اور ان میں سے کوئی بھی نیک اور پارسا لڑکی تو نہیں ہو سکتی جو آدھی رات کو اپنے معشوق سے ملنے کے لیے اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر ایسی جگہوں پر آ جائے

۔اپنی مرضی سے آتی ہیں وہ سب اور پھر ان میں اچھی لڑکیاں نہیں ہوتی۔یہ لڑکیاں محبت کے نام پر فریب دیتی ہیں۔لیکن یہاں یہ خود فریب میں آ جاتی ہیں اور اس سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے

وارث بہت مزے سے اسے اپنے کارنامے سنا رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت نیک کام کر رہا ہو

یارم نے ایک نظر سامنے کھڑے پانچ خوبصورت لڑکوں پر ڈال

۔یہ اسٹائلیش اور خوبصورت لڑکے کیسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتے تھے

شکل سے کسی امیر گھرانے کے لگتے تھے۔اور ایسے لڑکوں کا ہی تو خواب لڑکیاں دیکھتی ہیں

۔جو یہ سوچتیں ہیں کہ کسی امیر لڑکے کو اگر ان سے پیار ہو جائے تو ان کی ساری زندگی سنور سکتی ہے۔لیکن ان خوبصورت چہروں کے پیچھے چھپے گھٹیا ارادوں کو وہ لڑکیاں کیوں نہیں سمجھ پاتی۔اپنی عزت کو اپنے ہاتھوں گنوا دیتی ہیں۔

کیوں وہ کردار کو مضبوط نہیں رکھ پاتی

کیوں عورت اپنا معیار اتنا گرا دیتی ہے

کیوں اپنے شوہر کی امانت میں خیانت کر کے اپنے آپ اور اپنی آنے والی نسلوں کو برباد کر دیتی ہے

۔ان لڑکیوں کو سوچتے ہوئے اسے ایک پل کے لئے اپنی روح کی یاد آئی تھی پاکیزہ معصوم مضبوط کردار کی مالک جو اپنے شوہر کو ہی اپنے تن بدن کا مالک سمجھتی ہے

اور دین حق پر چلتی ہے اور دوسری طرف تھی یہ لڑکیاں صرف خوبصورت چہرے اور چند پیسوں کے خاطر کیسے اپنا آپ برباد کر دیتی تھیں۔اس کے سامنے میز پر ستر سے زیادہ ویڈیو کلپ کی ڈیٹیلز پڑی تھی۔جن میں ان لڑکیوں کی عزت کا سودا کیا جا رہا تھا

میں نے تمہیں منع کیا تھا وارث کوئی بھی ایسا کام مت کرنا کہ جیسے تم میری نظروں میں آؤ

لیکن تم نے وہی کیا اب تم بتاؤ تمہیں اس گناہ کی کیا سزا دوں

۔ڈیول نے جیسے اس کی تقریر سنی ہی نہیں تھی۔

ڈیول میں تمہیں بتا تو چکا ہوں میرا کوئی قصور نہیں ہے یہ لڑکیاں خود میرے لڑکوں کی محبت میں کھینچی یہاں چلی آتی ہیں۔اور ان لڑکیوں کے ساتھ کوئی زبردستی کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہوئی تم یہ ویڈیو دیکھ سکتے ہو

یہ لڑکیاں اپنی مرضی سے میرے لڑکوں کے ساتھ تعلقات بناتی رہی ہیں وارث اب بھی اپنا جرم قبول کرنے کو تیار نہیں تھا اور یہ بات یارم کو مزید غصہ د**رہی تھی

شارف نے میز سے اوریجنل سی ڈی اٹھاتے ہوئے توڑنا شروع کر دی تو وارث کو بہت غصہ آیا لیکن ڈیول کے سامنے کچھ بھی بولنا اس کی اوقات سے باہر تھا

۔سامنے کرسی پر بے نیاز اور بے فکر بیٹھا وہ شارف کو یہ کام کرتے دیکھ رہا تھا

۔باقی کچھ اور بھی ہے یا بس یہی ہیں شارف نے پوچھا

۔اور کچھ نہیں ہیں بس یہی سی ڈیز تھی جو تم نے ضائع کر دی وارث نے شارف کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔

بیٹا ابھی تو ہم تجھے بھی ضائع کریں گے اور تیرے ان لوگوں کو بھی اس کے اس طرح سے کہنے پر ہی خضر بھی بول اٹھا

۔

اسے پہلے لگا تھا کہ وارث اپنی غلطی کو قبول کرے گا لیکن وہ تو سینہ تانے اپنے گناہ کو غلط کہنے کو تیار ہی نہ تھا

اور ایسے لوگوں کا وہی انجام ہوتا ہے جو ڈیول آج تک کرتا آیا ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا تم ایسے نہیں کر سکتے میرے ساتھ ڈیول میں نے تمہارا بہت ساتھ دیا ہے۔

اور میں نے کبھی بھی تمہارے خلاف جا کر کوئی کام نہیں کیا

یہ لڑکیاں خود لوٹنے کو تیار ہیں تو کونسا آدمی پیچھے ہٹے گا۔ یارم کی خاموشی پر وارث پریشانی سے بولا تھا کیونکہ یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی بھی ہو سکتی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ ڈیول کی بیڈ لسٹ میں نا آ جائے۔

شارف ان لڑکوں کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ ان کا قصور بس اتنا ہے کہ انہوں نے اپنی خوبصورتی کو غلط طریقے سے کیش کیا ہے

لیکن ان کی غلطی کی سزا بھی انہیں ملے گی

ان کی شکل صرف دیکھنے کے لائق ہونی چاہیے چاہنے کے نہیں وہ اٹھ کر ان لڑکوں کے سامنے کھڑا کہنے لگا تو پانچوں بوکھلا گئے

۔ڈیول ہمیں معاف کر دیں ہم سے غلطی ہو گئی ہم دوبارہ ایسا کام نہیں کریں گے ان میں سے دو لڑکے یارم کے پیروں پر جھکے معافی مانگنے لگے

۔جب کہ ان دونوں کو اس طرح سے معافی مانگتے دیکھ کر باقی تینوں بھی اپنی موت کو اپنے قریب دیکھتے ہوئے ہاتھ باندھ چکے تھے

۔ہم ایسا کام دوبارہ نہیں کریں گے ڈیول پلیز ہمیں چھوڑ دیں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے وہ لڑکیاں خود ہمارے ساتھ آنے کو تیار تھی

اور جو بھی ہوا ہے ان کی مرضی سے ہوا ہے ہم نے کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی

وہ اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے بولے

لڑکی اپنی عزت اپنے عزت کے محافظ کے حوالے کرتی ہے جسے وہ چاہتی ہے جسے وہ اپنا مانتی ہے جس کی خاطر وہ اپنا تن من دینے کو تیار ہو جاتی ہے

محبت دنیا کی سب سے انمول چیز ہے اللہ کی طرف سے دیا گیا ایک تحفہ اور اس تحفے کو تم نے اتنا بے مول کر دیا ہے کہ آج لوگوں کا محبت پر سے ایمان اٹھ گیا ہے

۔میں یہ نہیں کہتا کہ قصور صرف تم لوگوں کا ہے قصوروار وہ لڑکیوں کا بھی ہیں جو بنا کسی جائز رشتے کہ تم لوگوں کے ساتھ یہاں تک آتی رہی

اور کل ان سی ڈیز کی صورت میں بازاروں میں بکنے والی تھی۔ قصوران لڑکیوں کا بھی ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس معاملے میں لڑکیاں دل سے سوچتی ہیں دماغ سے نہیں اور بعد میں تم لوگ انہی معصوم دلوں کے ساتھ کھیل کر ان کی زندگی برباد کر دیتے ہو

کتنی عام سی بات ہے نا ہم اکثر سنتے ہیں کہ کسی لڑکی کا ایم ایس لیک ہوتے ہیں آج ایک لڑکی کا تو کل دوسری لڑکی کا

اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے کسی ایک جگہ سے خبر آتی ہے کہ لڑکی نے خودکشی کر کے اپنی جان لے لی

تو دوسری جگہ سے خبر آتی ہے کہ لڑکی کے باپ بھائی نے غیرت کے نام پر قتل کر دیا

۔اور تم جیسے لڑکے پھر کسی دوسرے شکار کو ڈھونڈنے نکل جاتے ہو ایک بار تم لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جس کو تم نے اس غلط راہ پر لگایا وہ اپنی جان گنوا چکی ہے

۔کل تک شاید ان لڑکیوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا اور نہ جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہو چکا ہو گا۔اور تم لوگ آج معافی مانگ رہے ہو

لیکن اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ ڈیول کی کتاب میں معافی کا کوئی لفظ نہیں ہے۔شارف لے جاؤان کو یہاں سے اور دوبارہ کسی لڑکی کے ساتھ ایسی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا

یارم سختی سے کہتا ایک بار پھر سے وارث کے سامنے آ بیٹھا تھا

۔تمہاری بیٹی بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے نہ وہ اپنی جیب سے کچھ نکالتے ہوئے ٹیبل پر پھینک چکا تھا وہ بھی کسی لڑکے کے عشق میں بری طرح سے گرفتار ہے ممکن ہے کہ کل ایسی ہی کوئی ویڈیو تمہاری بیٹی کی بھی لیک ہو جائے تم نے میرے ساتھ اچھا وقت گزارا ہے وارث مجھے تم سے ایسے گھٹیا کام کی کبھی امید نہیں تھی۔

میں امید کرتا ہوں کہ تم دوبارہ ایسا نہیں کرو گے

لیکن یہ مت سوچنا کہ تم ڈیول کی نظر میں گنہگار نہیں ہو

میں تمہیں تمہارے گناہ کی سزا ضرور دوں گا لیکن اس سے پہلے تم اپنی بیٹی کو بچا لو

جلد ملیں گے یارم نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو خضر اور شارف بھی اس کے پیچھے چل دیئے

جب کہ وارث بے چینی سے تصویریں دیکھ رہا تھا جو یارم اس کے سامنے ٹیبل پر پھینک کر گیا تھا

ooooo

مجھے نہیں لگتا تھا کہ تم وارث کو چھوڑ دو گے خضر نے نکلتے ہوئے کہا

میں اسے سزا کیسے دے سکتا تھا خضر جبکہ اسے سزا اللہ نے دی ہے اس کی بیٹی کے روپ میں۔

جس لڑکے سے وہ محبت کر بیٹھی ہے وہ ایسے ہی ایک گینگ پر لیڈر رہے

جو میری نظر میں بھی ہے۔اور بہت جلد میں اسے بھی اس کے انجام تک پہنچ جاؤں گا لیکن وارظث کی بیٹی کے لیے

دعا کرتا ہوں کہ تب تک اس کی عزت کی حفاظت اس کا باپ کر سکے

۔مکافات عمل شاید اسی کو کہتے ہیں شارف نے کہا۔

یہ تو حل ہو گیا اور دوسرے کیس کا کیا کرنا ہے اور جس کے بارے میں میں نے خضر کو سب بتایا تھا

کون سا کیس خضر نے تو کسی کیس کا ذکر نہیں کیا وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہنے لگا ہاں وہ دراصل میرے دماغ سے نکل گیا یونیورسٹی میں ایک لڑکے نے کسی لڑکی کو پرپوز کیا تھا لڑکی کے انکار پر اس نے لڑکی کے چہرے پر تیزاب پھینک کر اس کا چہرہ جلا دیا یہ ایک ہفتے پہلے کی بات ہے لڑکی کی مسلسل سرجریز کی جا رہی ہیں لیکن اب بھی حالات بہت خراب ہیں۔اور اب۔۔۔۔ خضر نے بتاتے ہوئے ایک نظر اس کے ماتھے کی رگوں پر ڈالی تھی

۔اور پھر خاموش ہو گیا

اس کا ڈیول موڈ اون ہو رہا تھا جو ان کے لیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا

پوری بات بتاؤ خضر خاموش کیوں ہو گئے وہ غصے سے دہاڑا تھا

۔اور وہ لڑکا شادی کر رہا ہے آج رات اس کی شادی ہے۔

وہ بات مکمل کر کے پھر خاموش ہو گیا۔

مطلب کے ایک معصوم لڑکی کی زندگی کو برباد کر کے وہ خود شادی کر رہا ہے

۔ایک معصوم کی ساری خوشیاں لوٹ کے وہ اپنا گھر بسانے جا رہا ہے

اور اسے لگتا ہے کہ ڈیول ایسا ہونے دے گا

۔ایڈریس بتاؤ اس کا یارم سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

۔مجھے یہیں چھوڑ جاؤ ڈیول مجھے اور کچھ کام ہے اس کا خطرناک موڈ دیکھتے ہوئے شارف نے فوراً کہا تھا۔

ڈیول کے ایسے موڈ کے ساتھ وہ کہیں بھی جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اسی لیے وہیں پر ہی اتر گیا جبکہ خضر یارم کو راستہ بتا رہا تھا۔

ہیلو لیلی روح کا خیال رکھنا اور اپنا بھی ڈیول اور خضر کو آنے میں دیر ہو جائے گی ان کے جاتے ہی شارف نے لیلی کو فون کیا تھا

۔خیریت تو ہے لیلی نے ایک نظر باہر ٹی وی لگائے روح کی جانب دیکھا تھا

۔ہاں ٹھیک ہے سب کچھ بس ڈیول کا ڈیول موڈ آن ہو چکا ہے پتہ نہیں آج کس کی شامت آئی ہے بس دعا کرنا کہ وہ جو بھی ہو اس کو آسان موت ملے شارف نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا تو لیلیٰ کی ہنسی نکل گئی۔

فکر مت کرو میں روح کو سنبھال لوں گی اور تم بھی اپنا خون نا جلاو گھر چلے جاؤ معصومہ انتظار کر رہی ہو گی کیونکہ اتنی ہمت تم میں ہے نہیں کہ تم ان لوگوں کے ساتھ جا پاتے لیلی نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا

لیلی میں تمہاری ہمت سے بھی اچھے سے واقف ہوں اور تمہاری طرح پریگنٹ ہو کر گھر نہیں بیٹھا بہت کام ہے مجھے ۔اتنا ہی فارغ ہوں نا وہ سنانے والے انداز میں کہتا فون بند کر چکا تھا جب کہ اپنی بات پر غور کر کے جہاں اس نے خود پر لعنت بھیجی تھی وہی لیلی کا قہقہ اسے فون بند ہونے تک سنائی دیتا رہا

وہ بنا آگے پیچھے دیکھے سیدھا شادی والے گھر میں داخل ہو چکے تھے

۔حال کو سرخ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا

جبکہ ہر طرف لائٹنگ کی گئی تھی۔

بے شک اس جگہ کی خوبصورتی بے مثال تھی

یارم کو اس ماحول سے نفرت ہو رہی تھی۔

ایک معصوم سی لڑکی کو تباہ و برباد کر کے کیسے یہ شخص اپنی شادی کے شامیانے سجائے بیٹھا تھا۔

وہ جیسے ہی کمرے کے اندر داخل ہوا سامنے ہی ایک آدمی بیٹھا ہاتھ میں سگار پکڑے ہوئے مہمانوں سے محو گفتگو تھا۔

خضر تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اس شخص کا گریبان پکڑ چکا تھا

بیٹا کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔

تم کون ہو اس طرح سے بد تمیزی کیوں کر رہے ہو

تم اندر کیسے آئے اور میرے بیٹے سے تمہیں کیا کام ہے وہ شخص انتہائی غصے سے اس سے پوچھنے لگا

جب خضر نے اپنی جیب سے پستول نکال لیتے ہوئے اس کے پیٹ کے ساتھ دبائی

پہلے مرنا چاہو گے یا اپنے بیٹے کا بتاؤ گے۔ خضر نے فالتو بات کرنے سے بہتر موضوع پر آنا سمجھا

جب اس شخص نے اوپر سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا وہ یارم کو ایک نظر دیکھ سکتا خود سیڑھیاں پھلانگتے اوپر چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی یارم بھی انہی سیڑھیوں سے تیزی سے اوپر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا

کون ہیں یہ لوگ اس طرح سے ہمارے گھر میں کیسے آگئے ہیں اور یہ اس طرح سے ہمارے بیٹے کا پتا کیوں پوچھ رہے تھے آپ نے کیوں بتایا کہ وہ اوپر ہے ان کے پاس پستول تھی وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں

۔پولیس کو فون کرو انہوں نے بیگم کی باتوں کا جواب دینے سے پہلے نوکر کو حکم دینا بہتر سمجھا

ooooo

کون ہو تم لوگ اس طرح سے میرے کمرے میں کیسے گھسے

وہ اچانک کسی کو پستول لیے سامنے دیکھ کر بوکھلایا اور تیزی سے اپنے فون کی طرف بھرا

لیکن اس سے پہلے ہی خضر نے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے اسے کرسی پر بٹھا دیا تھا یہی تو بتانے آئے ہیں تمہیں کہ ہم کون ہیں

خضر نے کہتے ہوئے یارم کو دیکھا جو پرسکون سا سامنے والی کرسی پے بیٹھا تھا آنکھوں میں اس قدر غصہ تھا کہ خضر کو و یقین تھا یہ لڑکا آج اس کے قہر کا نشانہ ضرور بنے گا

خضر بھی زیادہ دیر اس کے شکار کے پاس نہیں رہا تھا

وہ پیچھے ہٹا تو یارم نے اس کی جانب قدم بڑھائے

جس لڑکی کو چھ دن پہلے یونیورسٹی میں تیزاب سے جلایا ہے تم نے اس کے بھائی ہم۔ کیا سمجھ کے رکھا تھا بے آسرا ہے بے سہارا ہے وہ ماں باپ سر پر نہیں ہیں ایک ہوسٹل میں رہتی ہے تو تمہارے کھیل کا سامن بن گئی ہے آور تم جیسے امیر زادے اس کا فائدہ اٹھا سکو گے اس معصوم کی زندگی برباد کر کے کتنی آسانی سے شادی کر رہے ہو تم ایک بار بھی تمہیں خیال آیا کہ تم نے اس کی ساری زندگی برباد کر دی ہے پچھلے چھ دن سے کس اذیت میں ہے جانتے بھی ہو تم۔ایک پل کے لئے بھی سکون حاصل نہیں ہے اس کو پل پل تڑپ رہی ہے وہ۔اور اب تم تڑپو گے

یارم ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارتے ہوئے دھاڑا تھا۔

لیکن ہم تمہیں اس لڑکی کی تکلیف کا احساس نہیں دلاو کیونکہ اب تم بھی وہی تکلیف سہو گے وہ درد جو وہ لڑکی پیچھے چھ دن سے دن رات سہتی ہے وہی درد اب تمہارہ مقدر بنے گا

اس لڑکی کے ایک چھوٹے سے انکار کو تم لوگ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہو نہ آج تمہاری آنا بھی اس تیزاب کی آگ میں جل کر مر جائے گی۔یارم نے ایک چھوٹی سی شیشے کی بوتل اس کے سامنے کرتے ہوئے ڈکن کھولا تو وہ تڑپ اٹھا

نہیں مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو خدا کے لیے چھوڑ دو مجھے وہ چیخنے لگا لیکن یارم کو اس پر رحم نہیں آیا تھا

خضر دروازہ کھول دو اس کی چیخیوں کی آواز باہر تک جانی چاہی اس کے حکم پر خضر نے دروازہ کھول دیا

اور اس کے بعد ڈیول نے اپنا کام کیا اس کی چیخ وپکار میں اسے اس لڑکی کی چیخ وپکار سنائی دے رہی تھی جو نجانے کتنے وقت سے اس تکلیف کو سہ رہی تھی۔

اس نے ڈکن کھول کر اس میں موجود تیزاب اس کے چہرے پر پھینکا تو کبھی نہ ختم ہونے والی چیخیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ تیزاب کی خالی بوتل سے چھلکا تیزاب ڈیول کے ہاتھ پر بھی گرا لیکن اس وقت اسے پروا نہیں تھی

۔اس کی چیخ وپکار اتنی بلند تھی کہ ساؤنڈ پروف روم کے کھولے دروازے سے آواز باہر تک جا رہی تھی۔

اور یہی چیخ وپکار سن کر اس کے ماں باپ تیزی سے کمرے کی جانب بھاگے تھے

جہاں وہ اپنے بیٹے کا جلسا ہوا چہرہ دیکھ کر تڑپ اٹھے

اس کا باپ تیزی سے آگے بڑھا اور اس پر پانی پھینک نہ چاہا جب خضر نے اسے پکڑ کر دور پھینکا

اتنا بھی مت تڑپیے جسٹس صاحب یہ آپ کی ہی غلطیوں کی سزا ہے

جو آپ کے بیٹے کو مل رہی ہے کیا پرورش کی ہے آپ نے اپنی اولاد کی یہ جو آج تکلیف آپ کا بیٹا برداشت کر رہا ہے وہیں تکلیف چھ دن سے ایک لڑکی بھی برداشت کر رہی ہے کیا سوچا تھا اس نے کہا کہ یہ جو چاہے گا وہ کرے گا اور اس کا باپ سے بچا لے گا۔

لیکن معاف کیجیے گا یہ کیس آپ کی نہیں بلکہ ڈیول کی عدالت میں آیا ہے۔اور ڈیول کی عدالت میں کسی کے باپ کی اولاد نہیں دیکھی جاتی۔

یارم مے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی طرف دیکھا جو درد سے بے ہوش ہو چکا تھا

جائیں ہسپتال لے جائیں اسے اگر جان بچ گئی تو خوش قسمتی مت سمجھیے گا کیونکہ اب سے آپ کا بیٹا ویسی ہی زندگی جیے گا جیسی وہ لڑکی جیے گی۔

یارم نے کہتے ہوئے خضر کو چلنے کا اشارہ کیا تو جسٹس صاحب کی بیوی وہیں بیٹھ کر بری طرح سے بلکنے لگی۔ جبکہ جسٹس صاحب آپ اپنی بے پرواہیوں کے نتیجے پر بے حد شرمندہ تھے

oooo

روح یار آرام کر لو میں نے تمہیں بتایا نا یارم کو آنے میں وقت لگے گا تم سو جاو ورنہ وہ آ کر مجھ پر غصہ ہو گا

لیلی اس کے پاس بیٹھی کب سے سونے کے لئے کہہ رہی تھی لیکن روح اس کی بات مان ہی نہیں رہی تھی

۔نہیں لیلی میرا دل بے چین ہو رہا ہے تم یارم کو فون کرو نہ ان سے پوچھو وہ ٹھیک تو ہیں

روح تم جانتی ہو نا وہ اس وقت فون نہیں اٹھاتا وہ اس وقت اپنے کام میں مصروف ہے۔ میں نے خضر کو بھی دو تین بار فون کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی فون نہیں اٹھا رہا اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ تم آرام کرو وہ جیسے ہی آئیں گے میں تمہیں اٹھا دوں گی پھر تم یارم کے ساتھ گھر چلی جانا

نیند کی دوائی کھانے کے بعد بھی روح کو نیند نہیں آ رہی تھی کیونکہ اس کا دل بے چین تھا یارم روز وقت پر آ جاتا تھا اور اسے اپنے ساتھ لے جاتا تھا اگر کسی دن لیٹ ہو جائے تو لیلیٰ اسے دوائی وغیرہ کھلا دیتی تھی

لیکن آج تو وہ بہت لیٹ ہو گیا تھا گیارہ بج رہے تھے اور یارم کی واپسی کہ کہیں کوئی آثار نہیں تھے

لیلی کب سے اس کی منتیں کر کر کے تھک چکی تھی لیکن وہ بیڈ پر لیٹنے کو تیار ہی نہیں تھی

اس کا کہنا تھا کہ بیڈ پر بیٹھتے ہی اسے نیند آ جائے گی

اور یارم کو اس کا یوں انتظار کرنا پسند ہے۔ جبکہ اس کی بے چینی نوٹ کرتے ہوئے شونو بھی بار بار مین گیٹ تک جاتا اور پھر مایوسی سے واپس لوٹ آتا۔

oooooo

یارم تمہارا ہاتھ تو اچھا اس ہاتھ جل گیا ہے تمہیں احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا

وہ اس کا بازو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

میں بالکل ٹھیک ہوں خضر بس غصے میں دھیان نہیں رہا خیر تم اس پر کوئی پٹی وغیرہ باندھ دو کہ روح کو نظر نہ آئے

وہ خضر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو خضر نے فوراً نہ میں سر ہلایا

تمہیں ہسپتال چلنا چاہیے تیزاب سے اندر کی ہڈی تک جل جاتی ہے وہ تو شکر ہے کہ تمہیں صرف ٹچ ہوا ہے گرا نہیں ورنہ شاید ہمارے لئے مشکل بن جاتی۔

ویسے تمہیں یقین ہے کہ جسٹس صاحب پولیس میں ہمارا نام نہیں لے گے میرا مطلب ہے انہوں نے ہمارا چہرہ دیکھا ہے گاڑی اسپتال کے رستے ڈالتے ہوئے خضر نے پوچھا

مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایک بہت اچھا اور ایماندار انسان ہے اس کی زندگی میں کبھی بے ایمانی نہیں کی ہاں شاید اپنے فرض کی خاطر اپنے بچوں پر دھیان دینا بھول گیا ہے۔ تبھی تو اس کے بیٹے نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے

باپ کی بے دھیانی اور ماں کی طرف سے ملنے والی آزادی سے بچے بگھر جاتے ہیں اور پھر ایسے بچوں کا یہی انجام ہوتا ہے

ان لوگوں کو لگتا ہے کہ ہم دنیا میں کچھ بھی کر لے کوئی ہمیں کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ لیکن ایسے لوگوں کو صیح راستے پر لانے کے لیے ہی اللہ نے ہم جیسے لوگوں کو بنایا ہے۔ خضر نے گاڑی ہسپتال کے باہر رکی تو یارم نے ایک نظر اس کو دیکھا جیسے یقین تھا کہ وہ اب اس کی بات نہیں مانے گا

یارم پلیز بنا کچھ کہے اندر چلو تمہارے ہاتھ میں کافی گہری چوٹ لگی ہے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی بھی قسم کا کوئی بھی نقصان ہو

اور ویسے بھی ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں لیلیٰ بھی کتنی بار فون کر چکی ہے لیکن میں نے فون نہیں اٹھایا اور روح بھی پریشان ہو رہی ہو گی

میرے لیے نہ سہی لیکن اپنی روح کے لیے تو تم اتنا کر ہی سکتے ہو خضر نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین ہو کہ اب یارم انکار نہیں کرے گا اور اس نے انکار نہیں کیا تھا بس ایک ہاتھ سے اسے آنے کا اشارہ کیا اور خود ہسپتال کے اندر چلا گیا

oooooo

گاڑی گھر کے باہر رکی تو شونو کے بھونکنے کی آواز شروع ہوتے ہی روح بھی تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کے سینے سے آلگی

وہ حیران ہوا تھا کہ وہ ابھی تک جاگ کیوں رہی تھی یہ اس کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں تھا لیکن پھر بھی غصہ اسے روح پر نہیں بلکہ لیلیٰ پر آیا تھا

جو اس کے آتے ہی اپنی صفائی دینے لگی۔

ڈیول میں نے اس کی منتیں کیں کہ پلیز سو جاؤ تم نے میڈیسن لی ہے لیکن اس نے میری ایک بھی بات نہیں مانی اور تمہارا انتظار کرتی رہی ہے۔

ہاں یارم میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی آپ کہاں رہ گئے تھے۔

یہ مجھے زبردستی سونے کا بول رہی تھی میں نے اس بتایا بھی کہ آپ کو اچھا لگتا ہے میرا جاگ کر آپ کا انتظار کرنا لیکن یہ میری بات مان ہی نہیں رہی تھی

۔لیلیٰ جو اپنی جان بچانے کے لئے اس کی شکایت لگا رہی تھی اس کی شکایت پر اس کا منہ کھل گیا

کوئی بات نہیں میرا بچہ ہم ابھی گھر چل رہے ہیں اس نے شونو کو اشارہ کیا تو وہ اس کے اشارے کو سمجھتے ہی فوراً گاڑی میں بیٹھنے کے لئے اچھلنے لگا تو دروازہ خضر نے اس کی مدد کرتے ہوئے کھول دیا۔

ایک الوداعی نظر خضر کی طرف دیکھا اور روح کو چلنے کے لیے کہا جب روح کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی

یارم آپ کو چوٹ لگی ہے یہ کیا ہوا آپ کو وہ بے چین ہو گئی تھی یارم نے بس نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے لئے دروازہ کھولا

اور تھوڑی ہی دیر میں ان کی گاڑی خضر کے گھر سے نکل چکی تھی

کیا بات ہے خضر تم اتنے پریشان کیوں ہو میں نوٹ کر رہی ہوں جب سے تم آئے ہو تب سے مجھے کچھ الجھے الجھے لگتے رہے ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے۔لیلی نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے لیلی بس میں ایک بات کو سوچ کر تھوڑا پریشان تھا وہ لیلی کے گرد بازو پھیلائے اسے اندر لے جانے لگا تو لیلی بھی اس کے ساتھ اندر داخل ہوئی

کون سی بات تمہیں بے چین کر رہی ہے مجھے تو بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں لیلی نے ہمدردی سے پوچھا

تم نے نوٹ کیا ہے لیلیٰ روح اب پہلے کی طرح نہیں رہی

اب وہ یارم کے بغیر نہیں رہ سکتی

اب وہ یارم کو بے حد چاہتی ہے۔بس میں سے سوچ رہا تھا کہ آج کام کے دوران یارم کو چوٹ لگ گئی کل کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اگر یارم کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟

تو روح کا کیا ہو گا۔۔۔کیا روح اس کے بغیر جی پائے گی۔وہ اپنی بے چینی اسے بتاتے ہوئے بہت پریشان لگ رہا تھا۔

اللہ روح سے بہت پیار کرتا ہے خضر وہ کبھی روح کو یوں تنہا نہیں کرے گا روح اور یارم تو ایک دوسرے کے لئے تحفہ ہیں اور تحفے کبھی چھینے نہیں جاتے۔لیلیٰ نے مسکرا کر کہا تو اس کی بات پر خضر بھی ہلکا سا مسکرا دیا تھا لیکن اس کی بے چینی ختم نہیں ہوئی تھی

○○○○○

یارم بتائیں نا مجھے آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا

یہ اتنی بڑی چوٹ کیسے لگی آپ کو

اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے وہ بس رونے کو تیار تھی

کچھ نہیں ہوا میری جان بس تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو مجھے بلکل درد نہیں ہو رہا اس کی بے چینی دیکھتے ہوئے یارم نے محبت سے اس کے ماتھے کو چوما تھا

اتنی بڑی چوٹ لگی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ درد نہیں ہو رہا یقیناً درد ہو رہا ہو گا آپ جھوٹ بول رہے ہیں یارم اللہ جھوٹ بولنے والوں کو پسند نہیں کرتا پلیز بتائیں نا مجھے کیا ہوا ہے آپ کو کیسے لگی ہے آپ کو یہ چوٹ وہ پھر سے پوچھنے لگی

اچھا چھوڑو اس کو یہ بتاؤ آئس کریم کونسی کھاؤ گی۔ سامنے آئس یم پالر کی ایک شاپ دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا

کچھ نہیں کھاؤں گی جب تک آپ مجھے نہیں بتاتے کہ آپ کے ہاتھ پر یہ چوٹ کیسے لگی۔ وہ ضدی انداز میں بولی

مطلب کے اسٹرابری فلیور یارم نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنا جواب مانگا۔

کبھی کبھار چاکلیٹ بھی کھا لیا کرو یار وہ بھی بری نہیں ہوتی۔ ویسے بھی میری جان دوائیاں کھا کھا کے اپنا منہ کڑوا کر چکی ہے اب آئسکریم تو بنتی ہے۔ یہیں بیٹھو میں ابھی لے کر آیا۔

یارم پہلے بتائیں یہ چھوٹ۔۔۔۔۔۔

بس روح جس چیز سے تمہارا کوئی مطلب نہیں ہے اس سے ریلیٹڈ کوئی سوال نہیں وہ زرا سختی سے کہتا گاڑی سے نکلا

شونو کے لیے بھی لائیے گا۔۔اسے گاڑی سے نکلتے دیکھ روح نے یاد کروایا۔اب یہ تو کلیئر تھا کہ وہاں سے کچھ نہیں بتانے والا پھر سختی بھی لر رہا تھا اور آئس کریم بھی زبردستی کھلائے گا تو بہتر تھا کہ وہ فائدہ اٹھا لیتی۔

روح کیا تم اس آسٹریلین کتے کو آئسکریم بھی کھلاؤ گی یارم کہاں کہاں اپنی حیرانی کو چھپانے کی کوشش کرتا۔روح زندگی کے ہر موڑ پر اسے اس کتے کو لے کر جھٹکے دیتی تھی

ہاں تو اب کیا ہم کھائیں گے اور یہ ہمارا منہ دیکھے گا۔اس کے لیے ضرور لائیے گا ورنہ میں بھی نہیں کھاؤں گی۔وہ منہ بنائے فل نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی یارم سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا

تھوڑی دیر میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شونو کے لئے ایک الگ کپ تھا جو کہ روح نے ایک اچھی ماما کی طرح پہلے شونو کو ہی دیا۔

اور یارم کی خیرت انتہا کی حد یہاں ختم ہوئی تھی جب اس نے اپنی بیوی کے اس بیٹے کو آئس کریم کے ساتھ مکمل انصاف کرتے دیکھا۔

اور اب اس نے سیریز ہو کر سوچا تھا کہ اس سے پہلے کہ وہ اسی کتے کو اس کا بچہ بنا دے اسے اپنی اولاد کے لیے کوئی قدم اٹھانا ہو گا

کیعنکہ روح اب اس کی ماما بن چکی تھی لیکن وہ اس کا باپ نہیں بن سکتا تھا

روح بے بی آج تم سو کیوں نہیں رہی۔۔۔۔؟

مجھے نیند نہیں آرہی یارم

اور یہ نیند کیسے آئے گی اس نے دلچسپی سے پوچھا

کوئی اچھی سی فلم دیکھ سکتے ہیں اس نے آئیڈیا دیا

بہت بُرا آئیڈیا ہے جانے من کیوں کہ اب تمہیں سو جانا چاہیئے پہلے ہی بہت وقت گزر چکا ہے۔ یارم نے اس کے آئیڈی پر نظر ثانی کیے بغیر اپنا فیصلہ سنایا تو وہ منہ بنا گئی

کیسے بورنگ انسان ہیں آپ مجال ہے جو ذرا سے اپنے ہول سے باہر نکل آئیں

ہر وقت اتنی سیریل شکل بنا کے رکھتے ہیں آپ کا توڈمپل بیچارہ بھی سوچتا ہوگا کہ کس کے متھے لگ گیا ہوں سوری متھے نہیں گال۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات کی درستگی کرتے ہوئے بولی

جس پر یارم ذرا سا مسکرایا تھا

اور روح کو پھر سے اس کے ڈمپل پر چوٹ کرنے کا موقع مل گیا۔۔

لو جی شروع ہو گئی پھر سے نمائش یا اللہ مجھے ایک پیارا سا بچہ دی جس کے گال پہ ایسا ہی ڈمپل ہو اور وہ دل کھول کھول کر مسکراتا ھو

ان کی طرح کنجوس نہ ہو وہ دل سے دعا کرتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھنے لگی

یااللہ مجھے ایک پیارا سا بچہ دیکھنا کہ اس کتے سونو کو اولاد نہ بنانا پڑے اور ہاں پیارے اللہ میری بیوی بہت معصوم اور جھلی ہے اس کی بات ماننے کی بالکل ضرورت نہیں ہے ہمیں کوئی ڈمپل والا بچہ نہیں چاہیے

ہمارے گھر میں ایک ہی ڈمپل والا انسان کافی ہے وہ اسی کے انداز میں شرارت سے دعا مانگنے لگا

جس پر روح اسے گھور کر دیکھنے لگی

نہیں اللہ جی ان کی بات مت سنئیے گا ان کو تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے مجھے ڈمپل والا بچہ چاہیے وہ بھی ان سے زیادہ خوبصورت تاکہ پھر یہ اس سے جل جل کر سڑ جائے۔

اور ہاں میرا بچہ ہستو ہونا چاہیے ہر وقت مسکراتا رہے اور ہر وقت اس کا ڈمپل چمکتا رہے وہ خیالوں کی دنیا میں اپنے بچے کے نقوش میں کھوئی ہوئی تھی

۔جب کہ یارم اس کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ دیکھ رہا تھا

ہاں ہاں بے بی پہنچ گئیں تمہاری دعا اللہ کے پاس اور اللہ نے تمہارا خواہش نامہ سن بھی لیا اب سو جاؤ یار

یارم نے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکالتے ہوئے کہا

۔اف یارم سکون سے دعا بھی نہیں مانگنے دینا مجھے بس ہر وقت لڑتے ہی رہا کریں

وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے منہ بسورے بولی

اتنی دعائیں تو مانگ چکی ہو مجھے بھی تو مانگ مانگ کر ہی حاصل کیا ہے اب کیا یہ ڈمپل والے بے بی کی دعا آج رات پوری بھی کروانی ہے

چلو جلدی سے سو جاؤ بہت وقت گزر چکا ہے۔ وہ اس کے اوپر کمبل ٹھیک کرتے ہوئے اسے زبردستی سلانے کی کوشش کر رہا تھا

۔آپ سے اچھا تو میرا شونو ہے کم از کم مجھے زبردستی سونے پر مجبور تو نہیں کرتا بس ایک بار ٹھیک ہو جاؤں میں پھر دیکھئے گا آپ منتیں کریں گے میری

روح جاگتی رہی ہو تب میں بھی سوتے رہوں گی وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔ڈارلنگ تم بس ایک بار ٹھیک تو ہو جاؤ پھر جو میں کروں گا تمہارے ساتھ وہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔اس بیماری میں جتنا تنگ تم نے مجھے کیا ہے نہ اس سب کا حساب تمہیں دینا ہو گا

۔لیکن فی الحال تم سو جاؤ باقی باتیں کل صبح کریں گے کل کا سارا دن تمہارے نام کہیں نہیں جاؤں گا میں اس کا ماتھا چومتے ہوئے محبت سے بولا تو روح نے ایک بار پھر سے اسے گھورا۔

کوئی احسان نہیں کر رہے آپ مجھ پر جانتی ہوں میں کل آپ نہیں جائیں گے آفس کیوں کہ کل سنڈے ہے۔ کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے میرے روکنے پر رک رہے وہ کمبل ٹھیک کرتی اس سے مزید لڑنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی جبکہ اس کے انداز پر یارم بھی مسکراتے ہوئے اس کا سر زبردستی اپنے سینے پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا

ooooooo

یارم کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے بالکل پاس اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی

اس کے چہرے پر انتہا کی معصومیت تھی

جس پر یارم کو بے پناہ پیار آ رہا تھا

۔اور اسے اپنے اس حد تک قریب دیکھ کر اس کے دل میں خواہشات اور جذبات کا سمندر اٹھ رہا تھا

۔وہ اپنے جذبات پر لگام کھینچتا ہے اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ روح نے اپنا سر مزید اس کے سینے میں چھپاتے ہوئے اسے اپنے قریب سے اٹھنے نہ دیا

ایسی حرکت وہ کبھی بھی ہوش میں نہیں کر سکتی تھی یقیناً وہ سو رہی ہو گی

یارم نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا۔وہ گہری نیند میں تھی یارم نے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹایا تو اسے اپنے قریب سے اٹھتے پا کر روح نے اپنا ہاتھ اس کے گرد پھیلا لیا

وہ یارم کے لیے ایک امتحان بن رہی تھی اب یارم کے لئے جانا مزید مشکل ہو گیا تھا وہ جتنا اس سے دور رہنے کی کوشش کرتا تھا وہ اسے اتنا ہی اپنی جانب کھینچتی تھی

اس نے مشکل سے روح کا پھیلایا ہوا بازو اٹھاتے ہوئے اس کا سر تکیہ پر رکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا کام ختم کر کے اس کے قریب سے اٹھتا روح کی آنکھ کھل گئی

اسے خود پر جھکے پا کر جہاں اس کی نگاہیں جھکنے لگی تھی وہی اس کی شرم و حیا پہلے دن کی طرح برقرار اسے روح سے دور ہونے نہیں دے رہی تھی۔اس کا اپنا دل بے ایمان ہونے لگا تھا

اس نے نرمی سے روح کی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا تو اس کے چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ پھولوں کی طرح کھلی تھی

۔گڈمارننگ میری جان یارم اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتا اپنے جذبات پر وہی لگام کھینچ کر اس کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا

۔جب کہ روح اسے اس طرح سے خود سے دور جاتا دیکھ کر اداس ہو گئی۔وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں آ سکتا لیکن وہ یوں دور چلا جائے گا یہ روح کو اندازہ نہیں تھا

ooooooo

وہ نہا کر باہر نکلا تو روح اب بھی بیڈ پر بے یقینی سے بیٹھی اس کو دیکھ رہی تھی

کیا ہوا روح تم ٹھیک تو ہو وہ بے چین ہوا تھا

نہیں یارم میں ٹھیک نہیں ہوں آپ مجھے یوں چھوڑ کر چلے گئے آپ مجھ سے دور جا رہے ہیں اس کی آنکھیں نم ہونے لگی

نہیں میرا بچہ میں کہاں تم سے دور ہوں یہی تو ہوں تمہارے پاس وہ اس کے پاس بالکل قریب آ کر بیٹھا روح اس کے گرد بازو پھیلائے اس کے سینے پر سر رکھ گئی

نہیں یارم کچھ غلط ہو رہا ہے کچھ تو ہو رہا ہے آپ مجھ سے دور جا رہے ہیں آپ میرے پاس نہیں آتے پہلے کی طرح مجھے پیار نہیں کرتے اور اگر کبھی آ بھی جائیں مجھ سے دور چلے جاتے ہیں

یارم یہ سب کچھ کب تک چلے گا میں آپ سے دور نہیں رہنا چاہتی

دور تو تم سے میں بھی نہیں رہنا چاہتا روح لیکن یہ مجبوری ہے جب تک تم مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک۔۔

میں ٹھیک ہوں یارم۔میں بالکل ٹھیک ہو چکی ہوں لیکن آپ سے دور رہ کر میں پھر بیمار ہو جاؤں گی مجھ سے دور مت جایا کریں وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنے دل کی کیفیت بیان کر رہی تھی۔

میں تم سے دور نہیں جا رہا ہوں بس کچھ دن کی بات ہے پھر سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا خیر یہ سب باتیں چھوڑو جلدی سے فریش ہو جاو تب تک میں اپنی جان کے لئے ناشتہ بناتا ہوں

اور پھر تو آج کا سارا دن تمہارے نام ہے شام کو باربی کیو پارٹی کریں گے تمہارے ماموں اور ممانی کو بھی بلا لیں گے اور تم اپنے بھائی اور بھابھی کو فون کر کے تم خود بلا لو باقی اپنا انسپکٹر تو بن بلایا مہمان ہے وہ اپنی فیملی کو لے کر خود ہی آ جائے گی بس اس کے کان تک خبر پہنچنے کی دیر ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے لب رکھتا اس کے قریب سے اٹھا۔

جبکہ روح بھی اس کی مجبوری کو سمجھتے ہوئے فریش ہونے جا چکی تھی

فریش ہو کر باہر آئی تو یارم ناشتہ بنا کر ٹیبل پر بھی لگا چکا تھا۔

یہ رہا میری جان کا ہلکا پھلکا سا ناشتہ لنچ بھی ہلکا پھلکا ہی کریں گے کیوں کہ آج کا ڈنر میری پیاری سی فائف کے لئے اسپیشل ہو گا۔جو کہ اس کا ہسبینڈ خود اپنے ہاتھوں سے بنائے گا

تو آج ہم سارا دن ہلکا ہلکا کھائیں گے تاکہ رات کو پیٹ بھر کر کھائے اور رات کو پیٹ بھر کر کھانے کے لئے ٹمی جگہ بھی تو ہونی چاہیے یارم نے پیار سے کہتے ہوئے اس کے لیے کرسی کھینچی تو بھی زور زور سے ہاں میں سر ہلا دی کرسی پر بیٹھ گئی.

اس کا شہزادہ اسے شہزادیوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا تو وہ کیوں نا اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتی

ooooo

بہت تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب آئی تھی لیکن ہاتھ میں زیادہ سامان ہونے کی وجہ سے وہ دروازے پر ہی رک گئی

کھانے پینے کی اشیاء ہونے کی وجہ سے وہ انہیں زمین پر نہیں رکھ سکتی تھی جس کی وجہ سے اسے فلیٹ کا دروازہ کھولنے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی

اس سے پہلے کہ معصومہ شارف کے لیے پھر سے نیچے جاتی اسے سامنے سیڑھیوں سے درک آتا نظر آیا

اللہ کا شکر ہے کہ تم آگئے یقین مانو مجھے اس وقت کسی نہ کسی کی ضرورت تھی کیا تم میرے لیے اسے ہولڈ کرو گے وہ اپنا سامان اس کی طرح بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہنی لگی

درک جو اسے نظرانداز کیے آگے بھرنے ہی لگا تھا اس کے اس طرح سے سامان زبردستی پکڑ آنے پر اسے روکنا پڑا

کہاں غائب رہتے ہو تم ویسے میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی تم نے شونو کو سنبھالنے میں میری بہت مدد کی تھی لیکن میں دوبارہ فلیٹ پر آ نہیں سکی وہ کیا ہے نا شارف روز آفس کے لیے لیٹ ہو جاتا ہے اور ہمارا گھر بھی کافی دور ہے اسی لئے میں نے سوچا کہ میں اپنا فلیٹ کھلوا لیتی ہوں اور اب تم جانتے ہو کہ گرمی بھی ہو رہی ہے تو اس سائیٹ پر گرمی بھی بہت ہو گئی یہاں سمندر کے قریب اتنی زیادہ گرمی نہیں لگے گی

کیا خیال ہے تمہارا ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ میں وہ اسے زبردستی کا دوست بناتے ہوئے کہہ رہی تھی

جبکہ درک نے صرف ہاں میں سر ہلایا جیسے اپنی جان چھڑوانا چاہتا ہوں

بڑے بے مروت ہو تم ایک بار پھر شونو کا حال ہی پوچھ لو تو تمہارا دوست تھا۔ معصومہ جو کب سے اپنی باتوں میں مگن اس کے پاس ہی کھڑی بولے جا رہی تھی پھر رک کر کہنے لگی

تمہاری دوست بیمار تھی نا اب وہ کیسی ہے وہ کھڑوس انداز میں بولا تو معصومہ کا منہ بن گیا

ماشاءاللہ سے اب ٹھیک ہے شکر ہے تمہیں یاد تو ہے کہ میری دوست بیمار تھی۔ تمہارا دوست بھی ٹھیک ہے وہ میری دوست کا بے بی ہے بے بی کا مطلب سمجھتے ہو نا بچہ اس کا شوہر اس سے بہت چڑتا ہے لیکن روح کے لیے شونو بہت اہم ہے۔

اس لیے وہ ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھتی ہے جب وہ بیمار تھی تب وہ میرے پاس رہا درک میرے لئے وہ وقت بہت مشکل تھا لیکن تم نے میرا ساتھ دیا اس کے لئے شکریہ ویسے تم ایک بہت اکڑو مغرور پلس کھڑوس ٹائپ انسان ہو لیکن اس کے باوجود بھی شونو تمہارے قریب چلا گیا ایک بات بتاؤں وہ کتا آسانی سے کسی کے پاس نہیں جاتا تم نے اس کا بہت خیال رکھا اس کے لیے میں سچ میں تمہارے شکر گزار ہوں میرے لئے اکیلے وہ سب حالات بہت مشکل تھے تم نے سچ میں میری بہت مدد کی ہے اس کے لئے بہت بہت شکریہ

جانتی ہو کافی لیٹ تمہیں تھینک یو کر رہی ہوں لیکن وہ کیا ہے کہ تم نہ جانے کہاں غائب ہو جاتے ہو مہینوں نظر ہی نہیں آتے اب دیکھو نا جس دوران تم غائب تھے اس دوران میری شادی بھی ہو گئی ورنہ میں تمہیں اپنی شادی پر ضرور انوائیٹ کرتی

بہت باتیں کرتی ہوں معصومہ شادی مبارک ہو اور میں نے زوبی کو سنبھال کر میرا مطلب ہے تمہاری دوست کے شونو کو سنبھال کر تم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا

مجھے جانوروں سے بہت لگاؤ ہے خاص کر چھوٹے جانوروں کے ساتھ۔اپنی دوست کا خیال رکھنا اور زوبی میرا مطلب ہے شونو کا بھی وہ اس کا سامان اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ چکا تھا

جبکہ معصومہ کو آج بھی پہلے دن کی طرح ہی انتہا کا کھڑوس اور اکڑو لگا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے شونو کو سنبھالنے میں اس کی بہت مدد کی تھی جب روح یارم سے ناراض ہو کر پاکستان جا چکی تھی

ایسے میں شونو کی ذمہ داری معصومہ پر آ گئی تھی اور پھر اس حادثے کے بعد شونو اس کی بالکل کوئی بات نہیں مانتا تھا وہ روح کو مس کرتا تھا ہر وقت اداس رہتا تھا ایسے میں درک نے بہت ساتھ دیا تھا وہ شونو کو اپنے ساتھ لے کر چلا جاتا اور پھر جب وہ اسے کو لے کر آتا تو شولو فریش ہوتا۔اور یہ بات سوائے شارف کے اور کسی کو پتا نہیں تھی کہ شونو کو سنبھالنے میں درک نے اس کی مدد کی ہے کیونکہ یہ لڑکا ان کے لیے انجان تھا

وہ کون تھا کیا کرتا تھا معصومہ نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی تھی

اور شاید وہ کبھی درک کے ساتھ بات بھی نہیں کرتی لیکن اس کی کالی آنکھیں اسے بالکل روح جیسی لگتی تھی۔بس اس لئے وہ اس سے بات کر لیتی تھی اس نے ایک دو بار درک کو بتایا بھی تھا کہ اس کی آنکھیں اس کی دوست سے ملتی ہیں۔

لیکن وہ ہمیشہ کی طرح کھڑوس سی شکل بنا دیتا تو معصومہ بھی نظر انداز کر دیتی

کیا کہہ رہا تھا تمہارا یہ کھڑوس دوست کیوں روکا ہوا تھا اسے دروازے پر شارف نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

ارے میں نے نہیں روکا ہوا تھا سامان ہولڈ کرنے کے لیے کوئی نہیں ملا تو سوچا اسی سے تھوڑی سی مدد لے لوں

اور وہ میرا دوست نہیں ہے سمجھے میں صرف اس کو تھینک یو بول رہی تھی اس نے شونو کا بہت خیال رکھا تھا اس کے بعد وہ کہیں غائب ہو گیا آج نظر آیا تو تھینک یو بول دیا بس اور کچھ نہیں

وہ سامان کو ٹیبل پر رکھ رہی تھی جو کہ شارف دروازہ بند کرتے ہوئے اندر داخل ہوا

تم یہاں آرام سے بیٹھ گئے ہو اٹھو صفائی کروانے میں میری مدد کرو اب سے ہمیں یہی رہیں گے تو یہ جگہ ٹھیک سے صاف ہونی چاہیے تمہاری طرح گندگی میں نہیں رہ سکتی میں وہ اسے گھورتی ہوئی کہتی اٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی

جبکہ شارف محبت پاش نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا

شارف قسم سے اگر تمہاری نیت خراب ہوئی نہ تو اتنے جوتے ماروں گی کہ ساری زندگی یاد رکھو گے بدتمیز آدمی خبردار جو مجھے ایسی نظروں سے دیکھا

ایسی کسی نظر جانے من میری نیت تو بہت صاف ہے وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال چکا تھا۔

شارف مجھے بہت کام ہے پلیز مجھے تنگ مت کرو وہ اس سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اب شارف کی نیت مکمل خراب ہو چکی تھی

ہم کام تھوڑی دیر بعد بھی تو کر سکتے ہیں ڈارلنگ ائی پرامس میں تمہاری پوری پوری ہیلپ کروں گا وہ اسے باہوں میں اٹھائے بہکے ہوئے انداز میں بولا تو معصومہ نظریں چرا گئی بولڈ سی بے باک لڑکی یہاں آکر بالکل چھوئی موئی بن جاتی تھی

ooooo

میری آنٹی بیڈ کے نیچے سے مت صفائی کریں وہ صاف ہے میں نے کل ہی اسے صاف کیا تھا اور وہ کچھ گھبرائی گھبرائی سے بولی تو میری آنٹی نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

نو میم یارم سر غصہ ہوں گے۔ میں دوبارہ کر دوں گی وہ مسکرا کر کہتی بیڈ کے نیچے سے صفائی کرنے لگی لیکن اس بار ان کے جھاڑو کے ساتھ میڈیسن بھی باہر آئی تھی جنہیں دیکھ کر روح کی سانسیں رکنے لگی

میڈم آپ نے دوائی کیوں نہیں کھائی اگر یارم سر کو پتہ چل گیا تو وہ بہت غصہ ہوں گے جانتی ہیں نا آپ۔ میری کو اردو نہیں آتی تھی لیکن روح کے ساتھ رہ کر وہ کافی اردو سیکھ چکی تھی

آنٹی پلیز ان کو مت بتائے گا۔ پلیز مجھے یہ بالکل بھی پسند نہیں ہے لیکن یارم زبردستی کھلاتے ہیں تو مجھ سے نہیں کھائی جاتی اسی لیے میں نے پھینک دی لیکن میں بتا رہی ہوں میں نے صرف صبح والی پھینکی تھی۔ اس سے پہلے کی ساری کھائی ہیں

اس نے منت کرتے انداز میں کہا جب یارم کمرے میں داخل ہوا۔ میری خاموشی سے یارم کو دیکھتی کمرے سے نکل گئی

روح میری جان یہ جوس پیو تمہارے لیے تمہارے ہینڈسم سے ڈمپل والے شوہر نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے

یارم پیار سے گلاس اس کی طرف لے جاتا اس کے منہ سے لگا چکا تھا جبکہ روح پریشان تھی کہ میری کے ہاتھ میں میڈیسن دیکھنے کے باوجود بھی وہ بالکل بھی غصہ نہیں ہوا۔

وہ جو اس کے غصے سے خوفزدہ تھی بے فکر ہو کر پیجوس نے لگی لیکن جوس پینے کے دوران اسے اپنے گلے میں کچھ اترتا ہوا محسوس ہوا اس نے یارم کو دیکھا وہ زبردستی گلاس اس کے لبوں سے لگائے ہوئے تھا

روح بہت کوشش کے باوجود بھی گلاس کو ہٹا نہیں سکی اور جوس ختم ہوتے ہی یارم نے گلاس ایک سائیڈ پر رکھا

بہت ضدی ہو گئی ہو میری جان لیکن کیا ہے نہ تمہارے یارم کو تمہاری رگ رگ کی خبر ہے تم نے وہ میڈیسن بیڈ کے نیچے پھینک میتونے جوس میں ڈال کر تمہیں پیلا دی آئندہ ایسی حرکت مت کرنا ورنہ سخت سزا دوں گا۔

پیار سے اس کے گال کھینچتا اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی اور جب کہ روح پیر پٹکتی رہ گئی

ooooo

وہ سب لوگ اس وقت یارم کے گھر پر تھے

صارم اپنے دونوں بچوں اور عروہ کے ساتھ بن بلایا مہمان تھا

جب کہ خضر اور لیلیٰ کو خود یارم نے انوائٹ کیا تھا

اور شارف اور معصومہ کو روح نے

یہ اچھا موقع تھا ایک ساتھ وقت گزارنے کا۔

روح کو فلحال کوئی بھی ہیوی چیز دینے سے منع کیا گیا تھا لیکن یارم اس کی فیورٹ چیزیں اس سے دور کر کے وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس لئے پہلے ہی اس کے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیا تھا۔

اب روح پہلے سے کافی بہتر ہو چکی تھی

اور یارم نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کے ٹھیک ہو جانے کے بعد اسے لے کر کہیں گھومنے جائے گا

تا کہ وہ اچھا محسوس کرے اور اپنی نئی زندگی کو کھل کر جئے۔

اس کا سارا دھیان کب سے صرف روح پر ہی تھا۔ جس کی معصومیت نے اس محفل کو چار چاند لگائے ہوئے تھے

وہ کبھی شونو سے بات کرتی تو کبھی لیلیٰ کو مامی کہہ کر چھڑتی

کبھی شارف کے سامنے کوئی نہ کوئی شرط رکھ دیتی

اس کی یہ ساری شرارتیں عروہ اور صارم کے ساتھ بھی جاری تھی۔

ان سب میں اگر کوئی خاموش اور کچھ پریشان تھا تو وہ خضر تھا وہ نوٹ کر رہا تھا کچھ دن سے خضر کچھ پریشان پریشان رہتا ہے

اور یارم کو یہ مشورے بھی دیتا ہے کہ وہ روح کو اپنا عادی نہ بنائے

یہ جاننے کے باوجود بھی کی روح اس کے جسم کا نہیں بلکہ روح کا حصہ ہے۔

دو تین بار تو یارم اسے جھڑک بھی چکا تھا کہ اپنے کام سے مطلب رکھو میری اور روح کی پرسنل لائف سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے

نہ جانے خضر کے دماغ میں کیا چل رہا تھا آج کل اس کے پاس یہی سب باتیں ہوتی کرنے کے لئے جن سے یارم کو اچھا خاصا غصہ آجاتا

وہ جانتا تھا کہ خضر کبھی بھی اس کا برا نہیں سوچتا

وہ اس کا بہترین دوست ہے اور بچپن سے اس کے ساتھ ہے

لیکن وہ روح کے لیے یہ سب کچھ کیوں بول رہا تھا جب کہ وہ جانتا بھی تھا کہ وہ اس کی زندگی ہے اس کی جان ہے

وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ روح کو اپنا عادی مت بناؤ اسے لڑنا سکھاؤ دنیا کا مقابلہ کرنا سکھاؤ

وہ کیوں اسے دنیا کے سامنے مقابلے کے لیے چھوڑ دے۔

وہ کیوں کوئی مشکل اس تک آنے دے

جبکہ روح کے سامنے اس کی ہر تکلیف سہنے اس کی ہر مصیبت کا سامنا کرنے کے لیے وہ خود کھڑا ہے

جب وہ خود اپنی روح کا محافظ ہے تو وہ اسی دنیا سے لڑنا کیوں سکھائے۔

اس کی روح تو بس اپنے یارم سے لڑنا جانتی تھی

روح سے پہلے ان لوگوں کی زندگی کیا تھی۔۔۔؟

آج ایک جگہ سے برائی کو مٹایا کل دوسری جگہ سے مٹانا ہے۔

آج ایک شخص کا گلا کاٹا ہے کل دوسرے کی جان لینی ہے۔

یہ سب تو تھی ان لوگوں کی روٹین روح سے پہلے ان کی زندگی میں کوئی انٹرٹینمنٹ نہیں کی وہ کہنے کو دوست تھے ایک دوسرے کے ساتھ تھے ایک ٹیم کا حصہ تھے

لیکن اس طرح مل جل کر بیٹھنا باتیں کرنا ایک دوسرے کو سمجھنا یہ سب تو انہوں نے کبھی بھی نہیں کیا تھا

یہ سب کچھ تو روح کے آنے کے بعد شروع ہوا تھا

روح کے ہاتھ کی بنی چائے سب کو پسند تھی۔

اس روز روح نے انہیں پہلی دفعہ گھر انوائٹ کیا اور پھر یہ سب ان کا معمول بن گیا

خضر لیلی سے محبت کرتا تھا نہ جانے وہ اپنی محبت کتنے سالوں تک اپنے سینے میں دبا کے رکھتا پر لیلیٰ کو شاید کبھی پتہ بھی نہیں چلتا لیکن ایسا نہ ہوا

ان کے نصیب میں ایک دوسرے کا ساتھ تھا جو ملا

شارف نے اپنے جذبات کا اظہار معصومہ کے سامنے کیا۔اور معصومہ نے اس کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس کی محبت کو قبول کیا

ان لوگوں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی کو اپنی مرضی سے گزاریں گے

ان کی زندگی میں ان کے ہمسفر ہوں گے بچے ہوں گے

کتنی خوبصورت زندگی تھی ان سب کی

قانون اور جرم کے کھیل میں یارم اور صارم کی دوستی کہیں کھو سی گئی تھی اور عروہ جسے وہ اپنی بہن کہتا ہی نہیں بلکہ

دل سے مانتا بھی تھا اسے ملے ہوئے اسے سال سال گزر جاتا

لیکن روح کے آجانے سے سب بدل گیا اس کی دوستی اس کے رشتے سب واپس آ گئے

وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کے جذبات کو سمجھنے لگا۔

اور یہ سب کچھ ہوا تھا اس کی روح کی وجہ سے۔ وہ رشتوں میں جینے والی رشتوں کو سمجھنے والی لڑکی اسی جینا سکھا گئی تھی

اور اب خضر چاہتا تھا کہ وہ اسے دنیا سے مقابلہ کرنے کے لیے اکیلا چھوڑ دے

لیکن یارم اتنا خود غرض نہیں تھا وہ روح کے لئے جان دے بھی سکتا تھا اور کسی کی بھی جان لے بھی سکتا تھا

یہ لڑکی اس کے جینے کی وجہ تھی جس کے بغیر س نے جینے کا سوچا بھی نہیں تھا

اور آپ یہی بات وہ خضر کو بھی سمجھانا چاہتا تھا

فی الحال تو اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک خضر کو ہوا کیا ہے وہ کیوں یہ ساری باتیں کر رہا ہے آخر اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

وہ خود بھی کافی الجھا الجھا لگ رہا تھا آخر کون سی چیز تھی جو اسے ڈسٹرب کر رہی تھی اس کی پریشانی کی وجہ بنی ہوئی تھی

وہ خضر جو کل تک اسے روح کا خیال رکھنے اس کے پاس رہنے کی ہدایت کرتا تھا آج سے دنیا سے لڑنے کا مشورہ دے رہا ہے

اس وقت بھی وہ باہر اکیلا کھڑا نہ جانے کیا کر رہا تھا سب اندر تھے

یارم نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر خاموشی سے غیر محسوس انداز میں اٹھ کر باہر نکل آیا

oooo

تم یہاں باہر اکیلے کیا کر رہے ہو خضر۔۔۔؟

سب لوگ اندر ہیں جب کہ تم یہاں آسمان میں شاید تاروں کو گھورنے کے علاوہ کچھ نہیں کر رہے

وہ اس کے کاندھے پے ہاتھ رکھتا ہوا بولا

کل تک وہ اس پر غصہ تھا لیکن اب اس کا غصہ اتر چکا تھا

کچھ نہیں بس اندر اپنی موج مستی میں لگے ہوئے ہیں تو سوچا تھوڑا موسم انجوائے کر لوں خضر نے مسکرا کر کہا

بہت اچھی بات ہے چلو مل کر موسم انجوائے کرتے ہیں ساتھ میں کچھ باتیں بھی ہو جائیں گی

کیا بات کرنا چاہتے ہو تم مجھ سے خضر مسکرایا تھا

جانتا تھا یارم اس کے پاس ضرور آئے گا

تم جانتے ہو خضر مجھے کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے

اور وہ سارا فتور تمہارے دماغ میں کس طرح سے آیا

وہ بات کو الجھانے کا عادی نہیں تھا سیدھی اور صاف بات کرتا تھا

میں جانتا ہوں یارم لیکن میں اپنی بات پر قائم ہوں میں نے تمہیں جو بتایا تھا وہ اب بھی کہتا ہوں

تم روح کو اپنا عادی بنا کر غلط کر رہے ہو

زندگی اتنی آسان نہیں ہے جتنی تم سمجھتے ہو

تم نے کبھی نوٹ کیا ہے روح آج کل بالکل کسی ضدی بچی کی طرح بیہو کرتی ہے۔

اپنی پسند کی چیز نہ ملنے پر بے چین ہو جاتی ہے

تمہیں گھر آنے میں ذرا سی دیر ہوتی ہے پاگلوں کی طرح پورے گھر میں گھومتی ہے۔

تمہارے بغیر باہر نہیں نکلتی

تمہارے بغیر کھانا نہیں کھاتی

تمہارے بغیر سوتی نہیں ہے

جب تک تم اس کے سامنے نہیں آجاتے اسے چین نہیں ملتا

تم جانتے ہو کہ وہ اس گھر سے میرے گھر تک اکیلے نہیں جا سکتی کیونکہ ڈرتی ہے وہ اس میں ہمت ہی نہیں ہے

ایک جگہ پر کچھ لوگوں کو دیکھ کر وہ ان کے قریب سے نہیں گزرتی نجانے وہ اسے کیا کہہ دیں گے کیا کر دیں گے۔

ہمت نام کی کوئی چیز اس کے اندر نہیں ہے۔

سکول کے بعد کالج کا ماحول اس نے نہیں دیکھا پڑھائی میں اتنے اچھا ہونے کے باوجود بھی وہ چار کلاسیں نہیں پڑھ سکی

تم غور کرو وہ تمہارے بغیر کچھ نہیں ہیں بلکل زیرو ہے

یارم تمہاری محبت اسے بہادر نہیں بزدل بنا رہی ہے

یہ حقیقت ہے یارم کہ وہ لڑکی جو دبئ کے ڈان کی بیوی ہے ایک بزدل لڑکی ہے وہ خود سے نہیں لڑ سکتی یہاں تک کہ وہ خود سے اکیلی باہر نہیں جاسکتی تم اس کا سہارا بن چکے ہوں یارم

اسے لگتا ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر میں تم اس کے ساتھ ہو گے وہ جہاں بھی جائے گی جیسے بھی جائے گی تم ہمیشہ اس کے ساتھ رہو گے وہ اپنی رو میں اسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جب یارم نے اس کی بات کاٹی

ہاں یہ سچ ہے خضر میں ہر قدم پر اس کے ساتھ ہوں میں ہمیشہ اپنی روح کے ساتھ رہوں گا اگر وہ ڈرتی ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ میں خود اس کے لیے لڑوں گا میں مقابلہ کروں گا دنیا کا نہ کہ روح کو اس بھیڑ میں تنہا چھوڑ دوں گا

خضر کی بات کو سمجھے بغیر یارم نے کہا

اور اگر کل تم نہ رہے تو۔۔۔؟ فرض کرو کہ اگر کل تمہیں کچھ ہو گیا تو روح کا کیا ہو گا کل تم پر ایسٹ گرا۔ میں جانتا ہوں وہ بہت تھوڑی سی مقدار تھی لیکن وہ زیادہ بھی تو ہو سکتا تھا

یارم ایک ہفتہ پہلے تمہیں گولی چھو کر گزری وہ گولی تمہارے سینے پر بھی تو لگ سکتی تھی نا

ہم موت کا کھیل کھیلتے ہیں زندگی نہیں موت ہمیں اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے ہر انسان نے اس دنیا سے جانا ہے آج نہیں تو کل ہماری موت بھی مقرر ہے

میں تم شارف اب تنہا نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ ہماری فیملی ہے ہمیں خود سے پہلے ان کی فکر کرنی ہے۔

لیلیٰ اک بہادر لڑکی ہے میرے بعد جی لے گی ڈٹ کر دنیا کا مقابلہ کر لے گی۔

اور معصومہ کو بھی ہم کم نہیں سمجھ سکتے وہ بھی لڑنا جانتی ہے اپنا دفاع کر سکے گی

لیکن تم نے کبھی روح کو دیکھا ہے

یارم وہ لڑکی تمہارے بغیر سانس نہیں لے سکتی تمہارے بغیر جینا تو دور کی بات تم نے اسے اپنا اس حد تک عادی بنا لیا ہے کہ وہ تمہارے علاوہ کچھ سوچتی ہی نہیں

میں یہ نہیں کہتا کہ تم سے دنیا کی بھیڑ میں اکیلا چھوڑ دو

لیکن اسے اس دنیا سے مقابلہ کرنا سکھا دو

اللہ نہ کرے کہ تمہیں کبھی بھی کچھ ہو لیکن زندگی کا کبھی کوئی بھروسہ نہیں یار میری بچی رول جائے گی وہ اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتا خاموشی سے وہاں سے نکل گیا جب کہ یارم کو گہری سوچ میں ڈال گیا تھا

خضر کی کوئی بات غلط نہیں تھی اس کے بعد اس کی روح کا کیا ہو گا اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا

وہ اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں میں لیے پھرتا تھا لیکن روح کے فیوچر کو لے کر اس کے دماغ میں کبھی کوئی بات نہیں آئی

وہ جو روح کے بغیر نہیں رہ سکتا خود بھی جانتا ہے کہ روح بھی اس کے ہونے سے ہے اگر کل اسے کچھ ہو جاتا ہے تو روح تو جیتے جی مر جائے گی اگر یارم کو کچھ ہوا تو روح بھی جی نہیں پائے گی لیکن وہ اپنی روح کو اپنے ساتھ مار تو نہیں سکتا تھا

خضر صحیح کہتا تھا اسے اپنی روح کو دنیا سے لڑنا سکھانا ہو گا ورنہ اس کے بعد یہ دنیا اس کی روح کو مار دے گی

اسے روح کو بہادر بنانا ہو گا ایک ڈان کی بیوی اتنی بزدل نہیں ہو سکتی کہ خود سے مقابلہ بھی نہ کر پائے روح کو لڑنا سیکھنا ہو گا اسے اپنا دفاع کرنا خود آنا چاہیے یارم نے سوچ لیا تھا کہ وہ روح کو احساس دلایا کہ وہ اس کا ساتھی ہے اس کا ہم سفر ہے لیکن روح میں اتنی ہمت ضرور پیدا کرے گا کہ وہ خود اپنے لئے اسٹنڈ لے سکے

ooooo

سب کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر آفس کا کام کرنے کے بعد کمرے میں آیا تو روح بیڈ پر بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی

۔اف اتنی دیر لگا دیا آپ نے آج کیا کر رہے تھے آفس میں اس کے آتے ہی روح نے سوال پوچھا

کچھ نہیں بس کچھ کام تھا تم ابھی تک سوئی کیوں نہیں وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

کیوں کہ میں نے ابھی تک میڈیسن نہیں کھائی۔اور نہ ہی میں کھانے کا ارادہ رکھتی ہوں لیلی نے بہت کوشش کی مجھے زبردستی دینے کی لیکن میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ آپ مجھے کھلانے والے ہیں۔

بس پھر کیا تھا وہ تو اتنی ڈرپوک ہے اتنا ڈرتی ہے آپ سے فوراً میری بات پر یقین کر لیا اور اب میری میڈیسن دور کہیں کمرے کے باہر گم ہو گئی ہیں اور آپ کو میں جانے نہیں دوں گی لانے کے لیے وہ اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے بولی۔

لیکن بے بی یہ تو بڑی غلط بات ہے اگر تم نہیں کھاؤں گی تو ٹھیک کیسے ہو گی اور اگر تم ٹھیک نہیں ہو گی تو ہم اپنے سیکنڈ ہنی مون پر کیسے چلیں گے

وہ اپنی جیب سے کچھ نکالتے ہوئے اس کے سامنے رکھ کر پوچھنے لگا اور وہ سوالیہ انداز میں اپنا پاسپورٹ دیکھنے لگی

یارم ہم کہیں جا رہے ہیں کیا اس سے تو اگلے مہینے کی 14 تاریخ کی ڈیٹ ہے ہم کہاں جا رہے ہیں کل مہینے کی 14 تاریخ وہ سوالیہ انداز میں پاسپورٹ اٹھائے اس سے پوچھنے لگی

ہاں میری جان ہم سویزلینڈ جا رہے ہیں۔ آپنے سیکنڈ ہنی مون پر لیکن اس فلائٹ کی کچھ شرطیں ہیں اس میں بیمار لوگ نہیں جا سکتے

ڈاکٹر کی رپورٹس کے مطابق کسی بھی مسافر کو کوئی بیماری نہیں ہونی چاہیے اور اگر اسے کوئی بیماری ہوتی ہے تو پھر ایک ہی مسافر کو بھیج دیا جائے گا مطلب کے اگلے مہینے کی 14 تاریخ تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہوئی تو وہ لوگ مجھے سویزلینڈ بھیج دیں گے اور شاید تمہیں یہی پر رہنا ہو گا

لیکن تم یہاں میرے بغیر اکیلی کیسے رہو گی تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا لیکن دوائیاں تو تم کھاتی نہیں ہو تو ٹھیک کیسی ہو گی

آج تو دوائیاں تمہاری گم ہو گئی ہیں باہر کہیں دور۔۔۔۔۔

ویسے سویز لینڈ بہت خوبصورت ہے اور وہاں کے نظارے بھی بہت خوبصورت ہے جیسے آئس لینڈ میں دیکھے تھے نہ کچھ ویسے ہی

استغفر اللہ یارم آپ وہاں ادھی برہنہ عورتیں دیکھیں گے۔روح نے صدمے سے چیخ کر کہا تھا

۔آدھی نہیں بیگم یہاں تو شاید نظارے مکمل دیکھنے کو ملیں گے۔اور یہاں تو کوئی روک ٹوک بھی نہیں ہو گی تمہاری طبیعت بہت خراب ہے میں ویسے بھی تم ہی لے کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ تمہیں ایسی جگہوں پر جانا بھی نہیں چاہیے

وہ روح کو اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے بولا تو وہ فوراً گی پناہوں سے دور ہوئی تھی

میں میڈیسن ڈھونڈ کے لاتی ہوں میں کھاؤں گی اور ٹھیک ہو جاؤں گی پھر ان دونوں ساتھ چلیں گے خبر دار جو اکیلے جانے کے بارے میں سوچا وہ بھی ایسے گندے ماحول میں

ابھی آتی ہوں میں

وہاں جا کر عورتوں کو دیکھیں گے اسی لئے تو میرے بغیر جانا چاہتے ہیں میں ہونے دوں گی آپ کی ایسی پلیننگ پوری

وہ باہر آ کر اونچی اونچی آواز میں بڑابڑتی اپنی چھپائی ہوئی میڈیسن ڈھونڈے لگی جبکہ یارم پر سکون تھا

ooooo

وہ دوائی کھا کر اب مزے سے اس کے سینے کے سر پر رکھے اس سے سوال کر رہی تھی

یارم یہ سویز لینڈ اور آئر لینڈ دونوں بھائی بہن ہیں کیا۔۔۔۔؟اس کے بے تکے سوال پر وہ سمجھ گیا تھا کہ دوائی اپنا اثر دکھا رہی ہے

واہ بیگم دو الگ الگ ملکوں کی رشتے داری بھی نکال لی مجھے تو لگتا تھا کہ تم صرف کتے اور انسانوں کے تعلقات بنانے میں ماہر ہو

خیر مجھے یہ تو نہیں پتا کہ سویز لینڈ اور آئر لینڈ کا آپس میں کیا تعلق ہے لیکن یہ دونوں مغربی ممالک ہیں ان دونوں ممالک کا شرم و حیا سے کوئی واسطہ نہیں وہ پر سکون انداز میں جواب دیتا روح کو سر اٹھا کر دیکھنے پر مجبور کر گیا

یارم آپ ان عورتوں کو مت دیکھیے گا پتا نہیں اتنے چھوٹے چھوٹے کپڑے کیسے پہن لیتے ہیں اپنی نظریں جھکا کر چلئے گا ہم باہر ہی نہیں نکلیں گے ہوٹل کے اندر ہی رہیں گے وہ انتہائی معصومیت سے سر دوبارہ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے کہنے لگی تو یارم کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ کھلی تھی

کیوں نہیں بے بی میں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لوں گا کیا خیال ہے تمہارا اس نے شرارت سے کہا تو روح نے سر اٹھا کر زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

یہ والا آئیڈیا سب سے اچھا ہے وہ کہتے ہوئے دوبارہ سر اس کے سینے پر رکھ چکی تھی۔اگلے مہینے کی بارہ تاریخ روح کا یہ کورس مکمل ہونے والا تھا اس کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ ہی باہر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا سویزر لینڈ کے ٹکٹ اس نے بہت پہلے ہی بک کروا لیے تھے

اور اب روح کے ٹھیک ہو جانے کے بعد وہ اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے والا تھا جس میں وہ ہوگا اس کی روح ہوگی اور ایک نیا سفر شروع ہوگا اور اس سفر میں اس کی روح بزدل نہیں ہوگی وہ روح کو دنیا سے مقابلہ کرنا سکھائے گا اس لیے نہیں کہ اسے اپنی زندگی کا بھروسا نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ وہ چاہتا تھا کے اس کی روح بہادر بنے

ooooo

اٹھ جائیں نا یارم اور کتنا سوئیں گے...؟

کیا آج مجھے بھوک مارنا ہے

آپ تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ میں ناشتہ نہ کروں ہو دوائی نہ کھاؤں اور آپ وہاں آئزلینڈ کی بہن کے پاس جا کے لڑکیاں تاریں

۔کان کھول کر سن لیں آپ ایسا میں مرتے دم تک نہیں ہونے دوں گی

میں بتا رہی ہوں میں آپ کے ساتھ چلوں گی تو مطلب چلوں گی

جلدی سے اٹھیں اور مجھے ناشتہ بنا کر دیں اگر میں نے خود بنا کر کھایا تو آپ کو اچھا نہیں لگے گا

۔پھر آپ مجھ پر بے کار میں غصہ ہوں گے

اور خود مجھے کچھ کھانے کو دے نہیں رہے وہ مسلسل اسے جھنجھوڑتے ہوئے تقریر کر رہی تھی

جب یارم نے ایک آنکھ کھولی اور پہلے گھڑی کی طرف دیکھا جو صبح کے ساڑھے پانچ بجے جارہی تھی

بے بی ابھی ناشتے کا وقت نہیں ہوا میری جان سو جاؤ وہ پیار سے اپنے پاس بلاتا ہوا کہنے لگا

جب روح نے فورا نفی میں سر ہلایا

نہیں آپ اٹھیں اور مجھے ناشتہ بنا کر دیں تاکہ میں دوائی کھا کر ٹھیک ہو سکوں

مجھے کسی بھی حال میں 14 تاریخ تک ہونا ہے

میں آپ کے ساتھ جارہی ہوں یاد رکھئے گا آپ کو اکیلے نہیں جانے دوں گی

ان چڑیلوں کے پاس۔روح اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے کہنے لگی تو یارم مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا

۔اسے پتا تھا کہ یہ پلان کام ضرور کرے گا لیکن اتنا زیادہ کام کرے گا یہ اندازہ اسے ہر گز نہیں تھا

میں ناشتہ بنا کر دیتا ہوں اتنا مت سوچو میں ہر گز تمہیں یہاں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپاتا اٹھ کر باہر نکلا

جب کہ روح منہ بنائے اس کے پیچھے پیچھے آئی تھی

ooooo

ابھی تک تو اسے آئرلینڈ کے نظارے نہیں بھولے تھے کہ اب وہ اس کی بہن کے نظارے برداشت کرتی۔

اور اوپر سے یارم کا یہ کہنا کہ فل مغربی ماحول ہے وہاں وہ کسی اچھی چیز کی امید رکھ ہی نہیں سکتی تھی

یارم 14 تاریخ تو یہ آرہی ہے ہمیں پہلے شاپنگ بھی تو کرنی ہو گی آپ کے اور شونو کے کپڑے بھی لینے ہیں مجھے اپنی بھی کچھ چیزیں لینی ہیں وہ اس کے پیچھے آتے آتے بولی

شونو معصومہ کے پاس رہے گا اس نے اچانک مڑ کر کہا تو روح اس کے سینے سے آلگی

سر پھاڑ دیا میرا اوہ اپنا سر پے ہاتھ رکھے پیچھے ہٹی تو یارم نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کر لیا

اس کے اچانک ایسا کرنے سے روح دوبارہ اس کے سینے سے آلگی تھی

یارم شونو کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں نا وہ یہاں کیسے رہے گا میرے بغیر اس کے گلے میں باہیں ڈالے وہ بہت لاڈ سے بولی تھی

بے بی تمہیں اس کتے سے دور لے جانے کے لیے تو اتنی دور جا رہے ہیں ہم وہ ہمارے ساتھ نہیں آرہا اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اس بارے میں اور کوئی بات نہیں ہو گی

اس کے ماتھے کو چومنے کے بعد وہ جارحانہ انداز میں اس کے گال کو چومتے ہوئے اس سے دور ہٹ کر کچن کا راستہ لے چکا تھا جب کہ اتنے دنوں کے بعد یارم کا یہ پرانا انداز روح کو شرم آنے پر مجبور کر گیا

اور یارم جانتا تھا کہ اس کی اس جارحانہ جسارت کے بعد اب روح اس بارے میں اور کوئی بات نہیں کرے گی

oooooo

یارم جب تک اس کے لئے ناشتہ تیار کر رہا تھا روح باہر بیٹھی لسٹ تیار کر رہی تھی کہ اسے کون کون سا سامان چاہیے

اپنے اور یارم کے کپڑوں کے ساتھ اس نے اپنے بے بی کے کپڑے بھی لینے تھے ہاں وہ کتا صرف نکر اور بالکل چھوٹی سی شرٹ پہنتا تھا کیونکہ بقول روح کے اس کے بے بی کو سردی بھی تو لگ سکتی تھی۔

وہ تو شکر تھا کہ ابھی سردیوں کا موسم نہیں آیا تھا وہ تو اسے سویٹر بھی پہناتی

اب وہ اسے معصومہ کے پاس چھوڑ کر جائے گی تو اس کا سامان بھی تو اسے دینا ہو گا اور بقول روح کے اس کے سارے کپڑے پرانے اور چھوٹے ہو چکے تھے اور اس کے بے بی کو شاپنگ کی اشد ضرورت تھی

روح ناشتہ تیار ہے وہ ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے اسے پکار رہا تھا جب روح ہاتھ میں پیپر تھامیں کچن میں داخل ہوئی

یارم یہ لسٹ ہے۔یہ سارا سامان یا تو آپ واپس آتے ہوئے لے آیئے گا ورنہ ہم دونوں ساتھ چل کر لے لیں گے اس نے ہمیشہ کی طرح لسٹ کے ہاتھ میں تھمائی

تم جا کر لے آؤ یہ سب کچھ وہ بے حد آرام سے کہتا ہے لسٹ اسے تھما کر ٹیبل پر پانی کی بوتل رکھنے لگا تو روح بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

یارم آپ سیریس ہیں وہ بے یقینی سے بولی

اس میں اتنا شوکڈ ہونے والی کونسی بات ہے روح۔۔۔ تمہیں باہر نکلنا چاہیے کم از کم شاپنگ پر تو اکیلے تم جا سکتی ہو اب تو تم میرے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہو

میں کیا ہوں اور کون سی چیز کس انداز میں پسند کرتا ہوں

اب تمہیں یہاں قید رہنے کی ضرورت نہیں ہے باہر نکلا کرو شاپنگ پر جایا کرو اور وہ لیلیٰ کہاں جاتی ہے معصومہ کے ساتھ تھا وہ بیوٹی پالر وہاں بھی جایا کرو اپنی لائف کو انجوائے کرو باہر نکلو اس قید خانے سے وہ پیار سے اس کے لیے کرسی کھینچتا ہوا اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا

وہ جو اپنی حیرانگی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جیسے یارم نے کچھ غلط بول دیا اور اب وہ اس کی بات کی درستگی چاہتی تھی لیکن یارم کے اگلے جملے تو اسے مزید حیرانگی کی کھائیوں میں دھکیل گئے

یہ میرا گھر ہے یارم کوئی قید خانہ نہیں

اور آپ کو پتہ ہے نہ میں باہر کبھی اکیلے نہیں گئی ایک باغ گئی تھی تو گم ہو گئی تھی صارم بھائی ڈھونڈ کر لائے تھے مجھے اور پھر آپ کتنا غصہ ہوئے تھے یاد نہیں ہے کیا آپ کو وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولی تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا

وہ سب پہلے کی باتیں تھی روح اب زندگی بدل رہی ہے لوگ آگے بھر رہے ہیں ہم سے ہمیں بھی لوگوں کے ساتھ ساتھ چلنا ہوگا اور تمہیں بھی گھر سے نکلنا چاہیے تم کیا ساری زندگی میری آس پر بیٹھی رہو گی

یارم ہو گا تو یہ کام ہو گا یارم ہو گا تو وہ کام ہو گا

ایسا ساری زندگی تو نہیں چلے گا نا روح میری جان تمہیں کچھ کام خود سے بھی لینا چاہیے وہ اب بھی سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا

نہیں یارم مجھے نہیں جانا کہیں بھی اکیلے آپ فارغ ہوں گے تو ہم ساتھ چلیں گے نہیں تو میں معصومہ یا لیلی میں سے کسی کے ساتھ چلی جاؤں گی وہ اس کی بات کاٹ کر بولی

تم اکیلی جاؤ گی روح یہ فیصلہ تھا یا حکم یا صرف ایک بات روح کو سمجھ نہیں آئی

اور اب سے تم اکیلے ہی جایا کرو گی

خود میں تھوڑی سی ہمت پیدا کرو روح باہر نکلا کرو ساری زندگی میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا

کیوں کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔؟

آپ جو اس طرح سے کہہ رہے ہیں آپ ساری زندگی میرے ساتھ رہیں گے اور مجھے کیا ضرورت ہے کہیں بھی اکیلے جانے کی جب میرے پاس میرا شوہر ہے

اور اگر کل کو تمہارا شوہر نہ رہا تو اگر کل مجھے گولی لگ جاتی ہے یا کوئی دوسرے گینگ کا آدمی میری جگہ کے لیے آکر مجھے مار دیتا ہے تب کیا کرو گی مر جاؤ گی میرے ساتھ وہ انتہائی غصے سے بولا تھا

لیکن روح کی آنکھوں کی نمی اور پھر بے تحاشا ٹپکتے آنسو دیکھ کر یارم کو اپنی سخت بات کا احساس ہوا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتا وہ بنا اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں بند ہو گی اور یارم کو پتہ تھا کہ وہ یقیناً اب وہ رو رہی ہو گی

oooo

وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی کمرے تک آیا تھا لیکن دروازہ اندر سے لاک تھا روح بے بی سوری جان میں جانتا ہوں میری بات غلط تھی میرا طریقہ غلط تھا لیکن تم پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں صحیح کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو پلیز اچھا ٹھیک ہے میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا پلیز دروازہ کھولو اس کی سسکیوں کی آواز باہر تک سنائی دے رہی تھی

جو یارم کو بے چین کر رہی تھی

لیکن وہ دروازہ کھولنے کا نام نہیں لے رہی تھی اس وقت سے یارم سے زیادہ برا اور کوئی نہیں لگ رہا تھا

کتنی آسانی سے یہ شخص اس سے اس کی زندگی چھیننے کی بات کر گیا۔وہ مانتی تھی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے لیکن اس نے اسے خدا سے مانگ مانگ کر حاصل کیا تھا یہ بات وہ شخص کیسے بھول گیا

وہ کیسے بھول گیا کہ یارم تو اللہ کا دیا ہوا تحفہ تھا اس کے لیے۔

اس نے کیوں ایسی دل دکھانے والی بات

آج وہ اگر کسی کی آواز نہیں سننا چاہتی تھی کسی کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی تو وہ صرف یارم تھا آج پہلی بار اس شخص نے اس کا دل دکھایا تھا

oooo

باہر میری اور شفا کی آواز سن کر روح نے دروازہ کھول دیا وہ اپنی اور یارم کی ناچاقی کو گھر کے ملازمہ پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی

لیکن دروازہ کھولتی ہی سامنے ہی یارم کو بیٹھے دیکھا اس کے دروازے کھولتے ہی اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا

اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی یقیناً وہ کافی دیر سے رو رہی تھی یارم کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا

یارم کو اپنی بات کی گہرائی کا احساس ہو چکا تھا شاید جن الفاظ میں اس نے روح کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی تھی وہ الفاظ بہت سخت تھے

روح میری جان آئی ایم سوری مجھ سے غلطی ہو گئی میرا وہ مطلب نہیں تھا جو تم نے سمجھا

یارم پلیز روم کے اند چل کر بات کریں میں نہیں چاہتی کہ ہماری باتیں کوئی دوسرا سنے روح نے دروازے سے اندر داخل ہوتی شفا اور میری کو دیکھ کر آہستہ آواز میں کہا

السلام علیکم سر آج آپ گئے نہیں کام پر میری نے مسکراتے ہوئے پوچھا

نہیں آج اور بہت کام ہے تم لوگ جاؤ اپنا کام کرو وہ سرد آواز میں کہتا کمرے میں داخل ہوا تو روح بھی کمرے میں داخل ہوتے دروازہ بند کر چکی تھی

یارم کا یہ انداز شفا یا میری کے لئے نیا نہیں تھا اس لئے وہ دونوں دھیان دیے بغیر کیچن کی جانب آ گئی تھیں

oooo

روح میں اپنی غلطی اکسیپٹ کر رہا ہوں نا تو بات کیوں نہیں کر رہی ہو مجھ سے

وہ بیڈ پر اس کے نزدیک بیٹھا اس کے دونوں ہاتھ تھامے ہوئے تھا جبکہ روح اس سے نظر نا ملاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور اس کی باتوں کو مکمل نظر انداز کر رہی تھی

یارم کاظمی ہر چیز برداشت کرتا تھا لیکن اس کی روح اسے نظر انداز کرے یہ بات اس کی برداشت سے باہر تھی

بس بہت ہو گیا روح میں تمہیں کب سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم میری بات پر دھیان ہی نہیں دے رہی

مانتا ہوں غلط الفاظ بول دیے ہیں لیکن بات غلط نہیں تھی میری

تمہیں تکلیف لینے کا ارادہ نہیں ہے میرا بس تمیں زندگی کی دھوپ چھاؤں سمجھانا چاہتا ہوں۔اب وہ سختی سے کہہ رہا تھا

میں سب سمجھتی ہوں یارم مجھے کچھ اور نہیں سمجھنا اب جائیں یہاں سے مجھے آپ کا چہرہ ہی نہیں دیکھنا وہ ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھرواتی بیڈ پر لیٹنے لگی

کچھ نہیں سمجھتی تم میری جان نہیں سمجھ پا رہی تم بہت مشکل ہے یہ زندگی اور کیا کہا تم نے میرا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی ایک ہی دن میں کیا اتنا برا لگنے لگا ہوں میں وہ اسے بازو سے پکڑ کر ایک بار پھر سے نہ صرف بٹھا چکا تھا بلکہ اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے گرد بانہوں کا حصار بھی تنگ کر چکا تھا

ہاں بہت برے ہیں آپ بہت زیادہ برے اتنی گندی بات کہی بھی کیسے آپ نے اندازہ بھی ہے آپ کو کیا آج آپ نے مجھے کتنی تکلیف پہنچائی ہے یارم آپ ساری زندگی معافی مانگتے رہے تب بھی اس غلطی کی کوئی سوری نہیں ہو سکتی

ناچاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر سے اس کی آنکھیں نم ہونے لگی اور اس کے آنسو یارم کو بے چین کرنے لگے

جانتا ہوں بہت غلط بات کردی ہے میں نے اسی لئے تو معافی مانگ رہا ہوں آئی نو اس بات کی کوئی سوری نہیں ہوتی لیکن میری روح تو اپنے یارم کو معاف کر سکتی ہے نہ

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے کہ میں آئندہ تمہیں کبھی نہیں کہوں گا شاپنگ کے لیے پلیز رونا بند کرو تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو نہیں دیکھ سکتا میں وہ اس کی آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی نم پلکوں کو چوم کر اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

جبکہ روح کو تو سسکنے کا جیسے ایک اور بہانہ مل گیا اس کے سینے سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

میں نہیں جاؤں گی اکیلی شاپنگ پر سن لیں آپ انسوؤں کی روانی میں کمی آئی تو اس نے انگلی اٹھا کر کہا جب کہ سر ابھی اس کے سینے پر ہی تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے ہم ایک ساتھ چلیں گے یارم نے اس کی انگلی کو چومتے ہوئے اس کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا

اور وہاں بھی نہیں جاؤں گی جہاں لیلیٰ اور معصومہ جاتی ہیں۔۔۔اس نے پھر سے کہا

ہاں میری جان میں تمہیں پالر جانے کے لئے بھی کبھی نہیں کہوں گا اور ویسے بھی وہ تو یہ سب کچھ خوبصورت دیکھنے کے لئے کرتی ہیں لیکن میری روح ہے ہی خوبصورت اسے اس مصنوعی بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے یارم نے اس کی بات کی تصدیق کی تھی

اور آپ کو اکیلے بھی نہیں جانے دوں گا آئس لینڈ کی بہن کے پاس۔وہ سوں سوں کرتی اس کے سینے میں منہ چھپاتی بولی تو یارم کے لئے اپنی مسکراہٹ چھپانا مشکل ہو گیا

آف کورس میرا بچہ میں اکیلا نہیں جاؤں گا ہم دونوں ساتھ چلیں گے اگر اکیلا گیا تو وہاں کی عورتیں مجھے کھا جائیں گی

اور شونو بھی ہمارے ساتھ چلے گا وہ سوں سوں کرتی لاڈ سے بولی تو اس بار یارم نے اسے گھور کر دیکھا

اگر آپ نے مجھے گھورا تو میں پھر سے رونے لگوں گی روح دھمکی دیتے ہوئے بولی

روح تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو یارم نے ذرا سختی سے کہا تھا

آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔وہ اس کے سینے سے منہ نکالتی معصومیت سے بولی

نہیں میری جان میں تمہیں کیسے ڈانٹ سکتا ہوں وہ اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا گیا

ہم شونو کو لے کر چلیں گے نہ۔۔۔؟اس نے معصومیت سے پوچھا

وہ معصومہ کے پاس رہے گا روح۔

اور اس بات پر چاہے تم مجھ سے ناراض ہو یا راضی لیکن اس کتے کو میں ہم دونوں کے بیچ میں نہیں آنے دوں گا۔

وہ اٹل انداز میں بولا

اور وہ جیسے ہارتے ہوئے خاموشی سے اس کے سینے پر دوبارہ سر رکھ گئی

آپ کو کام سے دیر ہو رہی ہے نہ آپ گئے کیوں نہیں۔۔روح نے پوچھا

تم مجھ سے ناراض تھی روح اور پھر جب تک تم آرام سے ناشتہ کر کے میڈیسن نہیں لے لیتی تب تک میں کیسے جاتا۔سارا دن ایک پل کو بھی سکون نہیں ملتا مجھے خیر تمہاری وجہ سے بہت لیٹ ہو چکا ہوں میں اٹھ کر جلدی سے ناشتہ کرو

صبح جو اتنی محبت سے تمہارے لئے ناشتہ بنایا تھا وہ ٹھنڈا ہو چکا ہے آؤ تمہیں کچھ اور بنا کر کھلاتا ہوں اپنے ہاتھوں سے وہ پیار سے اس کے دونوں ہاتھ چومتا ہوا بولا اور اسے اپنے ساتھ لئے باہر آیا تھا

یہ بات تو وہ بھی سمجھ چکا تھا کہ روح کو آسان لفظوں میں یہ مشکل بات سمجھانا بہت مشکل ہے اسی لیے اس نے سوچ لیا تھا کی روح کو اپنے طریقے سے سمجھائے گا روح کو بہادر بنانے اور دنیا سے لڑنے کی ہمت دینے کے لیے اس سے اپنا طریقہ استعمال کرنا تھا اس پر غصہ کر کے اس سے ڈانٹ کر کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا

oooo

یارم یہ کیسا ہے۔۔۔؟اس نے ایک چھوٹے سے بے بی ڈریس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

روح یہ شونو کو فٹ نہیں ہو گا۔۔یارم نے بے زاری سے کہا۔

آہووو یارم میں شونو کی بات نہیں کر رہی یہ تو میں۔۔۔۔وہ کچھ کہتے کہتے مسکرائی تھی

شونو کے لیے نہیں تو پھر میرے لیے ہے کیا۔اس کی مسکراہٹ کو وہ جان بوجھ کر اگنور کر گیا

یارم آپ بھی نا۔ کیا ہم ساری زندگی شونو کے ہی کپڑے خریدتے رہے گے میں تو اپنے بے بی کی بات کر رہی ہوں اس نے شرماتے ہوئے کہا

آوووو اچھا تم یہ ہمارے ہونے والے بے بی کے لیے دیکھ رہی ہو۔۔بہت پیارا ہے بٹ میرا نہیں خیال کہ ابھی ہمیں اس کی ضرورت ہے۔اس کی پیاری سی مسکان کو اپنے دل میں بسائے وہ محبت سے بولا۔

ہاں پتہ نہیں ہمیں اس کی ضرورت کب ہو گی یہ بہت خوبصورت ہے۔۔روح نے حسرت سے کہا۔

تو پھر لے لو میری جان۔ جو چیز دل کو اچھی لگے اس کو انتظار نہیں کرواتے۔اور ان شاءاللہ اس کو پہننے والا بھی آ ہی جائے گا یارم نے اس کی جھکی۔ ظریں دیکھتے ہوئے کہا

میں فضول خرچ نہیں ہوں یارم اور یہ کتنا مہنگا بھی تو ہے اور ویسے بھی ہم بعد اس کی شاپنگ کرے گے ہی روح نے ڈریس واپس رکھتے ہوئے کہا۔

یارم کا دل چاہا کہہ دے کہ یہ جو شونو کے لیے شوپنگ کی ہے وہ بھی تو تقریباً فضول خرچی ہی ہے لیکن نہیں وہ شونو کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرتی تھی۔

تمہیں جو چیز پسند ہو تم اسے لے لیا کرو اس کی پیمینٹ کرنا میرا کام ہے تمہارا نہیں اور ویسے بھی یہ وہ پہلی چیز ہے جو تم نے شونو کے بجائے ہمارے بچے کے لیے پسند کی ہے۔۔میں نہیں چاہتا کہ تمہاری پسند کسی اور کے حصے میں جائے اس نے وہ ڈریس اٹھتے ہوئے اس باور کروایا تو روح مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلی آئی

جبکہ شونو کی چھوٹی سی رسی اس کے ہاتھ میں تھی۔اور وہ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ چل رہا تھا

یارم یہ آپ پے بہت پیارا لگے گا پلیز ٹرائی کریں نا۔ وہ ایک بلو شرٹ بلکل ویسی ہی جیسی یارم پہنا تا تھا اسے دیکھتے ہوئے بولی

اوکے۔۔۔یارم نے فوراً اس کی پسند پر مہر لگا دی

اوکے نہیں ابھی ٹرائی کریں۔وہ با ضد ہوئی

روح لے لونا یار پہن لوں گا۔ تمہاری پسند بُری نہیں ہو سکتی۔ خرید لو یارم نے کہا

یارم میں آپ کو ٹرائی کرنے کا بول رہی ہوں نا۔ اور اسے گھورتے ہوئی بولی۔ ساتھ ہی منہ بھی بسور لیا۔ مطلب اگر اس کی بات نہ مانی تو اس سے ناراضگی پکی اور یارم اس کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا تھا

ٹھیک ہے یار جا رہا ہوں ٹرائی کرنے منہ سیدھا کرو۔ خیال رکھنا اس کا وہ شونو کو دیکھتے ہوئے بولا اور ٹرائیل روم کی طرف چلا گیا۔ اور شونو نے ہلکی آواز میں اسے یقین دلایا۔ کہ وہ اس کے جانے کے بعد روح کا خیال رکھے گا

جبکہ روح مسکارتے ہوئے اور چیزیں پسند کرنے لگی

ooooo

چھوٹے بچوں کے چھوٹے چھوٹے کپڑے دیکھتے ہوئے وہ اس حد تک ان میں کھو گئی کہ اسے پتہ بھی نہ چلا کہ وہ بچوں کی شاپنگ سینٹر کے اندر آچکی تھی اور بے دھیانی میں ہی وہ ان چیزوں کو دیکھنے میں اس حد تک مصروف ہو چکی تھی کہ اسے بالکل بھی ہوش نہ رہا کہ شونو اس کے پاس ہے بھی یا نہیں

بچوں کے خوبصورت کپڑے جوتے اور استعمال کی چیزیں اسے اندر سے بہت خوش کر رہی تھی اور یہی ساری چیزیں اس کے اندر ایک بار پھر سے ایک محرومی پیدا کر رہی تھی۔

اسے آج بھی وہ دن بہت اچھے سے یاد تھا جب یارم کو اس کی ماں بننے کی خبر ملی تھی وہ دبئی سے پاکستان صرف اس کی خاطر گیا تھا

اوراس خوشی کوان دونوں نے مل کر سیلیبریٹ کیا تھالیکن ان کی یہ خوشی ان سے جلد ہی چھین گئی شاید تب اللہ کو منظور نہیں تھا۔

اوراس کے بعد زندگی ایساامتحان بنی کہ انہیں کسی چیز کاہوش ہی نہ رہا۔ لیکن وہ صبر کرنے والی لڑکی تھی وہ جانتی تھی کہ اللہ آپنے پسندیدہ نسانوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے یقیناًوہ اللہ کی پسندیدہ انسانوں میں سے ایک تھی

اوراس کایقین کامل تھاکہ اس کی خوشیاں اس سے دور نہیں عنقریب اس کارب اس پر مہربان ہونے والاہے اپنے خیالوں میں کھوئے وہ اس سب چیزوں کو چھورہی تھی جب اسے احساس ہواکہ شونو تواس کے قریب ہے ہی نہیں وہ بے چینی سے ہر طرف شونو کو تلاش کرنے لگی لیکن نہ جانے وہ کس طرف جاچکا تھااسے کہیں سے بھی شونو کا کوئی اتاپتانہیں مل رہاتھا

وہ بچوں کے کپڑوں کی دوکان سے نکل کر آگے پیچھے دیکھنے لگی کہ یارم نجانے کہاں رہ گیا تھا ابھی تک نہیں آیا کہیں شونو یارم کے اس تو نہیں چلا گیا

اسی سوچ کے ساتھ وہ ایک بار پھر سے پوری مارکیٹ میں نظر دوڑآنے لگی

لیکن اب بھی شونو اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا

اب اس کے پاس نیچے جانے کے سوااور کوئی راستہ نہیں تھا کیوں کے یہاں اوپر وہ ہر جگہ دیکھ چکی تھی اسی لئے اب ایک بار نیچے دیکھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترنے لگی جب اچانک کسی نے اس کا بازو تھام لیا

کیا ہو گیا ہے روح کیوں اس طرح سے نیچے جا رہی ہو میں تو یہاں پر ہوں یارم اس کی پسند کی ہوئی بلو شرٹ پہنے اس کے سامنے کھڑا تھا

یارم شونو کہیں چلا گیا ہے پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے کہیں نہیں مل رہا میں تو یہاں سب طرف دیکھ چکی ہوں لیکن وہ کہیں پر نہیں ہے

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا وہ بہت پریشان لگ رہی تھی

ڈونٹ وری روح یہی ہو گا کہ آ جائے گا وہ کسی کے جانور کے ساتھ کھیل رہا ہو گا تم یہیں پر رکو میں نیچے دیکھ کر آتا ہوں دبئی کے اس شاپنگ سینٹر میں لوگوں کو اپنے پالتو جانوروں کے ساتھ اندر آنے کی اجازت تھی

اور یہاں جانوروں کے کپڑوں کی ایک الگ سے ورائٹی موجود تھی اسی لیے روح اسے ہمیشہ یہیں لانے کی ضد کرتی تھی

یہ جگہ ان کے لیے انجان نہیں تھی لیکن شونو کا گم ہو جانا اس کی پریشانی کی وجہ تھی روح وہی رک کر آگے پیچھے شونو کو دیکھنے لگی جب کہ یارم نیچے جا چکا تھا

oooo

وہ پریشانی سے ساری جگہ چیک کر چکی تھی جب میل ریسٹ روم کی طرف اسے شونو کی رسی نظر آئی وہ تیزی سے اس کی طرف آئی تھی لیکن سامنے ہی شونو کو کسی دوسرے شخص کے جوتے چاٹتے اور اس کی ہاتھ سے بسکٹ کھاتے دیکھ کر پریشان ہو گئی

پہلے تو اسے شونو کی اس حرکت پر اچھا خاصا غصہ آیا ایک تو وہ خود نہ جانے کہاں چلا گیا تھا اور اب وہ یہاں کسی انجان شخص کو پیار کر رہا تھا جب کہ وہ شخص آرام سے اس کے قریب بیٹھا اس کے بال سہلا رہا تھا

نہ جانے یہ شخص کون ہے

کوئی عربی ہی ہو گا میں اسے اپنی بات کیسے سمجھاؤں گی میں یارم کو بلا کے لاتی ہوں روح نے سوچا

لیکن میرے واپس آنے سے پہلے اگر یہ شخص میرے شونو کو کہیں لے گیا تو روح نے اپنے چلتے قدم پر بریک لگائی اور مڑ کر دیکھا

وہ میرا ہے شونو مجھے پہچانتا ہے مجھے دیکھتے ہی میرے پاس آ جائے گا اس نے سوچتے ہوئے اس شخص کے سامنے جانا بہتر سمجھا

اور اس کے قریب آتے ہوئے اس کی رسی کو تھام کر بنا اس شخص کو دیکھے اسے لے کر جانے لگی۔

لیکن شونو تو جیسے آنے کو تیار ہی نہیں تھا وہ تو بہت آرام سے اس نئے شخص کی محبت کو وصول کر رہا تھا

یہ میرا ڈوگی ہے۔روح نے اردو میں کہا کیوں کہ سے ابھی تک عربی نہیں آتی تھی اور نہ ہی یارم نے سکھانا ضروری سمجھی۔

اب روح کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کی بات یہ سامنے والا شخص سمجھ پایا ہے یا نہیں لیکن روح اپنا فرض نبھا چکی تھی

میرا نام درک ہے۔۔اسے پیچھے سے آواز سنائی دی روح نے مڑ کر دیکھا اس کا شونو بڑا اداس لگ رہا تھا لیکن یہ بات اسے سمجھ آ چکی تھی کہ وہ شخص اردو جانتا ہے اور اس کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا ہے

ماشاءاللہ اچھانام ہے آپ کا۔ وہ سرد انداز میں کہتی شونو کو گھسیٹ رہی تھی اور وہ اسے وہاں سے لے گئی تھی اپنانام بتانے کی زحمت اس نے بالکل گوارا نہیں کی تھی

جب کہ اسے اس طرح اسے دور جاتے دیکھ کر وہ شخص ذراسا مسکرایا تھا

اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا وہ شخص اب وہاں پر موجود نہیں تھا جبکہ یارم کو نیچے وہ سکیورٹی گارڈ سے بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی اس نے ہاتھ کے اشارے سے یارم کو اپنی طرف متوجہ کیا

اور ساتھ میں اس سے رسی بھی دکھائی کہ شونو اسے مل چکا ہے

یارم سکون کا سانس لیتے ہوئے دوبارہ اس کے قریب آیا تھا

oooo

شاپنگ مکمل ہو چکی ہے اور اب وہ گھر جانے کا فیصلہ کر چکے تھے یارم یہ بہت بگڑ گیا ہے ایک انجان شخص سے پیار لے رہا تھا اس کو تو وہ گھر چل کر ٹھیک کرتی ہوں

کیسے اس شخص سے بسکٹ لے کر کھا رہا تھا یہ۔ روح غصے سے شونو کو گھورتے ہوئے ساتھ لے جانے لگی۔

جب کہ یارم جانتا تھا کہ سارا غصہ کسی دوسرے شخص سے بسکٹ لے کر کھانے یا اس سے پیار لینے کا نہیں بلکہ یہ اس کے اندر کی جلن تھی وہ چاہتی ہی نہیں تھی شونو کو اس کے علاوہ کسی اور سے اتنی اٹیچمنٹ ہو اسی لئے تو وہ اسے معصومہ کے پاس بھی زیادہ نہیں رہنے دیتی تھی۔

کون تھا وہ شخص تم نے اسے بتایا نہ کہ یہ کتا تمہارا ہے۔اور اس کا بنا تمہاری اجازت کے تمہارے کتے کو اس طرح سے چھونا یا اسے اپنی طرف متوجہ کرنا غیر قانونی ہے یارم نے پوچھا

میں نے بس اتنا ہی کہا کہ یہ ڈوگی میرا ہے۔اور پھر اسے لے کر آ گئی۔ لیکن یہ اس کے پاس بہت آرام سے بیٹھا تھا ۔کیسے آرام سے اس کے ہاتھ سے کھا رہا تھا مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا یارم۔ وہ اپنے دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے بولی تو یارم مسکرا دیا

بس یہی حال ہوتا ہے میرا جب تم مجھے چھوڑ کر ہر چیز پر دھیان دیتی ہوں یارم بڑبڑاتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہا تھا شکر ہے کہ روح نے اس کی بات پر غور نہیں کیا تھا کیونکہ اس وقت وہ شونو پر غصہ تھی

یقیناً اس کی بات سن کر شونو کے ساتھ ساتھ اس سے بھی خفا ہو جاتی

اور اسے گاڑی میں بیٹھاتے ہی اس کی نصیحتیں شروع ہو چکی تھی۔ شونو خاموشی سے اس کی ڈانٹ سن رہا تھا

بس کر دو بے بی اب کیا جان لو گی اس بیچارے کی ہو گی غلطی اس سے اسے تھوڑی نہ پتا تھا کہ کسی اور سے پیار لینے پر تم اتنا غصہ ہو جاؤ گی لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا اس نسل کے کتے تو زیادہ لوگوں کے ساتھ اٹیچ نہیں ہوتے اور نہ ہی انجان لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو پھر شونو اس آدمی کے پاس گیا کیسے

یارم کہیں وہ کوئی کڈنیپر تو نہیں تھا ہو سکتا ہے وہ شونو کو ہم سے چُرا کر لے جانا چاہتا ہو روح کو ایک اور خیال گزرا اور یہ بات سچ بھی ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ کوئی پاگل ہی تھا جو اتنی مہنگی نسل کے کتے کو اس طرح سے چھوڑ دیتا

ممکن ہے تمہاری بات بھی۔ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی چور ہی ہو لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں شونو کی نسل کے کتے بہت ہوشیار ہوتے ہیں وہ اتنی آسانی سے کسی کے ہاتھ نہیں آتے یارم نے اسے بے فکر کرنا چاہتا تھا

اور یہ بات سچ بھی تھی کتے کی جس نسل سے شونو کا تعلق تھا وہ ایک بہت ہوشیار اور بہادر نسل تھی چھوٹے قد کے یہ کتے آسٹریلین آرمی میں بھی استعمال ہو رہے تھے۔اس لیے ان کو لے کر اس طرح کا ڈر رکھنا ایک قسم کی بے وقوفی تھی۔

لیکن روح کے لیے وہ کوئی سمجھدار ہوشیار کتا نہیں تھا بلکہ اس کے لیے تو وہ اس کا چھوٹا سا شونو تھا جو کسی بات کو نہیں سمجھتا اور اسے اپنی مالکن کی ضرورت ہے

oooo

یہ تو بہت اچھا ہے یارم لیکن شاید تم اس بات کو سمجھ نہیں پا رہے کہ فی الحال کام بہت زیادہ ہے

اور تم روح کو اس طرح سے لے کر چلے جاؤ گے تو کام میں بہت مسائل پیش آئیں گے اور تم جانتے ہو کہ یہ سب کچھ ہم اکیلے ہی نہیں کر سکتے

14 تاریخ تو یہ آ رہی ہے اور تم مجھے ابھی یہ سب کچھ اتنا اچانک بتا رہے ہو۔

کام ہوتے رہیں گے خضر ایک عرصے سے ہم کام کر رہے ہیں میں تھوڑا وقت اپنی بیوی کو دینا چاہتا ہوں تو اس میں غلط کیا ہے

روح کی طبیعت ابھی تھوڑی بہتر ہوئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ ایک نئی اور پیاری زندگی کی شروعات کروں۔

اسی لیے میں نے یہ سب کچھ کروایا تھا۔اور کام تم اور شارف سنبھال لوگے سب مجھے اس کی ٹینشن نہیں ہے یارم نے کافی بے فکری سے کہا لیکن خضر بے فکر نہیں تھا

یارم تم ہو تو ہم ہیں تمہارے نہ ہونے سے یہاں کچھ نہیں ہو سکتا تم جانتے ہو اور فلحال بہت سارے کیسز میں ہمارا نام شامل ہے

اس وقت تمہارا منظر سے غائب ہونا ہمیں بہت بری طرح پھنسا دے گا اس لئے میری مانو تو تم یہ پلان کینسل کر دو اگر تم روح سے بات نہیں کر سکتے تو میں اسے سمجھاؤں گا وہ میری مجبوری کو سمجھ جائے گی لیکن تمہارا اس طرح یوں اچانک جانا ہمارے لئے کل بہت سارے مسائل پیدا کر دے گا

خضر نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا

اس کی بات ٹھیک تھی یارم کا اس طرح سے منظر سے غائب ہونا ان کے لیے نقصان دہ ہو سکتا تھا

کیونکہ الحال یارم بہت سارے کیسز میں ہاتھ ڈال چکا تھا وہ بہت سارے بڑے کنگ سے پنگا لے چکا تھا اور ایسے میں اس کا جانا اس کی ٹیم کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا

لیکن وہ روح سے وعدہ کر چکا تھا۔ جسے وہ کبھی بھی توڑ نہیں سکتا تھا

آج 9 تاریخ تھی ان کو جانے میں سے پانچ دن باقی تھے۔

اور کچھ دن سے روح بھی بنا کسی قسم کی کوئی بھی مستی کی میڈیسن لے رہی تھی پچھلے کچھ دنوں سے وہ جس طرح سے خوش تھی وہ اسے ہرٹ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

oooo

وہ آج بھی دوائیوں کے زہر اثر گہری نیند میں اتر چکی تھی اور سونے سے پہلے آج بھی اس نے سویزیلینڈ جانے کی بہت ساری باتیں کی تھی

کتنے وقت کے بعد وہ دونوں اکیلے ہی جانے والے تھے ہر پریشانی پر ٹینشن سے دور 24 گھنٹے ایک ساتھ۔وہاں صرف روح ہوتی اور اس کا یارم بس یہی سوچ روح کو بہت خوش کیے ہوئے تھی

جس نے اس کی صحت پر بھی بہت اچھا اثر ڈالا تھا۔لیکن اب وہ اسے بتا نہیں پا رہا تھا کہ وہ 14 تاریخ اس کے ساتھ نہیں جا سکتا اس وقت یارم بہت سارے کیڑے موڑے نماڈانز کی نظر میں تھا

جو اس کو تو نہیں لیکن اس کے جانے کے بعد اس کی ٹیم کو نقصان پہنچا سکتے تھے

نہ تو وہ اپنی ٹیم پر کسی قسم کا کوئی رسک لے سکتا تھا اور نہ ہی روح کیا ہوا وعدہ توڑ سکتا تھا

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم کب سے روح کا معصوم چہرہ نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا جب اسے لگا کی وہ نیند میں بے چین ہو رہی ہے اس نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا لیکن روح کی بے چینی کم نہیں ہوئی بلکہ مزید بھر رہی تھی

اس کی سانس رکنے لگی تھی یارم نے اس کو گا جنا بہتر سمجھا جانتا تھا کہ روح نیند کی دوائی کے زہر اثر ہے وہ آسانی سے نہیں جاگے گی لیکن یارم نے ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر بٹھا دیا تھا جس سے اس کی نیند ٹوٹی تھی۔

یارم نے فورن پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا تھا وہ بہت بری طرح سے گھبرائی ہوئی تھی اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا یارم نے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا جانتا تھا کہ فی الحال تو کچھ بھی سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں ہے

یارم ہم کب جائیں گے یہ دن گزر کیوں نہیں رہے

مجھے نہیں رہنا یہاں پلیز مجھے لے چل اپنے ساتھ

جہاں صرف ہم دونوں ہوں کوئی ڈر کوئی خوف نہیں یارم یہاں میرا دم گھٹتا ہے مجھے لے چلیں کھلی فضا میں کھل کے سانس لینا چاہتی ہوں

۔یارم مجھے کھل کر جینا ہے مجھے بہت ڈر لگتا ہے

یہ دن گزر کیوں نہیں رہے وہ اس کے سینے سے لگی آہستہ آہستہ بولتی دوبارہ نیند کی وادیوں میں اتر رہی تھی

جب کہ اس کے الفاظ نہ چاہتے ہوئے بھی یارم کو ایک اہم فیصلہ کرنے پر مجبور کر رہے تھے

ooooo

یارم کی آنکھ کھلی تو اس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ آگئی تھی کیونکہ وہ بالکل اس کے قریب کسی ننھے سے بچے کی طرح اس کے سینے میں چھپائے سو رہی تھی

صرف دو دن اور پھر یہ ساری دوریاں کہ ساری پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور وہ اپنی روح کو اپنے اندر ہی کہیں چھپا لے گا

جس دن سے اس نے روح کو اپنے سیکنڈ ہنی مون کے بارے میں بتایا تھا وہ بنا کسی قسم کی کوئی مستی کیے آرام سے اپنی میڈیسن لے رہی تھی اور اپنا بہت خیال بھی رکھ رہی تھی

وہ یہ سب صرف اور صرف اس ماحول سے دور جانے کے لئے کر رہی ہے وہ جانتا تھا کہ وہ اس ماحول سے تنگ آچکی ہے

یارم کا اس سے دور رہنا اس کی ہر پسندیدہ چیز پر پابندی لگانا یہ سب کچھ روح کے لئے بہت مشکل ہے۔

وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے اس وقت وہ صرف اور صرف یارم کا ساتھ چاہتی ہے

اس کے قریب رہنا چاہتی ہے اور یارم اپنے کام کی وجہ سے کافی وقت سے نہ صرف اس سے دور تھا بلکہ اس کی بیماری کی وجہ سے بھی وہ اس دور ہی رہتا تھا یہ ساری پابندیاں ڈاکٹرز کی لگائی ہوئی تھی ڈاکٹر کا کہنا تھا

کہ روح کو اس طرح اسے رکھا جائے کہ اسے کسی بھی چیز میں گھٹن محسوس نہ ہو۔اور جو میڈیسن وہ استعمال کر رہی تھی وہ کافی زیادہ سخت تھی

روح کو پر سکون رکھنے کے لیے اسے نیند کی گولی دی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے خوابوں کا اثر ختم نہ کر سکی۔

ہاں لیکن اب اس اندھیری رات کا اثر کم ہو چکا تھا پہلے کی طرح وہ ساری ساری رات نہیں جاگتی تھی اس کا ڈر کافی حد تک کم ہو چکا تھا وہ قبر کا ڈر کم ہو رہا تھا لیکن ختم نہیں ہوا تھا اور یارم اس کے اندر سے اس ڈر کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

اسی لیے یارم نے اسے کچھ وقت کے لیے یہاں سے دور لے جانے کا سوچا تھا

وہ روح کو ایک نیا ماحول دینا چاہتا تھا لیکن اس کے دشمنوں کے ہوتے ہوئے ایسا ممکن نہیں تھا

اسی لئے کل رات اس نے اس سلسلے پلاننگ کی تھی اور آج صبح وہ اسی پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا

وہ خضر اور شارف کی زندگی پر بلکل رسک نہیں لے سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کے دشمن اس کی غیر موجودگی میں اس کے سب سے وفادار آدمی کو اپنا شکار بنائیں گے اور اگر ان لوگوں نے ان کا ساتھ نہ دیا تو یقیناً ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی ضرور کرے گے

ممکن تھا کہ اس کی غیر حاضری میں یارم کی جگہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے اسی لیے وہ اپنی ٹیم کو محفوظ کر کے ہی یہاں سے جانا چاہتا تھا جس کی پلاننگ وہ پہلے ہی کر چکا تھا

ایک نظر روح کو دیکھنے کے بعد وہ اس کے قریب سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا تاکہ واپس آ کر روح کے لیے ناشتہ بنا سکے

oooo

وہ گہری نیند سو رہا تھا جب کہ اس کا موبائل مسلسل بج رہا تھا

کون تھا جو تنکصبح صبح اس کی نیند خراب کرتا اس نے غصے سے ایک نظر فون کی جانب دیکھا

دل تو چاہ رہا تھا کہ فون کرنے والے کی گردن کاٹ ڈالے۔ لیکن اس کا پیارا دوست گردن کے بغیر بالکل بھی اچھا نہیں لگتا

خضر کے بچے صبح کے چھ بجے میری نیند کا بیڑہ غرق کر دیا۔ وہ بڑبڑایا۔ ایک کیا مجھ معصوم کو بیوی کم مصیبت ملی ہے جو رات کے بارہ بجے تک برتن رکھ کر انتظار کرتی ہے کہ کب شارف آ کر دھوئے گا اور اوپر سے صبح صبح یہ خضر کا بچہ نیند خراب کر دیتا ہے

معصوم کی بددعا لگے گی تجھے خضر وہ بڑابڑتے ہوئے بنا دیکھے فون اٹھا چکا تھا

جلدی بولو زیادہ ٹائم نہیں ہے میرے پاس سونا ہے مجھے اور پھر وہ کھڑوس ہٹلر بلیٹ کٹر "دا یارم ڈیول کا ظمی" مجھے بلا لے گا کوئی کام ہے نہیں اس کو فرف لوگوں کے سینوں پر بلیٹ چلانا ہے اور اگر بلیٹ نہیں چلاتا تو ان کے منہ پر تیزاب پھینک کر ان کا کام تمام کرنا ہے اور بعد میں وہ لاشیں ہم ٹکانے لگاتے ہیں

اور پھر آدھی رات کو جب گھر واپس آتے ہی بیوی برتن دھلواتی ہے سوتے ہیں تو صبح ڈیول صاحب کا فون آ جاتا ہے آفس میں جاو اس کی صفائی کرو مہاراج اپنے صاف ستھرے پیر گندے فرش پر نہیں رکھ نہیں سکتے وہ اپنی نیند خراب ہونے کا سارا غصہ فون پر موجود دوسرے آدمی پر نکال چکا تھا

خضر خاموش کیوں ہو میرے بھائی کیا ہوا کیا میں نے کچھ زیادہ بول دیا کافی دیر دوسری طرف سے کوئی آواز نہ سننے کے بعد شارف نے معصومیت سے تھا

شارف آج کے بعد فون اٹھانے سے پہلے تم دیکھو گے کہ فون پر کون ہے اور پھر اس حساب سے بات کرو گے آئی میری بات سمجھ میں۔ اگر نہیں سمجھ میں آئی تو اگلی بار بلیٹ تمہارے سینے پر اور تیزاب تمہارے منہ پر گرے گا یارم کی سرد آواز گونجی اور شارف کے ہاتھ کانپنے لگے

ڈیووووولل۔۔۔۔میییر۔۔۔میرا۔۔مطلب۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔آپ۔۔۔۔یارم بھیا کیا آپ ہیں فون پر اس نے لڑکھڑاتی آواز میں بات مکمل کی

یہ جو تمہاری طوطے کی طرح پٹر پٹر زبان چلتی ہے نہ اسے ایک دن میں کاٹ دوں گا تمہاری وجہ سے مجھے یا میری ٹیم کو ایک پرسنٹ بھی نقصان ہوا تو تمہارا وہ حال کروں گا جو سوچتے ہوئے بھی تمہاری روح کانپ اٹھے گی۔۔۔ وہ ابھی بھی کافی غصے میں بول رہا تھا

نو ڈیول یہ پرائیویٹ نمبر ہے اس پر صرف ٹیم کے ممبر ہی فون کر سکتے ہیں شارف نے اسے بے فکر کرنا چاہتا تھا

مجھے ان سب چیزوں سے کوئی لینا دینا نہیں میں ایک لسٹ بھیج رہا ہوں ان میں سے چھ لوگ آج ڈنر پر جبکہ پانچ لاک لوگ آج لنچ پر مجھ سے ملنے چاہیے

یارم نے کہتے ہوئے فون کر دیا جبکہ شارف سوچ رہا تھا کہ ایسے کون سے اسپیشل لوگ ہیں جن کے لئے یارم نے اسے چھ بجے سے فون کر کے اٹھایا ہے

اور پھر چند ہی سیکنڈ میں ایک لسٹ کے موبائل اوپن ہو چکی تھی

یہ گیارہ لوگوں کی لسٹ تھی جس میں دبئی کے گیارہ بڑے اور پاوور فل گنگز کے کنگز کا نام تھا

اور یہ لوگ کسی نہ کسی طریقے سے یارم کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے تاکہ اس کی جگہ پر اپنا قبضہ کر سکے

وہ سب اس کی جگہ ڈان بنا چاہتے تھے اور دبئی مافیا یہ پر راج کرنا چاہتے تھے اور ایسا تب ہی ممکن تھا جب ڈیول کو جان سے مارتے یا پھر ڈیول ان سے ہاتھ ملا لیتا۔

وہ لوگ کافی بار یارم کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھا چکے تھے لیکن اسے حیوانوں سے ڈیول صرف دشمنی رکھنا پسند کرتا تھا

وہ لوگ تو یارم کے خلاف چاہا کر بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے تو اس کا مطلب تھا اپنی ٹیم کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ ان لوگوں سے ہاتھ ملا رہا تھا مطلب کہ وہ اپنی طرف سے ان کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا شارف کو یہ بات اچھی تو نہیں لگی لیکن یارم کا آرڈر تھا پورا تو کرنا ہی تھا

oooo

مطلب کے اتنے برے دن آگئے ہیں کہ اب ہم ان حیوانوں سے ہاتھ ملائیں گے

جانتا ہو یار م تم روح سے بے انتہا محبت کرتے ہو لیکن اس کے لیے تم ان گھٹیا لوگوں کے ساتھ ہاتھ ملا لو گے جو معصوم بچیوں کے جسم کا دھندا کرتے ہیں۔

جو معصوم بچوں کے جسم میں ڈرگز اور نشہ وار شراب اور پتہ نہیں کون کون سے زہر کو بھر رہے ہیں

روح کے لئے تمہاری محبت اپنی جگہ لیکن وہ انسانیت کہاں گئی جس کی خاطر تم نے یہ کام شروع کیا تھا

شارف سوچ سکتا تھا کہہ کچھ نہیں سکتا تھا کیونکہ یہاں سامنے کوئی اور نہیں بلکہ ڈیول تھا

جسے اس وقت صرف اور صرف اپنی بیوی کی پرواہ تھی۔

اور اپنی بیوی کو ایک پر سکون اور محبت بھرا ماحول دینے کے لیے وہ ایسے گھٹیا لوگوں کو ڈنر اور لنچ پر انوائیٹ کر کے

۔یہ دوستی کا ہاتھ یارم کی طرف سے بڑھایا جا رہا تھا تو یقیناً ان سب نے ہی خوش دلی سے قبول کرنا تھا

لیکن شارف مطمئن نہیں تھا یہ سب کچھ کرتے ہوئے اس کا دل بے چین تھا۔

اور اپنا سارا غصہ صبح سے معصومہ پر بھی دو بار نکال چکا تھا۔معصّومہ کی یہ عادت بہت اچھی تھی کہ جب شارف غصے میں ہوتا تو وہ کچھ بھی نہیں بولتی تھی بلکہ اس کی ہر بات کو ہنس کر برداشت کر جاتی

اور پھر جب اس کا غصہ ختم ہو جاتا تب معصومہ کی باری آجاتی اور وہ اپنے بدلے گن کر پورے کرتی اور اس وقت بھی ایسا ہی ہو رہا تھا

شارف غصے سے بحال ہوتے چار سے پانچ بار خضر کو فون کر چکا تھا

خضر کو بھی یہ بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی کہ روح کے لیے وہ ایسے گھٹیا لوگوں سے ہاتھ ملانے کو تیار تھا۔۔ہاں وہ روح ہی تھی جس نے یارم کے اندر سے ایک پیارے سے انسان کو جگایا تھا

لیکن اس کی وجہ سے ہی یارم کے اندر انسانیت ختم ہوتی جا رہی تھی وہ مطلبی ہوتا جا رہا تھا

ooooo

شارف کو فون کرنے کے بعد وہ بے فکر ہو چکا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ شارف اپنا کام وقت پر نپٹا لے گا روح کا ناشتہ بنا کر کمرے میں لایا تو روح ابھی بھی سو رہی تھی

وہ پیار سے اس کے قریب آیا اور اس کو جگانے لگا اس وقت صبح کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔ آج دوپہر کا لنچ اس نے ان لوگوں کے ساتھ کرنا تھا جن سے وہ بے تحاشا نفرت کرتا تھا اور پھر آج کا ڈنر ان لوگوں کے ساتھ جنہیں دیکھتے ہی وہ اس دنیا سے ختم کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا

لیکن یہ اس کی مجبوری تھی کہ کچھ وقت کے لئے ہی سہی لیکن یارم کو ان لوگوں کو برداشت کرنا تھا

وہ اسے کافی دیر سے جگا رہا تھا لیکن روح کی نیند نہیں ٹوٹ رہی تھی جب بے ساختہ ہی یارم کی نظر اس کی آنکھوں کی پلکوں سے ہوتے ہوئے اس کے سرخ لبوں پر آ ٹھہری۔ وہ بے خود سا اس کے لبوں کو دیکھنے لگا

آج بہت عرصے کے بعد اس کا دل بغاوت کرنے لگا دل کو بہت سمجھانے کے بعد بھی وہ سمجھنے کو تیار نہ تھا آج وہ اس کے لبوں کو چھونے کی خواہش کر رہا تھا

یارم ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آج اس کا دل باغی ہونے لگا تھا آج ہو اس کے کسی بہانے پر کان نہیں دھر رہا تھا

اس کے گلے میں کانٹے چبھنے لگے تھے جیسے آج اگر وہ یہاں سے پیچھے ہٹ گیا تو شاید اس پیاس سے مر ہی جائے گا تشنگی تھی جو بڑھتی چلی جا رہی تھی وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگا

اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیے محسوس کرنے لگا

بے حد نرم اور پیار بھرا لمس تھا کہیں وہ اس کے چھونے سے ٹوٹ جائے۔

وہ بہت نرمی سے اپنی سانسوں کی خوشبو کو اس کی سانسوں میں بسا رہا تھا اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس سے دور ہوا کیوں کہ یہ تشنگی تو شاید اب کبھی بھی مٹنی ہی نہیں تھی اور نہ ہی یہ پیاس کبھی ختم ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ اپنے باغی کی دل کی ضد کی خاطر اپنی روح کو کسی قسم کے امتحان میں نہیں ڈال سکتا تھا اس لئے بہت نرمی سے اس سے الگ ہوا

اس کے دور ہوتے ہی روح نے اپنی آنکھیں کھول دیں وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ چکی ہے اس کی سانسیں تیز ہونے لگی چہرے پر ایک پیاری سی مسکان تھی یارم بے خود سا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جب کہ اسے خود کو دیکھتے پا کر روح نے فور اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے اور اس کی یہ حرکت یارم کے چہرے پر مسکراہٹ کو گہرا کر چکی تھی

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں ایسا کون کرتا ہے کسی بیمار انسان کے ساتھ اس کی میٹھی سی سرگوشی اس کے کانوں میں گونجی تو یارم کے ڈمپل پر مزید گہرے ہوئے

بے بی اپنا دل مضبوط کر لو کیوں کہ اب میں بالکل بھی اچھا ثابت نہیں ہونے والا بہت ستا لیا ہے تم نے مجھے سویز لینڈ جاتے ہی تم سے گن گن کے بدلے نہ لئے تو میرا نام بھی یارم کاظمی نہیں یاد رکھنا

اور اب مزید خود کو بیمار کہنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بالکل ٹھیک ہو تم اور اب میں تمہیں جہاں لے کر جاؤں گا وہاں تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی اس نے نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر بٹھا دیا

چلو جلدی سے فریش ہو کر آؤ پھر ہم دونوں مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔

اور پھر مجھے ایک بہت ہی اہم کام کے لئے نکلنا ہے آج کا سارا دن مصروف رہے گا اور ہو سکتا ہے رات کو بھی آنے میں دیر ہو جائے۔ تیار ہو جاؤ تمہیں جاتے ہوئے لیلیٰ کے گھر چھوڑ دوں گا۔ آج بہت دنوں کے بعد اس نے اسے لیلیٰ کی طرف لے جانے کی بات کی تھی روح تو خوشی سے پھولے نہ سمائی

سچی یارم آپ سچ میں مجھے لیلی کے پاس چھوڑ کر جائیں گے آپ کتنے اچھے ہیں اور آپ کا یہ ڈمپل آپ سے بھی زیادہ اچھا ہے میں ابھی تیار ہو کے آتی ہوں وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے اور فریش ہونے بھاگ گئی تھی

جب کہ یارم اس کی سپیڈ دیکھ کر صرف مسکرا دیا

OOOOO

ڈیول سر آپ کی مہمان آ گئے ہیں شارف آف موڈ کے ساتھ پیغام لے آیا تو یارم نے اس کا انجان سا لہجہ شدت سے محسوس کیا

صبح سے خضر بھی ایک بار بھی اس کے آفس میں نہیں آیا تھا اور شارف بھی صبح سے اس سے نام کے بجائے سر کہہ کر پکار رہا تھا

اور جو آرڈر دیا تھا میں نے وہ آیا یا نہیں اس کے اس انداز پر یارم نے کافی روڈلی پوچھا تھا

ہاں وہ بھی آ گیا ہے لیکن صرف پانچ لوگوں کا ہی کھانا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ہم لوگ بھی وہیں پر کھانا کھا رہے ہیں خیر ہماری ایسی کوئی خواہش بھی نہیں ہے آپ اپنے مہمانوں کو خود ہی ہینڈل کریں

وہ تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی ناراضگی ظاہر کر رہا تھا جس کا یارم نوٹس لیے بغیر اس کمرے کی طرف آگیا

جہاں لنچ پر پانچ لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا

اس نے ایک نظر خضر کی طرف دیکھا تھا جو اسے دیکھتے ہی منہ پھیر گیا مطلب کے اس کے اس قدم پر وہ بھی اس سے سخت خفا تھا

ooooo

ہم تمہارے شکر گزار ہیں ڈیول جو تم نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ تم نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے

تمہارے اس قدم سے ہمیں سچ میں بہت خوشی ہوئی ہے ہم ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہیں تم جو کہو گے ہم وہ کریں گے

بس تم ہمیں اپنے گینگ کا حصہ بنالو تمہارا نام ہی کافی ہے سب کی چھٹی کر دے گا وہ لوگ کافی پر جوش تھے جب ڈیول نے انہیں کھانے کی طرف متوجہ کیا

بہت شکریہ ڈیول کھانا بہت لذیذ ہے مگر تم کیوں نہیں کھا رہے ان میں سے ایک نے پوچھا

میں دوپہر کا کھانا اپنی ٹیم کے ممبرز کے ساتھ کھاتا ہوں آج وہ لوگ مجھ سے ذرا خفا ہیں تو نہ تو خود کچھ کھائیں گے اور نہ ہی مجھے کچھ کھلائیں گے اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا

جب کہ یارم اب انہیں کھانے کی طرف متوجہ دیکھ کر اپنے بیگ سے کچھ سامان نکال رہا تھا

اس کے ہاتھ میں بلیڈ کے پیکٹ دیکھ ایک آدمی کو کھانا کھاتے کھاتے اچانک کھانسی شروع ہو گئی

تم یہ بلیڈز کیوں نکال رہے ہو ڈیول ہمیں اس سے بہت ڈر لگتا ہے تمہارے کام کرنے کا طریقہ بہت خطرناک ہے اور بہت تکلیف دا بھی۔ایک آدمی نے جہاں بعد چھوڑی اس کی بات کو دوسرے آدمی نے مکمل کیا

مجھے ان کی ضرورت پڑے گی وہ ایک بلیڈ کو ان پیک کرتے ہوئے سامنے رکھ کر دوسرے کو کرنے لگا

ضرورت کیسی ضرورت ہم تو تمہارے دوست ہیں اپنی موت کو دور سے آتا دیکھ کر ہی ایک آدمی گھبرا کر ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا

تم جیسے درندے کبھی میرے دوست نہیں ہو سکتے میرے صرف دو ہی دوست ہیں۔

خضر شارف ایماندار اور جان نثار کرنے والے ان دونوں کے ہوتے ہوئے مجھے تم جیسے ہی حیوانوں کو دوست بنانے کی ضرورت کبھی پیش نہیں آئے گی

تم لوگ رک کیوں گئے کھانا کھاتے رہو اگر تم لوگوں کے ہاتھ کھانے سے رکے تو میرے ہاتھ سے چلیں گے اور یقین مانو یہ موت بہت تکلیف دا ہے

فی الحال تم پانچ اور رات کے ڈنر پر میں نے باقی چھ کو بھی انوائٹ کر رکھا ہے میں نے بہت سوچا میں تم لوگوں سے زیادہ نفرت کرتا ہوں یا ان چھے لوگوں سے اور پھر ان لوگوں کا پلا ذرا بھاری تھا اس لئے سوچا نہیں ذرا فرصت سے ماروں گا

اس نے کھانے کی طرف اشارہ کیا تو وہ پانچوں گھبرا کر کھانا کھانے لگے جب ڈیول کی آواز ایک بار پھر سے گونجی کھانے میں زہر ہے میری عادت ہے میں اپنے شکار کو تڑپا تڑپا کر مارتا ہوں مجھے سکون ملتا ہے۔

اس کے کہتے ہی ان لوگوں نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیے اور ویسے ہی ڈیول کا ہاتھ چلا تھا سامنے بیٹھے آدمی کی انگلی اس کے دھڑ سے الگ ہو چکی تھی وہ چیخنے لگا چلانے لگا

میں نے کہا نہ اگر تم لوگوں کے ہاتھ کھانے سے رکے تو تم لوگوں کی موت زیادہ تکلیف دہ ہو گی

اس نے اس آدمی کی پرواکیے بغیر باقی چاروں کی طرف اشارہ کیا تو وہ کٹی انگلی کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگا

موت تو ہر طرف سے آنے تھی اس طرف سے نہ سہی تو اس طرف سے

اور ڈیول کے بلیڈ سے تڑپ تڑپ کے مرنے سے بہتر تھا کہ وہ یہ زہر والا کھانا کھا کے مر جاتے

یارم پر سکون سا کرسی پر بیٹھا ان چاروں کو کھانا کھاتے دیکھ رہا تھا ایک تو وہیں زمین پر بے ہوش ہو چکا تھا شاید زہر نے اس پر زیادہ اثر دکھا دیا تھا

بے فکر رہو اس زہر سے تم لوگ بہت پر سکون نیند سو جاو گے اور شکر کرنا کے میرے ہاتھوں نہیں مارے گئے

وہ اپنے بلیڈز کو واپس بیگ میں رکھتا ہوا وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا

دو گھنٹے کے بعد لاش ٹھکانے لگا دینا وہ شارف سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا

اکرم کھانا آرڈر کر دو بہت بھوک لگی ہے۔ خضر مسکرا کر کہتا ہوا شارف کو آنے کا اشارہ کرتا یارم کے پیچھے ہی اس کے کیبن کی طرف بھاگا تھا

○○○○○

کمرے خون سے بھرا ہوا تھا۔ کسی کی انگلی تو کسی کا پاؤں کاٹا ہوا تھا۔ شارف اور خضر دونوں ہی یہاں نہیں آنا چاہتے تھے۔ بلکہ وہ دونوں تو اس کمرے میں قدم تک رہیں رکھنا چاہتے تھے لیکن یارم کے آرڈر کے آگے ان دونوں کی کہاں چلتی تھی

خضر اپنی فضول میں اس سے ناراضگی کی سزا کاٹ رہا تھا تو شارف صبح فون پر ہونے والی گفتگو کی سزا کاٹ رہا تھا

اور یارم اب جان بوجھ کر ان دونوں سے بدلہ لینے کے لئے بار بار اپنا خون سے بھرا ہوا ہاتھ شارف کے رومال سے صاف کر رہا تھا۔

اور بار بار خضر سے فرش پے پوچا لگواتا کیونکہ اسے گندگی بالکل پسند نہیں تھی۔ ان لوگوں نے صبح سے ابھی تک کھانے کا ایک نوالہ بھی نہیں کھایا تھا۔ کیونکہ یارم کا موڈ اس وقت کے بعد ٹھیک نہیں ہوا تھا

شارف تو اس وقت کو رو رہا تھا جب اس نے یارم کو سر کہہ کر بلایا تھا اور تب سے لے کر اب تک اس وقت کو پچھتا رہا تھا کیونکہ یارم ہر تھوڑی دیر کے بعد کہتا شارف سر یہاں کر میرا ہاتھ صاف کریں گے

وہ ار بار خون سے بھرا ہوا ہاتھ صاف کرتے اور اس عمل کو برداشت کرتے ہوئے شارف کی حالت خراب ہو چکے تھے اسے الٹیاں آرہی تھی لیکن ڈیول کے سامنے ایسی کوئی بھی حرکت آلاوڈ ہیں تھی

جبکہ خضر جس نے فیصلہ کیا تھا کہ آج یارم ان لوگوں کے ساتھ لنچ کرے یا نہ کرے لیکن ہم اس کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گے کیونکہ وہ غلط لوگوں سے ہاتھ ملا رہا ہے لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ اپنی اس غلطی کی وجہ سے اسے سارا دن بھوکا پیاسا رہنا ہوگا

اور اب بھوک سے بے حال ہوتے ہوئے خون سے بڑا فرش صاف کر کے اس کی بھوک بھی بے موت مر چکی تھی۔

آج یارم نے پہلی بار اس سے وہ کام کروایا تھا جو شارف کرتا تھا

شارف تو صبح اس کا کام سن کر خوش ہو گیا تھا کہ آج وہ شارف کے حصے کا کام کرنے والا ہے لیکن جو کام یارم نے شارف کے لیے مقرر کیا تھا اس کے بارے میں شارف بیچارے نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

یارم کے ایک اشارے پر وہ پیکٹ سے ایک نیا رومال نکال کر اس کے پاس آتا اور اس کے ہاتھ کو صاف کرنے کی کوشش کرتا

یارم واقعی ہی بہت صفائی پسند تھا وہ کسی قصائی کی طرح آرام سے کرسی پر بیٹھا ان لوگوں کی کٹنگ کر رہا تھا لیکن مجال تھا جو اس کے کپڑوں پر خون کی ایک بوند گری ہو یا اس کے چہرے اور بدن یا کسی اور حصے پر کوئی داغ آیا ہو

ہاں اس کا ہاتھ بار بار گندا ہو جاتا تھا جسے شارف صاف کر رہا تھا

شارف اور خضر دونوں ہی بس اس وقت کے گزر جانے کا انتظار کر رہے تھے

یہ بات تو آج تاریخ میں رقم ہو چکی تھی کہ آئندہ وہ دونوں ڈیول کے اصولوں پر کبھی انگلی نہیں اٹھائیں گے

اپنا کام ختم کر کے یارم کپڑے جھراتا ہوا وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا

اور پھر اس کے پیچھے ہی وہ دونوں اپنی الجھی ہوئی حالت میں باہر آئے تھے

یارم تم نے ہمیں معاف کر دیا نا۔ خضر نے اس سے پوچھا تھا

یہ ساری باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں پہلے ان لاش کے سارے پرزے اس بے وقوف انسپکٹر تک پہنچا دو

اس نے ایک اور آرڈر دیا اور اپنے روم کی طرف جانے لگا

ooooo

خضر اپنی ٹیم تک اس کے آرڈر پہنچاتا خود بھی اس کے پیچھے پیچھے شارف کو ساتھ لے آیا تھا

یارم ہم نے سارا کام نے بتا دیا اب تو بتاؤ تم ہم سے ناراض نہیں ہو نا

خضر شارف میرا دماغ خراب نہ کرو فی الحال جاؤ یہاں سے بہت وقت گزر گیا ہے مجھے بھی اب چلنا چاہیے دیر ہو رہی ہے روح انتظار کر رہی ہو گی۔ اور جاؤ تم لوگ بھی کپڑے بدل لو کیسے عجیب سے خلیے میں ہو تم دونوں مجھے تو دیکھ کر ہی کراہت محسوس ہو رہی ہے وہ اپنا کوٹ کرسی سے اتارتے ہوئے بولا

یارم بھائی پلیز ہمیں معاف کر دیجئے ہم سے غلطی ہو گئی آئیندہ ہم سے کوئی غلطی نہیں ہو گی شارف جو کب سے ہے ان کی باتیں سن رہا تھا یارم کو یوں نظر انداز کرتے دیکھ وہ اس کے پیروں میں جھک گیا

شارف خضر کیا بچپنا ہے اٹھو زمین سے تم جانتے ہو مجھے یہ حرکتیں پسند نہیں ہیں یارم نے ذرا سخت لہجے میں کہا

پسند ہو یا نہ ہو یارم بس تم ہم سے ناراض ہو اور یہ بات ہماری برداشت سے باہر ہے پلیز ہمیں معاف کر دو ہم سے غلطی ہو گئی خضر بھی اس کے پیر پکڑ چکا تھا

یار مسئلہ کیا ہے تم دونوں بے غیرتوں سکون سے ناراض بھی نہیں ہونے دیتے یارم نے ہار کر کہا تو وہ دونوں مسراتے ہوئے نہ صرف اٹھ کھڑے ہوئے بلکہ اس سے چپک بھی چکے تھے

کمینو کیا حالت کر دی میری ایک بار اپنا خلیہ تو دیکھ لیتے۔ وہ ان دونوں کو سمجھتے ہوئے بولا تو خضر اور شارف دونوں کا قہقہ بلند ہوا

بس تم آئندہ ہم سے ناراض نہیں ہونا یارم۔ ہم سچ میں بیوقوف ہیں۔ ہم نے تم سے ایک بار نہیں پوچھا کہ آخر تمہارا پلان کیا ہے بس اپنے پاس ہی اندازہ لگاتے رہے خضر نے سر جھکا کر پنی غلطی کو قبول کیا

ہاں تم لوگ سچ میں بہت بیوقوف ہو ہمیشہ الٹے سیدھے کام کرتے رہتے ہو خیر ان سب باتوں کو چھوڑ لیکن آئندہ ایسے میرے قریب مت آنا

مجھے میرے اتنے قریب صرف میری بیوی ہی اچھی لگتی ہے۔

تم جیسے گندے اور بدبودار لوگ نہیں یارم نے ان کی خالتوں کی طرف اشارہ کیا

ہاں بالکل ہم کوئی نفس نازک تھوڑی ہیں جو تمہیں اچھے لگے

چل شارف جا کر نہا لے میں بھی اپنا حلیہ درست کر کے گھر جانے کی تیاری کرتا ہوں اب وہ دونوں پر سکون تھے

oooo

کل تک ان کے دماغ میں بس یہی ایک سوچ تھی کہ یارم کے جانے کے بعد یہ کنگزان کی ٹیم کے لیے بہت مشکل پیش کریں گے ممکن تھا کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں ان پر حملہ کرتے

وہ لوگ صرف اور صرف یارم کی ٹیم کا حصہ بننا چاہتے تھے اور یارم ایسا نہیں کرتا تو کسی نہ کسی طریقے سے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے

تو پہلے بھی بہت بار یارم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر چکے تھے لیکن یارم نے کبھی بھی ان لوگوں کو ان کے منصوبے میں کامیاب نہیں ہونے دیا

ان سب کی خواہش ایک ہی تھی یارم کی جگہ پر قبضہ کر کے دبئی کا ڈان بنا لیکن ایسے چھوٹے موٹے کیروں مکوڑوں کو یارم بہت آسانی سے جہنم تک پہنچا دیتا تھا

وہ تو سب ان سب کو موقع دے رہا تھا کہ شاید وہ سدھر جائیں لیکن سدھرنے کے بجائے وہ سب لوگ اپنا اپنا ایک گینگ تیار کر چکے تھے اور دبئی کے بہت سارے علاقوں میں وہ اپنی دہشت پھیلا چکے تھے۔اور ان میں سے بہت سارے بے غیرت ایسے بھی تھے جو اور عورتوں بچیوں کی عزت کے لیے خطرہ بن چکے تھے یارم کی نظر بہت وقت سے ان لوگوں پر تھی بس فلحال وہ قانون کی نظروں میں نہیں آنا چاہتا تھا

لیکن اپنے لوگو کی سیفٹی کے لیے اسے یہ قدم اٹھانا پڑا

وہ سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے

یارم اپنی ٹیم کے خلاف کچھ برداشت کر سکتا تھا اور نہ ہی روح سے کئے ہوئے وعدے کو توڑ سکتا تھا آج نہیں تو کل ان سب نے یارم کے قہر کا نشانہ بنایا تھا

کیوں کہ اپنے کاموں کی وجہ سے وہ یارم کی بیٹ لسٹ میں شامل ہو چکے تھے اسی لئے یارم نے یہاں سے جانے سے پہلے ان سب کو ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کیا تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کی ٹیم کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ اٹھانا پڑے

وہ جانتا تھا کہ اب سب پیچھے خضر سنبھال لے گا۔

اور اس کی مدد کرنے کے لیے شارف ہر وقت اس کے ساتھ موجود ہو گا اب وہ روح کے ساتھ بے فکر ہو کر کہیں بھی جا سکتا تھا اب اسے کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی

ooooo

وہ پرسکون سا ہو کر گھر کی جانب آیا تھا

لیلی اسے شام کو ہی فون کر کے بتا چکی تھی کہ وہ روح کے ساتھ بازار گئی تھی دونوں نے خوب ساری شاپنگ کی ہے اور اس کے بعد وہ اسے گھر چھوڑ کر اپنے گھر جا چکی ہے

اسی لئے یارم ڈائریکٹ اپنے گھر میں آیا تھا لیکن گھر کے دروازے پر قدم رکھتے ہی اس کا فون بج اٹھا

سامنے بیوقوف پولیس والے کا نام جگمگا رہا تھا

جلدی بولو صارم میں بہت تھکا ہوا ہوں فلحال کسی سے بات کرنے کا موڈ نہیں ہو رہا اس نے بے زاری سے کہا

ہاں بالکل ان حیوانوں کے جسم کے ٹکڑے کرتے ہوئے ہاتھوں میں درد ہو گیا ہو گا کہو تو میں آ کر دبا دوں اس نے بھرپور طنز کیا۔

کیوں پولیس والے کی نوکری سے ریٹائرمنٹ لے رہے ہو کیا جو کسی نئی نوکری کی ضرورت پیش آگئی ہے

خیر فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے اگر موڈ بن گیا تو تمہیں اس نوکری کے لیے رکھ لوں گا اس کا انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا

کیا بگاڑا تھا ان لوگوں نے تمہارا۔۔۔۔ !

تمہیں اندازہ بھی ہے ہم کتنے وقت سے ان لوگوں کو تلاش کر رہے تھے۔۔؟ صارم کو غصہ آنے لگا

اگر تم لوگوں کی تلاش ناکارہ ہے تو اس نے میرا کیا قصور۔۔؟

میرے ہاتھ آئے مارے گئے۔۔

اور ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ قانون کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں تم اپنے لمبے ہاتھوں کی مدد سے بچا لیتے نا ان کو

یارم تمیں احساس بھی ہے تم نے ایک دن میں گیارہ لوگوں کا قتل کیا ہے اور وہ بھی کوئی عام انسان نہیں بلکہ جانے پہچانے مجرم اور قانون کی نظر میں درندے تھے وہ لوگ یارم اب تو سنبھل جاؤ

اب تو چھوڑ دو یہ ساری چیزیں کیوں خود کو اس دندل میں پھنسا رہے ہو کیوں نہیں چھوڑ دیتے یہ سارے کام۔۔ چھوڑ دو سب کچھ یارم اپنی زندگی میں آ کر بھر و خود کو دیکھو روح کو دیکھو ایک نئی زندگی شروع کرو

صارم یار تم تو اچھے خاصے بورنگ انسان ہو اتنے فریش موڈ کے ساتھ گھر آیا تھا بیڑہ غرق کر دیا موڈ کا چلو مجھے نسیت ہو گی آج کے بعد گھر آتے ہوئے کبھی تمہارا فون نہیں اٹھاونگا

خیر میں نے ایک فائل تیار کی ہے اس کے مطابق ان سب لوگوں کو ڈھونڈنے میں تم کامیاب رہے ہو لیکن افسوس کہ تم انہیں بچا نہیں سکے تمہاری بہادری کے قصے ضرور چلیں گے جانتا ہوں کہ تم نے یہاں کچھ نہیں کیا لیکن میں نے سوچا کہ یہ کیس میں تمہاری آفیسر کے نام کردوں

ہو سکتا ہے تمہیں اس بار پرموشن مل جائے۔ چلو اب میرا دماغ مت کھاؤ گڈ نائٹ فون رکھتے ہوئے دوستانہ انداز میں بولا

لیکن صارم آگے سے بنا کچھ بولے فون کے اندر سے آتی ٹوں ٹوں کی آواز سن رہا تھا یہ آج یا کل کی بات نہیں تھی یارم کو کچھ بھی سمجھانا اس کے بس سے باہر تھا لیکن وہ پھر بھی کوشش نہیں چھوڑتا تھا کہ شاید وہ اس کی بات کو سمجھ کر یہ گناہوں کا رستہ چھوڑ دے

جن لوگوں کو یارم نے جان سے مارا تھا وہ یار! کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے تو پھر بھلا کیا دشمنی تھی یارم کی ان لوگوں کے ساتھ صارم کو زیادہ افسوس اس بات کا تھا کہ وہ پچھلے کچھ عرصے سے اسی کیس پر کام کر رہا تھا اور جلد ہی وہ ان لوگوں کو گرفتار بھی کرنے والا تھا لیکن اس سے پہلے ہی یارم نے انہیں جان سے مار کر راستے سے ہٹا دیا اور صارم کی ساری کی ساری محنت بری طرح سے برباد ہو گئی

oooo

گھر میں داخل ہوتے ہی اسے اپنی جان کا چہرہ دیکھنا تھا

وہ آہستہ آہستہ اندر آیا لیکن سامنے ایک بار پھر سے اپنے حکم کے خلاف اسے کیچن میں کام کرتے دیکھ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ روح اس کی کوئی بات مان لیتی۔

اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یارم اسے سبق ضرور سیکھتا لیکن یہاں تو وہ تھی جیسے پتا تھا کہ اس کی ہر غلطی کی سزا معافی ہے

یارم کاظمی کی عدالت میں وہ گناہگار ہو کے بھی بے گناہ تھی۔پہلے تو یارم اس کی ہر غلطی کی سزا اپنے انداز میں دیتا لیکن اب ایسا نہیں تھا اسی لیے تو وہ بگڑ گئی تھی بلکہ بہت بگڑ گئی تھی

لیکن وہ اپنی روح کو ہینڈل کرنا جانتا تھا۔

اور اب وقت آگیا تھا کہ وہ اسے سدھارے اور اب جلد ہی وہ اسے سدھارنے والا تھا

وہ غصے سے لب بھیتا اس کے سر پر سوار ہوا

یہ سب کیا ہے روح۔۔۔؟جب میں نے تمہیں کام کرنے سے منا کیا ہے تو تم کیوں باز نہیں آجاتی وہ سخت لہجے میں بولا

لیکن یارم آپ نے ہی تو صبح بولا تھا کہ اب میں ٹھیک ہوں۔اور اگر میں ٹھیک ہوں تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں نا۔وہ معصومیات سے کہتی اس کے الفاظ اسے واپس کر رہی تھی

ہاں کہا تھا میں نے کہ تم ٹھیک ہو لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ کیچن میں پہنچ جاو۔ابھی اتنی بھی ٹھیک نہیں ہو تم وہ سمجھانے لگا

آففففف یارم ٹھیک تو ٹھیک ہوتا ہے اِتنا اُتنا نہیں اور میں ٹھیک ہوں تو ہوں نا اسی لیے تو میں نے آپ کے لیے یہ بنایا ہے وہ بھی بہت پیار سے وہ مسکرا کر کہتی اسے لاڈ سے کرسی کی طرف کھینچنے لگی

یارم اسے گھورتے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر بریانی اپنی پلیٹ میں نکالنے لگا چہرے پر سختی تھی مطلب اس کا موڈ ٹھیک نہیں تھا

اچھا نا اب نہیں کروں گی کچھ بھی وعدہ بس آپ اتنے دن سے کھانا برائے نام کھا رہے تھے تو میں نے آپ کے لیے یہ بنانے کا سوچا اب سے وعدہ جو آپ کہیں گے وہی کروں گی

وہ یارم کی پلیٹ سے خود بھی کھاتے ہوئے پیار سے بولی

کھانے کے بعد یارم نے خاموشی سے پلیٹ پیچھے کر لے اسے دیکھا

چائے بناو۔۔۔یارم نے کہا تو وہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی

جی۔۔۔!اسے لگا شاید اس نے غلط سنا ہے

جی کیا جاو چائے بناو اگر بریانی کھا کر منہ کا ذائقہ بدل ہی دیا ہے تو ایک کپ چائے بھی ہو ہی جائے آخر اب تم ٹھیک ہو چکی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

ہاں کیوں نہیں میں ابھی بناتی ہوں۔اس کا انداز روح کو پر سکون کر گیا وہ اس سے خفا نہیں تھا

روح نے فوراً اس کے لیے چائے بنائی تھی جو یارم نے پر سکون ہو کر پی۔

برتن دھو کر کمرے میں آجانا میں زرا آفس روم میں ہوں وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپا کر چلا گیا۔

روح کو یقین نہیں آرہا تھا یارم اسے اتنا نارملی ٹریٹ کر رہا تھا اس کا مطلب تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے سب کچھ نارمل ہو رہا ہے پہلے جیسا وہ بہت خوش تھی

○○○○○

وہ کافی دیر بعد کمرے میں آئی تو یارم اپنا کام ختم لر کے روم میں آچکا تھا اس نے مسکرا کر اسے دیکھا وہ بن کے قریب کھڑا تھا

روح نے غور کیا تو اسے پتا چلا کہ وہ اس کی میڈیسن بن میں پھینک رہا ہے۔ آج کی رات آخری تھی ان میڈیسن کی اس کے بعد وہ آزاد تھی لیکن یارم اسے پہلے کیوں پھینک رہا تھا

سوچا کہ تم اب ٹھیک ہو گئی ہو تو ان میڈیسن کی بھی تمہیں کوئی ضرورت نہیں کیا خیال ہے وہ نرمی سے کہتا اس کے پاس آیا تو روح نے ہاں یں سر ہلایا۔

جب یارم نے جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔ وہ گھبرائی تھی

یارم۔۔۔اس کے لبوں نے بے آواز سرگوشی کی

ششش۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا تو اپنا بیوی ہونے کا فرض ادا کرو۔ اپنے وجود سے اپنے شوہر کو سکون دو۔ تا کہ اسے پتا چل سکے کہ تم کتنی ٹھیک ہو۔ وہ اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں میں لے چکا تھا

اپنے یارم کو سکون دو روح۔ وہ بے سکون ہے۔ اد کا سکون کھو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتے وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا۔

تم نے مجھے بہت ستایا ہے روح۔اب مجھ سے نرمی کی امید مت رکھنا۔محبت کے اس دریا ہوانتظار کی سولی پر لٹکا کر سمندر تم نے کیا ہے تو اب اس سمندر میں تمہیں میرے ساتھ ڈوبنا بھی ہو گا۔

اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے وہ اس کے لبوں کو پوری شدت سے قید کر گیا۔وہ بنا مذاحمت کیے اس کی باہوں میں آ سمٹی اس کی دیوانگی کو اپنی رگ رگ میں اترتا محسوس کر رہی تھا۔

اس کی شدتوں میں پھگلتی وہ پوری طرح اس کی محبت میں رنگنے لگی تھی۔اس کے سینے میں منہ چھپائے وہ اس کے جنون میں سانس لینے لگی۔اور یارم اسے خود میں سیمٹتا اپنا عشق اس پر لٹتا چلا گیا۔

وہ عشقِ یارم تھی۔یارم کا عشق اس کا جنون اس کی دیوانگی اس کی محبت۔اس کی روح۔وہ روحِ یارم تھی۔اور یارم سراپا عشق

وہ اس کی باہوں میں سمٹتی آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی

جب کہ یارم اب بھی اسے اپنی باہوں میں بھرے اپنی محبت کی چھاپ چھوڑے جا رہا تھا۔اس کی دیوانگیٔ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

ساری رات اس نے ایک پل بھی روح کو سونے نہیں دیا تھا

اب تو صبح کی اذان ہوئے بھی کافی وقت گزر چکا تھا۔اور اس وقت بھی وہ اسے اپنی باہوں میں لئے اپنی محبت لٹا رہا تھا

اتنے دن کی دوری کا بدلہ یارم نے اس انداز میں لے کہ روح نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ یارم ابھی بھی اسے میڈیسن ہیں کھلانے والا ہے لیکن نہ جانے یارم کے دماغ میں رات کون سے سوچ سمائی کہ وہ اس سے اختیار کی ہر دوری کو بلا کر اسے خود میں سمیٹنے لگا

۔اس کا ہر انداز شدت اختیار کئے ہوئے تھا

۔اس نے روح کو اپنے پرانے انداز میں ہی چھوا تھا۔ بنا اسے مزاحمت کا موقع دیئے وہ اسے پوری طرح خود میں قید کر گیا تھا۔

اتنے مہینوں سے اس کی دوری کی وجہ سے روح بھی اسے مس کر رہی تھی اسی لیے تو اس کے باہیں پھیلاتے ہی وہ اس کی محبت کے سامنے ہار گئی تھی اس کے پکارتے ہی وہ کسی ٹوٹی ہوئی ڈالی کی طرح اس کی باہوں میں آ سمٹی تھی۔

وہ خود بھی تو اس کے پاس آنا چاہتی تھی۔ اسے بھی تو اس کا پرانا یارم چاہیے تھا

جو آج نہ جانے کتنے مہینوں کے بعد ملا تھا اور اب اس سے اپنا حق وصول کر رہا تھا۔

روح ٹوٹی بکھری حالت میں اس کے پہلو میں خاموشی سے لیٹی اس کے لبوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

اور وہ پھر سے مدہوش ہوتے ہوئے اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا

یارم مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔۔ روح نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بتایا۔

انداز میں بلا کی معصومیت تھی یارم نے ایک نظر اس کے حسین چہرے کو دیکھا ایسے موقعوں پر وہ اس سے نظر ملا کر بات نہیں کرتی تھی اس وقت بھی گھنی پلکیں گالوں پر سجدہ ریز تھی گال سرخی چھلک رہے تھے اس کے وجود کا ایک ایک حصہ یارم کی دیوانگی کی داستان سنا رہا تھا

بے بی تمہیں نیند بہت آتی ہے اپنی اس نیند پر قابو کرو میں اپنا سیکنڈ ہنیمون تمہاری نیند کی وجہ سے برباد نہیں کر سکتا۔اس بار اگر تم مجھے وہاں سوتی ہوئی ملی ناتو بہت بری طرح سے پیش آؤں گا تمہارے ساتھ

اور فی الحال مجھے ڈسٹرب مت کرو۔

فی الحال مجھے میری بیوی کو بہت سارا پیار کرنا ہے اور اسے سیدھا بھی کرنا ہے وہ کیا ہے نہ پچھلے تین مہینے میں وہ بگڑ گئی ہے۔وہ کہتے ہوئے اس کی گردن پر ہونٹ رکھ چکا تھا اس کی گرم سانسوں کی تپش میں جلتی روح نے ایک بار پھر سے احتجاج کیا

یارم مجھے بہت سخت نیند آرہی ہے۔۔وہ بلکل بھی جھوٹ نہیں بول رہی تھی اسے سچ میں بہت نیند آئی تھی یارم نے ساری رات اسے ایک پل کو بھی سونے نہیں دیا تھا اور اب نیند سے اس کا برا حال ہو رہا تھا لیکن یارم کو تو اس وقت صرف اور صرف اپنی تشنگی مٹانی تھی جو کل رات سے اب تک کم ہونے کی بجائے مزید بڑھتی چلی جارہی تھی وہ اسے پاکر بھی پیاسا تھا اس کی طلب ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔اور نہ ہی شاید ختم ہونی تھی۔ لیکن روح کی اس کی نیند سے بھری سرخ آنکھیں دیکھ اسے اس پر ترس بھی آرہا تھا لیکن وہ فی الحال اسے بخشنے کے موڈ میں بھی نہیں تھا

دس بجے مجھے آفس میں ایک ضروری کام ہے۔میں کام پر جاؤں گا تو میرے واپس آنے تک تم اپنی نیند پوری کر لینا

اور ہاں اب مجھ سے بچنے کے لیے کوئی اور بہانہ بنالو یہ نیند کا بہانہ اب پرانا ہو چکا ہے۔اب یہ زیادہ دیر تک نہیں کام کرے گا۔

اور اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا ورنہ پھر تم شکایت کرو گی تو اسے وارن کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا اس بار روح کچھ بھی نہیں بول پائی تھی

جانتی تھی کہ بولنا فضول ہے وہ اپنی کر کے ہی دم لے گا۔

اور سچ یہ بھی تھا کہ اتنے وقت کے بعد یارم کو اتنے قریب سے محسوس کر کے وہ خود بھی اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی یارم کا جنون اس کی دیوانگی اس کا شدت سے بھرا لمس جو صرف اور صرف اس کے لئے تھا

وہ صرف اور صرف اسی کا تو تھا صرف اس سے محبت کرنے والا صرف اسی کو چاہنے والے صرف اور صرف روح کا یارم

وہ کیسے اسے مایوس کرتی کیسے اس سے دور جاتی وہ تو خود اس کی پناہوں میں آنے کے لئے مچل رہی تھی

اور یارم ابرِ کرم بنا اس پر برستا چلا جا رہا تھا۔روح اس کی محبت کی بارش میں بھیگتی سارا جہاں فراموش کیے ہوئے تھی

اس وقت دل اور دماغ کی تمام ڈوریوں پر صرف اور صرف یارم کا قبضہ تھا وہ نہ تو اسے اپنے علاوہ کچھ سوچنے دینا چاہتا تھا اور نہ ہی خود اس سے دور جانا چاہتا تھا

اسے اپنی باہوں میں لے یہ وہ اس کی سانسوں پر اپنی حکومت چلا رہا تھا اپنے پچھلے 3 ماہ کی بے چینی کو مٹا رہا تھا اپنی بے قراریوں کو سکون دے رہا تھا وہ ڈر جو تین ماہ پہلے روح کو کھو جانے کا اس کے دل میں بسا تھا آج یارم اسے آپنے بے حد قریب کر کے اپنا وہ ڈر مٹا لینا چاہتا تھا

پچھلے تین مہینے جس عذاب میں اس نے کاٹے تھے۔اس کے بعد وہ شاید ہی روح سے دور جاتا اور جتنا روح نے اسے ستایا تھا اس کے لیے یہ اتنی سی سزا تو بنتی تھی

oooo

یارم کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ ضد کر کے اس کے لئے ناشتہ بنانے لگی تو یارم نے بھی اسے منع نہیں کیا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ روح پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائے گا اور وہ جیسی زندگی گزارنا چاہتی ہے ویسی ہی زندگی گزارے گی

اب اس پر کوئی پابندی نہیں ہو گی بہت برداشت کر چکی تھی وہ ایک تو بیماری اور اوپر سے بے فضول کی پابندیاں اب یارم اپنی روح کو مکمل اس کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہتا تھا۔

اس نے روح کو بول دیا تھا کیا وہ جو چاہتی ہے جیسا چاہتی ہے ویسا ہی کرے وہاں سے منع نہیں کرے گا

پہلے تو روح کو اس کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا

لیکن جب اس نے روح کو ناشتہ بنانے کی اجازت دی تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی

اسے کو بھی بہت وقت کے بعد محسوس ہوا تھا کہ وہ ٹھیک ہو چکی ہے اب سب کچھ نارمل ہو چکا ہے

جب تک یارم فریش ہوتا تب تک روح اس کے لئے ناشتہ بنانے میں مگن ہو گئی آٹا گوندھ کر اس نے یارم کے لئے

بہت محبت سے پراٹھا بنایا تھا اور اب وہ اس کے لئے ایملیٹ تیار کر رہی تھی

کہ اچانک نکھرا نکھرا سا یارم کچن میں آیا اور اسے پیچھے سے اپنی باہوں میں قید کر لیا

یارم کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔میں ناشتہ بنا رہی ہوں۔۔۔خراب ہو جائے گا

اس کی کل رات کی جسارتوں سے وہ سمبلی ہی کہاں تھی کہ اب مزید اس کی بے باکی کو سہتی

۔لیکن یارم نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی وہ اپنے ہونٹ اس کی گردن پر رکھ کر چکا تھا روح نے مڑ کر اس

سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن یارم کی گرفت سخت ہونے کی وجہ سے وہ ہل بھی نہ سکی

یارم یہ کیا۔۔۔؟آپ کیا کر رہے ہیں آپ تو تیار ہونے گئے تھے نا اور صرف نہا کر آ گئے جائیں جلدی سے تیار ہوں

آپ کو کام پر جانا ہے

پھر کل صبح کی فلائٹ سے ہم یہاں سے نکل رہے ہیں پھر کام کرنے کا بالکل وقت نہیں رہے گا جتنے بھی ضروری کام

ہے آپ نے نپٹا کر آ جائیں اس کی بڑھتی ہوئی بے باکیوں سے گھبرا کر روح نے اسے یاد دلایا کہ وہ کسی ضروری کام کی

خاطر یہاں سے جانے والا تھا۔لیکن یارم پر تو اس کی کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

وہ تو جیسے اس کی کسی بات کو سن ہی نہیں رہا تھا بس اپنے ہی کام میں مگن تھا اور اس کی بھرتی ہوئی جسارتوں پر روح کی

سانسیں تیز ہونے لگیں

۔روح کا دوپٹہ اس کی کمر سے کھول کر اس سے دور کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس رخ اپنی جانب موڑ کر مزید کوئی

گستاخی کرتا اس کا فون بج نے لگا جیسے وہ نظر انداز کرتا اپنے کام میں مگن تھا

روح تو اس کے بہکانے پر گھبرا گئی تھی رات کی جسارتوں کو یاد کرتے ہوئے کوئی بہانہ سوچنے لگی کہ یارم کا فون پھر

سے بجنے لگا

آور پھر مسلسل بجتے ہوئے یارم کے کام میں خلیل پیدا کر گیا اس نے غصے سے فون نکالا

روح نے سکون کا سانس لیا۔ جبکہ یارم کا موڈ بگڑ چکا تھا۔

کیا ہوا شارف کوئی مر گیا ہے کیا جو تم سے صبر نہیں ہو رہا وہ غصے سے فون کان سے لگائے بولا

نہیں یارم تم نے ہی تو کہا تھا کہ کام ہوتے ہی انفارم کرو شارف اس کا غصہ دیکھ معصومیات سے بولا

انفارم کرنے کے لیے کہا تھا ڈسٹرب کرنے کے لیے نہیں بے وقوف آدمی عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم یارم کو

سمجھ نہیں آیا کہ وہ اپنا غصہ کیسے کنڑول کرے

یارم انفارم کر نپتے ہوئے ڈسٹرب تو کرنا پڑتا ہے نا۔۔ شارف نے صفائی پش کرتے ہوئے کہا۔

دماغ مت خراب کرو فون بند کرو اور اب ڈسٹپٹرب مت کرنا اور فون رکھتے ہوئے وارن کر رہا تھا اور شارف اس کی

بات کو سمجھ گیا تھا اگر نا سمجھتا تو آج جان سے جاتا

فون بند کر کے وہ کیچن میں آیا تو روح غائب تھی

ناشتہ ٹیبل پر رکھا تھا ساتھ ایک چھوٹی سی چٹ تھی۔

خدا کا واسطہ ہے یارم اب ناشتہ کریں اور کام پر جائیں مجھے آرام کرنا ہے اس چٹ کو پڑھتے ہی یارم کا قہقہ بلند ہوا۔

بے بی تم تو بہت جلدی گھبرا گئی ابھی تو یہ شروعات ہے اب تمہیں پتہ چلے گا یارم کاظمی سے پنگا لے کر نیندیں کیسے اڑتی ہیں

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے میز پر رکھے ناشتے کو دیکھتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اور سکون سے ناشتہ کرنے لگا

کل سے اب تک سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا وہ بہت پر سکون تھا روح کو اپنی محبت میں رنگنے کے بعد آپ اس سے سکون ملا تھا۔

کل کی فلائٹ سے وہ لوگ سوئٹزرلینڈ کے لئے روانہ ہونے والے تھے وہ جانتا تھا کہ روح ساری تیاری مکمل کر چکی ہے

ڈارلنگ تم تو یہاں مجھ سے بھاگنے لگی ہو وہاں جا کر تمہارا کیا حال ہو گا آنے والے وقت کا سوچ کر اس نے ایک نظر اپنے کمرے کے بند دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ کمرے میں آیا تو روح کو گہری نیند سوتے پایا

وہ مسکراتے ہوئے وارڈ روب آپ کی طرف آیا اور اپنے کپڑے نکال کر تیار ہونے چلا گیا۔

فی الحال تو روح کو تنگ کرنے کا بلکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا کل رات کی وہ اسے اچھا خاصہ تنگ کر چکا تھا۔

اب اگلا ڈوز وہ اسے اپنے ہنیمون ٹور پر دینا چاہتا تھا محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ اپنا کام نمٹانے چلا گیا آج چھوٹے موٹے سارے کام ختم کرنے تھے کیونکہ اس سے اگلا تمام وقت وہ صرف اور صرف روح کے نام کر دینا چاہتا تھا

oooo

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اچانک اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اسے لگا وہ ان سیڑھیوں سے نیچے گر جائے گی لیکن اس سے پہلے ہی کسی نے اس کا بازو تھام کر اسے گرنے سے بچا لیا

اس نے ایک نظر اپنے بازو کی جانب دیکھا تھا جہاں درک کی سخت گرفت تھی۔

اس کے بازو کے سہارے وہ سیدھی ہوئی تو اب بھی اپنا سر گھومتا ہوا ہی محسوس کیا

اف یہ کیا ہو گیا تھا آج سے پہلے تو معصومہ نے کبھی ایسا محسوس نہیں کیا تھا

شارف ٹھیک ہی کہتا ہے مجھے الٹا سیدھا نہیں کھانا چاہیے اس نے اپنا گھومتا ہوا سر تھام کر سوچا

مجھے تمہاری طبیت ٹھیک نہیں لگ رہی میرے خیال میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے معصومہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب لگی تھی وہ کسی کی پرواہ نہیں کیا کرتا تھا اور نہ ہی اسے لوگوں کے ساتھ گلنا ملنا پسند تھا

وہ بہت کم لوگوں سے بات کرتا تھا یہاں فلیٹ کے لوگ تو اسے کھڑوس کہہ کر پکارتے تھے اور اس کی پیٹھ پیچھے کافی باتیں بھی کرتے تھے لیکن اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی

وہ اپنی دنیا میں مگن اپنے کام سے کام رکھنے والوں میں سے ایک تھا

لیکن معصومہ نے شونو کے ساتھ اس کا کافی لگاؤ محسوس کیا تھا اور شاید اس وقت بھی وہ شونو کے لئے ہی تھوڑی بہت انسانیت دکھا رہا تھا ورنہ یہاں اس کی بلا سے کوئی جیئے یا مرے

نہیں میں ٹھیک ہوں لگتا ہے کچھ الٹا سیدھا کھا لیا

بس اسی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے تھینک یو تم نے میری مدد کی معصومہ کہہ کر آگے بھرنے ہی لگی کہ اس کا سر ایک بار پھر سے گھوم گیا

درک نے بروقت اسے تھام لیا تھا ورنہ اس بار وہ بہت برے طریقے سے گرنے والی تھی

آؤ میں تمہیں اندر تک چھوڑ آتا ہوں تمہاری طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے میں نہیں چاہتا کہ یہاں گر تم اپنی ہڈیاں توڑ لو پتا نہیں لڑکیوں کو کیا کریز ہوتا ہے اتنی اونچی سینڈل پہنے کا وہ بڑبڑاتا ہوا اس کا بازو تھام کر اسے اس کے فلیٹ تک چھوڑنے کے لئے اندر تک آیا تھا

تھینک یو سو مچ درک تم نے میری بہت مدد کی ہے وہ اس کا بازو تھامیں اسے صوفے پر بٹھا کر پلٹا ہی تھا کہ معصومہ بولی

میں نے تمہاری کوئی مدد نہیں کی معصومہ اور یہ کوئی احسان نہیں ہے تم پر تم گرتی تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا اور میں وہاں کھڑا تھا تو مجھے لگا کہ تم مجھے تمہاری مدد کرنی چاہیے تمہاری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو یقیناً تب بھی مدد کرتا ۔لیکن تم اتنی جلد بازی میں ہر کام کیوں کرتی ہو تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے وہ واٹر کولر سے پانی کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگا

اپنا فون دو تمہارے شوہر کو فون کر کے تمہاری طبیعت کی خرابی کا بتا دیتا ہوں اس کے انداز میں کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہیں تھی وہ انجان سا شخص انجان بن کر ہی رہنا چاہتا تھا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود اسے ابھی فون کر کے بتا دوں گی۔

تم بیٹھو نہ میں تمہارے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں آج تم پہلی بار میرے گھر آئے ہو معصومہ نے مہمان نوازی کی خاطر کہا

اپنی حالت دیکھو لڑکی سیدھے طریقے سے چل نہیں سکتی اور تمہیں میری خاطر داری کرنی ہے۔ خیر میں چلتا ہوں تم اپنے شوہر کو انفارم کر دینا وہ اٹھ کر جاتے ہوئے کہنے لگا

ہاں ٹھیک ہے جاؤ میں بھی نہیں روکوں گی کیونکہ اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا اگلے بیس دن کے لیے شونو میرے پاس آرہا ہے

انسانوں سے نہ سہی لیکن جانوروں سے کافی بنتی ہے تمہاری معصومہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

کیوں تمہاری سہیلی کہا ہے جو اس کا ڈوگ تم یہاں لا رہی ہو

وہ اپنے شوہر کے ساتھ سوئزرلینڈ جا رہی ہے بیس دن کے لیے تب تک شونو میرے پاس ہی رہے گا تم جب چاہو اس سے ملنے آسکتے ہو تمہارے ساتھ وہ ویسے بھی بہت اٹیچ ہے معصومہ نے خوش دلی سے کہا۔

جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا اس کے گھر سے نکل گیا

ooooo

معصومہ شونو کا بہت خیال رکھنا میں فون کرتی رہوں گی

وہ شونو کو معصومہ کے حوالے کرتے ہوئے ایک بار پھر سے ہدایات دینے لگی

تم بے فکر رہو میں اس کا بہت خیال رکھوں گی اس سے ملتے ہوئے معصومہ نے ایک بار پھر سے یقین دلایا

بس کر دو روح کوئی اپنی اولاد کو بھی رخصت کرتے ہوئے اتنا نہیں سوچتا تم جتنا تم شونو کو معصومہ کے حوالے کرنے پر سوچ رہی ہو وہ پہلے بھی اس کا خیال رکھتی آئی ہے

اب چلو تمہارا یہ جذباتی سین دیکھ کر یارم دیکھو کیسے گھور رہا ہے

لیلیٰ نے اسی چٹکی کاٹتے ہوئے اس کا دھیان یارم کی جانب دلایا جو ایئرپورٹ کے باہر کھڑے مسلسل اسے گھور رہا تھا

کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے فون کرنا اور شارف کا خیال رکھنا صارم کی نظر ایک بار پھر سے اس پر ہے یارم نے بتایا

یہ انسپیکٹر میرے پیچھے کیوں پڑا ہے کیا بگاڑا ہے میں نے اس کا شارف بدمزہ ہوا

کاش میں پاکستان میں ہوتا تو فروٹ کی ریڑھی لگا لیتا کم از کم اس انسپیکٹر کی نظر سے دور تو رہتا۔ صارم کی ایک بار پھر سے اس پر نظر تھی مطلب وہ پھر سے اسے کسی نہ کسی چکر میں پھنسا کر جیل کی ہوا کھانا چاہتا تھا جیل میں وہ اس طرح اپنے ہاتھ صاف کرتا تھا یارم کے سارے بدلے اسی پر تو نکالتا تھا وہ

خیر تم کسی قسم کی کوئی بیوقوفی مت کرنا کچھ نہیں ہوتا وہ روح کو اندر چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا کر ہمت دے کر بولا

معصومہ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا۔ فیملی کے بارے میں نو کمپرومائز اس کی طبیعت خراب ہے یارم نے اس کا

دھیان معصومہ کی طرف لگایا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

ہاں یہاں سے سیدھا اسے ہسپتال ہی لے کر جاؤں گا شارف نے کہا

جب کہ یارم سر ہلاتا روح کا ہاتھ تھامے ایک نئے سفر پر نکل چکا تھا

oooo

وہ کب سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جبکہ روح کا سارا دھیان کھڑکی سے باہر کی جانب تھا۔

یارم نے پہلے روح کی اور پھر اپنی سیٹ بیلٹ باندھی۔

جہاز اڑان بھرنے کے لیے تیار تھا یارم نے روح کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام لیا جانتا تھا کہ اسے ڈر لگے گا۔

جب کے اس کے تحفظ بڑے انداز پر روح نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی

ڈر لگ رہا ہے یارم نے پیار سے پوچھا

تو روح نے نا میں سر ہلایا

آپ جب میرے ساتھ ہوتے ہیں نا یارم تب مجھے ڈر نہیں لگتا اس کے انداز میں ایک مان تھا جو اس پر جچتا تھا

اچھی بات ہے میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈر لگنا بھی نہیں چاہیے یارم کے چہرے پر مسکراہٹ کھلی تھی

۔جہاز کے اڑتے ہی اس نے روح کو اپنے مزید نزدیک کر لیا

جبکہ روح بھی اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر آنکھیں بند کر چکی تھی

۔کیونکہ یہ لمحہ اسے سچ میں خوفزدہ کر دیتا تھا لیکن یارم کا اس کے ساتھ ہونا اس کے ڈر کو کہیں چھپا لیتا تھا

یارم یہ آئسز لینڈ کی بہن کیا بہت خوبصورت ہے روح نے اپنے دل میں مچلتے سوال کو لبوں پر لایا

تم نے تو اسے پکا ہی آئسز لینڈ کی بہن بنا دیا ہے ہاں یہ بہت خوبصورت جگہ ہے

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا تھا

آئیسز لینڈ سے بھی زیادہ خوبصورت روح نے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھا

ہاں ایسا کہا جا سکتا ہے سوئٹزرلینڈ دنیا کے سب سے خوبصورت جگہوں میں سے ایک ہے

اس کا سفر کتنا لمبا ہے آئسز لینڈ تو بہت دور تھا لیکن وہاں کے بارے میں تو آپ بہت کچھ جانتے تھے کیا اس ملک کے بارے میں بھی آپ سب کچھ جانتے ہیں روح نے کچھ دیر کے بعد دوبارہ سوال پوچھا

زیادہ کچھ تو نہیں ہاں کچھ کچھ چیزیں جانتا ہوں میں کیونکہ اتفاق سے میں صرف دو بار ہی اس تک جا پایا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ تمہاری فیورٹ چاکلیٹ اس ملک کی پیداوار ہے دنیا کی سب سے زیادہ چاکلیٹ یہی پر پائی جاتی ہیں اور اور یہی بنائی جاتی ہیں تمہیں اور کچھ یہاں ملے نہ ملے لیکن تمہاری فیورٹ ہر چاکلیٹ تمیں یہاں آسانی سے میسر ہوگی۔اور یہاں پر بہت خوبصورت لوگ نہیں پائے جاتے ہیں لیکن یہ جگہ اپنی مثال خود ہے۔

دنیا میں کچھ جگہوں کو جنت کہا جاتا ہے ان میں ایک جگہ یہ ملک بھی ہے

یہاں کرائم نہ ہونے کے برابر ہے اس کی وجہ سے یہاں کی گورنمنٹ بھی ہے

یہاں کے لوگوں کو گندگی بلکل نہیں پسند یہاں تک کہ شہر کے پہاڑ راستے اور دوسری ہر جگہ کو بہت صاف ستھرا رکھا جاتا ہے ان کے حساب سے سب سے زیادہ پلوشن گندگی اور آواز کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے رات کے وقت یہاں بالکل بھی آواز نہیں کی جاتی

یہی وجہ ہے کہ یہاں رات کے وقت نہ تو کوئی فائٹ آسکتی ہے اور نہ ہی جا سکتی ہے

رات کے وقت یہاں لوگوں کے پالتو جانوروں کو بھی منہ پر ماسک لگا دیے جاتے ہیں تا کہ وہ آواز پیدا نہ کرے۔

اونچی آواز میں چلانا آواز پیدا کر کے چلنا یہ سب ان کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ جن پر سخت جرمانہ ہوتا ہے۔اور اگر ان کے اصولوں پر نہ چلا جائے تو جیل بھی ہو سکتی ہے

یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا تو وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی

یہ کیا بات ہوئی مطلب بول چال ہی بند ہے تو بندا اور کیا کرے روح کو ان کا یہ اصول کافی عجیب لگا تھا

رات کے وقت اور بھی تو بہت سارے کام کیے جا سکتے ہیں نہ بے بی جیسے کہ ایک دوسرے سے پیار یارم شرارتی انداز میں کہتا آنکھ دبا گیا جب کے اس کی یوں بے باک کھلے عام گفتگو پر روح کے کان کی لو تک سرخ ہو گئی

یارم کتنے بے شرم انسان ہیں آپ جگہ کا تو ہوش کر لیں وہ اپنا چہرہ جھکائے اسے ٹھی سے ڈانٹ تک نہ پائی

اپنی بیوی سے بات کرتے ہوئے کہی کا ہوش کیوں کروں۔

اور اس میں بے شرمی والی کونسی بات ہے وہ لوگ بھی یہی سب کچھ کرتے ہوں گے۔ ورنہ رات کے وقت اور کیا کیا

جا سکتا ہے خاموشی سے یارم نے شرارت سے کہا

سویا بھی تو جا سکتا ہے روح نے منہ بسور کر بتایا

ہاں یار کچھ لوگ ہوتے ہیں بے وقوف جو سو جاتے ہوں گے لیکن جس کے پاس اتنی حسین بیوی ہو اسے بھلا سونے

کی کیا ضرورت ہے خیر لوگوں کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن میں نہیں سو سکتا

مجھے تو میری بیوی سے پیار کرنا ہوتا ہے وہ بھی بہت سارا اسی لیے میں سو کر ایسے چانس مس نہیں کر سکتا

آپ بہت خراب ہے یارم مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ سے پرے ہٹیں سونے دے مجھے وہ اس سے تھوڑا فاصلہ قائم

کرتے ہوئے کہنے لگی تو یارم ہنس دیا

ہاں بہت خراب ہوں میں لیکن مجال ہے جو تم مجھے تھوڑا سا پیار کر کے ٹھیک کر دو خیر سو جاؤ جتنا سونا ہے سو لو لیکن

خبردار جو تم نے وہاں جا کر سونے کی ذرا سی بھی کوشش کی میں بتا رہا ہوں بہت بری طرح پیش آؤں گا

اگر تم نے میرے ہنیمون کو ذرا سا بھی بھگارنے کی کوشش کی اپنے اس سونے کی لت سے

کیا کہا آپ نے مجھے سونے کی لت ہے روح کو صدمہ ہوا

اور نہیں تو کیا۔۔ جب دیکھو سوتی ہی تو رہتی ہو مجال ہے جو کبھی جاگ کر میرے جذبات کا احترام کیا ہو اب وہ اسے

تنگ کرنے لگا

یارم آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں میں اتنا بھی نہیں سوتی اور کب میں نے آپ کے جذبات کا احترام نہیں کیا

نہ صرف آپ کے جذبات کا احترام کیا بلکہ میں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ وفا نبھائی ہے۔ کبھی آپ کی بات کی نفی نہیں کی کبھی آپ کا کوئی حکم نہیں ٹالا

بس بس میری ایکسٹرا فرمبر دار بیوی یہ سب کچھ تم میرے لئے نہیں بدلے بلکہ اللہ کے حکم کی پابندی کے لئے اور جنت کے لئے کرتی ہو

اگر یہ سب کچھ اللہ کے طرف سے حکم میں شامل نہ ہو تو تم تو مجھے منہ بھی نہ لگاؤ نہ جانے کیوں وہ فضول میں ہی اسے باتوں میں لگانے لگا تھا

جی نہیں یہ سب کچھ میں اس لیئے کرتی ہوں کیونکہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں

چھوڑو پیار کو۔ یہ سب کچھ تم اس لئے کرتی ہو کیونکہ تمہیں جنت کی خواہش ہے اور عورت دنیا میں جنت تب ہی پا سکتی ہے جب وہ اپنے شوہر کی خدمت کرے بس اسی لئے کرتی ہو تم یہ سب کچھ یارم نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جب کے شرارتی انداز اب بھی قائم تھا لیکن روح کا لب ولہجہ بدل گیا

جنت کا لالچ تو سب کو ہوتا ہے یارم لیکن میں یہ سب کچھ آپ کے لئے کرتی ہوں۔ میں روز اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اگر میرے نصیب میں جنت لکھی ہے تو مجھے وہاں اکیلے نہ بھیجیں میں آپ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی

مجھ جیسا گناہگار بندہ جنت کے لائق نہیں ہے میں گناہوں کی دنیا میں بھٹکا ہوا ہوں روح میرے لئے خود کو مت تھکاؤ میں دنیا میں تمہارے نام لکھ دیا گیا ہوں بس اسی پر خوش ہو جاؤ۔ یارم نے آہستہ سے اپنا سر سیٹ سے لگاتے ہوئے آنکھیں موند لی

یارم آپ کو پتہ ہے ایک اچھی بیوی اپنے اچھے اعمال سے اپنے شوہر کے لیے جنت کما سکتی ہے۔بس اس پاک ذات کو ایک ادا پسند آجائے

اگر اسے میری کوئی ادا پسند آگئی نا تو ہم اکھٹے چلیں گے

اور اگر نہیں تو میں اپنے اللہ سے کہہ دوں گی کہ جہاں میرا شوہر ہے مجھے وہیں پر رہنا ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بڑے لاڈ سے بولی

اور آپ بھی زیادہ خراب نہیں ہے جنت میں جانے کے چانس آپ کے بھی ہیں بس کبھی کبھی اللہ کو خوش کرنے پر بھی غور کر لیا کریں۔اسے نماز کی طرف لگانے کی کوشش تو وہ بہت کر چکی تھی۔اور کبھی کبھار وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ بھی لیا کرتا تھا۔

لیکن اب وہ ایسی باتوں سے اسے اللہ کے قریب کرنے کی کوشش کرتی تھی

وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی جبکہ یارم آگے پیچھے کی جانب دیکھ کر مسکرایا

ویسے میرا دل تو نہیں کر رہا تمہیں یاد دلانے کا لیکن میں پھر بھی تمہیں یاد دلا دیتا ہوں کہ اس وقت ہم ایک پبلک پلین میں ہیں۔جو لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔اور کافی لوگ ہماری طرف متوجہ بھی ہیں

مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی ہمیں دیکھتا ہے یا ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہے ہاں لیکن تمہیں شاید اچھا نہ لگے

وہ آہستہ سے اس کے کان میں بولا تو روح نے آنکھیں کھولتے ہوئے ہڑبڑا کے آگے پیچھے کی جانب دیکھا

سامنے پار دوسری طرف ایک بڑی عمر کا کپل بیٹھا تھا جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا جبکہ روح شرمندہ ہو گئی

لگتا ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے آنٹی نے مسکراتے ہوئے کہا

شاید وہ کوئی انڈین کپل تھا

شادی نئی ہو یا پرانی فرق نہیں پڑتا بس محبت قائم ہونی چاہیے ویسے ہماری شادی کافی پرانی ہو چکی ہے یارم نے جواب دیتے ہوئے ایک پیار بھری نگاہ پاس بیٹھی روح کو پر ڈالی تھی

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم ہماری شادی کو 30 سال ہو چکے ہیں اور ہماری 30 اینورسری پر ہمارے بچے ہمیں دوبارہ ہنیمون پر بھیج رہے ہیں

ہاہاہا ہماری محبت بھی آج بھی قائم ہے اور مرتے دم تک رہے گی کیوں ڈارلنگ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی بیگم کی رضامندی چاہی

جس پر وہ بھی مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگی یارم کے ساتھ ساتھ روح کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

کیا خیال ہے بےبی تیس سال کے بعد کیوں نہ ہم بھی چلیں پھر سے ہنی مون پر یارم نے شرارت سے سرگوشی کی

ہاں تیسرے ہنی مون پر تیس سال کے بعد چلیں گے روح نے فاصلہ بڑھاتے ہوئے کہا

تیسرے۔۔ تیسرا تو میں کچھ ٹائم کے بعد کرنے والا ہوں ممکن ہے شاید وہ ہمارا پچاسواں ہنیمون ٹور ہو

یارم کتنی بار ہنیمون منائیں گے آپ روح نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا

جتنی بار تمہارے ساتھ سفر پر جاؤں گا اتنی بار پوری دنیا گھوماؤں گا تمہیں دنیا کا ایک ایک کونہ دکھاؤں گا یہ تو کچھ نہیں

بے بی ابھی بہت اڑانے بھرنی ہیں ابھی ہم نے بہت لمبا سفر طے کرنا ہے

آخر ہم ہم سفر ہیں ہم قدم تو چلنا پڑے گا نا۔۔

یارم کہ انداز پر روح نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے سیٹ پر سر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

اور نہ جانے کتنی دیر اس کا معصوم چہرہ اپنے نظروں کے حصار میں لیے اس کا دیدار کرتا رہا

وہ کوئی بہت خوبصورت لڑکی یا پریوں سا حسن رکھنے والے لڑکی نہیں تھی وہ عام سے نقوش والی ایک عام سی لڑکی تھی

لیکن یارم لاظمہ کے لئے وہ پریوں سے سے زیادہ حسین شہزادیوں سے زیادہ نازک تھی وہ اس کی روح تھی اس کے لئے سب سے اہم ترین ہستی اس کے لئے اس کے جینے کی وجہ کتنی دیر تک وہ اس کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتی رہی پھر آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

کیا مسئلہ ہے مسٹر کیوں سونے نہیں دے رہے مجھے کیوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورے جا رہے ہیں

سوری مسز میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے میں اپنی ڈارلنگ کو دیکھوں یا اسے اپنی آنکھوں میں بسالوں مجھ سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا کوئی ایسے ہی محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا

تو روح نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے آہستہ سے سر واپس سیٹ پر رکھا اور اپنا دوپٹہ اپنے چہرے پر پھیلا یا جس سے اگلے ہی لمحے یارم ہٹا چکا تھا

اگر سونا ہے تو ایسے ہی سو خبر دار جو میری بیوی کے چہرے کو مجھ سے چھپایا وہ حکم دیتے ہوئے بولا تو روح منہ بسور کر آنکھیں بند کر گئی یارم مسکراتا ہوا ایک بار پھر سے اسکے چہرے کے نقوش میں کھو سا گیا

ooooo

اب بس کر دو شارف اور کیا کیا کرو گے دنیا کے انوکھے باپ نہیں بننے جا رہے ہو تم

پوری کالونی میں شرمندہ کر کے رکھ دیا کیا سوچ رہے ہوں گے سب کہ یہ بندہ باپ بننے کی خوشی میں پاگل ہوا جا رہا ہے

خوشی کا اظہار کرنا غلط نہیں ہے لیکن پوری بلڈنگ کو سر پر اٹھا لیا ہے تم نے ہر گھر میں مٹھائی بجھوانے کی کیا تک بنتی ہے۔۔۔؟

ابھی تو ہمیں صرف پتا چلا ہے کہ شاید ہو سکتا ہے کہ میں پریگنیٹ ہوں کوئی کنفرم نیوز نہیں آئی ہے رپورٹس کل ملیں گی

معصومہ اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی لیکن شارف کو جیسے پکا یقین تھا کہ وہ پریگننٹ ہے

اور ڈاکٹر نے بی تو یہی کہا تھا۔ تو پھر وہ خوشی کیوں نہ مناتا

لیکن معصومہ ایک بہت پریکٹیکل لڑکی تھی وہ ہر چیز کو وقت پر کرنا پسند کرتی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے سمجھائے کہ تھوڑا وقت انتظار کر لے

کل تک رپورٹس مل جائیں گی تو بعد میں خوشیاں منائے یا کچھ بھی کرے اسے کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن یہی وقت سے پہلے خوشی منانا اور پھر بعد میں اداس ہو جانا اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا وہ شارف سے کھل کر اظہار تو نہیں کرتی تھی لیکن شارف کے چہرے کی اداسی اس کی جان پر بن آتی تھی

لیکن اس بندے نے کہاں اس کی بات کو سمجھنا تھا وہ تو بس اپنی ہی خوشی میں پاگل ہوا جا رہا تھا ویسے معصومہ کو بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ پریگننٹ ہے

اور اس خوشخبری کا انتظار تو وہ شادی کے بعد سے لے کر اب تک کر رہی تھی

شارف کا بھی اسے پتا تھا کہ وہ بھی اس خبر کو سن کر بہت خوش ہو گا لیکن وہ کل تک کا انتظار کرنا چاہتی تھی

اچھا تمہیں درک کی کوئی خبر ہے کیا ابھی جب تم مٹھائی دینے گئے تھے تو کیا وہاں پر تھا شونو صبح سے پانچ بار اس کے دروازے تک جا چکا ہے لیکن اس کا دروازہ بند ہے معصومہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تو شارف نے ہاں میں سر ہلایا

اتفاق سے وہ بھی سوئٹزرلینڈ گیا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے واچ مین نے مجھے بتایا کہ بلڈنگ کے رولز پیپر پر اس نے اپنی لوکیشن بتائی ہے۔

اور ہوٹل وغیرہ کا نمبر بھی دے کر گیا ہے کہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو اسے بتا دیا جائے۔ لگتا ہے اس بار شونو کو تمہیں اکیلے ہی سنبھالنا ہو گا کیونکہ وہ کھڑوس تو جا چکا ہے اور پتہ نہیں کب لوٹے گا

شارف اسے بتا کر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

جبکہ معصومہ کو اس کا سوئٹزرلینڈ جانا کچھ عجیب لگا تھا ابھی کل ہی تو اس نے بتایا تھا کہ یارم اور روح سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں تو وہ کیا۔۔۔اس کے دماغ میں عجیب سے بات آئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ خیال جھٹک گئی

کیا ہو گیا ہے مجھے درک کو تو میں چھ مہینے سے جانتی ہوں۔اور سوئٹزرلینڈ میرے بابا کا تھوڑی ہے جہاں یارم اقر روح کے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا وہ اپنے سر پر چپت لگاتی کچن میں جا چکی تھی۔جبکہ شارف اب ڈاکٹر کو فون کر رہا تھا یہ حقیقت تھی کہ صبر نام کی کوئی چیز شارف کے اندر نہیں پائی جاتی تھی اور وہ بھی تب جب آنے والی کوئی خوشخبری ہو

ooooo

وہ دونو سوئٹزرلینڈ کے ایئرپورٹ تک پہنچ چکے تھے اور اب انہیں یہاں سے لیکیجیلو اجانا تھا۔جو سوئٹزرلینڈ کا سب سے خوبصورت شہر تھا خضر پہلے ہی ان لوگوں کی وہاں ہوٹل بکنگ کروا چکا تھا

یہ جگہ بے بہت حسین تھی ہر طرف سے پہاڑ ہی پہاڑ اونچے اونچے پہاڑ اور پہاڑوں کے بیچ سے نکلتے ہوئے راستے روح کے لیے یہ نظارہ انتہائی خوبصورت تھا۔

کہیں پہار برف سے تو کہیں سبزے سے ڈھکے ہوئے تھے۔پہاڑوں کے پیچھے اور پہاڑیاں جہاں جہاں تک نظر جاتی ہے وہاں صرف پہاڑ ہی نظر آ رہے تھے۔

کہیں کہیں سڑک پر کوئی گاڑی نظر آ جاتی ورنہ لوگ پیدل چل رہے تھے اگر نہیں تو سائیکلوں پر موسم کے لحاظ سے بھی کافی سردی تھی کم از کم دبئی جیسے گرم ملک سے نکل کر یہاں تک آنا روح کے لئے بہت اچھا ثابت ہوا تھا۔

یارم یہاں پر گاڑیاں کم اور لوگ سائیکل زیادہ چلا رہے ہیں روح سے رہا نہ گیا تو پوچھنے لگی

ہاں بے بی میں بتایا تھا نا پلوشن ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگ زیادہ تر پیدل چلتے ہیں نہیں تو سائیکلوں کا استعمال کرتے ہیں تاکہ گندگی نہ پھیلے اور ان کا ماحول صاف ستھرا رہے اور اس سے صحت بھی بہت اچھی رہتی ہے یارم نے تفصیل سے بتایا

جس ہوٹل میں وہ رہائش پذیر تھے وہ جگہ پر پوری طرح سے پہاڑوں کے بیچوں بیچ تھی اور ہر طرف سے خوبصورتی دیکھ کر روح بہت خوش تھی

اس نے کبھی اتنی حسین جگہ نہیں دیکھی تھی ائسر لینڈ بھی خوبصورت تھا لیکن وہاں ہر طرف صرف برف ہی برف تھی

پر یہاں تو جیسے وہ سچ مچ میں جنت میں آگئی تھی اتنی خوبصورت جگہ دیکھ کر روح کے سفر کی تھکاوٹ بھی آڑن چھو ہو چکی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس جگہ کے چپے چپے کو اپنی آنکھوں سے دیکھے

اور یارم اس کے دل کی ہر بات کو سمجھتا تھا تبھی تو وہ کل ہی اس لے کر گھومنے نکلنے والا تھا لیکن اس سے پہلے آرام ضروری تھا

صاف ستھرا ماحول اور بڑا سا کمرا کمرے میں موجود بڑی سی کھڑکی جس میں دور دور کے سارے پہاڑ نظر آرہے تھے

اس کمرے کو اس طرح سے سجایا کیا گیا تھا کہ جیسے وہ کوئی نئے نویلے شادی شدا کپل کا کمرہ ہو

کمرے میں قدم رکھتے ہی روح کو ہنسی آگئی

ہوٹل کی سٹاف ورکر اسے یہاں تک چھوڑ کر خود واپس جا چکی تھی اور یارم ہوٹل چیکنگ کے لیے گیا ہوا تھا

پتا نہیں اس نے کتنی دیر میں واپس آنا تھا جبکہ روح تو منہ ہاتھ دھو کر فریش ہو چکی تھی

اور اب کھڑکی کھول کے سامنے اس خوبصورت دل موہ لینے والے نظارے کو آنکھ بھر کر دیکھ رہی تھی

اونچے اونچے حیسن و خوبصورت پہاڑ کچھ سبز تھے تو کچھ کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔آسمان کے بادل بھی

پہاڑوں سے نیچے لگ رہے تھے اتنے اونچے پہاڑ اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھیں تھے

وہ ایک خوبصورت سی مسکان کے ساتھ اس نظارے کو دیکھ رہی تھی

جب دور ہی سے اسے ایک انتہائی حسین لڑکی اس ہوئل کی طرف آتی نظر آئی

وہ جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی آزاد خیال تھی

شکل سے کوئی گوری میم تو ہرگز نہیں لگتی تھی لیکن اس کے برہنہ کندھے اور ٹانگیں دیکھ کر روح کو اس پر اتنا غصہ آیا

کہ وہ کھڑکی بند کر کے بیڈ کے پاس چلی گئی

یااللہ کیا انہیں ذرا شرم نہیں آتی کیسے یوں ننگی گھوم لیتی ہیں اُفف

کیسے اپنے شوہر کی امانت کو دنیا جہان میں نظارہ بنا کر پیش کرتی ہیں یہ مغربی عورتیں توبہ توبہ وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتی

بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی آئینے کی جانب دیکھنے لگی

اس کا نازک سراپا سامنے آئینے میں بے حد حسین لگ رہا تھا

یارم کی محبت اسے دن بعد دن بے حد حسین بناتی جا رہی تھی

اگر عورت کی محبت کسی ایک خاص انسان تک محدود ہو جائے اس کو اپنا وجود حسین ترین لگنے لگتا ہے

اسے فاطمہ بی کی کہی ہوئی بات یاد آئی

سچ ہی تو کہتی تھیں وہ اپنے آپ کو ایک شخص کے نام کر کے وہ کتنی مطمئن تھی۔ صرف ایک شخص کی ہو کر کتنے سکون میں تھی وہ

اور یہ مغربی عورتیں کیسے اپنے آپ کو جگہ جگہ رولتی ہیں

ایک سچی محبت کی تلاش میں نہ جانے کتنی محبتیں کر بیٹھتیں ہیں

اور ہمارا مذہب ہمیں کسی غیر محرم سے بات تک کرنے کی اجازت نہیں دیتا کیوں کہ سچی محبتیں جگہ جگہ نہیں کی جاتی سچی محبت ایک ہی بار ہوتی ہے جو نکاح سے جڑتی ہے

اور نکاح وہ واحد رشتہ ہے جو محبتوں سے بنتا ہے نکاح کے بعد محبت ہو ہی جاتی ہے صرف دو لفظوں سے جڑا تعلق محبت کرنے پر مجبور کر ہی دیتا ہے

اور ہمارے مذہب میں اسی تعلق کو محبتوں سے جوڑا گیا ہے

اور یہ غیر مذہب لوگ کبھی محرم کی محبت کو نہیں سمجھ سکتے

ان کیلئے نکاح یا شادی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

کیسے بے وقوف لوگ ہیں یہ اپنا آپ برباد کرنے کو آزاد خیالی کہتے ہیں۔اور ایک ہی شخص کے ساتھ ساری زندگی وفاداری سے نکاح کرنے کو بیوقوفی

پھر وہ ان لوگوں کی سوچ پر ہنستی بیڈ پر لیٹ گئی

یہ بے وقوف لوگ بلا محبت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں

تھوڑی ہی دیر میں یارم کو آجانا تھا اور وہ اسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اسی لیے بستر میں گھس کر سونے کا ڈرامہ کرنے لگی۔

کیونکہ جو بھی تھا یارم کو ستانے کا اپنا ہی مزہ تھا

oooo

ہوٹل چیکنگ کرنے کے بعد جب وہ واپس روم کی جانب آنے لگا تو اس سے پکا یقین تھا کہ روح اسے تنگ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی پلاننگ ضرور کر چکی ہو گی

اس سے پہلے کہ وہ سوتی وہ کمرے میں پہنچ جانا چاہتا تھا

کیونکہ فی الحال اس کا انتقام لینے کا ارادہ تھا اتنے دنوں سے وہ جو اسے دن رات ستا رہی تھی وہ مکمل انتقام کے ساتھ خود کو انصاف دلا رہا تھا

جتنا اس نے اسے ستایا تھا اسی حساب سے وہ بھی اسے تنگ کر رہا تھا

لیکن اس کی بھولی بھالی سی معصوم سی روح آج کل اسے بہت تنگ کر رہی تھی شیطانیوں میں شیطانوں کی لیڈر بنے وہ اسے تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی

اسے ہوٹل ور کر کے ساتھ اندر بھیجنے سے پہلے یارم نے سختی سے کہا تھا سونامت اور جانے سے پہلے اس نے یارم کے کان میں سرگوشی کی تھی

جب تک آپ واپس آئیں گے روح کو خوابوں کی دنیا میں پائیں گے

رات کو میرے خوابوں میں آجایئے گا مل کے لڈو کھیلیں گے لیکن خبر دار جو مجھے جگایا

جس پر یارم نے اسے سختی سے گھورا تھا اور وہ کھلکھلاتی ہوئی اندر چلی گئی

اور اب یارم جلدی روم میں جانا چاہتا تھا تا کہ اس کے پہنچنے تک وہ سوئے نہ

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اچانک سامنے سے کوئی آتا اس سے زور سے ٹکرایا

غلطی سامنے والے کی تھی لیکن اس وقت وہ روح کے علاوہ کسی کے بھی منہ نہیں لگنا چاہتا تھا

سوری وہ ایک لفظی جواب دیتا آگے بڑھنے لگا جب نظر اس کی آنکھوں کی طرف پڑی

اس قدر جانی پہچانی آنکھیں وہ کھٹک سا گیا

جب کہ وہ صرف ہاتھ سے جواب دیتا آگے کی جانب بھر گیا تھا لیکن یارم کے قدم وہی رک گئے

اس کی آنکھیں روح سے کتنی زیادہ ملتی ہے

یارم نے سوچتے ہوئے اپنا فون نکالا

اور خضر کے موبائل پر ایک میسج کیا

جس کا جواب تھوڑی ہی دیر میں آگیا تھا

یارم موبائل دوبارہ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

اب اس کے قدموں میں کسی قسم کی کوئی تیزی نہیں تھی اس کے دماغ میں بہت ساری سوچیں چل رہی تھی

لیکن وہ اپنی کسی بھی سوچ کو کسی قسم کا کوئی نام نہیں دینا چاہتا تھا وہ ان آنکھوں کو اپنے ذہن سے جھٹکتا ہوا اپنے

کمرے کی جانب بڑھ گیا

OOOOOO

کمرے میں قدم رکھنے سے پہلے اس نے اپنے آپ کو پر سکون کیا تھا وہ اپنی کسی بھی سوچ کا اثر روح تک نہیں جانے

دینا چاہتا تھا

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر کمبل میں گھسی سونے کی باکمال ایکٹنگ کر رہی تھی

یارم اپنا جیکٹ اتار کر صوفے پر پھنکتا اپنی گھڑی اور موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر شرٹ اتارنے لگا۔

اور اب وہ مسکراتے ہوئے روح کے ساتھ کمبل میں گھس کر اس پر اپنا شکنجا مضبوط کر چکا تھا

جو اس کے آنے کا اندازہ لگا کر مزید آنکھیں میچے سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی یوں اسے آپنے بے حد نزدیک محسوس

کر کے دونوں آنکھیں کھولے اسے گھورنے لگی

جب کہ وہ اس کی گھوری کو کسی بھی قسم کی اہمیت دیے بغیر اسے پوری طرح سے قید کر چکا تھا

روح کے مسلسل گھورنے پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ تو اس کی گھورتی ہوئی آنکھوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا تھا

یارم مجھے بہت سخت نیند آئی ہے سونے دیں مجھے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کی ایسی کی تیسی آرام سے پڑی رہو ورنہ میری ورنہ تمہاری ورنہ سے زیادہ خطرناک ہو گئی وہ اس کی دھمکی کی پرواہ کیے بغیر بولا

یارم میں آپ سے ناراض ہو جاوں گی بہت سخت والی اس کی شدت سے بھرپور لمس اپنے گال کے بعد گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

ہو جاؤ ناراض مجھے منانا آتا ہے اور ناک سے مکھی اور آتے ہوئے اس کے لبوں پر ایک ننھی سی گستاخی کرتا ایک بار پھر سے اس کے دونوں گولوں کو شدت سے چوم کر اس کا دوپٹہ اتار کر پھینک چکا تھا

شرم سے دوہری ہوتی روح نے ہلکی سی مزاحمت کرتے ہوئے اس کی پیٹھ پر چٹکی کاٹی

یارم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

یہ کیا بدتمیزی تھی وہ سختی سے کر کہنے لگا

یہ بدتمیزی نہیں آپ کو بدتمیزی سے روکنے کی ایک ننی سی کوشش کی تھی روح نے فورا کہا

بھاڑ میں گئی تمہاری کوشش اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر تکیے سے لگاتا سختی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

اور اس بار وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنے شدت سے بھرپور لمس کے ساتھ اس کی سانسیں تنگ کر گیا

اس کے نازک لبوں کو چومتے وہ اسے مشکل میں ڈال گیا

وہ اپنی مزاحمت پر پچھتائی تھی

اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تم سے سانس لینے کی اجازت بھی چھین لوں تو آرام سے پڑی رہو بنا کسی کوشش کے ورنہ تمہاری ہر کوشش کا میں وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی

اس کے لبوں کو آزادی بخشتے ہوئے وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا

اور اس کی دھمکی کافی کارآمد ثابت ہوئی تھی کیونکہ اس کے بعد روح پوری طرح مذاحمت چھوڑ چکی تھی

جب کہ یارم اپنی کبھی نہ ختم ہونے والی تشنگی کو مٹا رہا تھا

oooo

بہت بہت مبارک ہو شارف رپورٹس پوزیٹو ہیں معصومہ ماں بننے والی ہے۔اور تم پاپا ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی تھی کل سے ہی وہ اس کی بے چینی پر بے حد پریشان تھی

کیونکہ کل سے ہی اس نے اسے فون کر کے اتنا تنگ کر رکھا تھا کہ حد نہیں

اور اب اس خوشخبری کے بعد جہاں معصومہ نے مسکرا کر شارف کو دیکھا تھا وہی شارف ڈاکٹر کی پرواہ کئے بغیر اسے کھینچ کر سینے سے لگا چکا تھا

معصومہ اسے گھور کر رہ گئی جبکہ ڈاکٹر مسکرا دی

چلو گھر چلتے ہیں اب سے میں خود تمہارا خیال رکھوں گا تمہارے کھانے پینے کا چلنے پھرنے کا ہر چیز کا خیال میں خود رکھوں گا تمہیں تو ویسے بھی کسی چیز کا ہوش نہیں ہوتا یہ نہ ہو کہ تمہاری بے دھیانی سے میری ہونے والی بیٹی دنیا میں آنے سے پہلے ہی مجھ سے ناراض ہو جائے

میں تو ابھی سے اس کا خیال رکھوں گا شارف کمرے سے نکلتے ہوئے میں کہنے لگا تو معصومہ کو جیسے جھٹکا لگا

کیا مطلب ہے ہونے والی بیٹی وہ بیٹا بھی ہو سکتا ہے

اور ان شاءاللہ تعالی بیٹا ہی ہوگا مجھے پہلے بیٹا چاہیے تمھاری بیٹی کے لیے ہم تین چار سال بعد بھی سوچ سکتے ہیں

معصومہ آئستہ آئستہ چلتی اس کے ساتھ کہہ رہی تھی جس پر پہلے تو شارف نے منہ بنایا پھر مسکرا دیا

ہاں بابا چلو بیٹا ہی سہی ہے جو بھی ہو بس جلدی سے آجائے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے شارف نے مسکرا کر کہا

جلدی کیسے آئے گا شارف ابھی تو پورے ساڑھے آٹھ مہینے رہ گئے ہیں معصومہ اس کے ساتھ چلتی مایوسی سے بولی

کوئی بات نہیں ہم ساڑھے آٹھ مہینے اس کا انتظار کریں گے اور تمہیں بھی اپنی کیر کرنی ہوگی تاکہ ہم اسے بتا پائیں کہ ہم اس کے آنے سے پہلے ہی ان کا کتنا خیال رکھتے رہے ہیں

افکورس میں اپنا خیال رکھوں گی صرف تمہیں ہی پیار نہیں ہے اپنے ہونے والے بچے سے معصومہ نے فوراً جواب دیا

ویری گڈ وہ اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولتا جیب سے فون نکال کر تیزی سے میسج ٹائپ کرنے لگا

اب تم کیا کرنے لگ گئے ہو اسے فون پر مصروف دیکھ کر معصومہ نے پوچھا

ارے کچھ نہیں بس خضر اور لیلی کو رات اپنے گھر پر ڈنر کے لیے انوائٹ کر رہا ہوں اب اپنی خوشی اپنوں کے ساتھ ہی مناؤں گا نا یارم کو بھی فون کرتا ہوں

خضر کو میسج کرنے کے بعد وہ یارم کو فون کرنے لگا جبکہ معصومہ مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھ چکی تھی

یہ ان کی زندگی میں آنے والی پہلی خوشی تھی جسے لے کر وہ دونوں بے حد خوش تھے

دنیا میں اولاد کا احساس ہی دنیا کا سب سے خوبصورت احساس ہوتا ہے

ooooo

یارم اٹھ جائیں نا کتنا سوئیں گے وہ اس کا کندھا ہلتی بے زاری سے بولی

سونے دو روح یار تھک گیا ہوں میں وہ آنکھ دباتا شرارت سے بولا تو روح نے شرمندہ ہوتے پہلا سر جھکایا اور پھر اس کے کندھے پر چیٹ لگائی

بہت بد تمیز ہیں آپ مجھ بات ہی نہیں کرنی آپ سے

وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی تو یارم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے خود پر گراتے ہوئے اسے اپنے بازوؤں میں قید کر لیا

اب کون سی بد تمیزی کر دی میں نے زیادہ پیار بھی نہیں کرنے دیا تم نے اور اب بھی نہیں کرنے دے رہی وہ اس کی تھوڑی کو پکڑتے ہوئے اس کے لبوں پر میٹھی سی جسارت کرنے ہی والا تھا کہ روح نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا

بس بہت ہوا یارم۔۔۔۔

اٹھیں اور چلیں مجھے باہر لے کر یہاں پر قید ہونے کے لیے نہیں آئی ہوں میں

مجھے آئس لینڈ کی بہن کو ہر طرف سے دیکھنا ہے پلیز چلیں نا

وہ منت کرتے انداز میں بولی

روح میرا بچہ رات کے دس بج رہے ہیں اور یہاں کے کچھ اصول ہیں ہم رات کو باہر نہیں جا سکتے

اور اگر جائیں گے بھی تو کہاں یہ علاقہ شہر سے تھوڑے فاصلے پر ہے اور دور دور تک سوائے جنگل کے اور کچھ نہیں

ہیں سوائے یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک بڑی پہاڑی ہے

لیکن وہاں پر بھی ایک کلب ہے جہاں کا ماحول تمہیں ہر گز پسند نہیں آئے گا

غیر مذہبی ماحول ہے تمہیں پسند آنے کے کوئی چانسز ہی نہیں ہیں وہاں پر شراب سگریٹ جو اسب کچھ چلتا ہے

میرا نہیں خیال کہ تم وہاں جانا پسند کرو گی

یارم نے تفصیل سے بتایا تو روح نے منہ بنا لیا

یہاں قریب قریب سے ہی گھوم کر واپس آجائیں گے پلیز چلے نہ روح معصوم سی شکل بنا کر بولی تو یارم کو منانا ہی پڑا

ٹھیک ہے چلو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو یہاں جوتوں کی آواز پیدا کرنے کی بھی

اجازت نہیں ہے یہ نہ ہو کہ ابھی ہوٹل سے نکلے اور صبح جیل سے ملے

یارم میں کبھی جیل نہیں گئی۔لگے ہاتھ وہ بھی دیکھ لیں گے وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی بولی

یارم کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ کھلی تھی

جب کہ روح جلدی سے اس کے ڈمپل پر بوسہ دیتی پھرتی سے اس کے قریب سے اٹھناہی چاہتی تھی کہ یارم نے اسے پکڑ لیا

اور پھر جارحانہ انداز میں اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے شدت سے بھرپور بوسہ لیا

ایسے کیا جاتا ہے پیار وہ شرارت سے آنکھ دباتا بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ بولا

مجھے نہیں سیکھنا آپ کا جارحانہ پیار وہ منہ بناتی باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی

لیکن مجھے سیکھانا ہے یارم اس کے پیچھے جاتا شرارت سے بولا

ارے کہا نہ نہیں سیکھنا وہ اسے گھور کر بولی

پر میں نے بھی تو کہا کہ مجھے سکھانا ہے اپنی ننھی بیوی کو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا اپنا کمرہ لاک کرتے ہوئے بولا

تو روح تیز قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی جانب جا چکی تھی۔

اف کتنی جلدی ہے اس لڑکی کو باہر جانے کی وہ نفی میں سر ہلا سیڑھیاں اترنے لگا جب روح کو آخری سیڑھی پر کچھ حیران ساتھ کھڑے دیکھا

کیا ہو گیا جانے من یہاں کیوں رک گئی

یارم میں نے ابھی اس کڈنیپر کو یہاں دیکھا جو دبئی میں شونو کو اغوا کرنے والا تھا اس نے جلدی سے بتایا

روح میں نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی کڈنیپر ہو ضروری تو نہیں کہ وہ شونو کو اغواہی کرنے والا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کوئی اور ہو خیر چھوڑ چلو باہر چلتے ہیں

چلو ریسیپشن سے گاڑی کی چابی بھی لینی ہے

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے اسے اپنے ساتھ لے گیا روح نے پھر ایک نظر دوبارہ پیچھے دیکھا تھا

لیکن یارم نہیں چاہتا تھا کہ وہ کہیں بھی اور دیکھیں اس کا دھیان تو صرف اپنے یارم پر ہونا چاہیے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے یارم نے اسے اس بات کا احساس بھی دلایا تھا

جب کہ روح اسے گھورتے ہوئے بے ساختہ مسکرائی اور اس کے ساتھ چل دی

oooo

یارم کیا یوں ہی چلے گے اتنے آہستہ آہستہ وہ بہت سلو گاڑی چلا رہا تھا تاکہ کسی قسم کی کوئی آواز پیدا نہ ہو اور ان کے ہاتھوں کسی قسم کا کوئی قانون نہ ٹوٹے۔

لیکن روح تو اس کی سلو سپیڈ پر حیران تھی

ہاں ہم ایسے ہی جائیں گے کیونکہ یہاں کے قانون بہت سخت ہیں یارم نے دہرایا

تو روح نے منہ بنالیا

یارم یہ سفر میری زندگی کا سب سے بورنگ سفر بنا رہے ہیں آپ

اس طرح سے چپ چاپ بالکل خاموش اور اتنے آہستہ اسے کم از کم یارم سے اس سے یہ امید نہیں تھی

تمہیں پتا ہے جانے من جب دو محبت کرنے والے سفر پر نکلتے ہیں نا وہ رستے یا گاڑی کی سپیڈ کو نہیں دیکھتے

بلکہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں

ایک دوسرے میں کھو جاتے ہیں

وہ ایک دوسرے کے علاوہ کسی اور سے بات کرنا پسند ہی نہیں کرتے

کسی اور کے بارے میں سوچنا پسند نہیں کرتے

تم کیا بے کار میں کبھی رستوں پر تو کبھی گاڑی کی سپیڈ پر گھور کر رہی ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر چومتے ہوئے بولا

تمہیں تو چاہیے کہ تم اپنا سارا دھیان مجھ پر لگاؤ

صرف مجھے دیکھو مجھے سوچو تم آگے پیچھے کی چیزوں پے دھیان نہیں دو

اگر تم ان سب میں بزی ہو جاو گی تو کیا فائدہ ہے اس لونگ ڈرائیو کا جب میرا پارٹنر ہی میرے ساتھ خوش نہیں ہے

یارم نے اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں کہا کہ روح شرمندہ ہو گئی

نہیں یارم میں بہت خوش ہوں آپ کے ساتھ آکر میں تو یہ کہہ رہی تھی کیا آپ نے کبھی اتنی آہستہ گاڑی ڈرائیور نہیں کی

اور نہ ہی ہم نے کبھی ایسا سفر کیا ہے جس میں اتنی کم باتیں کی ہوں

ہاں ڈارلنگ یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن ہم آہستہ اور کم باتیں اس لیے کر رہے ہیں کیونکہ تم نے دونوں شیشہ کھول دیے ہیں اس سے ممکن ہے کہ آواز باہر جائے اور کوئی اصول ٹوٹے تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا

یارم آپ ڈان ہیں داڈیول آپ کے سامنے یہ سب کیا اہمیت رکھتا ہے وہ اسے دیکھتے ہوپے یاد دلانے لگی یارم مسکرایا

میں خود اصولوں پر چلنے والا بندہ ہوں روح مجھے رول توڑنے والوں لوگوں سے الجھن ہوتی ہے لوگ ہمارے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتے ہیں

توہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان کے بنائے ہوئے اصولوں کو مد نظر رکھیں

ان کے اصولوں کا احترام کرے یارم نے مسکرا کر اسے اپنی بات کا مطلب سمجھایا تھا

روح اس کی بات سن کر مسکرادی

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یارم جس طرح سے ہم خود اصول بناتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب اس کی پیروی کریں

ہمیں دوسروں کے اصولوں کی بھی اسی طرح سے پیروی کرنی چاہیے۔

اگر ہمیں یہ مان ہے کہ لوگ ہمارے اصولوں پر چلیں گے تو پہلے ہمیں بھی کسی کے اصولوں پر چلنا پڑے گا

لیکن پھر بھی گاڑی کی سپیڈ بہت کم ہے اس کی بات کی تاکید کرتے ہوئے وہ پھر سے بولی تو یارم بے ساختہ مسکرادیا۔

ہاں جانو یہ بات تو تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو پانچ کلومیٹر کا سفر مجھے بھی بہت لمبا لگ رہا ہے

ان کا ارادہ پہاڑی کی طرف جانے کا تھا اور پھر وہی تھوڑی دیر ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار کر واپس آجانے کا

لیکن یہ سفر ان کے لئے بہت لمبا ثابت ہو رہا تھا

جگہ جگہ بوٹ لگے تھے کہ گاڑی کی سپیڈ کم رکھی جائے اور آواز پیدا کرنے سے گریز کیا جائے

اور رات کے وقت ان راستوں پر نکلے ہی نہیں جنگل خطرناک ہے

اور ایسے میں ان اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے آگے کی طرف سفر کرنا بھی اپنے آپ میں ایک بہت مشکل کام تھا

روح باہر کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا جب اچانک یارم نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی

کیا ہوا یارم آپ نے گاڑی کی سپیڈ اچانک اتنی تیز کیوں کر دی

اس سے آواز پیدا ہو سکتی ہے روح نے فوراً کہا تھا

یہاں جنگلی جانور ہیں ،ہمیں جلدی یہاں سے نکل جانا چاہے روح یہ ہم پر حملہ کر سکتے ہیں

اگر تم گاڑی کا شیشہ بند کر سکتی تو ہمارے لئے آسانی ہوتی لیکن اس سے تمہاری طبیعت خراب ہو جاتی ہے

اسی لیے میں نے گاڑی کی سپیڈ تیز کی ہے

یارم وہ کیا تھا۔۔۔؟

جو ابھی یہاں سے نکلا اس کی بات کو کاٹتے ہوئے روح نے اپنی گاڑی کے سامنے سے کسی تیز چیز کو نکلتے دیکھا

جو سفید رنگ کی تھی

۔وہ سفید چیتا تھا یہ دنیا میں بہت کم ہیں لیکن سوئزر لینڈ کے جنگلوں میں یہ بہت ہیں یا یوں کہہ لو کہ سوئزر لینڈ کے جنگل ہی ان کا اصل گھر ہیں

ایک وقت تھا کہ جب یہ دنیا سے ختم ہو گئے تھے پھر نہ جانے کتنے سالوں کے بعد انہیں سوئٹزر لینڈ کی پہاڑیوں پر پایا گیا

پھر یہ لوگ ان کی اس نسل کی حفاظت کرتے ہیں یہ بہت نایاب ہوتے ہیں

ان میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ ایک ہی وار سے اپنے شکار کو ختم کر دیتے ہیں

یارم نے تفصیل بتاتے ہوئے اسے ڈرا دیا تھا

لیکن اس کی کوئی بات جھوٹ نہیں تھی اور روح کو ڈرانے کا بھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا

وہ تو بس روح اس سے جو بھی سوال پوچھتی وہ اس کا صحیح جواب دے دیتا تھا لیکن اس بار اسے سچ بتا کر تھوڑا پچھتا رہا تھا

کیونکہ روح بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی جب اچانک اس نے ایک سفید چیتا سامنے سڑک پر بھاگتے ہوئے اس طرف آتا دیکھا

گھبراؤ مت روح کچھ نہیں ہو گا

وہ اس طرح سے حملہ نہیں کرتے یارم نے اسے سمجھانا چاہا

لیکن اس چیتے کو اس طرف بڑھتا دیکھ کر روح نے فوراً یارم کے سینے میں اپنا منہ چھپایا تھا بر وقت یارا گر گاڑی کر نہ سنبھالتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا

یارم واپس چلیں مجھے آگے کہیں نہیں جانا وہ گھبرا کر بولی تو اس سنگین سچویشن میں اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ کھلی تھی۔

روح اگر تم اس طرح سے میرے ساتھ لگی رہو گی تو گاڑی چلانے کی بجائے میری نیت بری طرح سے خراب ہو گئی جو کہ ہو رہی ہے اور پھر ہم دونوں ان سفید چیتوں کا ڈنر بن جائیں گے

یارم نے شرارت سے اس کے کان میں سرگوشی کی جبکہ اس طرح سے گاڑی سنبھالنا ایک مشکل ترین کام تھا

اور اس کی پوری بات سننے کے بعد روح اس کے سینے سے ذرا سا منہ نکال کر ایک بار پھر سے سامنے سرک کو دیکھتے ہوئے سیدھی ہوئی

اور گاڑی کا شیشہ آدھے سے زیادہ بند کر لیا

ایم سوری یارم مجھے ضد نہیں کرنی چاہیے تھی ہمیں اس وقت باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے تھا

سوری یارم میری وجہ سے ہم یہاں اتنی خطرناک جانوروں کے بیچ آگئے آپ گاڑی واپس مڑے ہم واپس ہوٹل چلتے ہیں

رات تو رات یہاں تو دن کو بھی کوئی نہ آئے ہم واپس چلتے ہیں وہ کافی خوفزدہ اس سے کہہ رہی تھی۔

میرا بچہ اتنی سی بات پے ڈر گیا ہم واپس تو چلیں گے روح لیکن یہاں سے گاڑی موڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے ہمیں تھوڑا اور جانا ہو گا

وہ نرم سے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر سمجھاتے ہوئے بولا۔ تو روح خوف سے اس کا بازو تھام کر کبھی سڑک کی جانب دیکھتی تو کبھی اس کی جانب

وہ اندر ہی اندر بہت پچھتا رہی تھی

اس لیے یارم کے ساتھ اس طرح کی خطرناک جگہ کیوں آئی

یہ کوئی اس کا ملک تھوڑی تھا جہاں جب دل چاہے وہ منہ اٹھا کر چل دی اس جگہ کے کچھ اصول تھے اور یہ جگہ بہت خطرناک بھی تھی

اس نے اپنی وجہ سے یارم کو بھی بہت بڑی مصیبت میں ڈال دیا تھا جس کا اسے بہت افسوس تھا

یہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا

یارم اس کی ہر ضد پوری کرتا تھا تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی

۔لیکن اب تو غلطی ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی یارم نے ایک بار بھی یہ بات جتائی نہیں تھی بلکہ وہ تو بہت محبت سے اسے ٹریٹ کر رہا تھا

یارم پلیز بھی آپ بھی اپنی طرف شیشہ بند کریں مجھے ڈر لگ رہا ہے وہ شیشے کو کھلا دیکھ کر بولی

ہاں میرا بچہ میں ابھی بند کر دیتا ہوں تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں میں ہو نا تمہارے ساتھ

یارم نے بہت نرمی سے

جب اچانک کوئی چیز بھاگتی ہوئی ان کی گاڑی کی سائیڈ سے ٹکرائی روح کا نتی تھی کہ وہ سفید چیتا ہی ہے اس کہ بے ساختہ چیخ بلند ہوئی اور اس لے ساتھ وہ یارم سے چیپک گئی

لیکن یارم نے گاڑی روکی نہیں اب بھی گاڑی آگے کی طرف ہی بھر رہی تھی اور اب تھوڑا سا مزید آگے جانے کے بعد اب گاڑی موڑنے کی جگہ ملتے ہی اس نے گاڑی موڑ لی تھی

جان اب کوئی جانور نہیں ہے یارم نے سرگوشی کی

پتا نہیں دنیا کے سارے خطرناک جانور ہمارے پیچھے ہی کیوں پڑے ہیں

پہلے آئز لینڈ میں وہ انسان نما پتا نہیں کیا چیز تھی

اور اب یہ سفید چیتا

ہم آئندہ کہیں نہیں جائیں گے اپنے گھر پر ہی رہا کریں گے دبئی میں۔مجھے جانا ہی نہیں ہے کہیں پھر بھی اس سے تو بہتر دبئی ہے

جہاں ہم پر سکون ہو کر تو رہ سکتے ہیں

وہاں کے جنگلوں میں کوئی جنگلی جانور نہیں ہوتا

اس سے تو بہتر وہی جگہ ہے روح نے اس کی طرف کا شیشہ بھی بند دیکھ کر اب مطمئن انداز میں کہا۔

ہاہاہا روح میری جان وہاں پر بھی بہت سے جنگلی جانور ہیں

تم نے دبئی دیکھا ہی کہاں ہے جب دیکھو گی تب پتہ چلے گا خیر تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ جب تب میں ہوں تمہیں انچ بھی نہیں آئے گی

روح تم یارم کاظمی کی رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہو اپنی آخری سانس تک حفاظت کروں تمہاری میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے یا گھبرانے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے تمہیں کچھ نہیں ہو گا وہ نرمی سے سمجھاتے ہوئے مسکرا کر بولا

آئی ایم سوری یارم میں نہیں جانتی تھی کہ یہاں کچھ ایسا ہو گا ے مجھ سے غلطی ہو گئی تو پلیز مجھے معاف کر دیجیے میں آئندہ کبھی ایسی ضد نہیں کروں گی وہ معصومیت سے بولی

مجھے پتا ہے میری جان تمہیں پتا نہیں تھا ورنہ میری روح جائز ضد نہیں کرتی لیکن تمہیں بار بار سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے

میں جانتا ہوں کہ تم اس جگہ سے پوری طرح ناواقف ہو اور اب تو ہم واپس جا رہے ہیں پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے

وہ گاڑی دوبارہ سے ہوٹل کے راستے پر ڈالتا ہوا بولا

راستہ پہاڑی کے چاروں طرف گھوم رہا تھا

جس سے نیچے موجود ہوٹل صاف نظر آ رہا تھا جس میں بے شمار روشنیاں جل رہی تھی لیکن اب بھی وہ کافی فاصلے پر تھا

اس کے تو وہم و گمان بھی ہمیں بھی نہیں تھا کہ ہوٹل کے ایریا کے قریب ہیں اتنے جنگلی جانور موجود ہوں گے

○○○○○

ہوٹل میں واپس آنے کے بعد اس نے قسم کھالی تھی رات تو رات وہ دن میں بھی کبھی باہر نہیں نکلے گی

جب تک وہ واپس نہیں چلے جاتے یارم اس قدر پریشان ہو رہا تھا وہ تو اسے یہاں خوش رکھنے آیا تھا

اور یہاں وہ اتنی خوفزدہ ہو چکی تھی

وہ بھی سفید چیتوں سے جو کہ چیتے کی سب سے معصوم نسل ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے خطرناک نسل بھی تھی

لیکن سویزرلینڈ کے لوگوں کے لیے یہ اتنا خطرناک نہیں تھا

یہ ایک ایسا جانور تھا جس کے ساتھ چھیڑ خانی کے بعد وہ حملہ کرتا ہو ورنہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا تھا

اپنے آپ سے ہی مطلب رکھتا تھا

ہوٹل کے اتنا قریب ہونے کے باوجود بھی جنگلی جانوروں نے کبھی ہوٹل کے لوگوں پر حملہ نہیں کیا تھا

سوئیزرلینڈ کی حکومت انہیں پسند کرتی تھی یہاں تک کہ جنگل میں بہت سارے حفاظتی انتظامات بھی کیے گئے تھے

تاکہ جنگل میں رہنے والے جانوروں کو کوئی مسئلہ نہ ہو

یہاں پر جانوروں کو رکھنے کے بھی کچھ اصول تھے

اگر یہاں پر ایک جانور کو پالتو جانور کے طور پر پالا جائے تو یہ ان لوگوں کا اصول تھا کہ وہ ایک نہیں بلکہ دو ہوں گے

مطلب کے جوڑی کی صورت میں یہاں کے لوگوں کو اکیلا جانور پالنے کی اجازت نہیں تھی ان لوگوں کے خیال سے

اس طرح سے اکیلا جانور خود کو تنہا محسوس کرتا تھا

اس لیے یہاں پر صرف اور صرف جوڑی کی صورت میں ہی جانور رکھنے کی اجازت تھی

یہ بھی ان لوگوں کے اصولوں میں شامل تھا

اسی لئے تو وہ شونو کو یہاں نہیں لایا روح کی اتنی ضد کرنے کے باوجود بھی اس نے اس کی بات نہیں مانی تھی۔

کیونکہ وہ کسی بھی جگہ کے اصول نہیں توڑنا چاہتا تھا

وہ خود اصول رکھنے والا انسان تھا اسے اصول توڑنے والے لوگ خود بھی پسند نہیں تھے ایسے میں اس کا کسی جگہ کا اصول توڑنا اس کی شان کے خلاف تھا

○○○○○○

صبح ہوتے ہی یارم نے اسے ایک بار پھر سے باہر چلنے کو کہا

نہیں یارم ہم کہیں نہیں جائیں گے ہمیں جتنے دن رہنا ہے یہی پر رہتے ہیں

اور پھر واپس چلتے ہیں

میری جان کیا ہو گیا ہے تمہیں ہم یہاں گھومنے پھرنے آئے ہیں اور میں نے تمہیں بتایا کہ وہ جانور اتنا خطرناک نہیں تھا جتنا کہ تم سمجھی

نہیں یارم وہ جانور بہت خطرناک تھا وہ چیتا تھا اور چیتے معصوم نہیں ہوتے کو چیر پھاڑ کر ہی دم لیتے ہیں

مجھے کہیں نہیں جانایہی پر رہنا ہے اور خبر دار جو آپ بھی کہیں باہر نکلے اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ جگہ اتنی خطرناک ہے تو میں کبھی یہاں نہیں آتی

اچھا بابا اب ہم اس طرف نہیں جائیں گے ہم دوسری کسی جگہ گھومنے چلتے ہیں اور اب تمہارا سفر بورنگ بھی نہیں ہو گا میں وعدہ کرتا ہوں

ہم بہت انجوائے کریں گے یارم نے اس کا چہرہ ہاتھوں می تھامتے ہوئے کہا تو روح تو ماننا ہی برا

ٹھیک ہے فریش ہو کر چلتی ہوں لیکن وعدہ کریں کہ ہم اس طرف نہیں جائیں گے روح نے پھر سے یقین دہانی چاہیے یارم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے یقین دلایا جس کے اتھ ہی وہ اس کے لبوؐں پر جھکا ہلکی سی جسارت لر گیا جس کا روح نے نیبرا نہیں منایا اور روح فائنلی تیار ہونے چلے گی

وہ نہا کر باہر نکلی تو یارم یہاں نہیں تھا یقین ریسیپشن سے چابہ لینے گیا ہو گا یہاں کے ہوٹلوں کے بھی عجیب اصول تھے

اپنی گاڑی لانا بالکل الاوُڈ نہیں تھا

جہاں بھی جانا تھا ہوٹل کے گاڑی میں جانا تھا وہاں ڈرائیور بھی موجود تھا اگر چاہیں تو اسے بھی لے کر جا سکتے تھے اور اگر ان کے مہمان پرائیویسی چاہتے ہیں تو وہ گاڑی خود ڈرائیو کر سکتے ہیں

بس ان کے پاس لائسنس ہونا چاہیے

اور یارم کو اپنی پرائیویسی بے حد عزیز تھی۔

وہ کھڑکی پہ کھڑے یارم کا انتظار کرنے لگی جب باہر کی جانب جاتے راستے پر اسے پھر سے وہی کل والی لڑکی نظر آئی

لیکن اس وقت وہ کافی پریشانی سے کسی کی منتیں کر رہی تھی وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی بری طرح سے رو رہی تھی

جبکہ دوسرا شخص اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا جسے وہ پہچان نہیں پائی لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جب اس نے اس لڑکی کو تھپڑ مارا

وہ اس لڑکے کا چہرہ بھی دیکھ چکی تھی یہ تو وہی تھا جو دبئی میں اس سے ملا تھا اور پھر کل رات بھی تو روح نے سے دیکھا تھا

وہ اس لڑکی کو کیوں مار رہا تھا بلا اس کے ساتھ اس کی کیا دشمنی تھی

وہ اس کے ساتھ اتنا جارحانہ سلوک کیوں کر رہا تھا

وہ اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک دروازہ کھلا اور یارم اندر داخل ہوا۔

چلو جان میں تمہیں سوئٹزرلینڈ کی ایک بہت ہی خوبصورت جگہ پر لے کر جانے والا ہوں وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا تھا

یارم اس طرف دیکھیں وہ کڈنیپر جو شاید کڈنیپر نہیں ہو گا وہ لڑکی کو مار رہا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامے سے تیزی سے کھڑکی کے قریب لائی تھی

لیکن یہ کیا جیسے ہی یارم نے باہر دیکھا وہ لڑکی اس کے گلے لگی بڑی بے باکی اور خوشی کا اظہار کر رہی تھی

روح بے بی گندی بات یہ تم کیا دیکھ رہی ہو وہ ہز بینڈ وائف رومانس کر رہے ہیں وہ تو یہاں چھپ چھپ کر ان کو دیکھ رہی ہو

کتنی غلط بات ہے روح اس کے چہرے کے ایکسپریشن چینج ہوتے دیکھ یارم نے شرارت سے کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

نہیں یارم وہ دونوں ایسا ویسا کچھ نہیں کر رہے تھے وہ لڑکا اس لڑکی کو مار رہا تھا میں نے خود دیکھا ہے

اسے مارتے ہوئے روح نے یقین دلاتے ہوئے کہا اسے خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ اچانک ہو کیا گیا ہے ابھی تو وہ لڑکا اتنا غصہ کر رہا تھا اس پر

یہاں تک کہ بے دردی سے اس کے منہ پر تھپڑ تک مارا تھا

اور اب کیسے اسے اپنے گلے سے لگائے شاید بہلا رہا تھا یا منا رہا تھا لیکن لڑکی کے چہرے پر خوشی تھی

روح ہمیں کیا مطلب ہے کہ کوئی کیا کر رہا ہے وہ دونوں رومانس کریں یا ایک دوسرے کو جان سے مار ڈالے ہمارا ان سے بھلا کیا لینا دینا

ہمیں تو بس اپنے ہنیمون ٹور کو خوشگوار بنانا ہے

اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں کے قریب لے جاتے ہوئے یارم نے محبت سے کہا اور اس کی انگلیوں کو چوم کر اس کا ہاتھ تھامے باہر چلنے کا اشارہ کیا

ویسے یارم ہم کہاں جارہے ہیں اپناز کاف سیٹ کرتی ہوئے روح پھر سے پوچھنے لگی جبکہ ڈارک بلوز کاف میں اس کا حسین چہرہ کسی حسین پری سے کم نہیں لگ رہا تھا

یارم مدہوش سا اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو چوم گیا

۔روح حیرت اور صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی

وہ تو اس سے عام سوال کررہی تھی اور یہاں پر بھی وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا آپ کبھی نہیں سدھر سکتے وہ غصے سے پٹکتی باہر نکل گئی

جب کہ اپنی بے اختیاری پر وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے ہی کمرے سے نکلا

ooooo

ooooo

تم باہر رکو میں چابی لے کے آتا ہوں۔اس کے چہرے کو نرمی سے چھوتے یارم مسکرا کر ریسپشن کی طرف چلا گیا۔

اور روح ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی۔

باہر اسے وہی لڑکی گرین کلر کی شارٹ سی ڈریس میں کھڑی نظر آئی۔

شاید وہ کسی کا انتظار کررہی تھی

شاید اسی کا جو کل رات اس لڑکی کو مار رہا تھا۔

کیونکہ بعد میں یہ لڑکی اس کے گلے لگی ہوئی تھی۔

وہ اسے نظرانداز کرتی یارم کا انتظار کرنے لگی۔جب وہ لڑکی ایک نظر اسے دیکھ کر اس کی طرف چلی آئی

تم پاکستان سے ہونا۔۔! وہ اردو میں کہتی اس سے محاطب تھی

یہ پہلی لڑکی تھی جو یہاں اسے اردو بولتی نظر آئی

ہاں میں پاکستان سے ہوں روح نے جواب دیا۔وہ ادھی برہنہ لڑکی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن یہ خود اس کے قریب چل کر آئی تو وہ اسے اگنور نہ کر سکی

واو۔۔یار میری بہت خواہش ہے پاکستان آنے کی پاکستان میں کہاں سے ہو تم ویسے میرا نام خوشی ہے اور تمہارا۔۔۔؟ وہ اس سے فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

کم از کم روح کو تو ایسا ہی لگا۔

میرا نام روح یارم کاظمی ہے ویسے تو میں ملتان سے ہوں لیکن میرے شوہر دبئی سے ہیں

اور میں بھی ان کے ساتھ دبئی میں ہی رہتی ہوں۔روح نے اسے جواب دیے پتے ہوئے بتایا

میرا بوائے فرینڈ بھی وہیں ہوتا ہے۔اور میں یہاں اس سے اتنی دور۔وہ مایوسی سے کہتی اسے مزید بتانے لگی۔

جبکہ لفظ بوائے فرینڈ پر روح کا موڈ آف ہونے لگا ویسے بھی اس لڑکی سے مل کر اسے خاص خوشی نہیں ہوئی تھی

اور بوائے فرینڈ کا مطلب تو وہ بھی بہت بہتر طریقے سے سمجھتی تھی۔

ایسا رشتہ جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

اور یارم کی نظر میں اس کا مطلب طوائف تھا۔ بلکہ وہ طوائف کو گرل فرینڈ سے بہتر کہتا تھا جو کام طوائف پیسے لے کرتی ہے وہ کام یہ لوگ محبت کا نام دے کر فری میں کرتے ہیں

اسے اس لڑکی سے بات کرنا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن یہ لڑکی کافی باتونی تھی۔

تو تم شادی کب کر رہی ہو۔ میرا مطلب ہے شادی کے بعد بھی اپنے شوہر یے ساتھ دبئی میں آجانا روح نے کہا۔

شادی۔۔۔ میں تو کب سے تیار ہوں لیکن وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا اور ویسے میں ہمارا مذہب الگ ہے اس کا مذہب اسے مجھ سے شادی کی اجازت نہں دیتا۔ وہ پھر مایوس ہونے لگی

جبکہ روح کا دل چاہا کہ اسے لڑکی کو بتائے کہ اگر مذہب اس طرح ملنے کی اجازت دیتا ہے ایک ساتھ رہنے کی اجازت دیتا ہے یوں نامحرم رشتہ رکھنے کی اجازت دیتا ہے مگر شادی کی نہیں تو تم اس دنیا کی سب سے بڑے بے وقوف ہو۔ لیکن وہ نہیں کہہ پائی۔

وہ لڑکی کوئی چھوٹی دی بچی نہیں تھ اپنا بُرا بلا سمجھ سکتی تھی پھر وہ کیونکہ دخل اندازی کرتی۔

اچھا روحی میری دوست بنو گی وہ کیا ہے نہ میرا کوئی دوست نہیں ہے

پلیز تم میری دوست بن جاؤ یار میں یہاں بہت بور ہو رہی ہوں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے اصرار کرتے ہوئے بولی

جب کہ روح تو اس کے منہ سے روحی سن کر ہی پریشان ہو گئی تھی

یہ نام اس کے لئے نیا نہیں تھا اس طرح سے اسے کوئی تو مخاطب کرتا تھا لیکن اسے یاد نہیں آیا لیکن کوئی تھا بہت عزیز

تم مجھے روح کر بلاؤ روح نے فوراً جواب دیا تھا

کیوں میرا روحی کہنا تمہیں اچھا نہیں لگا وہ مایوس ہو کر پوچھنے لگی

نہیں تم مجھے روحء ہی بلاؤ مجھے خوشی ہوگی روح نے اس کی مایوسی دور کرنے کے لئے مسکرا کر کہا

وہ بھی تو تمہیں کہتا ہے وہ بڑبڑائی تھی

کون روح نے پوچھا

تمہارا ہسبینڈ وہ سر پہ ہاتھ مارتے مسکرا کر بولی

نہیں وہ مجھے میرے نام سے بلاتے ہیں انہیں میرا نام بہت اچھا لگتا ہے روح نے فوراً جواب دیا

ہاں تمہارا نام بہت پیارا ہے یونیک سا مجھے بھی بہت پسند ہے لیکن میں اپنے سارے دوستوں کو کسی نہ کسی نکنیم سے بلاتی ہوں لیکن تمہیں میرا دیا ہوا نام پسند نہیں آیا اور وہ مسکرا کر کہنے لگی

جب کہ اس بار روح اس کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکی تھی

ooooooo

میں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں اور تم یہاں کھڑی ہو پیچھے سے ایک سرد سی آواز نے انہیں پیچھے دیکھنے پر مجبور کر دیا

کم ڈارلنگ اس سے ملو یہ ہے میری نہیں دوست روح ہے

ابھی ابھی ہماری دوستی ہوئی ہے یہ بہت اچھی ہے پاکستان سے آئی ہے یہاں اور اتفاق دیکھو پاکستان سے اس کا تعلق ملتان سے ہے

جہاں تم رہتے تھے اور اب دبئی میں رہائش پذیر ہے اپنے ہزبینڈ کے ساتھ یہ بھی

خوشی مسکراتے ہوئے بولی

جب درک نے اسے گھور کر دیکھا جیسے وہ اسے آنکھوں سے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا ہوں

اور روح یہ میرا بوائے فرینڈ ہے میں ہندو ہوں اور یہ مسلم اس لیے ہم شادی نہیں کر سکتے لیکن ساتھ تو رہ سکتے ہیں نہ

خوشی اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی

ہو گی تمہاری بکواس ختم وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے بولا۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی ویسے ہم دبئی میں بھی ایک بار مل چکے ہیں وہ اسے گھور کر روح کی جانب متوجہ ہوا تو روح نے ہاں میں سر ہلایا

جی آپ میرے ڈوگی سے بات کر رہے تھے شاپنگ مال میں روح نے فورا کہا تھا

معصومہ کو جانتی ہوں گی آپ وہ آپ کی دوست ہے یہ ڈوگی اسی کے پاس تھا اور تب میری اس کے ساتھ کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی

بس اسی لئے مجھے دیکھ کر میرے پاس آ گیا میں اور معصومہ ایک ہی بلڈنگ میں بالکل آمنے سامنے رہتے ہیں

اس نے تفصیل سے بتایا تو روح کے چہرے پر اجنبیت کی جو لہر تھی وہ ختم ہوئی

اسی لیے تو میں بھی سوچ رہی تھی کہ میرا ڈوگی آپ کے پاس کیسے چلا گیا جب کہ وہ تو کسی کے ساتھ اس طرح سے اٹیچ نہیں ہوتا

وہ صرف انہیں لوگوں سے ملتا ہے جنہیں وہ جانتا ہے

شاید اسی لئے آپ کے پاس چلا گیا ہو گا

روح نے مسکراتے ہوئے کہا کہ جب کے درک خوشی کو چلنے کا اشارہ کر رہا تھا

ооооо

یارم نے دور سے روح کو کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھا

پتا نہیں کون تھی وہ لڑکی لیکن کافی آزاد خیال تھی

یہ بات وہ اس کی ڈریسنگ سے پتہ لگا چکا تھا

اور اُس کے چہرے کی بے زاری بتا رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ رک کر کچھ خاص خوش نہیں ہے اسی لیے وہ جلدی جلدی گاڑی لے کر اس کے قریب جانا چاہتا تھا

جب اس لڑکی کو کسی لڑکے کے ساتھ جاتے دیکھا

یہ لڑکا کون تھا وہ پہچان چکا تھا

لیکن وہ روح کے پاس کیوں کھڑا تھا اس سے بھلا کیا کہہ رہا تھا وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے روح کے پاس آ کر رکا

کیا کہہ رہے تھے وہ لوگ۔۔۔!

یارم وہ لڑکا کوئی کڈنیپر نہیں ہے بلکہ معصومہ کا پڑوسی ہے اس نے ابھی مجھے بتایا کہ وہ پہلے سے ہی جانتا تھا تبھی تو شاپنگ مال میں اس کے پاس چلا گیا اور ہم سمجھے کہ وہ میرے شونو کو اغوا کرنے والا ہے

روح سر پہ ہاتھ رکھ کے مسکراتے ہوئے اسے تفصیل بتانے لگی

اچھا چھوڑو اور وہ ان لوگوں سے جتنا فاصلہ بنا کے رکھو گی اتنا ہی بہتر ہے عجیب سے لوگ ہیں مجھے تو کچھ خاص پسند نہیں آئے

اور جہاں تک مجھے پتہ چلا ہے یہ لڑکا کوئی جوا وغیرہ کھیلتا ہے میرا مطلب ہے کہ سٹہ بازی کرتا ہے اس کے ساتھ یہ لڑکی بھی شامل ہے

ہوٹل کا مینیجر بتا رہا تھا کہ یہ لڑکا کافی پر اسرار ہے

ہمیں اس سے فاصلہ بنا کر رکھنا چاہیے

چھوڑیں یارم ہمیں کیا لینا دینا وہ لڑکا کیسا ہے اور یہ ہوٹل کے لوگ بھی ناں عجیب ہوتے ہیں کسی کو بھی کچھ بھی کہنا شروع کر دیتے ہیں

مجھے تو لڑکا ٹھیک ٹھاک لگا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں بنا شادی بنا نکاح کے اور وہ لڑکی ہندو ہے اور وہ لڑکا مسلمان کیا ہمارا مذہب اجازت دیتا ہے ایسا کرنے کا

روح آج کے زمانے میں مذہب کون دیکھتا ہے ان لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کا مذہب کیا ہے

ان لوگوں کو صرف اور صرف اپنے انجوائمنٹ سے فرق پڑتا ہے خیر چھوڑو ان سب چیزوں کو جانے من چلو تمہیں چاند ستاروں کی دنیا میں لے کر چلوں۔

سوئیزرلینڈ کی سب سے خوبصورت جگہ تمہارا انتظار کر رہی ہے

اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے وہ جھکنے ہی والا تھا کہ روح نے اسے جگہ کا احساس دلایا کہ ہٹل کے باہر کھڑے تھے

اور یہاں بھی یارم کی بے باکیاں عروج پر تھی

ہاں تو میں اپنی بیوی سے سے پیار کر رہا ہوں کسی غیر سے تھوڑی کر رہا ہوں وہ اس کی گھوری کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

اچھا بابا بس بس اب ساری دنیا کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ کی بیوی ہوں چلیں جہاں چلنا ہے

اور اللہ کا واسطہ ہے وہاں جاکے اپنا یہ بیوی نامہ مت شروع کر دیجیے گا اس کی دن بہ دن بڑھتی بے باکیوں پر روح اچھی خاصی پریشان تھی

بیوی نامہ کھولنے کے لیے ہی تو لے کر جا رہا ہوں تمہیں اپنے ساتھ وہ آنکھ دباتا شرارت سے بولا تو روح اسے گھور کر رہ گئی

جان من رات بھر یہ جتنا چاہے مجھے گھور لینا تم پر کوئی پابندی تھوڑی ہے وہ اسے گاڑی میں بٹھاتا پھر شرارت پر انداز میں بولا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی روح کے چہرے پر مسکراہٹ کھیلی

آپ لاعلاج ہیں وہ گاڑی میں بیٹھ کر مسکراتے ہوئے بولی

بالکل غلط میرا علاج تم ہو اگر تم ٹھیک سے مجھے پیار کرو ٹھیک سے میرا خیال رکھو تو مجال ہے جو میں ذرا سا بھگڑ جاؤں

یارم مسکراہٹ دباتا اس کی بات اپنے انداز میں لے گیا جبکہ روح کو اب خاموش رہنا ہی زیادہ بہتر لگ رہا تھا

ooooo

ان کا سفر کافی لمبا ہو چکا تھا

یارم اسے کہاں لے کر جا رہا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا

کیونکہ یہ جگہ اس کے لئے بہت انجان تھی اس جگہ کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی

اب تو یارم کا ہی سہارا تھا وہ اسے جہاں بھی لے جائے اور یہاں تو کیا ہر جگہ یارم ہی اس کا سہارا تھا

ہاں لیکن تجسس ضرور تھا کہ اس بار وہ اسے کہاں لے کر جانے والا ہے

یارم اب تو آپ بتا دیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں ورنہ مجھے اتنا متجسس نہ کریں کیا آپ نے کوئی پلاننگ کی ہوئی ہے پلیز

پلیز بتائیں نہ مجھے ہم کہاں جانے والے ہیں روح پر جوش سی انتہائی معصومیت سے کہہ رہی تھی

اس کے اسی معصوم انداز پر تو یارم کو پیار آتا تھا اس کی روح سچ میں دنیا سے الگ تھی صبر کر جاؤ جان من جا تو رہا ہوں

بس تھوڑا سا سفر اور ہے

صبر ہی تو نہیں ہوتا مجھ سے ہے ایک بات بتائیں ہم اتنا لمبا سفر کر کے جا رہے ہیں واپسی پر تو ہمیں بہت زیادہ وقت لگ جائے گا اور پھر رات میں گاڑی بھی ہم آہستہ چلائیں گے

تو پھر واپس آتے تو صبح ہو جائے گی

تین گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے وقت ہمیں وہاں سے نکلے ہوئے اور ایک آپ ہیں جو مجھے کچھ بتا ہی نہیں رہے

ڈارلنگ تمہیں کس بے وقوف نے کہا کہ ہم آج واپس آنے والے ہیں

اب تو واپسی صبح ہی ہو گی۔

اب تمہیں وہاں لے کر جانے میں اتنی محنت لگ رہی ہے تو تمہیں میری محنت کا انعام بھی تو دینا ہو گا

اور انعام لیتے ہوئے ایک رات تو لگ ہی جاتی ہے یہ انتہائی بے باک اور شرارتی لہجہ پچھلے ایک ماہ میں یارم کا یہ انداز اس نے بے حد مس کیا تھا ہاں لیکن اب اس کا یہ انداز ہی سے اچھی خاصی تپ چڑا رہا تھا

اس بندے کو کسی جگہ کا لحاظ نہیں تھا

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہیں ان کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں اسے تو بس اپنی روح چاہیے تھی

اور اس کی بے باکیوں پر اگر وہ اعتراض اٹھاتی تو یارم کے پاس ایک ایسا مضبوط جواب تھا

جس کے سامنے اسے خاموش ہونا ہی پڑتا

کہ تم میری بیوی ہو میرا حق ہے تم پر لوگ کون ہوتے ہیں مجھے پوچھنے والے یا ہمارے بارے میں کچھ بھی سوچنے والے

اور تمہیں بھی کوئی حق نہیں کسی اور کے بارے میں سوچنے کا بس میرے بارے میں سوچو پوری دنیا کو نظرانداز کر دو

اور یہی ایک واحد کام تھا جو روح سے نہیں ہوتا تھا

ہاں نظرانداز کرنے میں تو یارم ماہر تھا

وہ ایک روح کے علاوہ پوری دنیا کو نظرانداز کر سکتا تھا

کیونکہ روح کے علاوہ اسے کسی اور سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا

اگر اسے زندگی میں کسی چیز کی چاہت تھی تو وہ صرف اور صرف روح کی محبت کی باقی دنیا جائے بھاڑ میں اسے کسی سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا

oooooo

یارم یہ کون سی جگہ ہے یہاں تو اندھیرا ہو گیا ہے

وہ گاڑی سے نکل کر کہنے لگی اسے یہاں اچھی خاصی ٹھنڈ لگ رہی تھی جب یارم نے گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ایک ریڈ کلر کا جیکٹ اٹھا کر اسے دیا

یہ کس کا ہے روح نے فوراً پوچھا

تمہارے لئے لایا تھا میں جانتا ہوں یہاں بہت ٹھنڈ ہے

جلدی سے پہنو اس کو پھر چلتے ہیں یارم نے کوٹ اس کی جانب بڑھایا تو روح نے فورا تھام کر پہن لیا سردی بہت زیادہ تھی

آپ نے تو کچھ نہیں پہنا آپ کو بھی سردی لگے گی نہ روح نے فکر مندی سے کہا تو یارم مسکرا دیا

میری سردی کا حل تم وہاں جا کر نکال لینا وہ شرارت سے مسکراتے ہوا گاڑی سے نکلا

یارم یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے یارم نے جب اس کا ہاتھ تھاما تو روح اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگی

یہ جگہ شہر کی آبادی سے بہت دور ہے اسی لیے یہاں اتنا اندھیرا ہے یہاں محبت کرنے والے ہی آتے ہیں

یہ ایک جزیرہ ہے اور یہاں کے اسٹاف ممبر کسی ہوٹل کی طرح کام کرتے ہیں لیکن یہ ہوٹل نہیں ہے یہ ایک لورر پوائنٹ ہے محبت کرنے والے یہاں آکر ملتے ہیں لیکن یہاں کی خاص بات یہ ہے کی کوئی بھی منہ اٹھا کر یہاں نہیں آسکتا

یہ صرف ان لوگوں کو یہاں آنے دیتے ہیں جو شادی شدہ ہوتے ہیں اور اپنے ہسبینڈ یا اپنی وائف کے لیے کچھ اسپیشل پلان کرنا چاہتے ہیں

میں نے ان سے کہا کہ میں اپنی بیوی کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہوں تو یہ لوگ میری مدد کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور کہا کہ آپ اپنی وائف کو یہاں لے آئیں ہم سارا انتظام سنبھال لیں گے

بس پھر میں اپنی پیاری سی بیوی کو یہاں لے آیا ہوں اب چل کر دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے کیا کیا ہے

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے یارم لیکن یہ لوگ خود کہاں ہیں یہاں پر تو کوئی نہیں ہے ہمارے علاوہ پہاڑ کے بیچ و بیچ بنی

سیڑھیاں اوپر کی جانب جا رہی تھی اور اس راستے پر روشنی کے لیے بڑے بڑے لائٹ بالز لگائے گئے تھے

روح اس پر چلتے ہوئے وہ اپنے آپ کو کسی پری کی طرح محسوس کر رہی تھی

بے حد حسین سیڑھیاں اور سیڑھیوں کے دونوں اطراف لگے پھول جو اس طرح سے لگائے گئے تھے کہ یوں

محسوس ہو رہا تھا کہ پھول ان کے قدموں میں پڑے انہیں ویلکم کر رہے ہیں

ڈارلنگ وہ لوگ اپنا کام کر کے جزیرے کی دوسری جانب جا چکے ہیں تا کہ ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی ڈسٹربنس نہ ہو

یارم کی بات سن کر وہ مسکراتے ہوئے مزید زینے چڑھنے لگی لیکن سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے روح کی سانس پھولنے

لگی تھی

۔شاید یہ سیڑھیوں کا سفر ابھی اس کے لیے بہت زیادہ تھا

یارم نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

یارم میں چلی جاؤں گی یہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے روح نے فوراً کہا تھا

میں تمہاری مشکل آسان کرنے کے لیے تمہیں نہیں اٹھا رہا تو میں تمہیں اپنی بے حد قریب محسوس کرنے کے لئے

اٹھا رہا ہوں

ان سیڑھیوں سے زیادہ تم میری باہوں میں سوٹ کرتی ہو یارم مسکرا کر کہتے ہوئے اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

اور اس کی شرمیلی سی مسکراہٹ یارم کے ڈمپلز گہرے کر گئی تھی

○○○○○

سیڑھیاں چڑھ کر وہ اسے پہاڑی کی چوٹی پر لے آیا تھا۔

جو کہ بے حد خوبصورتی سے سجائی گئی تھی

ایک چھوٹے سے شیشے نما جار میں سفید بیڈ کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا شیشے کے چاروں طرف سرخ جالی نما کپڑے سے ڈیزائننگ کی گئی تھی

پہاڑی کے کونے کی طرف ایک ٹیبل لگائی گئی تھی جس کے آگے پیچھے دو چیئر تھی

ڈش سے نکلتا دھواں اس بات کی گواہی تھی کہ کھانا ابھی ابھی لگایا گیا ہے

اور اس کی خوشبو بتا رہی تھی کہ ہر چیز روح کی پسند کی ہے

ڈنر کر لیں ڈارلنگ ویسے تو آج رات میرا تمہیں کھانے کا ارادہ ہے لیکن میرے خیال میں یہ فرئضہ مجھے ڈنر کے بعد سرانجام دینا چاہیے اس کے گال کو چومتے ہوئے یارم اس کا ہاتھ تھامے میز کی جانب لے کر آیا

آپ بے حد بے شرم ہو گئے ہیں یارم آپ کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہے روح نے جیسے کوئی راز کھولا تھا

مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن کوئی بات نہیں تم اس کا علاج کر سکتی ہو تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ بنا کسی مزاحمت کے اپنے آپ میرے پاس آ جانا ہے اس سے مجھے تمہارے ساتھ کسی قسم کی بے شرمی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی

اچھا مذاق ہے آپ کو بے شرمی سے روکنے کے لیے خود بے شرم بن جاؤں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو یارم گہرا مسکرایا

اب اس کا حل تو یہی ہے وہ اب بھی باز نہیں آیا

آپ اپنے حل اپنے پاس ہیں رکھے مجھے نہیں چاہیے ایسے بے شرمی سے بھرپور حل میں ایسے ہی ٹھیک ہوں روح نے فوراً جواب دیا۔

مطلب کے تمہیں میری بے شرمی برداشت کرنی ہو گی۔ کوئی حل نہ پا کر یارم واپس اپنے حل کی طرف آ گیا تھا

یارم بہت خراب ہیں آپ کبھی نہیں سدھر سکتے یہ آخری لیول ہے وہ اس کی معلومات میں اضافہ کرنے لگی

نہیں ڈارلنگ یہ آخری لیول نہیں ہے اگر میں آخری لیول کی طرف آ گیا نا تو تم چہرہ چھپاتی پھرو گی

بس کر دیں یارم کھانا کھانے دیں مجھے وہ شرم سے سر جھکاتی اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگی

میری جان میں نے کونسا تمہارے ہاتھ پکڑ لیے ہیں یہ تمہارے سامنے کھانا ہے کھاؤ آرام سے کھاؤ یارم نے شرارت سے کہا

آپ خاموش ہوں گے تو میں کچھ کھا پاؤں گی نہ وہ گھور کر بولی

ہاں یار ہو گیا خاموش کچھ نہیں کہتا میں کچھ کہنے میں رکھا ہی کیا ہے مزہ تو کچھ کرنے میں ہے وہ ایک بار پھر سے بے باکی سے کہتا اسے سر جھکانے پر مجبور کر گیا

اس بار روح نے اس کی بے باکی کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ سر جھکائے کھانا کھانے لگی اس سے مقابلہ کرنا آسان نہیں تھا

اس نے بے شرمی میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی

ooooo

ڈنر کے بعد وہ ایک بار پھر سے اس حسین نظارے کو دیکھنے لگی دور دور سے روشنیاں سی نظر آرہی تھی جیسے کوئی شہر بسا ہو

پہاڑی کے نیچے کی طرف ایک نہر بہہ رہی تھی جس میں بے حد ستارے اور نیچے کی طرف سے آنے والی چھوٹی چھوٹی روشنیوں کا عکس تھا اور آسمان پر چمکتا وہ واحد پورا چاند جو بے حد حسین لگ رہا تھا

روح نے محسوس کیا کہ نیچے کی جانب صرف روشنی ان چھوٹی چھوٹی لائٹس کی وجہ سے یا ستاروں کی وجہ سے نہیں ہے

بلکہ وہ چھوٹے چھوٹے سے تارے تو آڑ رہے ہیں اس نے پیچھے کی جانب یارم کو کسی کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھا

یارم آپ وہاں کیا کر رہے ہیں یہاں آکر دیکھیئے وہ ستارے چل پھر رہے ہیں دوری کی وجہ سے وہ اس چیز کی وجہ نہیں سمجھ پا رہی تھی لیکن یارم کو اس طرح کسی کو اشارہ کرتے دیکھ کر حیران ضرور ہوئی تھی

جانے من میں یہیں پر تو آرہا تھا یہاں شاید لائٹنگ کی گئی ہے اور ہوا سے لائٹ ہل رہی ہوں گی اس لیے ایسا محسوس ہو رہا ہے وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے کہنے لگا تو روح نے نہ میں سر ہلایا نہیں وہ کچھ اور ہے

وہ جگنو ہے ہاں وہ جگنو ہے یارم دیکھے پانی کے قریب وہ سب جگنو ہی تو ہیں جو اس طرح سے چمک رہے ہیں کتنے پیارے لگ رہے ہیں میں نے کبھی اتنے سارے جگنو کو اس طرح سے چمکتے ہوئے نہیں دیکھا ماشااللہ کتنا خوبصورت نظارہ ہے

میرے اللہ کی حسین قدرت سبحان اللہ اس جگہ کو دیکھیں کتنی پیاری ہے یہ جگہ شاید یہی وہ جگہ ہے جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ چاندنی زمین پر اترتی ہے

وہ حسرت بھری نظروں سے اس جگہ کا دیدار کرتے ہوئے چاہت سے بولی جب کہ یارم کا دھیان تو صرف اس کے چہرے پر تھا

میری چاندنی تو روز زمین پر اترتی ہے صرف میرے آنگن میں مجھے تو بس میری چاندنی سے مطلب ہے وہ اسے اپنے حصار میں لے لیتے ہوئے بولا تو روح اس کے سینے سے اپنا سر ٹکاتی اس نظارے کو آنکھ بھر کر دیکھنے لگی

یہ چاندنی صرف آپ کی ہے اور یہ صرف آپ کے آنگن میں ہی اترے گی کیونکہ اس پر صرف آپ کا حق ہے وہ مان بخشتے انداز میں بولی۔

بالکل ٹھیک کہا تم نے جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے میں کسی کو نہیں دوں گا وہ اسے نرمی سے اپنے حصار میں لے لیتا جیسے خود میں چھپا رہا تھا

یارم آپ وہاں کیسے اشارہ کر رہے تھے بتائیں ذرا مجھے روح کو اچانک یاد آیا تو وہ مڑ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں تو کسی کو اشارہ نہیں کر رہا تھا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے وہ مکر گیا

مجھے پکا یقین ہے کہ آپ کسی کو اشارے کر رہے تھے وہ کہاں اسے مکرنے دینے والی تھی

روح چھوڑو ان باتوں کو یہ دیکھو بارہ ہونے میں صرف تین منٹ باقی ہیں کتنی رات ہو گئی ناوہ اسے باتوں میں بہلا رہا تھا

ہاں صرف تین منٹ باقی ہیں لیکن آپ کو تو کچھ یاد ہی نہیں وہ منہ بنا کر بولی تو یارم کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

تمہیں پتا ہے سال کا سب سے خوبصورت دن شروع ہونے والا ہے وہ دن جب میری روح اس دنیا میں آئی صرف میرے لیے وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے مسکرانے پر مجبور کر کے اسے یاد تھا اور روح کو لگا کہ وہ بھول گیا

آپ بہت اچھے ہیں یارم وہ اس کے سینے میں سر چھپاتی لاڈ سے بولی جبکہ یارم کے ایک اشارے پر نیچے سے کچھ لوگوں اوپر کے جانب آئے

ٹیبل سے ڈنر کا سارا سامان اٹھا کر وہاں ایک خوبصورت سا کیک سجایا جس میں ایک شہزادہ اور شہزادی ایک دوسرے کے بے حد قریب کھڑے شاید حال دل سنا رہے تھے

ہیپی برتھ ڈے میری جان لیکن تمہاری اس برتھ ڈے پر میں تمہیں نہیں بلکہ خود کو دعا دوں گا اللہ تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ رکھے

تم زندگی میں جہاں بھی جاؤ مجھے ہی پاؤ

تمہاری ہر خواہش مجھ سے شروع ہو اور مجھ پہ ختم ہو

روح یارم کا رشتہ روحِ یارم بن کر ہمیشہ ہم دونوں کے درمیان قائم رہے

اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے یارم نے اسے خود میں چھپایا

جبکہ روح کے منہ سے سرگوشی نما آواز میں آمین ثم آمین سن کر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

آجاؤ اس کیک کو شہید کرتے ہیں وہ اسے میز کی جانب لے جاتے ہوئے مسکرا کر بولا تو روح کھلکھلا کر اس کے ساتھ آئی

یارم میں 12 سال کی نہیں ہوں روح نے کیک پر موجود کینڈل دیکھ کر منہ بنایا

روح اسٹاف کے لوگ تھوڑے سے نکمے ہیں یا شاید تمہیں کوئی چھوٹی بچی سمجھ رہے ہیں وہ کینڈلز کو آگے پیچھے کرتا وضاحت دیتے ہوئے اسے پیچھے سے تھام چکا تھا

یارم نائف کہاں ہے ٹیبل پر چھری بھی موجود نہیں تھی

روح کیا ہے نا جتنی یہ جگہ خوبصورت ہے یہاں کے اسٹاف ممبر شاید اتنے ہی نکمے اور بھلکڑ ہیں لیکن میں ہوں نہ فکر ناٹ اپنی جیب سے بلیڈ نکالتے ہوئے بولا تو روح نے اسے گھور کر دیکھا

یارم مجھے چھری لا کر دیں میں اس کے ساتھ نہیں کاٹوں گی وہ بلیڈ یارم کی طرف کرتے ہوئے کہنے لگی

تم اسی کے ساتھ کیک کو شہید کرو گی کیونکہ تمہارا شوہر بھی یہ کام بہت آرام سے کرتا ہے اچھی بات ہے تمہیں پریکٹس کرنی چاہیے ہو سکتا ہے فیوچر میں تمہیں بھی یہ کام کرنا پڑے

استغفر اللہ یارم میں کبھی ایسا کام نہیں کروں گی اور نہ ہی مجھے لوگوں کے پرزے کاٹ کر کوئی خاص خوشی ملتی ہے

اس نے فوراً جواب دیا

تمہیں ایک بار ٹرائی کرنا چاہیے روح یہ کام بہت مزے کا ہے ایک بار کوشش تو کرو بہت مزہ آئے گا آج یہ کیک کل کسی کی گردن واو یارم صاف اسے تنگ کر رہا تھا

یارم انسان بن جائے مجھ سے ایسی باتیں نہ کریں اور نہ ہی مجھ سے یہ کام ہوتے ہیں وہ سہم کر بولی تم نہ چاہتے ہوئے بھی یارم کا قہقہ بلند ہوا

مذاق کر رہا ہوں یارم جانتا ہوں میری روح میں اتنی ہمت نہیں ہے لیکن کیک تمہیں اسی سے کاٹنا ہوگا کیونکہ سٹاف کے ممبر ہمیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے

اور میں بھی نہیں چاہتا کہ اب اس طرف کوئی اور آئے اب تو یہاں صرف میں اور تم رہیں گے

یارم کے زبردستی بلیڈ ہاتھ میں پکڑانے پر روح نے مجبور ہو کر ہاتھ کیک کی جانب بڑھایا

یارم شہزادہ اور شہزادی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ہم سائیڈ سے کاٹیں گے اس کا ہاتھ ڈولز کی جانب بڑھتا دیکھ کر روح نے فوراً کہا تھا کہیں اس شہزادے اور شہزادی کی گردن کٹ ہی نہ جائے

اوکے بے بی ہم سائیڈ سے کاٹیں گے وہ اس کی بات مانتے ہوئے بولا

کیک کا ایک چھوٹا سا پیس کاٹ کر روح نے اس کی جانب بڑھایا تو وہی پیس تھام کر اس نے روح کے لبوں سے لگایا

یہ کیک میٹھا تب ہوگا جب تمہارے لبوں کی مٹھاس اس میں شامل ہوگی

وہ آرام سے کہتا کیک کا تھوڑا سا حصّہ اس کے منہ میں ڈال چکا تھا اور اب وہ اس کے لبوں پر جھکا

اس کے لبوں کو اپنے لبوں کے دسترس میں لیے وہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا جب کہ روح اس کی کالر کو اپنے ہاتھ میں دبوچتی مکمل مزاحمت چھوڑ چکی تھی

یارم آہستہ سے اس کا وجود اپنی باہوں میں اٹھائے وہ اسے اس چھوٹے سے جار نما کمرے میں لے آیا

اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے یارم نے سارے پردے گرا دیے اور اب وہ اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے چھوٹی سی لائٹ کو بھی بجھا چکا تھا

اپنے چہرے کے ایک ایک نقش پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ دھیرے سے مسکرائی

یارم میرا برتھ ڈے گفٹ اس کی سرگوشی نما آواز نے یارم کی مدہوشی کو توڑا تھا

پہلے میں اپنا گفٹ وصول کر لوں تمہارا تحفہ صبح ملے گا اس کے لبوں پہ اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے یارم نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر تکیے سے لگائے تھے

جب کہ ہر وہ مسکراتے ہوئے اپنا آپ اس کے سپرد کر چکی تھی

ooooooo

ooooo

لیلی آج کل بہت زیادہ بے چین تھی

کل اس نے خضر کو اپنی بے چینی کی وجہ بتائی تو وہ ہنس کر ٹال گیا

لیلی تم آج کے زمانے کی لڑکی ہو کیسی باتوں پر یقین کرنے لگی ہو

خواب زندگی کا حصہ ہیں لیکن ان پر یقین کرنا صرف اور صرف بیوقوفی ہے

اور روح اور یارم سے میری کل ہی بات ہوئی ہے وہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

خضر نے اسے بے فکر رہنے کے لئے کہا تھا اس کا ٹینشن لینا اس کے لیے اچھا نہیں تھا اور خضر اسے یہی بات سمجھانا چاہتا تھا لیکن آج کل اس کے ذہن پر بس ایک ہی سوچ سوار تھی اور وہ سوچ تھی اس کے خواب

پچھلے کچھ دنوں سے اسے بہت عجیب وغریب خواب آرہے تھے وہ آج کے زمانے کی لڑکی تھی ان سب چیزوں پر بالکل یقین نہیں کرتی تھی

وہ خود بھی ان سب چیزوں کو ہنس کر ٹال دیتی تھی لیکن ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اس نے یارم کے بارے میں برا خواب دیکھا تھا

سب کچھ اپنی جگہ ٹھیک تھا لیکن یارم کے بارے میں برا سوچتے ہوئے بھی اسے برا لگتا تھا اور یہاں وہ اای یارم کو خون میں لت پت بے حد زخمی درد سے تڑپتے ہوئے دیکھ چکی تھی

خضر نے تو اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی لیکن لیلی کی پریشانی اپنی جگہ قائم تھی

۔وہ خود ایک بار یارم سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن خضر نے اسے منع کر دیا اس کا کہنا تھا کہ وہ روح کو باہر لے کر گیا ہے تو ایسے میں اسے کسی بھی قسم کی ٹینشن نہیں دینی چاہیے

اور خضر کا بھی یہی کہنا تھا کہ یارم ان سب باتوں پر یقین نہیں کرتا خوابوں خیالوں کو خوابوں خیالوں تک ہی رہنے دینا چاہیے انہیں اصل زندگی حصہ نہیں بنانا چاہیے

لیکن لیلی اپنے دل کا کیا کر دی

جو اس خواب کے بعد سے لے کر اب تک بے چینی کے زیرِ اثر تھا

ооооо

یارم ہم وہاں سے اتنی جلدی کیوں آ گئے ہمیں وہی رہنا چاہیے تھا کتنی خوبصورت جگہ تھی وہ میرا تو واپس آنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا

جانتا ہوں ڈارلنگ لیکن ہم صرف ایک ہی جگہ محدود ہو جانے کے لیے تو یہاں نہیں آئے ہمیں پورا سوئٹزرلینڈ گھومنا ہے اس کے لئے ہمیں وہاں سے نکلنا ہی تھا میں جانتا ہوں وہ جگہ بے حد حسین تھی اور تمہارا وہاں سے آنے کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا

لیکن میرے خیال میں تمہیں پورے سویزرلینڈ کی خوبصورتی کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے

وہ اس علاقے میں صرف ایک رات کے لئے ہی گئے تھے لیکن روح کی ضد کی وجہ سے وہ تین دن وہاں رک کر آئے

اور اب بھی روح کا یہی کہنا تھا کہ اسے واپس نہیں آنا بلکہ اسی خوبصورت جگہ کا ہی ہو کر رہ جانا ہے

اس کا تو ارادہ تھا کہ وہ ہنی مون کے پندرہ کے پندرہ دن وہی پر گزارے گے لیکن یارم اسے زبردستی اپنے ساتھ واپس لے آیا

اور اب کل نہ جانے وہ اسے کہاں لے جانے کا پلان بنا رہا تھا

کیونکہ آج تو سنڈے تھا اور پورا سوئٹزرلینڈ چھوٹی پے تھا

آئسزلینڈ میں حد درجہ سردی ہونے کی وجہ سے روح نے تو کمرے سے نہ نکلنے کی قسم کھا رکھی تھی لیکن اس بار یارم نے ایسا نہیں ہونے دیا

وہ اسے جگہ کی خوبصورتی دکھانا چاہتا تھا اور وہ اسے اپنے ساتھ ہر جگہ لے کر جانا چاہتا تھا

لیکن اب روح کی آنکھوں میں اس جزیرے کی خوبصورتی کا نقشہ بن گیا تھا کسی بھی جگہ کو دیکھ کر وہ آرام سے کہہ سکتی تھی کہ یہ جگہ اس جزیرے سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے

لیکن اب یارم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ کل صبح جہاں لے کر جائے گا وہ جگہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گی

اور اس جگہ کو سوچتے ہوئے روح کافی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی

ہوٹل کے انتظامیہ نے آج ان کے ڈنر کا انتظام نیچے باہر کاٹن میں کیا تھا جہاں شام کی خوبصورتی اپنے پر پھیلائے ان کا انتظار کر رہی تھی

ooooooo

ہوٹل لوگوں سے بھرا ہوا تھا زیادہ تر یہاں ہنی مون کپلز ہی تھے ہر کوئی ایک دوسرے میں مگن تھا

جبکہ روح تو باری باری ان سب کپلز کو دیکھ رہی تھی

کوئی شک نہیں تھا کہ اس جگہ کی خوبصورتی نے ان کی زندگی کے ان مومنٹس کو اور خوبصورت بنا دیا تھا

ہائے روح یار کیسی ہو تم مجھ سے دوستی کر کے تم تو غائب ہی ہو گئی

دو تین بار تو میں نے ہوٹل کے مینیجر سے بھی پوچھا کہ یار روح نام کی ایک لڑکی ہے مجھے اس کے بارے میں بتا دیں

ہماری دوستی ہوئی ہے

لیکن مینیجر نے بھی لاعلمی کا مظاہرہ کر دیا

ویسے یہ کون تمہارے شوہر ہے کیا وہ بے تکلفی سے اس کے میز کے قریب سے چیئر گھستے ہوئے اپنی دھن میں

بولے جا رہی تھی جب اس نے یارم کی ناگوار نگاہوں کو خود پر دیکھا

اس کا اس طرح سے یوں ان دونوں کے درمیان آ کر بیٹھنا یارم کو سخت ناگوار گزرا تھا

ہائے میرا نام خوشی ہے

اور میں تمہاری کی بیوی کی دوست ہوں

۔یار تو بہت ہی ہینڈسم ہو کیسے پٹایا تم نے اسے روح میرے ساتھ بھی شئیر کرو وہ شرارت سے کہتی روح کی طرف

دیکھنے لگی

جب کہ اس کی بات نے روح کے گال تپا کر رکھ دیے تھے

او لگتا ہے تم نے نہیں اس نے تمہیں پٹالیا ہے ہے ناوہ اس کی رنگ دیکھ کر کھلکھلاتی ہوئی یارم کو دیکھنے لگی اور اس کی آنکھوں کی ناگواری کو جان بوجھ کر نظر انداز کر گئی

ہم مسلمان ہیں مس پٹانا نہیں بسانا جانتے ہیں۔

بہت معذرت کے روح نے آپ کا ذکر نہیں کیا میرے سامنے اسی لئے میں نہیں جانتا کہ اس کی یہاں کوئی دوست ہے خیر آپ سے مل کر خوشی ہوئی

لیکن اس طرح کا آپ کا بنا اجازت ہمارے بیچ بیٹھنا مجھے بالکل اچھا نہیں لگا ہم بہت پرسنل باتیں کر رہے تھے

اس طرح کسی کپل کے بیچ بیٹھنے سے پہلے آپ کو ذرا سا خیال رکھنا چاہیے اور دوسری بات انجان لوگ مجھے تم نہیں آپ کہہ کر بلاتے ہیں

اور انجان لوگوں سے میں اس قدر گہرا رشتہ کبھی بناتا ہی نہیں کہ وہ آپ سے تم تک کا سفر طے کریں

آپ کی دوست اس وقت مصروف ہے آپ بعد میں بات کر لیجئے گا۔وہ اتنے سخت لہجے میں بولا کہ کی روح شرمندگی سے سر جھکا گئی

لیکن اندر ہی اندر خوش تھی اس زبردستی کی دوست سے جان چھوٹ رہی تھی کیونکہ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کسی سے یوں بات کرتی

او کے مسٹر جیجو میں جارہی ہوں یہاں سے لگتا ہے کچھ زیادہ ہی پرسنل باتیں ہو رہی تھی ایم سوری مجھے اس طرح سے انٹرفیر نہیں کرنا چاہیے تھا

لیکن کیا ہے روح کو دیکھ کر میں ایکسائیڈ پر ہو کر یہاں آ کر بیٹھ گئی

ویسے میرا بوائے فرینڈ میرا ویٹ کر رہا ہو گا مجھے بھی چلنا چاہیے وہ کہتے ہوئے اٹھی اور پھر کے کان کے قریب جھکی

یار تمہارا ہسبنڈ تو بہت روڈ ہے میں تم سے بعد میں ملتی ہوں وہ اس کے گالوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جس پر یارم نے مٹھیاں بھینچیں

اس کی ہمت کیسے ہوئی تمہارا گال چومنے کی روح اگر آج کے بعد کسی نے بھی یہ حرکت کی نہ تو اسے جان سے مار ڈالوں گا

غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا

یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو وہ لڑکی تھی اور لڑکیوں میں اتنا تو ہو ہی جاتا ہے

اس کے ضرورت سے زیادہ غصہ ہونے پر فوراً بولی

کبھی لیلی یا معصومہ سے ایسا ہوا ہے۔۔۔۔۔! نہیں نہ۔۔۔! وہ تمہاری دوست بھی ہیں لیکن انہوں نے کبھی ایسی حرکت کی جو یہ غیر زبردستی کی دوست آ کر کر رہی ہے

کان کھول کر سن لو اور مجھے ان سب چیزوں سے نفرت ہے تمہارے گال میرے علاوہ اور کوئی نہیں چوم سکتا۔ یہ حرکت صرف میں کر سکتا ہوں۔ تمہیں چھونے کی اجازت صرف میرے ہونٹوں کو ہے

وہ پھر سے سختی سے بولا تو روح اسے گھور کر رہ گئی

کیا یارم اب وہ میرا گال چوم رہی تھی تو میں منع تو نہیں کر سکتی تھی نہ روح نے وضاحت دینی چاہیے

کیوں منع نہیں کر سکتی تھی تم۔ کیا اتنا مشکل ہے منع کرنا

دیکھو روح جس چیز پر میرا حق ہے اس پر صرف میرا ہی حق ہے تمہیں اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔

کیوں لڑکی تمہارے اتنے قریب آئی

آئندہ اگر یہ لڑکی تمہارے اتنے پاس نظر آئی نہ تو بالکل اچھا نہیں ہو گا

یارم لڑکیاں کرتی ہیں ایسا وہ ایک لڑکی ہی تو تھی اور میں نے معصومہ اور لیلی کو بھی کبھی خود کے قریب آنے سے منع نہیں کیا روح نے پھر سے سمجھانا چاہا

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ لڑکیوں میں یہ بات بہت عام سی ہے لیکن یارم تو اس کی کسی بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا

معصوم اور لیلیٰ بیو قوف نہیں ہیں جو میرے ہاتھوں مرنے کی خواہش کریں گی میں بہت واضح الفاظ میں ان بتا چکا ہوں کہ تمہیں چھونے کا حق صرف میرے پاس ہے اسی لیے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ تمہارے ساتھ کوئی ایسی حرکت کریں

یارم کا غصہ اب بھی کم نہیں ہوا تھا ویسے غصے کا یہ اثر تھا کہ وہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا راز فاش کر چکا تھا

یارم اپ نے معصومہ اور لیلیٰ کو میرے قریب آنے سے منع کیا ہے اسی لئے وہ میرے پاس نہیں آتی مجھ سے جاتے ہوئے مل کر نہیں جاتی

یااللہ یارم وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی یارم کی وضاحت پر لیلی ور معصومہ کا سوچتے ہوئے شرمندہ ہو کر رہ گئی

معصومہ اور لیلی اس سے ہر درجہ فری تھی لیکن کبھی بھی وہ اس کے قریب آ کر اس سے ملنے گلے میں ہاتھ ڈالنے یا

گال چومنے تک قریب نہ آئیں۔

اور وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ یہ عام لڑکیوں کی طرح اس سے مل کر کیوں نہیں جاتی

وہ کون ہوتی ہیں تمہارے بارے میں کچھ بھی سوچنے والی جو چیز مجھے نہیں پسند وہ نہیں پسند آج کے بعد احتیاط کرنا وہ

سختی سے بولا تھا

جبکہ روح نے اپنا سر پکڑتے ہوئے ایک نظر پیچھے ٹیبل کی جانب دیکھا جہاں وہی لڑکا اور خوشی بیٹھے ہوئے تھے اسے

اپنی جانب دیکھتا پا کر خوشی نے ایکسائیڈ ہو کر اپنا ہاتھ ہلایا

روح فقط مسکرا کر چہرہ پھیر گئی اب وہ یارم کو مزید غصہ دلانے کا رسک بالکل نہیں لے سکتی تھی

ooooo

اسے خوب ساتنگ کر کے وہ ابھی نہانے کے لیے گیا تھا

جب اس کے کمرے میں دستک ہوئی دروازہ کھولا تو سامنے خوشی مسکراتی ہوئی کھڑی تھی

روح نے فوراً ایک نظر یارم کے واش روم کے بند دروازے کی جانب دیکھا تھا

ہائے روح کیسی ہو تم آئی ایم سوری مجھے پتا چلا کہ یہ تمہارا کمرہ ہے تو میں آ گئی وہ دراصل مجھے تمہیں یہ دینا تھا

انویٹیشن کارڈ وہ ایک کارڈ کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی

تمہاری شادی ہو رہی ہے روح نے فوراً کہا تھا اس کی غلطی نہیں تھی کارڈ کا شیپ بھی ایسا تھا

ارے نہیں بدھو میری شادی ابھی کہاں ہونے والی ہے یا کبھی ہونے والی ہے یا نہیں پتا کہ میں تمہیں دینے یہ آئی تھی آج رات نہ میرے بوائے فرینڈ کی بائیک ریس ہے

اور میں اسے چیئر اپ کرنے کے لیے جا رہی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ تم اور تمہارا ہزبنڈ بھی چلو ویسے بھی آج سنڈے نائٹ ہے صبح ایک مصروف ترین دن ہو گا اسی لئے آج کوئی بھی جگہ اوپن نہیں ہے

جہاں تم جا سکوں کیونکہ یہاں کے لوگوں کا ایک اصول ہے وہ سنڈے کو چھٹی کرتے ہیں یہاں کوئی بھی انسان سنڈے کام نہیں کرتا

اسی لئے ہمارے سارے دوستوں نے یہ رئیس رکھی ہے بہت بری پلیٹ فارم پر یہ رئیس ہو رہی ہے

ویسے تو درک کبھی بھی ہارا نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی وہی جیتے گا میں اسے چیئر اپ کرنے کے لیے جا رہی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو

یقین کرو بہت مزا آئے گا

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتی بول رہی تھی جب کہ روح کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو منع کیسے کرے کیونکہ یہ لڑکی چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

دیکھو خوشی میں نہیں آ سکتی یارم کو یہ سب کچھ پسند نہیں ہے اور بائیک ریسنگ میں مجھے بھی کوئی خاص انٹرسٹ نہیں ہے اور نہ ہی مجھے یہ سب کچھ سمجھ میں آتا ہے روح نے سمجھانے کی کوشش کی

تو یار میں ہوں نہ تمہارے ساتھ کیوں پریشان ہو رہی ہو میں تمیں سمجھادوں گی پلیز چلو نا وہ کیا ہے نہ درک کو سپورٹ کرنے کے لیے بہت کم لوگ ہیں

صرف میں اور میرے چند دوست لیکن جس کے ساتھ درک کا مقابلہ ہے وہ بہت بڑا چیمپیئن ہے سب لوگوں سے سپورٹ کرنے والے ہیں اگر تم میرے ساتھ چلو گی تو میرے بوائے فرینڈ کو سپورٹ کرنے کے لیے دو لوگوں کا اضافہ ہو جائے گا

اس سے ہو سکتا ہے کہ اس میں اور ہمت آجائے اور وہ بہت اچھے سے کمپٹیشن میں پارٹیسپیٹ کر سکے

وہ منت بھرے انداز میں کہہ رہی تھی

لیکن روح کو انکار کرنا تھا کیونکہ یارم کو یقیناً یہ سب کچھ پسند نہیں تھا اور وہ اسے مزید غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی پہلے بھی شام کی وجہ سے اس کا اچھا خاصا موڈ آف ہو گیا تھا

اس نے تو اسے لڑکی سے بات کرنے سے بھی منع کر دیا تھا اور اس لڑکی کو بھی واضح الفاظ میں بتایا تھا کہ اس کا اندازہ اسے پسند نہیں لیکن پھر بھی یہ لڑکی باز نہیں آرہی تھی

تو تم چل رہی ہو نا اس نے پھر سے پوچھا

نہیں خوشی میرے لیے ممکن نہیں ہے پلیز

روح یار میرے لیے ابھی ابھی تو ہماری دوستی ہوئی ہے کیا تم اپنی نئی دوست کے لئے اتنا نہیں کر سکتی وہ ایموشنل بلیک میلنگ پر اتر آئی

خوش مجھے اجازت مانگنی ہو گی اور یارم۔۔۔۔۔

تم اتنی پیاری ہو تمہارا ہسبینڈ تمہیں اجازت دے دے گا مجھے یقین ہے اگر نہیں مانتے تو ذرا سے ضد کر لینا اس کے چہرے سے ہی لگتا ہے کہ کہ وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے اور یقین تمھاری ساری باتیں بھی مانتا ہو گا پلیز یار میرے لیے

اچھا میں کوشش کرتی ہوں اس نے ٹالنا چاہا

کوشش نہیں وعدہ تمھیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم آؤ گی اتنی آسانی سے میں جان نہیں چھوٹنے والی

دوستی کی ہے تو نبھانی تو پڑے گی تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا میں نے سنا ہے کہ مسلم کبھی اپنا وعدہ نہیں توڑتے تمہیں بھی مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا تاکہ میں تم پر یقین کر سکوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

روح کو ایسا لگا کے اس لڑکی کو یہاں سے بیچنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے ہاں یہ تو سچ تھا کہ وہ یارم سے کوئی بھی بات منوا سکتی تھی

اسے بائیک ریسنگ میں اسے ذرا سی بھی دلچسپی نہیں تھی لیکن اس لڑکی کی خوشی کی خاطر اس نے حامی بھر لی تھی

اور اب یارم کو منانا ایک بہت ہی مشکل کام تھا

واش روم کا دروازہ کھلا تو خوشی نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا جو بنا شرٹ تولیہ سے بال پہنچتا باہر آیا تھا

ہیلو مسٹر روڈ آپ روڈ کے ساتھ ساتھ ہاٹ بھی ہو وہ کھلے الفاظ میں تبصرہ کر گئی روح کی آنکھیں کھل گئی لیکن یارم نظرانداز کرتا آئینے کی جانب چلا گیا چہرے پر صاف ناگواری جھلک رہی تھی

ہاں ٹھیک ہے خوشی اب تمہیں یہاں سے جانا چاہیے اگلے ہی پل روحیں اس کی نظروں کے سامنے کھڑی ہوتی کہنے لگی

ہاہاہا تم کتنی جیلیس ہو رہی ہو یار میں تو صرف تمہارے ہسبینڈ کی تعریف کر رہی تھی وہ قہقہ لگاتی ہاتھ ہلاتی ایک بار پھر سے رہ کے قریب آئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے گال کو چھوتی روح نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے آگے کرتے زبردستی اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

اور پھر اسے کمرے کے باہر کر کے دروازے بند کر کے سانس لی

ooooooo

آپ کتنے بے شرم ہے ہے یارم کپڑے پہن کر نہیں آ سکتے تھے بہت زیادہ شوق نہیں ہیں آپ کو ان عورتوں کو یہ ننگا جسم دکھانے کی

وہ جلی بھونی اس کے قریب آئی تھی

سوری بےبی میں نہیں جانتا تھا کہ کمرے میں تمہارے علاوہ بھی کوئی موجود ہے آئندہ اپنی سہیلیوں کو اس وقت بلانا جب میں موجود نہ ہوں

وہ میری سہیلی نہیں زبردستی کی سہیلی ہے اور اس زبردستی کی سہیلی نے مجھ سے زبردستی کا وعدہ لے لیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہم مسلمان اپنا وعدہ نبھاتے ہیں اسی لیے تیار رہیے گا

آج شام ہمیں یہاں جانے والے ہیں وہ کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی

روح میری کچھ اور پلیننگ ہے وہ کارڈ ٹیبل پر پھینکتے ہوئے اس کے قریب آیا

رہنے دیجئے اس پلیننگ کو وعدہ کیا ہے میں نے اور وہ ہندو لڑکی کہتی ہے کہ ہم مسلمان اپنے وعدے سے نہیں پھیرتے سو ہمیں جانا ہوگا

اور ویسے بھی وہ کہہ رہی تھی کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور میری ساری باتیں مانتے ہیں

روح مسکراتے ہوئے اس کے گلے میں بانہیں ڈالے لاڈ سے بولی

یہ بات تمہیں کسی اور نے کیوں بتائیں تمیں خود اندازہ ہونا چاہیے

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے وہ آہستہ آہستہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھونے لگا

مجھے پتا ہے اسی لئے تو اس کی بات مان لی۔ وہ اس کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہنے لگی ارادہ خود تیار ہونے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی یارم نے اسے پکڑ لیا

تم نے وعدہ کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا نہیں اسی لئے قیمت تو چکانی ہوگی کیونکہ تم میرا پلان خراب کر رہی ہو وہ اسے باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لا یا۔

اور روح کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔ سوائے اس کی من مانیاں برداشت کرنے کے

ooooo

وہ دونوں تیار ہو کر نیچے آئے تو خوشی وہیں روح کا انتظار کرتی تھی اسے ہاتھ ہلانے لگی

یارم نے ایک نظر غصے سے روح کے چہرے کو دیکھا جس نے بمشکل اس کے تاثرات پر اپنی ہنسی بائی تھی

روح یہ چیپکولڑکی یہاں کیا کر رہی ہے اب ہم لوگ چل تو رہے ہیں اس کی بتائی ہوئی جگہ پر یارم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

یارم ہو سکتا ہے شاید اسے کوئی بات کرنی ہو گی

یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو ذرا ذرا سی بات کو اتنا زیادہ سر پر سوار کیوں کر رہے ہیں روح نے خوشی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کم آواز میں کہا

جبکہ خوشی ان کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے بنا روح کو اپنے آپ کو روکنے کا موقع دیے اس کے گال کو دوبارہ چوم چکی تھی

تم بہت کیوٹ ہو یار آخر تم نے اپنے شوہر کو منا ہے لیا میں جانتی تھی کہ آپ ٹپیکل ہسبنڈ کی طرح اپنی بیوی پر پابندیاں نہیں لگاتے ہوں گے

سچ میں مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ دونوں ہمارے ساتھ آرہے ہیں میرا بوائے فرینڈ تو وہاں چلا بھی گیا ہے

میں تو روح کا ویٹ کر رہی تھی کیونکہ مجھے پکا یقین تھا کہ یہ ضرور آئے گی خوشی نے بے حد خوشی سے کہا جبکہ یارم کے چہرے کے زاویے مکمل بدل چکے تھے وہ روح کو انتہائی خطرناک نظروں سے گھورتا اپنے کمرے میں چلا گیا

روح تمہارے ہسبینڈ کو کیا ہو گیا کیا میں نے کچھ غلط بول دیا کیا

وہ اس طرح سے کیوں چلے گئے کہیں وہ تم سے ناراض تو نہیں ہو گے خوشی پریشان ہو چکی تھی

شاید وہ اپنا موبائل فون کمرے میں بھول آئے تھے میں دیکھ کے آتی ہوں روح کو کوئی ڈھنگ کا بہانہ بھی نہ ملا لیکن یارم کے اس انداز کی وجہ وہ بھی سمجھ نہیں پائی تھی بس بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب آگئی جہاں وہ غصے سے گیا تھا

ooooo

یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ اس طرح سے وہاں سے یہاں کیوں چلے آئے آپ ٹھیک تو ہیں طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔؟

روح پریشانی سے اس کے پیچھے آ کر رکی تھی جب کہ وہ آئینے کے سامنے کھڑا سگریٹ سلگا رہا تھا

جب سے روح کی طبیعت خراب ہوئی تھی وہ تقریباً سگریٹ چھوڑ چکا تھا لیکن غصے میں بے حال ہو کر اکثر وہ اس کی غیر موجودگی میں وہ اپنی یہ طلب پوری کر ہی لیتا تھا

یارم آپ اتنے سگریٹ کیوں پی رہے ہیں آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں روح کو اس کے غصے کی وجہ بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی

کیونکہ تم ایک نمبر کی بے وقوف لڑکی ہو جاؤ جا کر اپنا منہ دھو کر آؤ

وہ غصے سے اچھی خاصی اونچی آواز میں بولا تھا تو روح سہم سی گئی

اسے یاد تھا جب یارم اس پر غصہ ہوتا تھا تب ہی اس طرح سے بات کرتا تھا اسے غصے میں دیکھ کر روح بنا کوئی سوال پوچھے واش روم میں گھس گئی

شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا تو وہاں گال پر سرخ لپ اسٹک کا نشان تھا وہ اس کے غصے کی وجہ کو سمجھ کر بے اختیار مسکرا دی اور سوپ سے اچھے سے اپنا منہ صاف کیا

واش روم سے باہر نکلی تو یارم کو بیڈ پر لیٹے آرام سے سگریٹ نوشی کرتے پایا

یارم میں نے منہ دھو لیا اس نے بتایا تھا

دوبارہ دھو کر آؤ یارم اس کی طرف دیکھے بنا بولا

لیکن یارم دوبارہ کیوں۔۔۔؟ روح نے پریشانی سے پوچھا تو یارم نے غصے سے اس کی جانب دیکھا

افکورس ٹھیک سے صاف نہیں ہوا اسی لئے تو کہہ رہے ہیں آپ میں دوبارہ دھو کے آتی ہوں وہ اپنے سوال کا جواب دیتی خود دوبارہ واش روم میں گھس گئی

یارم کا غصہ بتا رہا تھا کہ آج اس کی خیر نہیں اس نے ایک بار پھر سے اپنا چہرہ رگڑ رگڑ کر دھویا جو پہلے سے صاف ستھرا تھا

یارم میں دوبارہ دھو کر آ گئی واش روم سے نکلتے ایک بار پھر سے بتانے لگی

ایک بار پھر سے دھو کر آؤ یارم نے حکم دیا

یارم۔۔۔روح اسے دیکھتے ہوئے کسی ضدی بچے سے انداز میں بولی تو یارم نے اسے ایک بار پھر سے سخت نظروں سے گھورا

میں جا رہی ہوں دوبارہ دھونے کے لیے

وہ غصے سے پیر پٹکتے دوبارہ واش روم میں بند ہو گئی اور اس بار اپنے چہرے کو مزید رگڑنے لگی

حد ہے ایک بار شکل دیکھ تو لے میری صاف ہو گیا ہے لپسٹیک کا نشان وہ بڑبڑاتی دوبارہ باہر آئی جب یارم نے اسے دوبارہ جانے کا آرڈر دے دیا

یارم پلیز۔۔۔روح نے بے بسی سے کہا تھا لیکن یارم اسے سن کہاں رہا تھا

اور اس کے انتہائی سرد نظریں روح کو اس سے خوفزدہ کر رہی تھی

دس منٹ میں یہ اس کا سترا واں چکر تھا۔

وہ اچھی خاصی تھک چکی تھی اور اس نے خود قسم کھالی تھی کہ وہ خوشی کو دوبارہ ایسی حرکت کرنے کا موقع بھی نہیں دے گی

اس بار وہ باہر آئی تو یارم نے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی کر ہی دی تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے سامنے آ کر رکا

اس کی تھوڑی کو اوپر کرتے ہوئے ہر طرف سے چیک کیا صاف شفاف پانی کی ٹپکتی بوندھے اسے بہکانے لگی تھی

جاو دوبارہ دھو کر آؤ۔ وہ ایک بار پھر سے کہتا روح کو بے ہوش کرنے کے قریب پہنچا چکا تھا

وہ مرے مرے قدموں سے ایک بار پھر سے واش روم میں گھس گئ

اور جلدی سے پانی کا چھلکا اپنے منہ پر مار کے باہر آئی کیونکہ اسے دوبارہ واپس اندر بھی آنا تھا

اسکاف باندھ لو اچھے خاصے لیٹ ہو چکے ہیں ہم کیا سوچ رہی ہو کہ تمہاری دوست اندر کمرے میں کیا کر رہے ہیں ہم

وہ اس کا اسکاف اس کے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولا تو روح شکر کا کلمہ پڑھتی اس کے پیچھے آئی لیکن خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ اس ستم کا بدلہ وہ ضرور لے گی۔

خوشی پریشانی سے باہر آگے پیچھے چل رہی تھی جب وہ دونوں باہر آئے

کیا ہوا روح سب کچھ ٹھیک تو ہے تم لوگ اچانک چلے گئے وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگی

ہاں سب ٹھیک ہے یارم کا موبائل نہیں مل رہا تھا وہ اپنے بہانے کو مضبوط کرتی اس کے ساتھ چل دی جس پر خوشی بے اختیار مسکرائی تھی

صاف صاف کہو نا تمہارے ہسبینڈ کا رومٹنک موڈ آن ہو چکا تھا بہانے کیوں بنا رہی ہو کم از کم اپنی سہیلی سے اتنا تو شیئر کر سکتی ہو

وہ شرارتی انداز میں بولی جب کہ ان کے چند قدم آگے چلتا یارم اس کی بات پر مسکرائے بنا نہ رہ پایا

آج جو رومانس اس نے روح کے ساتھ کیا تھا وہ ساری زندگی روح بھول نہیں سکتی تھی جس کے لیے وہ کافی مطمئن تھا اسے یقین تھا اب وہ دوبارہ غلطی نہیں کرے گی

oooo

یہ لوگ اس جگہ پر بائیک ریس کرتے تھے یہ کوئی بہت بڑی رئیس ہونے جارہی تھی یارم کو اس چیز بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی جبکہ روح کا انٹرسٹ بھی نہ ہونے کے برابر تھا لیکن خوشی کی خوشی کے لیے وہ یہاں یارم کو بھی اپنے ساتھ لے آئی تھی

یہاں آنے سے بہتر تھا کہ میں تمہیں ایک رومنٹک ڈیٹ پر لے کر جاتا اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورت وقت گزارتے وہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا تو روح نے اسے گھور کر دیکھا

آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی اتنی بڑی زیادتی کے بعد میں آپ کے ساتھ کہیں بھی ڈیٹ پر چلوں گی غلط فہمی ہے آپ کو مسٹر یارم کاظمی میں آپ کو منہ بھی نہیں لگاؤں گی وہ غصہ ہوتے ہوئے بولی جب کہ یارم اس کے انداز پر مسکرایا تھا

اور تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں تمہارے انکار کو کوئی اہمیت دونگا وہ اسی کے انداز میں کہتا اس سے سوال کر رہا تھا

آپ ہیں ہی ایک نمبر کے چیٹر اس زیادتی کے لیے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

کبھی فائدہ مت دیکھنا اس کا دیکھو تمہارا منہ کتنے اچھے سے صاف ہو گیا ہے اور لگے ہاتھوں تمہیں نصیحت بھی ہو گی کہ جو کام مجھے پسند نہیں ہے وہ تم نے نہیں کرنا وہ اب بھی اپنی بات کو ہنسی میں ہی لے رہا تھا

میں نے جان بوجھ کر تھوڑی کیا تھا وہ معصومیت سے بولی

ہاں میرا بچہ تم نے جان بوجھ کر نہیں کیا لیکن تم اسے روک سکتی تھی میرے حق پر کوئی نظر بھی اٹھائے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا یہ بات اچھی طرح سے اپنے دماغ میں بٹھالو وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا

جب درک اور خوشی ان کے نزدیک آکر کھڑے ہوئے

مجھے خوشی ہوئی تم دونوں کو یہاں دیکھ کر مجھے سپورٹ کرنے کے لیے تم دونوں کا شکریہ اس کی آواز سن کر یارم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ کروڑوں میں اس آواز کو پہچان سکتا تھا

اور پھر اس کی آنکھیں بھی تو بہت کچھ بیان کر رہی تھی

تو آپ بائیک ریس کرنے والے ہیں یارم کو خاموش دیکھ کر روح نے تھوڑا سا انٹریسٹ دکھایا

ہاں روح میرا بوائے فرینڈ چیمپین ہے اسے کوئی ہرا نہیں سکتا آج تک اس نے ایک بھی ریس نہیں ہاری اور آگے بھی ہارنے کے کوئی چانس نہیں ہیں خوشی کے انداز میں ایک مان تھا

جب کہ وہ مغرور سالڑ کا گردن اکڑا کر اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اسے ہرانا آسان نہیں

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں آپ میرے یارم کو نہیں جانتے میرے یارم آپ کو چٹکیوں میں ہرا دیں گے بائیک ریسنگ میں تو وہ چیمپئن ہیں اور یونیورسٹی میں تو ان سے آگے کوئی تھا ہی نہیں بائیک ریسنگ میں

اگر آپ اپنے آپ کو اتنا بڑا چمپین سمجھتے ہیں تو میرے یارم سے مقابلہ کریں وہ یارم کو آگے کرتے ہوئے درک کو چیلنج دینے لگی

جب کہ یارم کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس نے کبھی بھی روح کو اس بارے میں کچھ بھی بتایا ہو اس نے تو کبھی آپنے کالج یا یونیورسٹی کا ذکر بھی اس کے سامنے نہیں کیا تھا وہ بائیک ریس کا چمپین وہ کب بنا

روح یہ سب کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ اسے گھورتے ہوئے بہت کم آواز میں غرایا

جبکہ درک کے لبوں پر ایک نا محسوس سے مسکراہٹ آئی اور پھر غائب ہو گئی

تو مسٹر یارم کاظمی اگر تم خود کو اتنا ہی بڑا چمپین سمجھتے ہو تو ایک ریس ہو جائے تمہاری بیوی کو بہت مان ہے تم پر کہ تم جیتو گے

اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس انداز میں بولا کہ یارم انکار بھی نہ کر پایا

ہاں لیکن اتنا ضرور کہا تھا

کہ میں کوئی چیمپئن نہیں ہوں لیکن میری بیوی کو مجھ پر مان ہے تو میں تمہارا یہ چیلنج ایکسپٹ کر رہا ہوں

اور بس اتنا کہہ کر روح کی طرف متوجہ ہوا

جو اپنا ایک ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھے بے حد معصوم لگ رہی تھی لیکن اس معصوم سے چہرے کے پیچھے جو شیطانی چھپی تھی وہ یارم بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا یقیناً وہ اس سے یہاں آنے سے پہلے والی بات کا بدلہ لے رہی تھی

18 بار میرا منہ دھوایا تھا نہ اب سو میٹر کے یہ ریس جیت کر دکھائیں وہ ناک چڑھاتی خوشی کے ساتھ دوسرے راستے سے جیت کے مقام کی طرف جانے لگی

اس لڑکی سے دور رہنا یارم نے ایک بار پھر سے اسے بارو کروایا تھا جس پر وہ منہ بناتی چلی گئی

ایک لڑکے نے اسے ایک ہیوی بائیک ہیلمٹ اور احتیاط چیزیں دی۔

روح نے اسے اچھی خاصی مصیبت میں ڈال دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا وہ شرارتی لڑکی شرارت کئے بغیر نہیں رہ سکتی اور اپنا بدلا تو وہ ضرور لے گی یارم مسکراتا ہوا ہلمنٹ کو پہنتا بائیک سنبھالنے لگا

درک نے اپنا نام دوسری بائیک ریسنگ سے کٹوا دیا تھا کیونکہ وہاں یارم کا نام شامل نہیں تھا نہ جانے کیوں اس کے لیے باقی کسی سے بھی جیتا یارم سے جیتنے سے زیادہ ضروری نہیں تھا

جب کہ یارم کے لیے یہ ریس بالکل عام سے بات تھی اس کا جیتنا ہارنا اس کے لیے اہمیت نہیں رکھتا تھا وہ تو بس روح کو منانے کے لئے اس کی بات مان گیا

بائیک ریس شروع ہو چکی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے کم نہیں تھے

کبھی ایک آگے نکل جاتا تو کبھی دوسرا

وہ تقریباً دس کلومیٹر تک رئیس پہنچ چکے تھے

یارم کو فی الحال یہ کھیل بہت آسان لگ رہا تھا

وہ کوئی رئیسر نہیں تھا ایک عام سا بندہ تھا جس سے ٹھیک سے بائیک ریسنگ آتی بھی نہیں تھی اس نے کبھی اس چیز کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی اسے بھلا ایسے بچوں جیسے شوق سے کیا لینا دینا یہ تو آج کل کے لڑکوں کا ایک کھیل تھا

اگر روح ضد نہ کرتی تو یقیناً وہ اس ریس میں کبھی بھی حصہ نہیں لیتا

لیکن اسے منانے کے لیے اب یہ بھی ضروری تھا کیونکہ آج شام میں واقع ہی اس کے ساتھ زیادتی کر گیا تھا۔

جس کا بدلہ لینے کے لئے روح نے ایک چھوٹی سی شرارت کی تھی

اور اب اس شرارت کا نتیجہ وہ یہاں بائیک پر بیٹھا بھگت رہا تھا اسے راستہ بھی ٹھیک سے نہیں پتا تھا بس سڑک پر لگی چھوٹی چھوٹی لائٹس راستہ بتا رہی تھی۔

جو صرف اور صرف آج کی اس ریس کے لیے لگائی گئی تھی دوسری رئیس شروع ہونے میں ابھی بہت وقت تھا اس سے پہلے پہلے اس رئیس کو ختم کرنا تھا یارم کو بس یہ بتا تھا کہ ان لائٹ کے سہارے ہیں وہ جیت تک پہنچنے والا ہے وہ جانتا تھا کہ اس کے بائیک کی اسپیڈ زیادہ تیز نہیں ہے وہ بہت نارمل سپیڈ میں بائیک چلا رہا تھا لیکن اس کے ساتھ دوسرے بائیک پر سوار درک جو کہ ایک بائیک ریسنگ چیمپئن تھا وہ اتنی سلو کیوں چلا رہا تھا یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی

اگر اس کا مقصد یارم سے جیتنا تھا تو وہ کب کا آگے نکل چکا ہوتا

کیاہوا مسٹر یارم کاظمی کیا تمہیں سمجھ نہیں آرہا راستہ وہ بالکل اس کی بائیک کے ساتھ اپنی بائیک چلاتا عجیب انداز میں پوچھنے لگا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے راستہ بتا ہے

اور میں تمہیں یاد بھلادوں کہ ہم ریس کر رہے ہیں تو تمہیں آگے نکل جانا چاہیے نہ کہ اپنے مقابل کا انتظار کرنا چاہیے کہ کب وہ تم سے آگے نکل کر ریس جیتا ہے یارم ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ اس کی بات سن کر درک مسکرادیا تھا

تم نے خرگوش اور کچھوے کی داستان سنی ہے یقینا سنی ہوگی اگر میں تم سے آگے نکل جاؤں تو وہ خرگوش یقین میں ہوگا اور یقین مانو کے ہار ریس میں خرگوش راستے میں سوتا نہیں ہے

مجھے بچوں والا کھیل پسند نہیں ہے یارم کاظمی کھیل وہ مزہ دیتا ہے جس میں ٹکر کا مقابلہ ہو تم صرف اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے یہ ریس کر رہے ہو تمہارے دل میں جیتنے کی خواہش نہیں ہے اور ایسی ریس کو جیت کر مجھے بھی کوئی خاص خوشی نصیب نہیں ہوگی

اگر تم مقابلہ کرنا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک سے کرو تا کہ مجھے جیتنے اور تمہیں ہارنے میں مزا آئے اگر اپنی بیوی کا مان رکھنے کے لئے ریس میں حصہ لے لیا ہے تو اسے جیت کے دکھاؤ

یوں بچوں جیسا گیم مت کھیلو وہ اپنی بائیک کو ریس دیتے ہوئے کہنے لگا تو اس کے بات میں یارم کو بھی دم لگا تھا

لڑکے مجھے چیلنج کر کے پچھتاؤ گے تم ہو سکتا ہے اس رئیس میں مجھے جیتنے اور تمہیں ہارنے مزا آجائے وہ اس انداز میں

بات کر رہے تھے کہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہیں

میں تو یہی چاہتا ہوں میں نے آج تک کار کا سواد نہیں چکھا اگر ہمت ہے تو آج ہار کے ذائقے سے روشناس کرو ادو مجھے

وہ اپنی بائیک کو ریس دیتا اس سے آگے نکل چکا تھا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا

اس کی بات پر یارم مسکرایا اب وہ صاف انداز میں اسے چیلنج کر چکا تھا اور اب یارم کو بھی یہ ریس جیتنے تھی صرف

روح کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے بھی اپنے بائیک کو رئیس دیتے ہوئے وہ کچھ ہی پل میں اپنی بائیک کافی آگے لے

آیا

اور اب یہ مقابلہ اصل میں شروع ہوا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے اور فل سپیڈ میں آگے بھر رہے

تھے کبھی یارم درک سے تو کبھی درک یارم سے آگے نکل آتا

وہ دونوں آدھا سفر طے کر چکے تھے سو کلو میٹر کی ریس میں تقریباً پچاس کلو میٹر سفر آگے آ چکا تھا

جب کہ کسی ایک کی جیت کے انتظار میں روح اور خوشی پہلے ہی دوسرے راستے سے جیت کی مقام تک جا چکے تھے

جہاں روح یارم کی جیت کا انتظار کر رہی تھی وہی خوشی کو بھی یقین تھا کہ درک جیت جائے گا

کیونکہ وہ آج تک کبھی بھی ہارا نہیں تھا جبکہ دوسری طرف تو کھیل ہی الگ تھا روح نے بس اسے تنگ کرنے کے

خاطر اسے زبردستی اس ریس کا حصہ بنا دیا

جب کہ یارم نے تو کبھی ذکر بھی نہیں کیا تھا کہ اس نے کبھی بائیک چلائی بھی ہے

وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ یارم کو بائیک چلا نہیں آتی بھی ہے یہ نہیں

اور اب وہ اپنی بیوقوفی پر پچھتا رہی تھی۔جب کہ خوشی تو بہت خوش لگ رہی تھی اسے یقین تھا کہ درک ہی جیتے گا

ان کو یہاں پہنچے ہوئے تقریبا ایک گھنٹہ ہونے والا تھا

اور ابھی تک دور دور تک کہیں بھی کھلاڑیوں کا نام ونشان نہیں تھا

بہت زیادہ لوگ نہیں تھے بس کچھ خوشی کے دوست تھے اور دوسری طرف روح بلکل اکیلی

ہاں لیکن خوشی اسے بالکل بھی اکیلا پن محسوس نہیں ہونے دے رہی تھی

وہ ایک مخلص ساتھی کی طرح اس کے ساتھ ساتھ کھڑی اسے خوش کرنے کی خاطر کوئی نہ کوئی بات چھیڑ دیتی ان کے دوست بھی برے نہیں تھے بہت نورمل سے لوگ تھے کہ شاید اکثر وہ وقت گزاری کے لیے یہ اب کرتے تھے

جب کہ بہت سارے لوگوں کو تو وہ پیچھے ہی چھوڑ آئے تھے شاید ان لوگوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں تھا

oooooo

ارے ثانی تم ایک چھوٹے سے بچے کو یہاں کیوں لے آئی۔میں نے تمہیں اکیلے آنے کے لیے کہا تھا بچہ بچارہ بوا ہو جائے گا وہ ثانیہ سے کہنے لگی جس کا اضافہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہوا تھا

وہ دونوں سے باتوں میں مصروف تھی جب وہ بھی خوشی کے پاس آ کر رک گئی تھی اس کے ساتھ ایک چھوٹا تقریبا پانچ چھ سال کا بچہ تھا

جو کہ اس کے ہسبینڈ کی پہلی شادی میں سے تھا

وہ ایک بہت امیر شخص تھا اور اس کی بیوی اسے کسی وجہ سے چھوڑ کر چلی گئی

ایسے میں اس نے ثانیہ سے شادی کر کے اسے ایک رویئل لائف سٹائل دیا تھا اور بدلے میں صرف اپنے بیٹے کیا خیال رکھنے کی شرط رکھی تھی

جو ثانیہ کے لئے مشکل نہیں تھا وہ بچہ اپنے تمام کام بہت آسانی سے کر لیتا تھا بس اسے سنائی نہیں دیتا تھا

وہ بچہ پیدائشی بہرے تھا جس کی وجہ سے اس کے باپ نے دوسری شادی کر لی اور ثانیہ اس کے لئے ایک اچھی ماں ثابت ہو رہی تھی

یار گھر پے کوئی نہیں تھا مجھے لگا یہ نہ ہو کہ میرے یہاں آنے کے بعد یہ جاگ جائے اور ابھی ابھی تو یہ میرے ساتھ اٹیچ ہونا شروع ہوا ہے میں اسے اس طرح سے چھوڑ نہیں سکتی

میرے ہسبنڈ کیسی میٹنگ کے سلسلے میں یہاں سے کہیں گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اس خیال رکھنا پر رہا ہے

اور ویسے بھی اگر میں اس کا خیال نہیں رکھوں گی تو اور کون رکھے گا اخر یہ میرا بیٹا ہے ثانیہ نے محبت سے اس کی طرف دیکھا

جبکہ بچے نے مسکراتے ہوئے اپنی سوتیلی ماں کو دیکھا تھا جیسے وہی اس کا سہارا ہو

چلو یار یہ تو بہت اچھی بات ہے یہ بھی تھوڑی دیر انجوائے کر لے گا

لیکن مجھے لگتا ہے کہ اسے نیند آرہی ہے یہ خوشی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو ثانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے کبھی روح کو تو کبھی ثانیہ کو دیکھ رہا تھا

وہ ان کے ہلتے ہوئے ہونٹوں کو دیکھ سکتا تھا لیکن ان کی بات کو سمجھ نہیں سکتا تھا

اٹس اوکے یارا ابھی تھوڑی دیر میں گھر واپس چلے جاؤں گی

وہ تو میں گھر پہ بور رہی تھی تو سوچا یہی پر آجاؤں اور درک کو جیتا ہوا دیکھ لوں تھوڑا فریش فیل کروں گی ویسے بھی آج کل سارا سارا وقت تو میرا گھر پر گزر جاتا ہے

روح کو تو وہ کافی اچھی لگ رہی تھی جو سوتیلی ماں ہونے کے باوجود اس بچے کا اتنا خیال رکھ رہی تھی بے شک دولت اور اپنے روئیل لائف سٹائل کے لئے ہی سہی لیکن اس بچے کو ایک ماں تو مل گئی تھی۔

oooo

یہاں کھڑے کھڑے اب روح کے پیروں میں بھی درد ہونے لگا تھا

لیکن یہ ریئس ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

بس خوشی کو ریسنگ سیٹلائٹ کے ذریعے میسج آرہے تھے کہ اب سفر اتنے کلومیٹر باقی ہے۔

روح تو یہاں آکر اچھی خاصی بور ہو چکی تھی اور پچھتا بھی رہی تھی اس سے تو بہتر تھا کہ وہ یارم کے ساتھ ہیں کہیں چلی جاتی

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی ڈوبی ہوئی تھی کہ سامنے سے بائیک ایک ساتھ نظر آئی

دو لائٹ چل رہی تھی آگے کون تھا اور پیچھے کون دور سے سمجھنا بہت مشکل تھا اور بائیک فل سپیڈ سے آگے بڑھ رہی تھی

بائیک نظر آتے ہی خوشی اور باقی سب لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا جب کہ وہ خاموشی سے کھڑی تھی۔

جب وہ چھوٹا بچہ اچانک سرک کے بیچوں بیچ آگیا ثانیہ پاگلوں کی طرح شور مچانے لگیں۔وہ جانتی تھی کہ اس کو کچھ بھی ہوا تو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی۔

ہیوی ریسنگ بائک میں تو بریک نہیں ہوتی۔اب کیا ہوگا ثانیہ تمہیں اختیاط کرنی چاہیے تھی خوشی پریشانی سے بولی

جبکہ ثانیہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھاگ کر بچے کو بچا لے

بائیک آگے کی طرف آرہی تھی وہ دونوں ہی بچے کو سڑک کے بیچوں بیچ سے دیکھ چکے تھے۔ثانیہ کے چیخنے چلانے سے بچے پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ اس کی بات کو نہ سن رہا تھا اور نہ ہی صرف دیکھ رہا تھا

درک بچے کی پرواہ کیے بائیک فل سپیڈ میں آگے بڑھ چکا تھا جبکہ ہارم کو پتا تھا تو بس اتنا کے مزید بائیک اگلے جانے سے یقیناً اس بچے کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے

لیکن اس آدمی کو اس کی پرواہ ہی کہاں تھی اسے تو بس اپنی جیت سے مطلب تھا

لیکن یارم اتنا خود غرض نہیں تھا وہ اپنی بائیک کو سپیڈ دیتے ہوئے نہ صرف سے آگے لے گیا بلکہ ایک ہی جھٹکے میں بائیک کو چھوڑ کر بچے کو بچانے کی خاطر سڑک کے بیچوں بیچ کود گیا

جب کہ درک بنا بچے اور یارم کی پرواہ کیے اب اپنا بائیک جیت کے مقام کی طرف بڑھا لے گیا ثانیہ پاگلوں کی طرح بھاگتی ہوئی سڑک کی طرف آئی تھی جبکہ روح کا رکا ہوا سانس بحال ہوا

لیکن وہ دور سے ہی یارم کو گرتے ہوئے دیکھ چکی تھی اور اسے یقین تھا کہ یارم کو گہری چوٹ لگی ہے اسے سر سے خون بہہ رہا تھا جب کہ بچہ بالکل صحیح سلامت یارم کی باہوں میں تھا

ثانیہ نے بھاگتے ہوئے کی اپنا بچہ لیا جو کہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا جبکہ روح اس کے پاس کھڑی اس کے سینے پر لگی چوٹ کو دیکھتی تو کبھی سر کی چوٹ کو

یارم آپ کو کا تو بہت خون بہہ رہا ہے ہمیں ڈاکٹر کے پاس کرنا چاہیے وہ آنکھوں میں نمی لئے بولی یارم بے اختیار مسکرایا

اب رونا مت شروع کر دینا میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں

بس ذرا سی چوٹ آئی ہے

شکر ہے کہ بچے کو کچھ نہیں ہوا

اس نے بہت پیار سے روح کو جواب دیا جبکہ انتہائی سرد اور غصے بھری نظروں سے سامنے سے آتے درک کو دیکھ رہا تھا

اسے کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ اپنی جیت کے لیے اتنی خود غرضی پر اتر آئے گا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا کیا تمہیں اندازہ بھی ہے کہ اگر تم ایک انچ اس بچے کے قریب سے گزرتے تو اس کی جان جاسکتی تھی

اتنے خود غرض کیسے ہو سکتے ہو تم

مجھے ویسے بھی اس کھیل کی جیت اور ہار سے کوئی مطلب نہیں تھا لیکن تمہیں ذرا بھی احساس نہیں ہے کہ اس بچے کی جان جاسکتی تھی

ایک ہی پل میں وہ مر سکتا تھا لیکن تمہیں تو بس اپنی جیت سے مطلب تھا یارم کو اس پر بہت غصہ آیا تھا وہ صرف ایک کھیل دیکھنے کے لئے اتنا آگے بڑھ گیا کہ کسی زندگی کی طرح پرواہ نہیں

وہ اس شخص سے کبھی ایسی امید نہیں رکھ سکتا تھا

میں نے اس بچے کا ٹھیکہ نہیں رکھا ہے ویسے بھی اگر بچے سنبھال نہیں سکتے تو پیدا ہی کیوں کرتے ہیں

اور اگر پیدا کر ہی لیتے ہیں تو ایسی جگہوں پر لاتے ہی کیوں ہیں

یہی پر بورڈ لگانا چاہے کے یہاں بچوں کو لانا الاؤ ہے

اور وہ بچہ مرتا ہے جیتا میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں اگر وہ میرے راستے میں ہوتا تو اپنی جیت کی خاطر میں اس کے اوپر سے بھی بائیک نکالنے میں ایک سیکنڈ نہ لگاتا

کیوں کہ اگر درک کو زندگی میں کسی چیز سے محبت ہے تو وہ صرف اور صرف اس کی جیت ہے

۔آئندہ اپنے بچے کو یہاں لے کر مت آنا وہ پ ثانیہ کو سخت انداز میں بولا

کتنے بے دل انسان ہو آپ۔۔بے حسی آپ کی رگ رگ میں بھری ہے وہ بچہ مر سکتا تھا لیکن آپ کو تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا

آپ کے لیے اگر کوئی چیز اہمیت رکھتی ہے تو صرف یہ جیت اور اس بچے کا کیا آپ کو کوئی مطلب نہیں کہ اس بچے کے ماں باپ پر کیا بیتتی روح غصے سے بول تک نہیں پا رہی تھی

ہاں ہوں میں بے دل میں بچپن سے ایسا ہی ہوں سہی کہا ے م ن ء بے حسی میری رگ رگ میں بھری ہے اسی لئے تو سب لوگ مجھے ہارٹ لیس کے نام سے جانتے ہیں ایک ایسا انسان جس کے سینے میں دل نہیں ہے اور ایسے انسان سے اچھے کی امید رکھنی بھی نہیں چاہے

وہ روح کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا کہہ کر ایک نظر یارم کو دیکھ کر آگے بڑھ گیا یارم اس کے اشارے کو سمجھ چکا تھا وہ اس کی بات کے مطلب کی گہرائی تک جا چکا تھا

اب ادمی کیا تھا کیا نہیں یہ بات وہ صاف الفاظ میں اسے بتا کر جا رہا تھا جب اچانک رکا اور ایڑیوں کے بل گھوم کر ایک بار پھر سے روح کی طرف جھکا

تمہارا چیلنج ہار گئی تم تمہارے شوہر کو ہرا دیا ہے میں نے ہار ہی گیا میرے ہاتھوں اتنا بھی کوئی چیمپئن نہیں تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے ہنس کر آگے بھرنے ہی لگا کہ روح کی آواز سے اسے روک لیا

غلط فہمی ہے آپ کی کہ آپ جیت گئے ہیں اور اگر آپ اسے جیت کہتے ہیں تو آپ سے بڑا لوزر میں نے آج تک نہیں دیکھا

جس طرح کی جیت کو جیت کا نام آپ نے دیا ہے اس سے بڑی کوئی ہار نہیں ہو سکتی آپ ہار گئے ہیں لیکن انسانیت جیت گئی ہے۔

اس کے پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ثانیہ اپنے بچے کو گود میں لیے بہت پر سکون نظر آ رہی تھی

جبکہ روح اسے نظر انداز کرتی ایک بار پھر سے یارم کے زخم دیکھنے لگی

oooo

وہ آہستہ آہستہ اس کے زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھی کیونکہ یہاں کوئی بھی کلینک اوپن نہیں تھا سنڈے ہونے کی وجہ سے پورا سویزر لینڈ سنسان گاوں کی طرح خالی پڑا تھا۔

اسی لیے روح کو یہ سب کچھ خود کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ یارم ہوٹل میں موجود کسی بھی ڈاکٹر یا نرس سے اپنا علاج کروانے کو تیار نہیں تھا

اور ایسے میں روح ایک اچھی بیوی ہونے کے ناطے اس کی ڈریسنگ کر رہی تھی۔ جب کہ یارم کو تو اسے تنگ کرنے کا موقع مل گیا تھا

وہ شرٹ اتار کر بیڈ پر بیٹھا۔ اور روح اس کے بلکل ساتھ بیٹھی ہوئی اس کی گردن پر موجود ننھے خون کے قطرے صاف کر رہی تھی اور یارم اسے اپنی باہوں میں لیے کبھی اس کی گردن میں منہ چھپتا تو کبھی گال کو لبوں سے چھونے لگا۔

روح شرم سے دوہری ہوتی اپنا کام مکمل کر رہی تھی۔

یارم نے ڈریسنگ نہ کروانے کی قسم کھا رکھی تھی لیکن روح نے ضد کر کے اسے بٹھالیا تھااور اب وہ اسے یہاں بیٹھانے کا ہر جانا وصول کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ یہاں سے اٹھتی تو یارم ڈریسنگ کروانے سے صاف انکار کر دیتا بس یہی وجہ تھی کہ وہ خاموشی سے اس کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی وہ کبھی اس کی گال چومتا تو کبھی بالوں سے کھلتا تو کبھی اس کی گردن پر جھک کر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا۔

روح ڈیسنگ مکمل کرتی اس کے قریب سے اٹھنے ہی والی تھی کہ یارم نے اس کے دونوں ہاتھ قید کرتے ہوئے خود بیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے اوپر گرالیا

تم نے تو اپنا کام کر دیا اب مجھے بھی تو میرا کام کرنے دو یہ تو تم نے صرف ڈریسنگ کی ہے اس کا علاج بھی تو کرنا پڑے گا

وہ بہت پیار سے اسے بیڈ پر لٹاتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا جبکہ خاموش سے پڑی روح اس کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی آج جو کچھ بھی ہوا ہے دوبارہ نہیں ہونا چاہیے روح نے تو شرارتوں سے توبہ کر لی تھی

اسے درک جیسے سے بے حس انسان سے اسے نفرت ہوتی جارہی تھی وہ اسے ایسا تو نہیں لگا تھا جانوروں سے اتنی نرمی سے پیش آنے والا انسانوں کے لئے کس قدر عجیب جذبات رکھتا تھا

ooooooo

یارم تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا خضر نے پریشانی سے کہا

ان آج ہی یارم کے ایکسیڈنٹ کا پتہ چلا تھا۔

خضر نے اسے لیلیٰ کے بارے میں بتایا تو یارم نے کہا کہ اسے ایکسیڈنٹ بارے میں ہمیں بتایا جائے پوری بات بتانے کے لئے یارم منع کر چکا تھا

میں بالکل ٹھیک ہوں خضر بس زرا سی چوٹ آئی تھی جواب ٹھیک ہے کوئی اتنی بڑی بات تھی ہی نہیں جو میں تم لوگوں کو پریشان کرتا

یارم نے سمجھاتے ہوئے کہا

چوٹ چھوٹی تھی یا بڑی خضر کو نہیں پتا تھا کیونکہ وہ اپنی بڑی سے بڑی چوٹ کو بھی چھوٹی چوٹ کا نام دے کر نظر انداز کر دیتا تھا

اور شاید اسے اس سب کے بارے میں پتہ بھی نہیں چلتا اگر آج وہ روح کو فون کر کے اس کا حال احوال نہ پوچھتا

روح نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ بائیک ریسنگ میں اس کی وجہ سے حصہ لے کر زخمی ہو چکا ہے اور وہ تو ساری غلطی اپنی ہی بتا رہی تھی لیکن یارم نے جب اس سے پوری بات بتائی تو خضر کو کافی کچھ سمجھ آ گیا

لیکن فی الحال یارم نے اسے کسی بھی قسم کا ایکشن لینے سے منع کر دیا تھا وہ اس سب میں پڑنا ہی نہیں چاہتا تھا

دور کے بارے میں اے ٹوزی انفارمیشن نکال چکا تھا

یہی وہ لڑکا تھا جس نے اس دن اسے فون کر کے بتایا تھا کہ روح کہاں ہے۔

یہ تو وہ اس کی آواز پہچان کر بھی معلوم کر چکا تھا

اس کی آواز سنتے ہی یارم کو پتہ چل چکا تھا کہ یہ وہی ہے اور اس نے اس کی مدد کیوں کی تھی یہ بات بھی وہ اچھی طرح سے جانتا تھا

پھر دوبئی میں روح کا اس سے ملنا اور پھر اس کا یہ یہاں آنے ایک ہی ہوٹل میں رہنا ایک اتفاق بھی ہو سکتا تھا اسی لئے یارم نے فی الحال کے لیے بہت سا ٹال دیا لیکن زیادہ دیر کے لئے نہیں کیوں کہ یہ معاملہ روح کا تھا

اور روح کے معاملے میں وہ کسی بھی قسم کا کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا

اس نے سوچا تھا کہ وہ روح کو منا کر دے گا خوشی سے بات کرنے یا اس سے ملنے پر لیکن کل رات روح نے خود ہی اس کے زخموں پر مرہم لگاتے ہوئے کہا

کہ اسے ایسی لڑکی سے دوستی رکھنی ہی نہیں ہے جو اس کے شوہر کے زخموں کی وجہ بنے

اگر وہ اس کا دل رکھنے کے لیے وہاں نہیں جاتی تو یقینا یارم کو چوٹ بھی نہیں لگتی اس لیے اب روح نے خود ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جتنا ہو سکے خوشی سے دور ہی رہے گی مانا کے خوشی ایک اچھی لڑکی تھی اور اس کی اچھی دوست بھی ثابت ہو سکتی تھی لیکن یارم سے زیادہ اہم کے لئے اور کچھ نہیں تھا

ooooo

بے بی اب ڈیسائیڈ کر ہی لو کہاں جانا ہے گھومنے کے لیے کب سے اس بک کو ہاتھ میں لیے سوچی جا رہی ہو۔

مجھے اس سے جلن ہو رہی ہے۔۔ مجھ سے زیادہ خوش قسمت ہے یہ جیسے اتنی توجہ مل رہی ہے

اف یارم حد ہوتی ہے یہ ساری جگہیں اتنی پیاری ہے کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا کہ ہم کہاں جائیں اور اوپر سے آپ تنگ کر رہے ہیں

روح کافی کنفیوزن لگ رہی تھی

کیونکہ یارم نے اس کے سامنے ایک بک رکھی تھی جہاں پر سویزرلینڈ کی بہت ساری خوبصورت جگہ تھی اور وہ ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی کہ آج کا دن کو کہاں جا کر گزاریں

آج کا سارا دن اس نے روح کے نام کر دیا تھا اس لیے وہ یہ چاہتا تھا کہ آج کی جگہ بھی وہی ڈیسائیڈ کرے لیکن روح تو سوچوں میں ہی چلی گئی

یارم یہاں چلتے ہیں دیکھیں سمندر دریا پانی بہت مزا آئے گا اس نے ایک بیچ کی طرف اشارہ کیا تو یارم قہقہ کر ہنس دیا

ڈارلنگ اس جگہ کو تم ہینڈل نہیں کر پاؤ گی یہ ایک بیچ ہے اور یہاں پر لوگ کپڑے تک پہننے کا تکلف نہیں کرتے یارم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی

توبہ ہے یارم آپ آسان لفظوں میں بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ جگہ جانے کے قابل نہیں روح سے گھورتے ہوئے بولی

جب کہ یارم کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی اب ایسی بھی بات نہیں ہے اگر تم چاہو تو ہم یہاں چل سکتے ہیں اور کچھ نہ سہی نظارے ہی ہو جائیں گے خوبصورت مقامات کے یارم نے ادھوری بات کی تو روح کو غصہ آگیا

میں دیکھ رہی ہوں یارم یہاں آنے کے بعد آپ بہت بگڑ گئے ہیں کچھ زیادہ ہی شوق نہیں چرا آپ کو ایسی برہنہ دوشیزاؤں کو دیکھنے کا وہ غصے سے بولی

مجھے تو میری شہزادی کو دیکھنے سے فرصت نہیں میں تو تمہارے لئے کہہ رہا تھا کہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں کیسی کیسی انسانک مخلوق پائی جاتی ہے یارم بات ہی بدل گیا اور اس کے بعد میں سچائی تھی

وہ کردار کا کھرا اور صاف کبھی کسی عورت کے لئے غلط سوچ ہی نہیں سکتا تھا

اگر وہ عیاش پسند ہوتا تو کون روک سکتا تھا اس سے وہ دبئی کا ڈان تھا پورا انڈر ورلڈ اس کے اشارے پے چلتا تھا

کس کی اوقات تھی اس کے سامنے انکار کرنے کی یہ تو اس کی روح تھی جس کے سامنے وہ اپنا دل ہار بیٹھا

اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد دوبارہ کسی عورت کو دیکھنے کی خواہش ہی نہ جاگی

اس کے لیے تو دنیا کی سب سے خوبصورت عورت اس کی روح تھی جس کے سامنے دنیا کا حسن کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تھا

روح کی چاہت روح کی قربت روح کی محبت حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا

اس کی ساری محبت ساری چاہت ساری وفائیں صرف اور صرف روح ہی تک محدود تھی

اسی لئے تو روح نے سر اٹھا کر کہتی تھی کہ یہ شخص صرف اور صرف اسی کا ہے وہ کسی اور کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے ایسا ممکن ہی نہیں تھا

ooooo

بہت مچک سے اخر وہ ایک جگہ جانے کا ارادہ کر چکے تھے

یہ ایک امریلار یسٹورنٹ تھا

جہاں پر ہر یز چھتریوں جیسی تھی اور روح اسے دیکھنے کے لئے بہت ایکسائٹڈ تھی تصویروں میں تو اسے یہ جگہ بہت الگ اور کچھ عجیب سی لگی لیکن اب وہ اسے لائیو دیکھنے جا رہے تھے

ابھی وہ لوگ اپنے ہوٹل سے باہر نکلے ہی تھے کہ سامنے سے خوشی آتی نظر آئی اس کا موڈ خراب ہونے لگا جبکہ اس کے ہاتھ میں بکے دیکھ کر روح نے یارم کی جانب دیکھا تھا یقیناوہ اس کی تیمارداری کے لیے اس طرف آ رہی تھی

ہیلو کیسے ہو آپ لوگ ایم ریلی سوری کل بہت زیادہ لیٹ ہو گیا تھا اسی لیے میں تمہارے ہسبنڈ کی خیریت پوچھنے نہیں آ سکی

یہ آپ کے لئے اس نے پھولوں کا بکے یارم کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تو مرووتاً اسے تھامنا ہی پڑا

کل آپ کو کافی چوٹ لگی تھی مجھے بہت برا لگا لیکن تھینک یو سوچ ثانیہ کے بیٹے کی جان بچانے کے لیے

اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اس کی ساری زندگی سپویل ہو جاتی ثانیہ میری بہت پیاری دوست ہے اس کے ساتھ کچھ برا ہوتا تو مجھے بھی بہت برا لگتا اور دوک سے تو کچھ بھی اچھے کی امید کی نہیں جا سکتی ہے وہ بچے کی بھی پرواہ نہیں کرتا

لیکن میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں اور ثانیہ بھی آپ کے شکر گزار ہے وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے

اس نے اپنے گھر پے آپ لوگوں کے لیے ڈنر پلان کیا ہے اگر آپ آئیں گے تو مجھے اور ثانیہ کو بہت اچھا لگے گا

نہیں ہمارا کچھ اور پلان ہے خوشی ہمارا اگلا پورا ہفتہ بہت مصروف ہے ہم نہیں آسکیں گے روح نے فوراً ہی معذرت کرنی چاہی

اور اسے روح کی بات بہت اچھی لگی تھی چلو اسے تھوڑی عقل تو آئی یارم نے شکر کیا تھا

آف کورس آپ لوگ بیزی ہیں آپ یہاں اپنے ہنی مون کے لیے آئے ہیں ایسے میں میرا انوائٹ کرنہ کچھ عجیب لگتا ہے لیکن اگر آپ آتے تو ہمیں خوشی ہوتی خوشی نے پھر سے کہنا چاہا

میں نے کہا نا خوشی ہمارا اگلا ہفتہ پورا مصروف ہے ہم اگلے ہفتے واپس جانے والے ہیں اور جانے سے پہلے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں شاید ہم یہاں بھی زیادہ وقت نہ گزارے میرا مطلب ہے ہم ہوٹل کے باہر ہی رہیں گے

اگر ہمارا ہوٹل کے آس پاس کہیں جانے کا پلان ہوتا تو تمہارا انویٹیشن ضرور قبول کرتے لیکن ہم آس پاس نہیں رہیں گے بلکہ ہمارا ارادہ دوسرے شہر جا کر گھومنے کا ہے روح نے لمبی چوڑی تمہید باندھی تھی

ٹھیک ہے روح اگر تم لوگ نہیں آسکتے تو اٹس اوکے لیکن پھر بھی میرے اور ثانیہ کی طرف سے تھینکیو ضرور اکسیپٹ کر لینا اس کی معذرت کو قبول کرتے ہوئے کہا

اور اس سے ملنے کے لیے آگے بڑھی لیکن یارم کے غصے کو سوچتے ہوئے اس نے فوراً اپنا ہاتھ مضبوطی سے خوشی کے ہاتھ میں دے دیا

جبکہ خوشی جو اس کے گلے لگنا چاہتی تھی شرمندہ سی ہو کر پیچھے ہٹ گئی

چلیں یارم دیر ہو رہی ہے وہ یارم کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو یارم سر ہلاتا اس کے ساتھ آگے بھر گیا جب کہ خوشی

وہیں کھڑی حیرانی سے دیکھ رہی تھی

پھر اپنا موبائل نکال کر کسی کا نمبر مل لگی

روحی بہت عجیب بیہو کر رہی تھی شاید وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی اور میرا نہیں خیال کہ وہ اس دوستی کو بھی آگے

تک رکھنا چاہے گی فون پر کسی سے کہتی بہت مایوس لگ رہی تھی

جب دوسری طرف سے کسی نے کچھ کہا اور پھر سے خوشی بولی

تو کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ سچ میں حیران تھی بے حد حیران

تم ایک انتہائی پتھر دل انسان ہو انتہائی بے حس انسان ہو میں پچھتا رہی ہو تم سے محبت کر کے وہ غصے سے کہتے فون

رکھ کر ایک بار پھر سے دور جاتے روح اور یارم کو دیکھ رہی تھی

میں جانتی ہوں تم اس سے محبت کرتے ہو بے حد محبت کرتے ہو لیکن کبھی اسے نہیں بتاؤں گے بڑبڑاتے ہوئے

مایوسی سے پلٹ گئی

○○○○○○

روح تمہارا انداز بہت عجیب تھا تم نے اس سے دوستی کی ہے اس سے اس طرح سے بات کرنا بہت عجیب لگتا ہے

کیا تم نے کبھی خضر یا شارف سے اس طرح سے بات کرتے ہوئے دیکھا مجھے

میں جانتی ہوں یارم میرا انداز اسے برا بھی لگا ہو گا لیکن میں اس پر ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ میں سے دوستی نہیں رکھنا چاہتی نہیں کوئی زبردستی کا دوست بن سکتا ہے اس کی وجہ سے اس کی ضد جس کی وجہ سے آپ کو چوٹ لگی اور میرے لئے آپ سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں یارم مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اسے کتنا برا لگتا ہے وہ آنکھوں میں نمی لئے بولی کہ یارم بے اختیار مسکرا دیا

میرا بچہ اگر تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو رو کیوں رہی ہو وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا

یہ سچ تھا کہ خوشی کا دل دکھا کر اس کا اپنا دل بھی دکھا تھا

خوشی جیسے پیاری سی لڑکی سے اس طرح سے بات کر کے تو خود بھی ہرٹ ہوئی تھی

یارم میں نے کہا نہ ہو میری زندگی میں سب سے اہم آپ ہیں آپ سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں میری اس کے ساتھ دوستی نہیں ہے

اور کل جو کچھ ہوا اس کے بعد تو مجھے اس سے بالکل دوستی نہیں رکھنی کیسے غیر انسانی کھیل کھیلتے ہیں یہ سب لوگ ذرا سوچئے اگر وہاں آپ نہیں ہوتے تو اس بچے کو ضرور کچھ ہو جاتا اور پھر اس لڑکی ثانیہ کی زندگی برباد ہو جاتی

آپ کو پتہ ہے اس کے شوہر کی پہلی بیوی اس بچے کو چھوڑ کر چلی گئی ہے یہ بچہ اس کا تھا ثانیہ تو بس اس بچے کا خیال رکھتی ہے اس کی ماں بن کر سوتیلی ہی سہی لیکن اس بچے کو ماں تو مل گئی ہے

شاید پیسے اور دولت کی خاطر لیکن ثانیہ اس کا خیال رکھ رہی ہے

ثانیہ کی زندگی بھی بدل گئی ہے وہ اپنی مرضی کی زندگی گزار رہی ہے اور اگر اس بچے کو کچھ ہو جاتا تو ثانیہ کی زندگی بھی برباد ہو جاتی اور شاید وہ بچہ بھی زندہ نہ ہوتا

نفرت تو مجھے اس آدمی سے ہو رہی ہے جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا کیا وہ انسان تھا کیا اس دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں یارم

مجھے تو یقین نہیں آرہا کیا کوئی اتنا پتھر دل بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کی جان لیتے ہوئے ایک بار نہ سوچے

اس سے نفرت مت کرو روح وہ نفرتوں کے قابل نہیں ہے

میں بھی یہ کام کرتا ہوں نہ لوگوں کی جان لیتا ہوں

بے دردی سے ان کا قتل کرتا ہوں یارم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سمجھانے لگا

نہیں یارم ایسے گھٹیا انسان کے ساتھ اپنا مقابلہ نہ کرے آپ کے اندر انسانیت ہے آپ انسانیت کی خاطر یہ سب کچھ کرتے ہیں اور وہ حیوان انسان کی شکل میں حیوان ہے اس کا انسانیت سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے جس کی جھلک ہم کل بھی دیکھ چکے ہیں ایسا انسان صرف نفرتوں کے لائق ہو سکتا ہے اور پلیز اس کے بارے میں بات کر کے ہمارا ہنی مون خراب تو نہ کریں

گاڑی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی اور روح نے اسے درک کے بارے میں بات کرنے تک سے منع کر دیا یارم کو بھی یہ ساری باتیں فضول ہی لگی تھی وہ ایک شخص پر اپنا کتنا قیمتی وقت برباد کر رہے تھے

اچھا چھوڑو ہم کیا فضول باتوں میں پڑ رہے ہیں ہم ایک دوسرے کے بارے میں بات کرنی چاہیے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی انگلیوں کو لبوں سے لگاتا محبت سے بولا

ویسے ایک بات تو بتاؤ تمہارا ماموں باپ بننے والا ہے اور بھائی بھی تمہارے شوہر کی باری کب تک آئے گی

ویسے میں اس کام میں محنت تو بہت کر رہا ہوں لیکن ابھی تک کوئی چانس نظر نہیں آ رہے ذرا اپنے فیوچر بے بی سے پوچھ کر بتانا کہ کب تک آنے کا ارادہ ہے اسے بھی بتا دو کہ انڈر ورلڈ کے ڈان کو بابا بننے کا شوق چڑا ہے

یارم لمحے میں ساری بات بدل گیا پھر اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہونے لگا تھا وہ کبھی بھی کوئی بھی بات کر سکتا تھا اس سے کسی بھی قسم کی توقع کی جا سکتی تھی

یارم میں کہہ رہی ہوں خاموشی سے گاڑی چلائیں ورنہ مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی شرم و حیا سے سرخ ہوتے اسے ڈانٹتے ہوئے بولی تو یارم مسکرایا

مطلب اب میں یہ بات بھی نہیں کر سکتا

کوئی رومینٹک بعد میں نہیں کر سکتا

تمہاری دوست ی بات نہیں کر سکتا

اور اب میرے بچوں کی باتوں پر بھی تم نے پابندی لگا دی یہ تو زیادتی ہے نہ وہ ہنستے ہوئے بولا

کوئی زیادتی نہیں ہے آپ خاموشی سے گاڑی چلائیں یہ ساری باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں ابھی بہت وقت پڑا ہے ہے وہ ٹالتے ہوئے شیشے سے باہر دیکھنے لگی

اس کی کل جھکی نظریں شرمیلی سی آواز تو یارم کا دل دھڑک آتی تھی

○○○○○○

وہ امریلار یسٹورنٹ میں بیٹھے اس خوبصورت جگہ کا نظارہ کر رہے تھے یہ واقعی ایک بہت ہی حسین جگہ تھی جہاں ہر چیر چھتریوں سے مشابہت رکھنے والی بنائی گئی تھی

بتایا جاتا ہے کہ اس ہوٹل کے مالک کو چھتری رکھنے کا بہت شوق تھا

وہ سردی میں دھوپ میں بارش میں ہر موسم میں چھتری کا استعمال کرتا تھا اور جب اس نے اپنے اس شوق کو ایک شکل دی تو یہ امبریلار یسٹورنٹ وجود میں آیا

یارم کو تو اس ریسٹورنٹ کی ہسٹری بہت فنی لگ رہی تھی جبکہ روح بہت خوشی سے سن رہی تھی جب یارم فون بجنے لگا

وہ وئٹر کو آرڈر دیتا ہوا اپنا فون لئے باہر چلا گیا کیونکہ ہوٹل کے اندر سروسز بہت زیادہ مسئلہ کر رہی تھی

○○○○○

ابھی اسے گئے ہوئے تقریباً دو منٹ ہی ہوئے تھے جب ہوٹل کی یونی فارم میں ایک ویٹر اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارم اسے باہر بلا رہا ہے۔

یہ آدمی اردو کیسے بول رہا تھا شاید جانتا تھا کہ وہ پاکستانی ہے

سووز زبان کو سمجھنا ایک بہت مشکل ترین کام تھا وہ اس کی بات کو سمجھ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کر اسی راستے پر چلی گئی

جہاں سے یارم باہر نکلا تھا

ویٹر نے دور سے اشارہ کیا کہ اسے کس طرف جانا ہے اور اس طرف جاتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ یہاں دور دور

تک کوئی نہیں ہے وہ کسی غلط جگہ پر آگئی ہے عجیب سنسان جگہ تھی شاید یہ ریسٹورنٹ کا پیچلا حصہ تھا

اسے لگا کے کچھ گربڑ ہے وہ مزید قدم آگے بڑھانے لگی اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا کچھ تو برا ہونے جا رہا

تھا لیکن کیا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے مزید آگے کی جانب جارہی تھی جب کسی چیز کی آواز سنائی دی اور

ساتھ یارم کی بھی

وہ درد سے کراہا تھا

روح تڑپتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی اس کے یارم کو کچھ ہوا تھا وہ درد میں تھا اسے تکلیف تھی اس کی آواز اس نے

سنی تھی

اور پھر خاموشی چھا گئی وہ تیزی سے آگے بھر رہی تھی اور پھر کچھ ہی لمحوں میں دیوار کی ساتھ اس کے سامنے ایک ایسا

منظر تھا جسے دیکھ کر اس کی روح بھی تڑپ اٹھی کسی نے یارم کے منہ پچھ باندھا ہوا تھا

اسے سات لوکوں نے قابو کیا پوا تھا

سامنے والے آدمی نے پورا کا پورا چاقو کو اس کے پیٹ میں گھونپ دیا ایک بار نہیں دو بار نہیں نہ جانے کتنی بار

جبکہ زخمی یارم کے منہ پر لوہے کی کوئی عجیب سی چیز رکھی تھی جس کا نام تک وہ نہیں جانتی تھی

لیکن اسے دھکا دیتے ہوئے وہ اس آدمی کے ہاتھ میں آگئی یارم کا چہرا زخموں سے چور تھا

لہو سے سرخ ہوتی آنکھیں سے یارم نے بس ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور وہاں سے جانے کا اشارہ کیا لیکن کے قدم جیسے زمین سے جوڑ چکے تھے

وہ بس پندرہ سے بیس لوگوں تھی۔

ان لوگوں نے یارم کو زمین پر پھینکا وہ چلایا

جاوووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی چیخ میں انتہا کی تکلیف تھی روح بس بے جان نظروں سے یارم کو زمین پر تڑپتے ہوئے دیکھ رہی تھی

پکڑو اس لڑکی کو جانے مت دینا اسے آخر یہ ہمارے پے ڈان ڈیول کے دل کی دھڑکن ہے وہ شخص قہقہ لگاتے ہوئے بولا

اور وہ سب ہی لوگ روح کی جانب بھاگنے لگے

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ زمین سے قدم اٹھاتہ وہ جانتی تھی کہ اتنی چوٹوں کے بعد اتنی تکلیف کے بعد وہ یارم کو دوبارہ نہیں دیکھ پائے گی اس کی آنکھیں یارم کے بے جان ھوتے وجود پر ٹھہری ہوئی تھی

جبکہ وہ لوگ تیزی سے اس کی طرف بھاگ رہے تھے آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھ کے اس کی آنکھیں بند ہونے لگی اور جو آخری منظر اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ یارم کا بے جان وجود تھا

oooooo

ایک سال کے اندر دو اتنے میجر نروس بریک ڈاؤن کے بعد بھی زندہ ہیں

یہ کسی مجزے سے کم نہیں لیکن زیادہ امید مت رکھیں ابھی بھی ان کی جان خطرے میں ہے

کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے میں کوئی گرنٹی نہیں دیتا

اس لڑکی کی زندگی سوکھے پتے کی طرح ہے اور ایک ہوا کا جھونکا اسے موت کی آغوش میں لے جائے گا

ایک ذرا سا جھٹکا بھی اس سے اس کی سانسیں چھین سکتا ہے

آج اسے 16 دن کے بعد ہوش آیا ہے

لیکن آپ لوگوں کی ذرا سی لاپرواہی سے ایک بار پھر سے موت کے منہ میں لے جا سکتی ہے

فی الحال میں آپ لوگوں کو یہی سیجیشن دونگا کہ اسے ہسپتال میں ہی رہنے دیں

کیونکہ ابھی کچھ بھی ہو سکتا ہے

ٹینشن زدہ ماحول میں اس کی طبیعت بگڑ بھی سکتی ہے

اور جہاں تک اس کی حالت نظر آرہی ہے میرا نہیں خیال کہ آپ لوگ اس کا بہتر طریقے سے خیال رکھ پائیں گے

آگے آپ لوگوں کی مرضی آپ جو فیصلہ کریں فی الحال وہ ہوش میں تو آج کی ہے لیکن ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہے

اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا ہے فی الحال تو اسے کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی

دوائیوں کا بھی بے حد اثر ہے اسی لئے ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے میں یہی کہوں گا کہ اگر اس کی جان عزیز ہے تو اس کے سامنے ایسی کوئی بھی بات نہ کریں جس سے وہ ٹینشن لے

ڈاکٹر اپنی بات مکمل کرتے ہیں وہاں سے چلا گیا جب کہ خضر اور شارف ایک بار ھر سے اس بینچ پر بیٹھے تھے جہاں ڈاکٹر کے آنے سے پہلے بیٹھے تھے

کل رات تقریباً دو بجے روح کو ہوش آیا

ان کی سانس میں جیسے سانس آئی تھی۔

لیکن اب ڈاکٹر کے خطرناک باتیں سن کر وہ پھر سے ٹینشن میں آچکے تھے

خضر بے حد پریشان تھا جبکہ شارف کی آنکھیں نم تھیں وہ اسے دیکھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دینے لگا

کیوں خضر یارم اور روح کی زندگی کی خوشیوں کا ٹائم پیریڈ اتنا کم کیوں ہے

سب ٹھیک ہوتا ہے پھر کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا ہے کہ سب برباد ہونے لگتا ہے اور اس بار تو سب برباد ہو گیا

روح کی حالت دیکھی نہیں جا رہی اور یارم۔۔۔۔۔۔

شارف پھوٹ پھوٹ کر روتا خصر کے سینے سے لگ چکا تھا

اللہ پر بھروسہ رکھو شارف سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ان شاءاللہ

اور یوں ناامیدی کی باتیں نہ کرو ابھی تو ہم نے روح کا بھی سامنا کرنا ہے ذرا سوچو جب سے سب پتہ چلے گا یارم کے بارے میں وہ کیسے برداشت کرے گی

ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا

اگر ہم ہی ہمت ہار جائیں گے تو اسے کون سنبھالے گا

یہ تو خدا کا شکر ہے کہ فی الحال وہ دوائیوں کے زیر اثر ہے جب وہ ہوش میں آئے گی تب ہزار سوال کرے گی اور ہمارے پاس کسی سوال کا کوئی جواب نہیں ہو گا

وہ شارف کو سمجھاتے ہوئے بولا جب نظر سامنے سے آتے اس لڑکے پر پڑی اس کے ساتھ ایک پیاری سی لڑکی بھی تھی

○○○○○○

کیسی ہے وہ۔۔۔؟ وہ خضر کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا

ان شاءاللہ ٹھیک ہو جائے گی ہم سنبھال لیں گے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہ بہت روکھے سوکھے لہجے میں بولا تھا

یقیناً ٹھیک ہو جائے گی۔۔ڈاکٹر کیا کہتے ہیں وہ اس کے لہجے کو نظر انداز کرتا پھر سے پوچھنے لگا

درک میں ہزار بار تو میں سمجھا چکا ہوں۔اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اس سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے دور رہو اس سے

تم نے ہماری مدد کی ہم تمہارے شکر گزار ہیں

لیکن اب ہمیں تمہاری مزید کوئی مدد نہیں چاہیے سو پلیز روح سے دور رہو وہ سخت لہجے میں بولا

تم مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتے خضر۔

اور ویسے بھی میں اس سے کوئی تعلق جوڑنے یا رشتہ قائم کرنے نہیں آیا میں بس اس کا حال جاننے آیا ہوں۔اس بار وہ بھی ذرا سختی سے بولا

وہ ٹھیک ہے اور ان شاءاللہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی ہم سب آپ کے ساتھ ہیں ہم اس کی فیملی ہیں ہم اس کا خیال رکھ لیں گے تمہاری ضرورت نہیں ہے ہمیں وہ چبا چبا کر بولا

مجھے پتہ چلا ہے کہ اسے ہوش آیا ہے میں ایک بار اسے دیکھنا چاہتا ہوں

میں تمہیں اس سے دور رہنے کے لیے کہہ رہا ہوں اتنی سی بات تمھیں سمجھ کیوں نہیں آرہی اس بار خضر کا لہجہ تیز ہوا تھا

میں اسے دور سے دیکھ کر چلا جاؤں گا۔اس سے ملنے کی خواہش کا اظہار نہیں صرف دیکھنے کی بات کی ہے میں نے اس کے انداز نے درک کو اچھا خاصہ غصہ دلا دیا تھا

خضر اسے سمجھانے کے لئے آگے بڑھا تو شارف نے اسے روک دیا

ٹھیک ہے تم اسے دیکھ سکتے ہو لیکن اندر مت جانا باہر سے ہی دیکھ کر واپس چلے جاؤ

کیونکہ ہم پہلے ہی بہت پریشان ہیں روح کے سوالوں کا اور جواب نہیں دے سکتے۔ شارف نے خضر کو روکتے ہوئے

اس سے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا روک کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اس نے دیکھا وہ ہوش میں تھی

لیکن پھر بھی اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا بس آنکھیں کھولے چھت کو گھورے جا رہی تھی

ایک نروس بریک ڈاؤن سے انسان کی جان چلی جاتی ہے لیکن اس نے ایک ہی سال میں 2 میجر نروس بریک ڈاؤن

اپنی ننھی سی جان پر جھیل لیے تھے

یارم کی حال دیکھتے ہی وہ دماغی طور پر بالکل بے جان ہو چکی تھی

اس کا یارم اس کے سامنے دم توڑ رہا تھا

آہستہ آہستہ یارم کی آنکھیں بند ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی روح بھی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی اس نے اپنی

آنکھوں کے سامنے اپنے ہی یارم کو مرتے دیکھا تھا

وہ منظر یاد آتے ہی جیسے وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی وہ ایک دم اوف کنٹرول ہوتی چیخنے چلانے لگی جس پر روک تیزی

سے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا

ooooooo

یارم۔۔۔۔۔۔ یارم۔۔۔۔ وہ لوگ مار رہے ہیں

کوئی بچاو۔۔۔۔ میرے یارم کو بچاو۔۔۔

مت مارو۔۔۔مت مارو۔۔۔میرے یارم کو بچاو

ماموں۔۔۔ماموں میرے یارم۔۔۔شارف بھائی۔۔۔میرے یارم کو بچالیں

یارم نہیں مت مارووو۔

یارم۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز پورے ہسپتال میں گونج رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی چلا رہی تھی

ڈاکٹر تیزی سے کمرے کی طرف آیا

اور اس کے پیچھے ہی نرس انجیکشن لیے آرہی تھی

کنٹرول کرو ان کو ابھی انجیکشن دینا ہوگا وہ عربی میں کہتا تیز تیز روح کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

جب درک نے غصے سے اسے دھکا دیا

خبردار جو تم نے اسے انجکشن دیا ابھی اسے ہوش میں آئے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا ہے

کہ تم اس سے ایک بار پھر سے اس اندھیرے میں بھیجنا چاہتے ہو

ڈاکٹر کو دھکا دے کر وہ انتہائی غصے سے بولا تھا جبکہ ڈاکٹر پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

یہ بہت ضروری ہے سر ورنہ ان کی حالت بگڑ جائے گی

اس طرح سے یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی

ہمیں انجیکشن دے لینے دیجئے اگر یہ ہوش میں رہیں تو وہ ساری چیزیں یاد کر کے ایک پل پھر سے اپنی جان کو خطرے میں ڈال لیں گی

ڈاکٹر نے اسے سمجھانا چاہا

خبردار جو تم اس کے پاس بھی لے کر آئے

کوئی انجیکشن نہیں لگے کا روح کو وہ اسے دور کرتے ہوئے کہنے لگا

تو کیا آپ کے پاس ان کے سوالوں کا جواب ہے کیا آپ انہیں کنٹرول کر سکتے ہیں بنا انجیکشن کے ڈاکٹر جیسے اسے چیلنج کر رہا تھا

ڈاکٹر اس آدمی کا دماغ خراب ہے پلیز آپ اپنا کام کریں کمرے کے اندر آتے تھے خضر نے روح کے دونوں ہاتھ تھامے تھے

اور ساتھ ہی درک کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر کو مخاطب کیا

میرا دماغ خراب ہے۔تو خراب نہیں رہنے دو لیکن خبردار جو کسی نے روحی کی طرف قدم بھی بڑھایا

وہ خضر کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولا

کیا تم اسے مارنا چاہتے ہو۔ہاں تمہارے لیے یہ مشکل تھوڑی ہوگا آخر اپنے باپ کو بھی تم نے مارا تھا۔جان لینا تو تمہارے لئے بہت آسان ہے نا خضر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا لیکن درک نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا تھا

اس کے ذہن پر اس وقت اس کا شوہر سوار ہے خضر صاحب

اوراس کاشوہر مر چکاہے یہ سوچ ہی اس کی جان لے لے گی۔

اس کے حواس پراس کے ہوش پر صرف اور صرف اس کے شوہر کا قبضہ ہے وہ اپنے شوہر کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچتی

اور آپ کو جو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ بے ہوش ہو جائے گی تو زندہ بچی رہے گی دور کرلے

کیونکہ یارم کاظمی روح کی روح میں بستا ہے۔یارم کی سانس بند ہو چکی ہے یہ سوچ ہی اس کی دھڑکن روک دے گی

اگر یقین نہ آئے تو آزما کر دیکھ لو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال تا اسے روح کی زندگی پر بازی کھیلنے کی دعوت دے رہا تھا

جبکہ ڈاکٹر ان دونوں کی بحث کو دیکھ رہا تھا۔

انجیکشن لگانا ہے یا نہیں ڈاکٹر نے پھر پوچھا کیونکہ روح مسلسل چلا رہی تھی

نہیں۔۔۔وہ ان حالات کا مقابلہ کرے گی۔ڈر کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہیں کرے گی وہ ڈاکٹر کو کہتا ایک نظر خضر کی طرف دیکھ کر جتلا گیا تھا

جبکہ خضر خاموش ہو چکا تھا

چیختی چلاتی روح کی جانب بڑھا

ماموں۔۔۔میرے یارم۔۔۔۔۔کو بچاو۔۔۔۔شارف بھائی۔۔۔۔۔۔میرے یارم۔۔۔۔۔۔ماموں

میرے یارم

وہ۔لائے جارہی تھی

کوئی بھی اسے کنٹرول نہیں کر پارہا تھا

چپ۔۔۔۔دراس کے پاس آکر سخت لہجے میں بولا۔

میرے یارم۔۔۔۔۔وہ سسکتی ہوئی بولی

ماموں۔۔۔میرے یارم۔۔۔۔۔

میں نے کہا اک دم چپ

۔اب تم ایک لفظ بھی نہیں بولو گی سمجھی۔۔۔وہ سخت لہجہ اپنائے ہوئے تھا

خوشی بھی پریشان تھی۔

میرے یارم کو بچاو۔۔۔۔۔۔وہ مار رہے ہیں میرے یارم کو۔۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس سے التجا کر رہی تھی۔

جب درک نے آگے بھر کر اسے اپنے سینے میں چھپایا۔

اس کی حالت پر شارف کے ساتھ ایک پہلی بار خضر کی آنکھیں بھی نم ہو گئی

روح میری بات کو غور سے سنو اور سمجھو بھی وہ اسے خاموش کرواتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے کہنے لگا

جو بھی ہوا بہت برا ہوا یارم پر اس کے دشمنوں نے حملہ کیا تھا

لیکن تمہیں مضبوط بنانا ہوگا تمہیں ان حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا یارم کے بغیر تمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا۔

وہ آہستہ آہستہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ روح خالی خالی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی اور اب اس کے الفاظ پر جیسے الجھ کر رہ گئی

یارم کے بغیر۔۔۔۔۔۔

مطلب وہ سچ میں اسے چھوڑ کر جا چکا تھا

نہیں۔۔۔۔ میرے یارم کہاں ہیں۔۔۔۔۔

مجھے میرے یارم کے پاس جانا ہے۔۔۔

مجھے نہیں رہنا اپنے یارم کے بنا۔۔۔

ماموں۔۔۔۔ شارف بھائی میرے یارم

یہ آدمی مجھے میرے یارم لے بغیر رہنے کا کیوں بول رہا ہے۔

اور درک سے الگ ہوتے اسے دھکے دینے لگی

شارف میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ روح کے قریب جاتا ہاں لیکن خضر ہمت کر کے اس کے پاس آیا اور اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے روح میں سب ٹھیک کر دوں گا

تمہارا ماموں ہے نہ بس تھوڑا سا صبر کر جاؤ وہ اسے دلاسا دیتے ہوئے بول رہا تھا لیکن روح کے دل و دماغ پر بس ایک ہی سوچ سوار تھی کہ اس کا یارم اسے چھوڑ کر چلا گیا

کیا سب کچھ ختم ہو گیا کیا۔۔۔ میرے یارم نہیں رہے۔۔۔۔

اللہ نہ کرے کیا بکواس کر رہی ہوں میں جانتی ہوں مجھے تنگ کر رہے ہوں گے میں انہیں بہت ستاتی ہوں نا میں وعدہ کرتی ہوں ماموں آج کے بعد میں انہیں بالکل تنگ نہیں کروں گی

وہ جو کہیں گے میں وہ کروں گی ان کی ساری باتیں مانوں گی پلیز ان سے کہیں کہ میرے ساتھ اس طرح سے نہ کریں

دیکھیے مجھے سانس نہیں آ رہی۔

ماموں روح اپنے یارم کے بغیر مر جائے گی۔

ہاں روح مر جائے گی روح نہیں جی پائے گی اپنے یارم کے بغیر

شارف کو مر جانا چاہیے اگر یارم نہیں تو روح بھی نہیں

یہ کیسی محبت ہے میرے یارم مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور میں اب تک زندہ ہوں

یا اللہ مجھے موت دے۔۔۔۔۔۔

روح۔۔۔۔۔اس کی بات پر خضر کے ساتھ ساتھ درک بھی اس کے سخت الفاظ پر دھارا

کیا بکواس کر رہی ہو روب ایسا کیسے کہہ سکتی ہو تم ۔۔۔ اتنی ناشکری اتنی گمراہی یہ کون سے رستوں کی مسافر بن رہی ہو تم اللہ کو ایسے انسان پسند نہیں خضر نے اسے سختی سے ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

لیکن خضر سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہو رہا تھا روح کے آنسو اس کی تکلیف اس کی تڑپ اس کی برداشت سے باہر تھی

خود پر اتنا کنٹرول کرنے کے باوجود بھی وہ خاموش نہ رہ سکا

ooooo

انڈر ورلڈ کے اندر بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو یارم کی جگہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اس کی جگہ ڈون بن کر دبئی پر اپنی حکومت چلانا چاہتے ہیں

یارم کا قبضہ صرف دبئی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ بہت سارے ملکوں کا انڈر ورلڈ مافیا اس کے انڈر کام کر رہا ہے

یارم کی زندگی کا ایک ایک پل خطرے سے خالی نہیں

کچھ عرصے سے روس کے ڈان ویلکس میتھو کی نظر یارم پر تھی

وہ یارم سے دبئی کا مافیا ولڈ خریدنا چاہتا تھا جس کے لیے وہ کافی وقت سے کوشش بھی کر رہا تھا

لیکن یارم کی طرف سے انکار ہی ملا

اپنی ہر کوشش میں ناکام ہونے کے بعد اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے ہمیں یہی لگ رہا تھا کہ اب وہ دوبارہ کبھی یارم کے راستے میں نہیں آئے گا

لیکن یہ ہماری غلط فہمی تھی

پچھلے چھ مہینے سے پل پل یارم پر نظر رکھے ہوئے تھا

یارم کو اس حوالے سے شک تو تھا لیکن ہم پریشان ہوں گے یہ سوچ کر اس نے ہم سے یہ سب کچھ شیئر نہیں کیا

وہ یارم کے بارے میں ساری انفرمیشن نکال چکے تھے وہ یارم کے ایک ایک پل پر حبر رکھے ہوئے تھے ایک ایک سیکنڈ کا حساب جانتے تھے وہ تمہارے بارے میں بھی سب کچھ جان چکے تھے کہ تم یارم کے لیے کیا ہو

وہ لوگ تمہیں یارم کے خلاف استعمال کرنا چاہتے تھے

انہیں پتا تھا کہ تم یارم کی کمزوری ہو اور وہ تمہارے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے اسی لئے ان لوگوں نے تم لوگوں کا پیچھا کیا اور سوئٹزرلینڈ پہنچ گئے ان کا ارادہ تمہیں پھسا کر یارم سے اپنا مطلب پورا کروانے کا تھا

اور وہ لوگ اپنا یہ کام امبر یلا ریسٹورنٹ کرنے والے تھے

لیکن اس سب کی خبر ہمیں وقت سے پہلے ہی لگ گئی میں نے اس دن یارم کو فون کر کے سب کچھ بتایا لیکن اس سے پہلے ہی وہ تمہیں ہوٹل کی پچھلی سائیڈ بھلا چکے تھے

تم سے پہلے یارم وہاں پہنچ گیا اور ان لوگوں نے یارم پر جان لیوا حملہ کر دیا۔

ان لوگوں کا مقصد یارم کو جان سے مارنا تھا۔

اور یارم کا مقصد ان لوگوں کے ہاتھوں مر جانا تھا

میرا مطلب ہے ہماری پلاننگ کا حصہ۔۔۔۔۔۔ خضر نے ٹھہر کر کہا تو وہ اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔

تمہارے وہاں آجانے کی وجہ سے ہمارا پلان فیل ہو گیا

کیوں کہ یارم کا سارا دھیان تمہاری طرف جاچکا تھا اسے لگا تھا کہ وہ لوگ تمہیں نقصان پہنچائیں گے اس سے پہلے کہ وہ تمہیں بچاتا ان لوگوں نے یارم کو موت کے منہ تک پہنچا دیا

زہریلے چاقو اور بازو پر دو گولیاں لگنے کے باوجود بھی اس نے اکیلے ان سب کا مقابلہ کیا لیکن تمہیں بے ہوش دیکھ کر وہ بے جان ہونے لگا تھا۔

تب درک نے اس کی بہت مدد کی۔

ان سب کے سامنے مرنے کا ڈرامہ کرنے کے بجائے وہ ان سب کا قتل کر کے تمہیں ہسپتال لے آیا

ڈاکٹر نے چوبیس گھنٹے دیے تو میں ہوش میں لانے کے لیے یارم کی وہ حال دیکھ کر تمھارا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔

24 گھنٹے بنا کسی سہارے کے وہ یہاں کھڑا رہا ڈاکٹر کے ہزار بار کہنے کے باوجود نہ تو اس نے اپنا علاج کروایا اور نہ ہی آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا

لیکن 24 گھنٹے کے اندر اندر زہریلی شاقو کا زہر اس کے پورے جسم میں پھیل گیا۔

لیکن پھر بھی وہ اپنا علاج کروانے کو تیار نہ تھا اسے بس اپنی روح سے مطلب تھا

24 گھنٹے کے بعد ڈاکٹر نے تھوڑی سی امید دلوائیں

لیکن زہر پھیلنے کی وجہ سے اسے انفیکشن ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا دبئی میں اس کا کوئی علاج نہیں۔

پچھلے سولہ دن سے اسے صرف ایک گھنٹے کے لئے ہوش میں لایا جاتا ہے۔ باقی سارا وقت اسے بے ہوش رکھا جاتا ہے جب تک اس کے جسم سے زہر کا اثر ختم نہیں ہو جاتا

لیکن اس ایک گھنٹے میں وہ تم سے ملنے کی اتنی ضد کرتا ہے کہ ڈاکٹر مجبوراً اسے دوبارہ بے ہوش کر دیتے ہیں

انڈر ورلڈ مافیا کو بچانے کے لئے یارم کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ اور وہ زندہ تب ہی رہ سکتا ہے جب وہ یہاں سے دور رہے گا کیونکہ روسی مافیا کو بس یہی پتا ہے کہ ڈیول مر چکا ہے

اور اب اگر وہ یہاں واپس تمہارے پاس آیا تو وہ لوگ اسے جان سے مار ڈالیں گے

تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نہ اسے تم سے دور رہنا ہو گا

ہم یہی ظاہر کریں گے کہ وہ نہیں رہا

خضر اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اب اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

شارف بھائی مجھے نماز پڑھنی ہے۔ وہ کافی دیر کے بعد بولی

روح اب تو صبح کے نو بج رہے ہیں نماز کا وقت نہیں ہے اسے پر سکون دیکھ کر خضر نے کہا۔

مجھے اللہ کو شکریہ بولنا ہے ماموں اور اللہ سے محبت کا اظہار کرنے کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

آج مجھے یقین ہو گیا کہ میرے اللہ جی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور وہ میرے یارم کو کچھ نہیں ہونے دیں گے۔

وہ بہت صبر سے بولی تھی خضر اور شارف کو لگا تھا کہ وہ یارم سے بات کرنے کیا ملنے کی ضد کرے گی لیکن آپ تو بہت پر سکون لگ رہی تھی

لیکن اس کے لیے یارم کا زندہ ہونا زیادہ اہم تھا

ooooo

oooooo

اس نے کسی قسم کا کوئی شور یا واویلا نہیں مچایا تھا۔ وہ بلکل خاموش تھی۔ خضر جو اس لی ضد اور بیماری کی وجہ سے اسے کچھ نہیں بتا رہا تھا کہ اس کی طبیعت دوبارہ خراب نا ہو جائے اس کے حوصلے کو دیکھ خود بھی حیران رہ گیا تھا

اس کا زیادہ تر وقت یارم کے لیے دعا کرتے گزر جاتا۔

وہ ہر وقت یارم کے ٹھیک ہونے کی دعا مانگتی

اس نے صرف اللہ کو ہی اپنا رازدار بنا لیا تھا۔

اس کی تکلیف اس کا درد صرف اللہ تک محدود ہو گیا تھا

وہ سجدوں میں روتی۔ سارا دن وہ صبر سے گزار دیتی لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کا یارم ٹھیک نہیں ہے

لیکن پھر بھی وہ ہمت دیکھا رہی تھی۔ آج اسے ہسپتال سے ڈسچارج کیا جا رہا تھا

خضر کہہ رہا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ گھر لے کر جائے گا اس نے اس معاملے پر بھی بالکل ضد نہیں کی تھی

اس کی خاموشی خضر کو بہت پریشان کر رہی تھی

کہیں وہ اپنا درد اپنی تکلیف اپنے اندر ہی رکھ کر خود کو مزید بیمار نہ کر لے۔

لیکن جب بھی وہ اس سے ملنے کے لیے جاتا وہ اسے ہنستی مسکراتی ملتی ہاں اس کی مسکراہٹ میں پہلے سی کھنک نہ تھی

ایک ہفتہ ہونے کو آرہا تھا اس نے نا تو یارم سے بات کرنے کی ضد تھی نہ ہی اس سے دیکھنے کی اور نہ ہی اس سے ملنے کی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یارم بہت بیمار ہے وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اسے دوبارہ زندہ دیکھنے کا حوصلہ کھو چکی تھی جب اسے بتایا گیا کہ اس کا یارم زندہ ہے

اور اسے علاج کی ضرورت ہے

یارم بہت عام سی زندگی گزارتا تھا کسی نے بھی ڈیول کا چہرہ نہیں دیکھا تھا

وہ عام لوگوں کی طرح روز کام پر جاتا دنیا کے سامنے اس کی ایک کمپنی تھی جس میں وہ جاب کرتا تھا

بہت کم لوگ جانتے تھے کہ وہ عام سا انسان ہی انڈر ورلڈ کی دنیا کا بادشاہ ہے

وہ صرف ان لوگوں کو اپنا چہرہ دکھاتا تھا جنہیں آتو وہ ختم کرنے والا ہوتا یا پھر دشمنی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں دوستوں کے سامنے بھی نہیں آتا تھا

وہ بہت کم لوگوں پر یقین رکھتا تھا

اور یہ ساری باتیں روح بھی جانتی تھی

روح کے سامنے بھی تو کتنا عرصہ وہ ایک عام انسان کی زندگی گزارتا رہا روح کہاں جانتی تھی کہ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہو گا

وہ جانتی تھی کہ یارم کی جان اب بھی خطرے میں ہے اس کے دشمن اس کی تاک میں بیٹھے ہیں

اور جن لوگوں نے یارم پر حملہ کیا ہے ان لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یارم اب نہیں رہا

اور خضر اس کی جگہ چکا ہے

آجکل خضر کی زندگی بھی خطرے میں تھی اس پر بھی حملے ہو رہے تھے

یہ تو عام سی بات تھی کہ جو لوگ یارم کو ختم کرنے کو تیار تھے ان کے سامنے خضر بھی کسی کیڑے مکوڑے سے کم نہ تھا۔

لیکن یہ بھی سچ تا کہ وہ یارم کی جگہ پر اتنی آسانی سے کسی دوسرے کو قبضہ نہیں کرنے دے سکتا تھا

لیکن اسے روح سے اتنی سمجھداری کی امید تو نہیں تھی

روح کو دیکھ کر وہ ابھی حیران ہو رہا تھا اس قدر پر سکون کیسے ہو سکتی تھی وہ

اس نے ہسپتال کے کمرے میں قدم رکھا تو روح کو جانماز پر بیٹھے پایا

سلام پھیرتی وہ اسے دیکھ کر مسکرائی

روح تیار ہو آج ہم گھر جانے والے ہیں۔ وہ بہت پیار سے اس کے ساتھ زمین پر ہی بیٹھ کر کہنے لگا

جی میں تیار ہوں۔۔لیلیٰ کہاں ہے وہ تو ایک بار بھی نہیں آئی مجھ سے ملنے اسے ہوش میں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اب تک لیلیٰ اس سے ملنے نہیں آئی تھی معصومہ ایک پر آئی تھی اور پھر وہ بھی نہیں آئی

وہ تمہارے یارم کے پاس ہے روح میں وہاں نہیں جا سکتا میرے پاس بہت کام ہے اور شارف یہاں میری مدد کر رہا ہے

اگر ہم دونوں منظر سے غائب ہوئے تو ہمارے دشمنوں کو ہم پر شک ہو سکتا ہے اسی لیے ہمارا سامنے رہنا بہت ضروری ہے

صارم تم سے ملنا چاہتا ہے میں نے اسے ملنے کی اجازت دی ہے لیکن تمہیں اس کے سامنے کس طرح سے رہنا ہے مجھے بتانے کی ضرورت نہ پڑی

اس کی حالت یارم کی موت کا سوچ کر بہت بری ہو رہی ہے اور ہم چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں بتا سکتے کیونکہ چاہے وہ ہمارا دوست ہو لیکن ہے تو قانون کا حصہ

اسی لیے تم کوشش کرنا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہارے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکلے جس سے ہمارا پلان ناکامیاب ہو وہ اسے سمجھا رہا تھا

لیکن ماموں صارم بھائی تو دوست ہیں نا آپ کے انہیں ہم ان کو بھی نہیں یارم کے بارے میں بتا سکتے ہیں

وہ پولیس والے ہیں تو کیا ہوا لیکن دوستی بھی تو اہم ہیں وہ پریشان ہوں گے صارم کو بنا دیکھے ہیں اس کی حالت سوچ کر وہ ٹینشن میں آچکی تھی

اسے اندازہ تھا کہ صارم بھی یارم سے بے حد محبت کرتا ہے

جانتا ہوں لیکن روح ہم نہیں بتا سکتے خاص کر یارم کی زندگی پر رسک تو بالکل بھی نہیں لے سکتے

چاہے وہ جو بھی کہے تمہیں صارم کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کرنی تھی جس سے اسے ہم پر شک ہو

وہ اس کی ضروری اشیاء بیگ میں رکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا روح نے ہاں میں سر ہلایا اس کے لیے بھی تو یارم سے اہم کچھ بھی نہیں تھا

اور اگر صارم کو کچھ بھی بتانے سے یارم کی زندگی خطرے میں آسکتی تھی تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ اپنی زبان سے ایک لفظ بھی ادا کرے

تم انتظار کرو میں ڈسچارج پیپر لے کر آتا ہوں وہ کہہ کر جانے لگا جب اسے روح کی آواز سنائی دی

ماموں یارم کا فون آپ کے پاس ہے۔۔اس نے پوچھا خضر نے پیچھے مڑ کر دیکھا پچھلے ایک ہفتے میں اس نے یارم کے بارے میں پہلی بات کی تھی اس نے ہاں میں سر ہلایا

مجھے دے دیں پلیز

روح تم کیا کرو گی اس فون کا تمہارے کسی کام کا نہیں ہے خضر نے جواب دیا کیوں کہ اس کی نظروں میں واقع ہی وہ فون اس کے کسی کام کا نہیں تھا

وہ ہم نے وہاں سوئٹزرلینڈ میں تصویریں کھینچی تھی نہ تصویریں دیکھنی تھی۔روح نے پرسکون سا جواب دیا تو اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جیب سے یارم کا فون نکال کر اس کے حوالے کر دیا

جس پر ایروپلین موڈ لگا تھا یعنی کہ کوئی بھی اس نمبر پر فون نہیں کر سکتا تھا

میں اسے اپنے پاس ہی رکھ لوں جب تک یارم واپس آتے ہیں وہ اس سے پوچھنے لگی

میری جان تمہارا ہی تو ہے تم اسے رکھ سکتی ہو وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا مسکرا کر باہر نکل گیا

ooooo

اسے جب سے یہاں لایا گیا تھا اس پر کنٹرول کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا

کوئی بھی اسے کنٹرول نہیں کر پاتا تھا جس پر ڈاکٹر پریشان ہو کر اسے بار بار بے ہوشی کا انجکشن لگا دیتے

زہر سے زیادہ پھیل جانے کی وجہ سے ڈاکٹر ویسے بھی اسے زیادہ دیر ہوش میں نہیں آنے دیتے تھے

جن لوگوں نے یارم پر حملہ کیا ان کا مقصد روح کو استمال کرنا تھا

خضر نے پوری بات اسے بتائی

اس سے پہلے کہ وہ لوگ روح تک پہنچتے یارم ان تک پہنچ چکا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی وہ لوگ بوکھلا کر اس پر حملہ کرنے لگے

ان لوگوں نے پہلا حملہ اس کے پیٹ پر کیا تھا

جس میں ایک زہریلا اور نوکیلا چاقو وہ اس کے پیٹ کے اندر اتار چکے تھے

ان لوگ جن کو کسی بھی قیمت پر یارم کو ختم کرنا چاہتے تھے اگر وہ گولی سے نہیں مرا تو زہر سے مر جائے گا اور اگر زہر سے نہیں مرا تو چاقو کی تکلیف سے مر جائے گا

وہ لوگ پوری پلاننگ کے ساتھ آئے تھے

چاقو لگتے ہی زہر اس کے جسم میں پھیلنا شروع ہو گیا لیکن تب تک روح وہاں پہنچ چکی تھی

وہ اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے یارم کو اس حالت میں دیکھ کر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی یارم نے اسے وہاں سے جانے کے لیے کہا تھا لیکن وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی اس کا دھیان صرف اور صرف یارم کے جسم پر لگے جگہ جگہ زخموں پر تھا

روح کی کنڈیشن کو وہ اسی وقت سمجھ چکا تھا

اسی لیے اپنی جان بچانے سے زیادہ ضروری تھا کہ وہ اس کی ذہنی حالت کو سمجھتا وہ ابھی ابھی نروس بریک ڈاؤن جیسے میجر اٹیک سے نکلی تھی

اس کے لئے ایک چھوٹا سا جھٹکا بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اور یارم کو تو اس دنیا میں سوائے روح کی اور کسی کی پروا ہی نہیں تھی وہ اپنی پرواہ کئے بغیر روح کی طرف بڑھنے لگا جب ان سب نے اس پر حملہ کیا

بہت زیادہ چوٹ لگنے کی وجہ سے زوہ ن پر گرتا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا لیکن دھیان کے دھاگے اب تک روح سے بندھے ہوئے تھے

وہ اس کے سامنے بیٹھی حیران اور پریشان اسے دیکھے جا رہی تھی یقیناً وہ ذہنی طور پر مفلوج ہو چکی تھی

اس کے بے ہوش ہونے سے پہلے وہاں درک آ پہنچا تھا

یارم نے اس سے کہا تھا کہ وہ روح کو بچائے

لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اس نے یارم کی مدد کی تھی اس نے مل کر ان سب کو یارم کے ساتھ مل کر جہنم رسید کیا تھا

جب تک وہ ہوش میں رہا اس نے وہ روح کو ہسپتال لے کر آیا تھا ڈاکٹر مسلسل اسکی منتیں کر رہے تھے کہ ایسی کسی بھی حالت میں اپنا علاج کروانا ہے ورنہ زہر اس کے پورے جسم میں پھیل جائے گا اور پھیل پھر گیا

اسے پرواہ تھی تو صرف اور صرف اپنی روح کی جو اس کے سامنے ایک بار پھر سے نروس بریک ڈاؤن کا شکار ہو چکی تھی

اس کے لیے ذرا سا جھٹکا بھی خطرناک تھا یہاں تو وہ اپنی آنکھوں کے سامنے یارم کو مردہ دیکھنا اسکی تھی

یارم کا جسم اس کا چھوڑنے لگا تھا لیکن پھر بھی وہیں کھڑا رہا آپریشن تھیٹر کے اندر بھی اس نے روح کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا

حضر اور شارف 10 گھنٹے کی فلائٹ سے یہاں پہنچ چکے تھے

لیکن تب تک یارم کا پورا بدن انفیکشن کا شکار ہو چکا تھا

اور جس طرح زہر اس کے پورے جسم میں پھیلا تھا اسے ہوش میں رکھنا بھی خطرناک ہونے لگا

ہسپتال میں یارم پر دوسری بار حملہ ہوا کسی نے آخری اتار آکسیجن کر اس کی جان لینے کی کوشش کی

اور اس کے بعد پورے ہسپتال میں یہ خبر پھیل چکی تھی زہر پھیلنے کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی لیکن خضرات کی خاموشی میں یارم کو اسپتال سے غائب کر سری لنکا بھیج دیا

سری لنکا کے معافیا کے ساتھ یارم کے بہت اچھے تعلقات تھے

اور اس وقت وہ صرف اور صرف ان ہی لوگوں پر بھروسہ کر سکتا تھا

لیلی اس کے ساتھ چلی گئی پھر روح کو کومہ سے ہوش نا آنے پر وہاں سے دبئی کے ہسپتال میں شفٹ کر چکے تھے

دبئی کے انڈر ورلڈ مافیا میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ڈیول اب نہیں رہا اور اس کی جگہ خضر سنبھال چکا ہے

جبکہ یہاں سری لنکا میں یارم پر کنٹرول کرنا ہے ایک بے حد مشکل کام تھا اسے زیادہ تر بے ہوش ہی رکھا جاتا

کیوں کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ بس ایک بھی بات کرتا کہ اسے اس کی روح چاہیے

اس کو سولہ دن تک ہوش نہیں آیا لیکن خضر نے لیلی کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ ہوش میں آچکی ہے

اور درک نے اسے یارم کے زندہ ہونے کا بھی بتا دیا ہے

کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر روح کو یہ پتہ چلتا کہ یارم نہیں رہا تو یقیناً روح مر جاتی

oooo

ڈاکٹر نرس اور گارڈز کا ہجوم اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اس کا چیخنا چلانا پورا ہسپتال سن رہا تھا جبکہ لیلی کچھ فاصلے پر کھڑی اس کے پر سکون ہونے کا انتظار کر رہی تھی

یارم پلیز میری بات سن لو میں کیا کہہ رہی ہوں

مجھے کچھ نہیں سننا مجھے میری روح چاہیے لیلی بتاؤ میرے پی روح ٹھیک ہے ورنہ میں سب کو جان سے مار ڈالوں گا

یارم پلیز ریلکس ہو جاؤ یہ کیا کر رہے ہو تم اسے اپنے ہاتھوں اور بازوؤں سے ڈرپیں اتارتا دیکھ کر لیلی نے سمجھانے کی کوشش کی

کچھ نہیں سننا مجھے کچھ نہیں سمجھنا مجھے بس میری روح چاہیے وہ چلایا تھا اس کے چلانے پر وارڈ بوائے تیزی سے آگے بڑھتا اسے انجیکشن دینے کی کوشش کرنے لگا

پچھلے سولہ دن سے مسلسل یہی تو ہو رہا تھا

وہ ہوش میں آتا تو پاگلوں کی طرح چیخنا چلانا شروع کر دیتا کہ اسے اس کی روح چاہیے

اور ڈاکٹرز اسے بے ہوشی کا انجکشن لگا کر خود پر سکون ہو کر اسے بے چین چھوڑ دیتے

اس سے پہلے کے وارڈ بوائے اسے انجیکشن لگاتا یارم کا ہاتھ اس کی گردن پر آ چکا تھا

تمہیں سمجھ نہیں آ رہا مجھے میری روح چاہیے

بتاؤ میری روح کہاں ہے ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا وہ پاگلوں کی طرح اس لڑکے کا گلا دبوچ رہا تھا یقین اور کچھ دیر میں نے سانس چھوڑ دینی تھی

پلیز چھوڑ دو یہ مر جائے گا۔لیلی اس کا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ اس کا یہ وحشی روپ دیکھ کر کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی سامنے آنے کی

نرس اور ڈاکٹر بھی اسے چھونے پر گھبرا رہے تھے

یارم پلیز کنٹرول یور سیلف وہ ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے اسے ہوش آ چکا ہے

وہ بالکل ٹھیک ہے یارم پلیز پر سکون ہو جاؤ

میں خضر سے بات کر چکی ہوں وہ ہوش میں آچکی ہے وہ آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلاتی اسے لیے بیڈ کی جانب جا چکی تھی

یہاں بیٹھو آرام سے میری بات سنو

اسے خاموش اور پر سکون دیکھ کر لیلیٰ نے اسے پیچھے بیڈ پر بٹھایا

oooooo

اسے پر سکون دیکھ کر وہ اس کے قریب آکر بیٹھی تھی وہ بالکل ٹھیک ہے یارم

مجھے اس سے ملنا ہے یارم نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

مجھے میری روح کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے وہ اب بھی ضد پر اڑا رہا تھا

ٹھیک ہے میں کمپچھ کرلوں گی پہلے تم ایک ماہ تک اپنا علاج کرواو

وہ ٹھیک ہے وہ اسے یقین دلا رہی تھی

اگر وہ ٹھیک ہے تو مجھے اس سے ملنا ہے دیکھنا ہے اسے

یارم جانتے ہو یہ اتنی آسانی سے ممکن نہیں ہے تم ایک بار ٹھیک ہو جاو۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں کیا ممکن ہے اور کیا نہیں مجھے میری روح کو دیکھنا ہے بس بات ختم۔۔۔

ٹھیک ہے میں کوئی نہ کوئی حل نکالتی ہوں لیکن پلیز تم پر سکون ہو جاؤ دیکھو تمہارے سینے سے خون بہنے لگا ہے

تمہیں علاج کی ضرورت ہے ایک ماہ نہ ہی جیسٹ تھری ویکس تمہیں درد ہو رہا ہو گا اس کے گھورنے پر وہ وقت کم کر گئی

لیکن یارم کو پرواہ کہاں تھی

لیلی درد میرے سینے سے نہیں میرے دل میں ہے زخم یہاں لگے ہیں اپنی روح کو اس حال میں دیکھ کر

اس کی وجہ سے میری روح اس حال میں پہنچی کتنی مشکل سے نکالا تھا اس سے اس سب سے اور ایک بار پھر اس نے

اسے وہیں پر پہنچا دیا میں ویلکسن میتھو کو نہیں چھوڑوں گا

اس نے میری روح کو تکلیف پہنچائی اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے میں اس کی جان لے لوں گا یارم کا غصہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا

تم ایک بار ٹھیک ہو جاؤ یارم سب کچھ سنبھال لیں گے

بس کچھ وقت کی تو بات ہے

جب تک میری روح کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا میں ٹھیک نہیں ہو سکتا لیلیٰ

میں جانتا ہوں وہ ٹھیک نہیں ہے وہ ہوش میں آ کر بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا یارم س کے پاس نہیں ہے

یارم تمہارا علاج ہو جائے آئی پرامیس جیسٹ ٹو ویکس ہم کوئی نہ کوئی حال نکال لیں گے میں سمجھ سکتی ہوں تم۔۔۔۔۔۔

تم نہیں سمجھ سکتی لیلیٰ۔میری روح میرے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتی۔وہ کسی سے کچھ شئر نہیں کرے گی وہ اپنی ساری باتیں مجھے بتاتی ہے

لیکن وہ کسی بھی قسم کی ضد نہیں کر رہی یارم وہ بالکل پر سکون ہے اس نے ایک بار بھی تم سے بات کرنے کی تم سے ملنے کی یا تم میں دیکھنے کی ضد نہیں کی لیلیٰ پھر سے سمجھانے لگی

وہ میری روح ہے لیلی وہ میرے علاوہ کسی سے اپنے دل کی بات نہیں کرتی اپنی فرمائش اپنی باتیں وہ ساری ضد مجھ سے پوری کرواتی ہے

وہ تم میں سے کسی کو کچھ نہیں کہے گی کیونکہ اس کا یارم اس کے پاس نہیں ہے

تم نہیں سمجھ سکتی لیلی میری روح ٹھیک نہیں ہے

اسے ڈاکٹرز کی نہیں میری ضرورت ہے

اسے میرے پاس لے آؤ وہ اپنا غصہ دباتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

ٹھیک ہے تم جو کہو گے میں کروں گی لیکن اس سے پہلے تمہیں میری بات ماننی ہو گی تم دو ہفتے میرا مطلب ہے ایک ہفتے تک وہ کرو گے جو ڈاکٹر کہتا ہے

ہاں یارم تمہیں بس ایک ہفتے تک اپنا علاج صحیح طریقے سے کروانا ہو گا

ورنہ تم نہیں جا سکتے وہ اس کی سخت نظر سے گھبراتی وقت مزید کم کر گئی

تم میرے سامنے شرط رکھو گی مجھے بلیک میل کرو گی تو مجھے میری روح سے دور کرو گی اس کی بات پر یارم دھاڑا تھا

نہیں یارم میں تمہیں تمہاری روح سے دور نہیں کر رہی میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر تمہارا علاج ٹھیک سے نہ ہوا تھا تم ہم سے دور ہو جاؤ گے

میں تمہیں بلیک میل نہیں کرنا چاہتی لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے یہ تم شرط ہی سمجھ لو اگر تم نے ایک ہفتے تک اپنا علاج نہ کروایا اور میری بات نہیں مانی تو میں تمہیں روح کے پاس نہیں جانے دوگی

تم روک سکتی ہو مجھے اس کے لہجے میں عجیب سا طنز جو لیلی نے محسوس کیا تھا

میں نہیں روک سکتی لیکن یہ انجکشن روک سکتا ہے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے اس کے بازو پر انجیکشن لگا چکی تھی

ایم سوری یارم پلیز مجھے معاف کر دینا قسم سے مجھے تمہاری روح کے ماموں نے کہا تھا ایسا کرنے کے لئے۔ وہ کافی گھبرائی ہوئی اس سے دور فاصلے پر جا کر رکی تھی جبکہ یارم اسے وحشت زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

میں تمہاری اور اپنی روح کے ماموں کی جان لے لوں گا تم دونوں میرے ہاتھوں مرو گے یاد رکھنا وہ غنودگی میں جاتے ہوئے اسے دھمکی دے رہا تھا

اور اس کے بے ہوش ہوتے ہی لیلیٰ کو سکون ملا

سوری یار میں جانتی ہوں وہ تمہارے لئے اہم ہے لیکن تم ہمارے لئے اہم ہو

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا

اس کی اس حرکت کے بعد یارم ہوش میں آنے کے بعد کافی پر سکون تھا وہ اس کی شرط کو مان چکا تھا اور اس کی بلیک میلنگ میں بھی آ چکا تھا

اب وہ ایک ہفتے سے اپنا علاج صحیح طریقے سے کروا رہا تھا۔ جبکہ لیلیٰ روح کے پل پل کی خبر اس تک پہنچا رہی تھی

oooooo

oooooo

وہ خضر کے گھر آ چکی تھی

خضر نے اسے وہی کمرہ دیا تھا جو اپنا گھر بنوانے کے بعد اس نے روح کے لیے بنوایا تھا

ویسے تو یارم اسے کبھی بھی کہیں رہنے نہیں دیتا تھا

آج ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کسی اور کے گھر میں رہ رہی تھی

خضر کوئی غیر نہیں بلکہ اس کا سگا ماموں تھا لیکن اس کے باوجود بھی یارم کو پسند نہیں تھا کہ اس کی روح کہیں اور رہے

خضر نے کئی بار یارم کی منتیں کی تھی کہ وہ اسے ایک رات تو وہاں رہنے دے آخر وہ اس میکا ہے لیکن یارم بس اتنا کہہ کے بات ختم کر دیتا کہ میں اپنی روح کے بغیر نہیں رہ سکتا اور مجھے اپنے گھر کے علاوہ اور کہیں نیند نہیں آتی

اور پھر اس کی اس بات کے سامنے نہ چاہتے ہوئے بھی خضر کو خاموش ہونا پڑتا کیونکہ یارم کسی کی نہیں سنتا تھا

اور یہ وہ واحد بات تھی جہاں روح کی ضد بالکل کام نہیں کرتی تھی وہ صاف الفاظ میں بتا چکا تھا کہ اس کا کسی اور جگہ رہنا اسے پسند نہیں ہے

یقیناً اگر آج یارم یہاں ہوتا تو وہ اسے کسی قیمت پر یہاں نہیں رکنے دیتا

لیکن یارم یہاں نہیں تھا

اور یارم کے واپس آنے تک وہ کسی کو بھی اپنی وجہ سے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی

وہ جانتی تھی جتنی یہاں وہ بے قرار ہے اس سے کہیں زیادہ وہاں وہ ہو گا اس سے ملنے کے لیے اسے دیکھنے کے لئے

وہ تو لیلیٰ کے حوصلے کو سوچ کر پریشان ہو چکی تھی جو روح کے بغیر یارم کو سنبھالنے کا فیصلہ کر کے گئی تھی

پتا نہیں وہ بے چاری کس حال میں ہو گی روح نے سوچتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی تو دھیان اپنے موبائل کی طرف چلا گیا اس نے فون اٹھایا تھا

اس کا پاس ورڈ روحِ یارم تھا۔جو روح کے علاوہ خضر اور شارف بھی جانتے تھے لیکن ان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ یارم کے موبائل کی کبھی بھی تلاشی لیتے

اسی لئے یارم نے بھی اپنے فون کا پاسورڈ چینج کرنے کی کبھی ضرورت محسوس نہ کی

روح نے پاس ورڈ لگا کر فون اوپن کیا تو سامنے اس کی تصویر لگی تھی یہ تصویر اس دن کی تھی جب خضر کی مہندی کی رسم ادا ہوئی تھی

اور یارم نے خود اسے لپس ٹیک لگانے کی اجازت دی تھی۔وہ دن یاد کر کے بے اختیار ہیں روح کے گال تپنے لگے

شرم وحیا سے اس کا برا حال ہو رہا تھا وہ نظریں چُرا رہی تھی جیسے یارم اس کے بالکل سامنے بیٹھا ہو

کتنا خوبصورت وقت گزارا تھا اس نے یارم کے ساتھ ان کی شادی کو دو سال ہونے والے تھے

اور یارم شاید نہیں یقین دنیا کا بہترین ہسبنڈ تھا

اس سے پیار کرنے والا اسے چاہنے والا وہ خود بھی جانتی تھی چاہے یہ سب لوگ اسے کتنی بھی محبت کیوں نہ دے یا

رم سے زیادہ پیار اس سے اور کوئی نہیں کر سکتا

اس کے سامنے بے شمار تصویریں تھیں سوئٹزرلینڈ کے مقامات پر لی گئی بہت ساری فوٹو

وہ اپنی تصویریں نہیں بناتا تھا

جہاں بھی جاتا اس کی توجہ کا مرکز صرف اور صرف روح ہی ہوا کرتی تھی

اس کے موبائل میں بے شمار تصویریں تھی روح تو جانتی بھی نہیں تھی کہ یہ ساری تصویریں یارم نے کب بنائی

کچھ تصویروں میں وہ کچن میں کام کر رہی تھی کچھ تصویروں میں وہ سو رہی تھی

یسرم نے اس کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو محفوظ کر رکھا تھا

وہ مسکراتے ہوئے آگے بھر رہی تھی

جب اس کے سامنے ایک تصویر آئی اسے یاد تھا پاکستان میں جب فاطمہ بی نے ان کی دوبارہ شادی کرنے کی بات کی

تھی تو یارم سے اکیلے میں ملنے کے لیے گئی تھی اور یہ تصویر یارم نے ہوٹل کے اس کمرے میں بنائی تھی جس میں وہ

دونوں ایک ساتھ کھڑے تھے

کتنا خوبصورت اور مکمل کپل تھا ان کا

تصویریں دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی کتنے دن ہو گئے تھے اس نے اپنے یارم کو دیکھا تک نہیں تھا

وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن کب تک ہمت رکھتی

میں آپ کو بہت مس کر رہی ہو یارم پلیز جلدی واپس آجائیں آپ کی روح آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی

پلیز واپس آجائیں اس کی آنسو روانی میں بہہ رہے تھے۔

یارم کا موبائل اس کے آنسوؤں سے بھیگ نے لگا تھا

جب دروازے پر دستک ہوئی اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور بے دردی سے آنکھیں بھی رگڑ ڈالیں

کہ پتہ نہ چلے کہ وہ روئی ہے

oooooo

روح بیٹا میں نے چائے بنائی ہے پتا ہے تمہارے جتنی اچھی تو نہیں بنے گی لیکن گزارا کر سکتی ہو تم

وہ ٹرے اس کے سامنے رکھتے ہوئے مسکرایا

روح کی نظریں چرانے پر اپنی طرف نہ دیکھنے کی وجہ سے وہ بہت اچھے سے سمجھ چکا تھا

اسی لئے تو بنا کچھ بولے وہ اسے چائے کا کپ تھامنے لگا

اچھی بنی ہے نہ اس کے چائے پیتے ہی خضر نے پوچھا تو روح نے فوراً ہاں میں سر ہلا یا وہ واقعی بری نہیں تھی

دیکھا کتنی اچھی چائے بناتا ہوں میں لیکن تمہاری مامی نے قسم کھا رکھی ہے میرے ہر کام میں کیڑے نکالنے کی

وہ کہتی ہے کہ مجھے کوئی کام نہیں آتا ہے خاص کر چائے بنانے میں میں زیرو ہوں زیرو ہوں میں کیا اتنی اچھی چائے بنائی ہے میں نے میری روح کو بھی پسند آئی

وہ کافی جوش سے بولا تھا روح کی حوصلہ افزائی نے اسے خوش کر دیا تھا

لیکن پھر کچھ ہوا خضر کے ہاتھ رک گئے

اووووو شٹ مر گیا میں۔۔۔وہ ماتھے پے ہاتھ مارتا خاصا پریشان لگا تھا

کیا ہو گیا ہے ماموں آپ اتنے پریشان کیوں ہو گئے ہیں سب ٹھیک تو ہے روح کو پریشانی ہونے لگی

کچھ ٹھیک نہیں ہے روح میں نے لیلی کو فون کرنا تھا اب تک تو تمہارا یارم اس کا قیمہ بنا چکا ہو گا۔۔وہ اپنا فون لیے باہر کی طرف بھاگا تھا جبکہ اس کی آخری بات پر روح کو ہنسی آگئی

وہ سہی کہہ رہا تھا روح کے علاوہ اس کے یارم کو اور کوئی سنبھال نہیں سکتا تھا۔

○○○○○

خضر باہر آیا تو اس نے ایک بات بہت شدت سے نوٹ کی تھی اس نے یارم کا نام بھی نہیں لیا

وہ جانتی تھی کہ لیلی سے بات کرنے والا ہے ممکن تھا کہ اس کی بات یارم سے ہو جاتی

لیکن اس نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ وہ یارم سے بات کرنا چاہتی ہے

وہ اتنی پر سکون کیسے ہو سکتی ہے یہ ایک بات خضر کو پریشان کر رہی تھی

یارم نے کہا تھا اس کی روح بہت بہادر ھے اسے بہادر بنانے کی ضرورت نہیں۔اگر یارم اس کے ساتھ نہیں ہو گا تو وہ ہر چیز کا مقابلہ خود کر لے گی۔اور جب تک اس کے ساتھ یارم ہے وہ ایسی کسی چیز کو سہنے کے لیے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

ہاں اگر یارم نہیں رہا تو بھی نہیں رہے گی

یارم کی وہ بات وہ آج سمجھا تھا

وہ سچ میں بہادر تھی تو یارم کی غیر موجودگی میں اتنی بہادری سے حالات کا مقابلہ کر رہی تھی

سب کہتے تھے کہ یارم کی محبت نے اسے بہت زیادہ ضدی اور شرارتی بنا دیا ہے لیکن آج خضر کو سمجھ ایا تھا کہ وہ ضدی تھی شرارتی تھی اپنی من مانی کرنے والی بھی تھی لیکن صرف اور صرف یارم کے سامنے۔وہ جو بھی تھی اپنے یارم کے لیے تھی

یارم کے بغیر تو ایک پر سکون سلجھی ہوئی لڑکی تھی جو زندگی کے ہر حالات کا مقابلہ ڈٹ کر کرتی ہے

ooooo

اس نے لیلیٰ کو فون کیا تو پہلی گھنٹی پر ہی اس نے فون اٹھا لیا تھا

کہاں مرے پڑے تھے یہاں مجھے شیر کے پنجرے میں چھوڑ کر وہ انتہائی غصے سے بولی

آئی ایم سوری یار میں روح کے لیے چائے بنا رہا تھا اب واپس آیا ہوں تو تمہیں فون کیا بتاؤں یارم نے تمہاری بات مان لی

حضر نے اپنے مطلب کی بات پوچھی

ہاں مان لی ہے لیکن ایک مہینے کے لئے نہیں بلکہ صرف ایک ہفتے کے لیے

بیوقوف لڑکی اسے ایک مہینے اور ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے اس کے مکمل بات سننے کے بعد خضر نے کہا تھا

واواہ واہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرے پیارے پتی دیو آپ مجھے وہاں بلائیں اور آپ خود یہاں تشریف لے آئیں جب سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹکی ہوئی ہو گی نہ تب تمہیں میری قدر ہو گی

یہاں وہ کسی جنگلی چیتے کی طرح ہر وقت میرا شکار کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں اسے ایک مہینے کے لئے بلیک میل کروں

میں اسے یہ کہوں کہ میں تمہیں تمہاری روح سے نہیں ملنے دوں گی جب تک تم ایک مہینے تک اپنا ٹریٹمنٹ نہیں کرواتے

اور پھر پتہ ہے کیا ہو گا یارم کاظمی کا بلیڈ میری جان پر چلے گا

خود تو جا کر وہاں آرام سے چائے پی رہے ہو نا

میں یہاں ہر وقت اس کی نیلی آنکھوں کی گھوریاں برداشت کر رہی ہوں

ایک نظر دیکھتا ہے میری تو جان ٹکنے لگتی ہے

لیکن خضر مجھے میری پرواہ نہیں ہے مجھے بچے کی پرواہ ہے یہ نہ ہو کہ میرا معصوم بچہ اندر ہی کہیں ڈر جائے۔ پلیز مجھے واپس بلالو اور خود یہاں آجاؤ مجھے اس خونخوار شیر سے بہت ڈر لگتا ہے وہ دہائیاں دے رہی تھی

لیلی یار اوور ایکٹنگ بند کرو میں تمہیں جو کہہ رہا ہوں اس پر غور کرو۔

اسے کسی بھی طرح ایک مہینے کے لئے منالو

اور اسے کہو کہ روح کے لیے وہ بالکل فکر نہ کرے میں ہوں نہ اس کے پاس میں اس کا بہت خیال رکھوں گا اس کی ہر بات مانوں گا

خضر اسے یقین دلا رہا تھا

میں جانتی ہوں خضر لیکن یارم کا کہنا ہے کہ ہر وہ اس کے علاوہ اور کسی کے سامنے اپنے دل کی بات نہیں کہے گی یہ نہ ہو کہ وہ اپنے ذہن میں چلنے والی ٹینشن کو اپنے تک کرر کھ کر ذہنی دباؤ کا شکار ہو جائے

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ہفتے تک یارم اپنا علاج سہی طریقے سے کروائے گا تو ہم اس کی روح سے بات کروا دیں گے۔اور اگر یارم نے ذرا سی بھی ضد کی تو انجیکشن ہر وقت میرے پاس تیار رہتا ہے

بس اسے لگانے کی ہمت آجائے میرے پاس۔

چلو ٹھیک ہے تمہیں ٹھیک لگے یارم کا بہت سارا خیال رکھنا اور اسے کہنا کہ روح یہاں بالکل ٹھیک ہے اور اپنا بھی خیال رکھنا خضر نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

بہت شکریہ خضر صاحب آپ کو میرا خیال بھی آگیا

یار ایسا تو مت کہو ہر وقت تمہارا خیال رہتا ہے آئی ریلی مس یو یار وہ دل سے بولا تھا

پتا ہے۔۔۔مجھے نہیں اپنے ہونے والے بچے کو مس کر رہے ہو اب وہ نخرے دکھانے پر اتر آئی تھی

اتنی دور بیٹھی ہو تمہاری تعریف میں زمین آسمان ایک نہیں کر سکتا واپس آجاؤ ایک بار سب ٹھیک ہو جائے پھر اتنی تعریفیں کروں گا کہ چاند خود زمین پر آکر کہے گا۔بس کر دے بھئی زمین پر تعریفوں کی کتابیں ختم ہو گئی ہیں وہ لب دبا کر شرارت سے کہتا لیلیٰ کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا

اور یارم کے کمرے کی طرف قدم بڑھاتی لیلیٰ اپنے آؤٹ آف کنڑول ہوتے قہقے کو منہ پر ہاتھ رکھ کر بند کرنے لگی

کیونکہ یارم اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا

ooooo

اس وقت اسے کوئی بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا

مجھے میری روح سے دور کر کے تم سکون سے اپنے میاں کے ساتھ قہقے لگا رہی ہو پہلے تو میں تمہیں قتل کروں گا

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہنے لگا لیکن لیلیٰ پر سکون سے ہو کر صوفے پر بیٹھی تھی کیونکہ یارم نہیں اٹھ سکتا تھا کیونکہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی تھی اور یہ کام اس کی بے ہوشی میں لیلیٰ نے ہی کیا تھا

آئی ایم سوری یارم میں جانتی ہوں میں نے بہت غیر اخلاقی حرکت کی ہے لیکن میں مجبور تھی مجھے تم پر بالکل یقین نہیں ہے تم کبھی بھی میرا قیمہ بنا سکتے ہو اسی لئے مجھے یہ حرکت کرنی پڑی

وہ غصے سے اسے گھورتا رہا

کیسی ہے میری روح وہ اپنا غصہ دباتے ہوئے پوچھنے لگا

خضرا بھی اسے چائے دے کر آیا تھا وہ ٹھیک تھی اسنے تمہارا فون اپنے پاس رکھ لیا ہے اب کیوں رکھا ہے میں نہیں جانتی لیکن مجھے شارف نے بس یہی بتایا تھا کہ تمہارا فون اب اس کے پاس ہے

وہ مجھے مس کر رہی ہے۔وہ بیڈ پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے مایوسی سے بولا

تم ٹھیک ہو جاؤ گے تو اس کے پاس واپس چلے جاؤ گے

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہتی آہستہ آہستہ چلتی اس کے پاس آئی تھی جب یارم نے اپنا ہاتھ آگے کیا لیلیٰ نہ سمجھی تو اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ چکی تھی

جب یارم نے ہتھکڑی اپنے ہاتھوں سے اتار کر اس کے ہاتھ پر رکھ دی

یارم یہ کیسے کیا تم نے وہ صدمے کی کیفیت میں پوچھنے لگی

دنیا مجھے ڈیول یوں ہی نہیں کہتی لیلیٰ یہ لوہے کی زنجیر مجھے میری روح کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی لیکن میں پھر بھی تمہاری شرط پوری کر رہا ہوں تو اس بدتمیزی کا مطلب کیا تھا وہ انتہائی غصے سے پوچھنے لگا جبکے لیلی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب وہ کیا کہے بس اپنا ہاتھ یارم کے ہاتھ سے اٹھاتے ہتھکری لیے باہر بھاگ گئی تھی اور کمرے کو بھی باہر سے بند کر دیا تھا جبکے یارم تو بیڈ سے اٹھا بھی نہ تھا

یااللہ یہ بندہ میری جان لے لے گا تو میں کیا کروں ہم مصیبت میں ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ ڈیول ہمیں بچالے گا اب تو ڈیول ہی مصیبت ہے اب کون بچائے گا ہمیں وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی ایک تو اس بندے کی نظریں اس سے ہینڈل نہیں ہو رہی تھی اور اوپر سے وہ ضرورت سے زیادہ چالاک تھا

oooooo

ایک ہفتے سے بیڈ پر پڑا اس کا برا حال ہو رہا تھا لیکن پھر بھی وہ صبر سے اپنا ٹریٹمنٹ کروا رہا تھا

ڈاکٹر اس کے پاس آنے سے گھبراتے تھے کیونکہ پہلے کچھ دنوں میں وہ جس طرح سے اس کی تنگ کر چکا تھا ڈاکٹر کو بھی اپنی جان پیاری تھی

لیکن اب جب ڈاکٹر اس کے پاس آتے وہ خود ہی اپنا ہاتھ آگے کر لیتا اور کہتا لگاؤں انجیکشن اور جان چھوڑو میری تمہاری شکل مجھے پسند نہیں۔ کیونکہ وہ اردو میں کہتا تھا اس لئے ڈاکٹرز اسکی بات کو بالکل بھی نہیں سمجھتا بس مسکرا کر اپنا کام کرتا اور چلا جاتا

آج ہفتے کا آخری دن تھا اور اپنے وعدے کے مطابق لیلی کو روح سے ملوانا تھا

لیکن وہ ابھی تک ٹھیک نہیں تھا وہ روح کو اگر وہاں سے غائب کرتے تو لوگوں کو شک ہو سکتا تھا اور پھر کے روح کے زریعے یارم کہاں ہے یہ بات وہ پتا بھی لگا سکتے تھے

oooo

السلام علیکم صارم بھائی کیسے ہیں آپ آئیں بیٹھیے اس کی اجری حالت دیکھ کر روح کو بہت افسوس ہوا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس کے پیچھے خضر اندر داخل ہوا تھا شارف یہاں پہلے سے ہی موجود تھا آج معصومہ بھی شونو کو لے کر ان کے پاس آچکی تھی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔وہ صوفے پر بیٹھا تھا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا اسے کہیں سے بھی اداس نہیں لگ رہی تھی

صارم کو جھٹکا لگا تھا اس کے شوہر کو مرے ابھی وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ وہ اس کے سامنے ڈارک بلیو سوٹ میں بیٹھی بے حد پر سکون بات کر رہی تھی

مجھے کیا ہونا ہے بھلا میں بالکل ٹھیک ہوں روح نے سادگی سے جواب دیا

شارف نے اسے گھورتے ہوئے اسے کچھ سمجھانا چاہا جس کو سمجھ کر روح نے سر پہ ہاتھ دے مارا

مجھے یارم کا بہت افسوس ہے روح وہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا بولا تو نہ چاہتے ہوئے بھی شارف کو ہنسی آگئی خضر نے ناگواسی نظر ڈالی تھی

وہ میرا بچپن کا دوست تھا مجھے یقین نہیں آرہا روح میرا ساتھ چھوڑ کر چلا گیا صارم کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر روح کو اس پر ترس آنے لگا وہ چاہتی تھی کہ بتادے یارم بالکل ٹھیک ہے اور اپنا علاج کروا رہا ہے لیکن خض اور شارف نے اسے منع کر رکھا تھا اور اب تو اسے یار! کی قسم بھی دے ڈالی تھی

ہاں لیکن اس کے باوجود بھی روح سے ڈرامہ نہ ہو سکا وہ اپنی زبان سے یہ لفظ نہ کہہ سکیں کہ اس کا یارم نہیں رہا

حوصلہ رکھے بھائی ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اسے صبر دلانے کے لیے روح کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے

صارم کا اس طرح سے رونا اسے بے حد پریشان کر گیا تھا

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ چلا گیا اور اس کے جاتے ہیں شارف کے وہ قہقے پھوٹے جو دو گھنٹے تک کنڑول میں نہ آئے

بے چارہ بے وقوف انسپکٹر حال دیکھو بیچارے کا یار مجھے تو اتنی ہنسی آرہی ہے

اسے ہنسی نہیں ترس کہتے ہیں خضر نے اس کی بات کاٹی

نہیں ہمیرے دوست اسے ہنسی ہی کہتے ہیں کیونکہ مجھے ہنسی ہی آرہی ہے وہ انسپیکٹر میرا جینا حرام کر کے رکھتا تھا اور اب خود رو رہا ہے

کتنے افسوس کی بات ہے شارف بھائی وہ اتنے پریشان ہیں اور آپ اس طرح سے کہہ رہے ہیں۔آنسو وہاں کلتے ہیؒ جہاں محبت ہو وہ محبت کرتے ہیں یارم ست اسی لئے تو اتنے اداس ہیں

تو پھر تم اداس کیوں نہیں ہو میری جان کیا تمیارم سے محبت نہیں کرتی وہ اسکے سامنے الٹی کرسی رکھ کر بیٹھ گیا اور پھر وہ سوال پوچھ ڈالا جو کتنے دنوں سے اس کے دل میں تھا اس کا یارم موت کے اتنے قریب تھا اور وہ اتنی پر سکون کیسے

شارف بھائی ضروری نہیں کہ محبت کا اظہار آنسو بہا کر ہی کیا جائے

محبت کا اظہار انتظار کر کے بھی کیا جا سکتا ہے میں چاہتی ہوں کہ جب میرے یارم واپس آئیں تب ان کی روح ان کو ٹوٹی پھوٹی نہ ملے بلکہ ان کی روح ویسی ہی ہو جیسی وہ چھوڑ کر گئے ہیں زندہ دل ضد شرارتی خود سر لیکن صرف اپنے یارم کے لیے

وہ بے حد سکون سے کہتی مسکراتی اس کے پاس سے اٹھ کر اندر جا چکی تھی

اور کوئی سوال شارف صاحب خضر سینے پہ ہاتھ رکھے مسکراتے ہوئے بولا

اب سوال نہیں جواب۔۔۔جواب یارم تک پہنچانا ہے وہ اپنا موبائل سامنے کرتا مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا تھا جبکہ اس کے پیچھے خضر مسکراتا ہوا روح کے کمرے کی جانب چلا گیا

ooooooo

oooooo

دل نشین بہت اچھا شخص تھا اور یارم کا کافی خیال بھی رکھ رہا تھا

اس کا تعلق سری لنکا سے تھا

اور وہ سری لنکا کے مافیا کا ڈان تھا اس کے کچھ عادتیں یارم سے ملتی تھی جیسے ظلم کے خلاف قدم اٹھانا اور ظالموں کو ان کے عبرت ناک انجام تک پہنچانا بس یہی وجہ تھی کہ یارم کے ساتھ اس کی دوستی اب تک چل رہی تھی

اب تک یارم جتنے بھی انڈر ورلڈ کے کنگ کو جانتا تھا

دلنشین سب سے الگ تھا اس نے بھی اپنی زندگی میں بہت کچھ سہا تھا اور اب ظالموں کے خلاف لڑتے لڑتے وہ خود ایک ظالم ڈون بن چکا تھا

لیلی اور یارم کو ان کی طرف سے کافی اہمیت مل رہی تھی

دل نشین خود نہ جانے کتنی بار یارم کو دیکھنے اسپتال جا چکا تھا اور روح کے لئے اس کی دیوانگی بھی سمجھ چکا تھا اس کے دل میں ایک بار روح سے ملنے کی خواہش ضرور جاگی تھی

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر اس لڑکی میں ایسا کیا ہے کہ یارم اس حد تک پاگل ہے اس کے لیے

لیلیٰ یارم کے ساتھ ہی رہتی تھی لیکن ہوش میں آنے کے بعد یارم نے کہہ دیا کہ وہ اب سے الگ جگہ پر رہے گی دن میں وہ جب چاہے اس کے کمرے میں آسکتی ہے لیکن رات میں یارم کے ساتھ ایک ہی کمرے میں نہیں رہے گی

لیلیٰ کو یہ بات عجیب تو لگی تھی لیکن پھر وہ اس کا مطلب بھی اچھے سے سمجھ گئی۔ اگر رات ساری اس کے کمرے میں رہتی تو جاگتی رہتی اور وہ پریگنینٹ تھی یارم نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے لیلیٰ کو کسی بھی قسم کا نقصان اٹھانا پڑے

لیلیٰ تھوڑی دیر پہلے یارم کے ہی کمرے میں تھی وہ اس سے روح کے بارے میں باتیں کرنے لگی

یارم پہلے تو کافی دیر برداشت کرتا رہا لیکن لیلیٰ کا یہ کہنا کہ روح ٹھیک ہے اور وہ اسے مس بی نہیں کر رہی

یارم کو جلا کر رکھ گیا اس کی روح کے دل کا حال اس کے سے بہتر کیسے جان سکتی تھی یارم کی سرد اور وحشتناک گھوریوں سے گھبرا کر لیلیٰ نے اپنے کمرے میں آنا ہی بہتر سمجھا

لیکن کمرے میں آنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اس کا موبائل اس کے پاس نہیں ہے

کہیں وہ یارم کے پاس تو نہیں چھوڑ آئی

وہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے واپسی کی راہ لینے ہی لگی تھی کہ ایک بار پھر سے یارم کا غصے سے بھرپور چہرہ اس کی نظروں کے سامنے گھوما لیلیٰ ڈارلنگ تمہیں تمہارا موبائل صبح بھی مل سکتا ہے لیکن اس وقت اس شیر کے منہ میں ہاتھ مت ڈالو ورنہ سب سے پہلے وہ تمہیں چیڑ کر رکھ دے گا

وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے خاموشی سے آکر اپنے نرم و ملائم بستر پر لیٹ گئی۔

اسے موبائل سے زیادہ اپنی جان عزیز تھی

ooooo

یارم کا فون کب سے بج رہا تھا وہ کافی دیر سے سکرین کی طرف دیکھتی رہی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ فون اٹھائے یا نہ اٹھائے اس وقت کال موبائل پر نہیں بلکہ کے واٹس ایپ نمبر پر آرہی تھی۔اس نے نیٹ آف کر دیا اور پھر موبائل پر کال آنے لگی

موبائل میں نمبر سیو نہیں تھا اس لیے فون کون کر رہا تھا روح کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

لیکن جس شدت سے فون بج رہا تھا روح کو لگ رہا تھا کہ اسے اٹھا لینا چاہیے کیونکہ دوسری طرف موجود شخص کافی بے چین لگ رہا تھا

میں فون ماموں کو دے آتی ہوں اس نے سوچتے ہوئے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا تو رات کے ڈھائی بجے جا رہی تھی

نہیں ماموں کو اس وقت جگانا سہی نہیں لگتا بیچارے سارا سارا دن یارم کی جگہ کام سنبھالتے ہیں اور اس کے علاوہ میرا خیال رکھتے ہیں یہ سہی وقت نہیں ہے

روح کو یاد نہیں تھا کہ اس نے فون سے ایروپلین موڈ ہٹایا ہو یا شاید اس نے غلطی سے ہٹا دیا ہو لیکن جو بھی تھا اس کی سزا وہ اس وقت فون سکرین پر نظریں جمائے بھگت رہی تھی

اس وقت وہ موبائل سکرین اپنی اور یارم کی ان تصویروں میں کھوئی ہوئی تھی جب سے یارم اس کے قریب نہیں تھا نیند تو اسے ساری رات نہیں آتی تھی۔

اور اب بھی یہی حال تھا نہ اسے نیند آرہی تھی اور نہ ہی کال کرنے والا اسے سانس لینے دے رہا تھا

ایک دو بار تو دل چاہا کہ موبائل آف کر دے

لیکن موبائل آف کرنے کے بعد اسے سکون نہیں تھا کیونکہ ابھی وہ ساری تصویریں دیکھنا چاہتی تھی اور اگر موبائل آف کر دیا تو ان کی یادیں بھی اندھیرے میں ڈوب جائیں گی

اخر تنگ آکر اس نے فون اٹھا ہی لیا لیکن دوسری طرف سے سننے والی آواز نے اسے ساکت کر دیا

oooo

روح۔۔۔یارم کی بے چین سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی

سو رہی تھی کیا کب سے فون کر رہا ہوں میں۔میرے بغیر اچھی نیند آنے لگی ہے

کہ میرا نام ہی نہیں لے رہی تھی جانتی ہو لیلی کو فون چرا آیا ہے میں نے زندگی میں پہلی بار چوری کر کے تم سے بات کر رہا ہوں اور تم نیند میں مگن ہو یہ تو غلط بات ہے میری جان کیا جانتی نہیں ہو تمہارا یارم کس قدر بے قرار رہا ہے تمہارے بغیر

اس کے الفاظ میں بے حد بے چینی تھی روح کا پورا وجود کان بنا ہوا تھا وہ اسے سن رہی تھی اپنے یارم کو آج تین ہفتے کے بعد اس کی دیوانگی سے بھرپور آواز اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی

وہ اس کے بنا تڑپ رہا تھا بے چین تھا

اب کیا منہ میں دہی جمع کر بیٹھ گئی ہو بولو کچھ میرے کان ترس گئے ہیں تمہیں سننے کے لیے جانتا ہوں تمہارا حال بھی مجھ سے مختلف نہیں ہے تم بھی تڑپ رہی ہو مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہو لیکن اپنی آواز تو سناؤ تاکہ مجھے زیادہ سکون آئے۔

میں آرہا ہوں روح تمہارے پاس میں نہیں کر سکتا یہ سب کچھ مجھ سے نہیں رہا جاتا تمہارے بغیر بس ایک بار اپنی آواز سناؤ بتاؤ مجھے کہ میرے لیے تم بھی اتنی ہی بے چین ہو میرے بغیر تم بھی نہیں رہ سکتی نا

ارے بھاڑ میں گیا علاج مجھے میری روح چاہیے ایک بار اپنی آواز تو سناؤ اب کیا میری تڑپ سن کر اور تڑپانے کا ارادہ ہے کیا میری بے چینی دیکھ کر تمہیں مزہ آرہا ہے

وہ ہر بات کے بعد انتظار کرتا کہ وہ کچھ بولے گی لیکن وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اور پھر یارم کی سماعت سے بس ایک آواز ٹکرائی

ٹون ٹون ٹوں روح فون بند کر چکی تھی وہ اپنے یارم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی اپنی دھڑکن کی تو دور اس نے اپنی بے چین سانسوں کا روح بھی یارم کی جانب نہ کیا

اس کی روح اس سے بات نہیں کی غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا وہ موبائل کی سکرین پر دیکھتا انتہائی جارحانہ انداز میں اس موبائل کو دیوار پر مار چکا تھا

اس کی بے چینی اس کی تڑپ کو سمجھنے کے باوجود وہ کچھ نہیں بولی

وہ کس طرح سے رہ رہا ہے یہاں کس درد سے گزر رہا ہے یہ جاننے کے باوجود بھی اس نے اس کی بے چینی اس کی تڑپ کو راحت نہ پہنچائی غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ہر چیز کو تہس نہس کر دے اور ہسپتال کے اس کمرے کا نقشہ تو وہ اگلے دو منٹ میں ہی بگاڑ چکا تھا

oooo

کچھ ٹوٹنے کی آواز پر ڈاکٹر سے بھاگتے ہوئے کمرے کی جانب آئے تھے اور اس سے اس طرح سے ایک بار پھر جنونی روپ میں دیکھ کر وہ گھبرائے

تین چار کمپاؤنڈر اسے قابو کرنے کے لیے آگے بڑھنے لگے لیکن اس کا غصہ سوا نیزے پر تھا جو بھی اس کے قریب بات بری طرح سے پیٹ جاتا

جب ایک ڈاکٹر نے خوشیاری دکھاتے ہوئے پیچھے سے یارم کے کندھے پر بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا

لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے پہلے وہ ایک لڑکے کی گردن کو پکڑ چکا تھا

اور اس کا اندازہ اتنا شدت سے بھرپور تھا کہ ہر کوئی اسے چھڑوانے کی کوشش میں مگن تھا لیکن کوئی بھی یارم کی گرفت سے اس کی گردن کو آزاد نہیں کروا رہا تھا

ایک ڈاکٹر نے ایک اور انجیکشن کا آرڈر دیا

سر یہ خطرہ ہو سکتا ہے نرس نے سمجھانا چاہا

اس وقت یہ آدمی ہمارے لئے خطرہ بنا ہوا ہے جاوا نجکشن لاو ورنہ یہ ہم سب کو جان سے مار دے گا اور یہ انجکشن والی بات اس لڑکی کو پتہ نہ چلے

ایک تو پہلے ہی ڈاکٹرز بہت کم مقدار میں اس کے جسم سے زہر ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس زہر کا الٹا اثر ہو رہا تھا یارم کو جس بات پر غصہ آتا ہے پھر وہ اس بات کے لئے پاگل ہونے لگتا۔

اور اس وقت بھی ایسا ہی ہو رہا تھا دوسرے انجکشن نے اثر دکھایا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوش و حواس سے مکمل بیگانہ ہو چکا تھا

ڈاکٹر نے اس وقت لیلی کو کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا۔ یہ ان کے لیے خطرے کی بات تھی کیونکہ وہ ایک ٹائم پر دو انجکشن دے چکے تھے

آج پورے ایک ہفتے کے بعد دوبارہ اس کی حالت ہوئی تھی جیسے پہلے دن تھی وہ کچھ دنوں سے بہت اچھے سے ریکور کر رہا تھا لیکن اب ایک بار پھر سے اس کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی جو اس کے لئے بہت خطرہ ہو سکتی تھی کیوں کہ جس چیز کا زہر اس کو دیا گیا تھا اس کے لیے اس کے پورے جسم کو کاپریٹ کرنا تھا۔

اور خاص کر اس کے دل اور ذہن کو اگر اس کا دل اور دماغ اس کی باڈی کا ساتھ نہ دے تو اس کے جسم سے اس زہر کی مقدار کو ختم کرنا بے حد مشکل تھا

پچھلے ایک ہفتے میں یارم نے ففٹی پرسنٹ ریکور کر لیا تھا لیکن آج کی اس حالت دیکھنے کے بعد ڈاکٹرز پھر سے پریشان ہو گئے تھے

انہیں اپنی ساری محنت بے کار ہوتی نظر آرہی تھی

کیونکہ وہ ففٹی سے دوبارہ زیرو پر جا چکا تھا

○○○○○○

خضر کمرے میں آیا تو روح کو بیڈ پر بیٹھے بیٹھے سوتے دیکھا شاید وہ رات بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی اس کے ہاتھ میں اب بھی موبائل موجود تھا

جبکہ چہرے پر آنسو کے نشان تھے اس نے جھک کر اسکی پیشانی کو چوما اور موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر باہر آ گیا

لیکن اوپر سکرین پر لیلیٰ کے موبائل سے اسے بے حد کال ظاہر ہوئی تھی

یہ نمبر لیلیٰ کا وہاں پر لیا گیا تھا اسی لئے یارم کے فون میں یہ نمبر سیو نہیں تھا

لیکن لیلی اس سے بار بار فون کیوں کر رہی تھی پھر اس نے چیک کیا ایک کال اٹینڈ کی گئی تھی جس میں بارہ منٹ تک بات کی گئی

اس نے یارم کے ہی فون سے لیلی کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن فون نہ لگا بار بار کوشش کے باوجود بھی فون نہ لگا تو وہ اپنے موبائل سے کوشش کرنے لگا لیکن اس بار بھی فون نا لگ سکا

اس وقت تو لیلیٰ یارم کے ساتھ ہوتی ہے تو اس نے فون کیوں بند کیا ہوا ہے خضر کو پریشانی ہونے لگی

اس لیے اب اس نے سیدھا دل نشین کو کال کی تھی

خضر یار میں تو صبح سے ہسپتال گیا نہیں کچھ ضروری کام سرانجام دے رہا تھا لیکن اب تھوڑی دیر میں جانے والا ہوں وہاں پہنچ کر تم سے تفصیلی بات کروں گا دلنشین نے مختصر سی بات کر کے فون بند کر دیا

دو گھنٹے مزید گزر گئے اور پھر اسے سری لنکا کے نمبر سے فون آیا

لیکن لیلیٰ کا فون بھی ہو سکتا تھا

یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس کا فون گم ہو گیا ہو یا خراب ہو گیا ہوں اس نے جلدی سے فون اٹھا لیا

خضر بہت گر بڑ ہو گئی ہے یارم کہیں غائب ہو گیا ہے

میں ہر جگہ دیکھ چکی ہوں لیکن یارم کہیں پر نہیں ہے اللہ اس کی حفاظت کرے نہ جانے کہاں نکل گیا ہے اس نے میرا فون بھی رات کو توڑ دیا ڈاکٹرز بتا رہے ہیں کہ اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی

اور وہ رات کو بے حد غصے میں تھا خضر کچھ کرو لیلی بہت بے چین تھی

لیلی تم ٹینشن مت لو میں کچھ کرتا ہوں تم پریشان مت ہو لوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا وہ اسے سمجھانے لگا

وہ لیلی کو بھی کوئی ٹینشن نہیں دے سکتا تھا کیونکہ اس کی حالت پہلے ہیں ڈاکٹر کیر ٹکل بتا رہا تھا

فون رکھنے کے بعد اس نے اعتبار میں موجود ہر بندے کو فون کر ڈالا

ooooo

ہمیں روح کو بتا دینا چاہیے

تین دن ہو چکے ہیں یارم کو غائب ہوئے نہ جانے وہ کس حال میں ہوگا کہاں ہوگا

ہمیں رخو حسے نہیں چھپانا چاہیے شار فبے حد پریشان تھا جبکہ خضر سری لنکا جا چکا تھا

اس نے روح کو بتانے کی بات کی تو اس نے منا کر دیا

اس کے یہاں آنے کے بعد دلنشین نے لاعلمی کا اظہار کر دیا وہ نہیں جانتا تھا کہ یارم کہاں چلا گیا ہے

اور اس کے غائب ہونے کی خبر اس نے روح کو نہیں دی تھی

خضر نے روح ہی بتایا تھا کہ یارم ایک ہفتہ علاج کے لیے مان چکا ہے۔اور ان لوگوں نے اس کے سامنے شرط رکھی ہے کہ وہ سے اس کی بات کروادیں گے

لیکن اب وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ روح کی آواز سنتے ہی یارم اس سے ملنے کے لیے بے چین ہو جائے گا اور جب تک یارم بالکل ٹھیک نہ ہو جائے وہ اسے واپس لانے کی غلطی نہیں کر سکتے تھے

یارم سخت سے سخت چوٹ پر بھی بالکل نارمل رہتا تاکے روح پریشان نہ ہو۔کیونکہ اس کے ہسپتال جانے پر روح بے چین ہو جاتی تھی اور یارم اسے اپنے لئے تڑپتے نہیں دیکھ سکتا تھا

لیکن اب معاملہ کچھ اور تھا روح نے خود اسے تڑپنے پر مجبور کر دیا تھا اور اب اس تڑپ کی تپش کس کس کو نقصان پہنچائے گی یہ کوئی نہیں جانتا تھا

ooooo

وہ جنگل میں ایک بہت بری لکڑی سے الٹا بندھا ہوا تھا

دونوں طرف درخت موجود تھے اور اس لکڑی کو انہیں دو ختوں کے سہارے کھڑا کیا گیا تھا جب کہ نیچے آگ جل رہی تھی

اور آگ کے اوپر بڑے سائز کے چاقو رکھے ہوئے تھے

وہ پچھلے تین دن سے بھوکا پیاسا اس ڈنڈے پر لٹکا اپنے جسم کو جلتا ہوا محسوس کر رہا تھا

اور وہ اس آگ کو بجھنے نہیں دیتا تھا

ایک ایک سیکنڈ کی اذیت کسی جہنم سے کم نہیں تھی

اب تو چلا چلا کر کے منتیں کر کر کے گلے سے آواز نکلنا بھی بند ہو چکی تھی

اور آگ کے تھوڑے سے فاصلے سے بیٹھا وہ شخص شان نیازی سے چکن کیو بز کا مزا لے رہا تھا

تم چپ کیوں ہو گئے کیا تمہیں سمجھ نہیں آیا میں نے کیا کہا چلاو اونچی آواز میں چلاو مجھے تمہاری چیخیں سکون دیتی ہے تمہاری تڑپ مجھے مزہ دیتی ہے

تمہاری وجہ سے میں اپنی روح سے دور ہو ترپ رہا ہوں اور جس طرح اس سے میں تڑپ رہا ہوں میں ایسے ہی تمہیں تڑپا تڑپا کے ماروں گا

مجھے معاف کر دو ڈیول مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے چھوڑ دو میں یہ سب کچھ چھوڑ دوں گا میں چلا جاؤں گا بہت دور چلا جاوں گا کبھی دوبارہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا بس ایک بار مجھے بخش دو

اس رگڑ گڑا کر روتا اس سے مینتیں کر رہا تھا

جب ڈیول نے چاقو کو نکال کر اس کے ننگے پیٹ پر رکھ دیا

میں تمہیں چلانے کے لئے کہہ رہا ہوں اور تم مجھے اپنی روداد سنا رہے ہو

اس کے تڑپنے پر وہ بے حد غصے سے بولا

میں دنیا کے کسی بھی شخص کو معاف کر سکتا ہوں لیکن دو انسانوں کو نہیں ایک تمہیں اور ایک اپنی روح کو

جو اپنے یارم کی بے چینی اور تڑپ سمجھنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بولی اس نے میرا فون کاٹنے کی جرت کی۔ وہ جانتی بھی ہے کہ میں اس کے بغیر پل پل مر رہا ہوں پھر بھی اس نے میرا فون کاٹ دیا غلط کیا نہ اس نے اسے مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی

لیکن اس نے کیا کیا اس نے میرا فون کاٹ دیا

صرف ایک بار پھر ایک بار اس نے نہیں کہا یارم آپ ٹھیک تو ہیں

یار میں آپ کو مس کر رہی ہوں

پلیز یارم جلدی واپس جائیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی

اس نے نہیں کہا

اس نے میرے بے چین دل کو راحت پہنچانے کے لیے ایک لفظ بھی نہیں کہا

اس نے میرا نام تک نہیں لیا

غلط کیا بہت غلط کیا نہ اس نے۔۔۔؟

وہ جنونی انداز میں پوچھ رہا تھا سامنے الٹا لٹکا شخص اس کے بات کو بنا سمجھے ہاں میں سر ہلا گیا

دیکھا تم سمجھ گئے میری بات کو لیکن وہ نہیں سمجھی

تمہیں اندازہ بھی ہے میں کس حال سے گزر رہا ہوں اور مجھے اس حال میں پہنچانے والے تم ہو تو تمہیں سزا تو بنتی ہے نہ

اور تمہیں پتا ہے میں تمہیں کب ماروں گا جب تم خود کہو گے ڈیول مجھے مار دو میں نے تم سے تمہاری روح کو الگ کر دیا ہے میں نے تم سے تمہاری روح کو دور کیا ہے مجھے جینے کا کوئی حق نہیں میری جان لے لو میری سانسیں ختم کر دو اور پھر میں تمہیں سکون سے موت کی نیند سلا دوں گا

تب تک بنا کوئی چالا کی بنا کوئی فضول بات کے ایسے ہی لٹکے رہو تم تڑپ ہو سکتے ہو چلا سکتے ہو رو سکتے ہو

لیکن معافی مت مانگو کیوں کہ میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔ جو یارم سے اس کی روح کو دور کرتا ہے یارم اسے کبھی معاف نہیں کرتا

وہ اپنی بات مکمل کر کے ایک بار پھر سے بیٹھ کر چکن کیو بز کے مزے لینے لگا۔ جب کہ اس کے حکم کے مطابق وہ تڑپ رہا تھا چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن معافی نہیں مانگ رہا تھا

ooooo

شارف بھائی آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ ماموں اچانک سری لنکا کیوں گئے ہیں یارم ٹھیک تو ہیں نہ وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی

روح ویسے تو خضر نے مجھے تمہیں کچھ بھی بتانے سے منع کیا ہوا ہے لیکن شاید میں تم سے یہ بات چھپا نہ پاوں یارم کہیں غائب ہو گیا ہے

وہ ہسپتال میں نہیں ہے۔دراصل بات کچھ یوں ہے کہ دو دن پہلے میں نے یارم کے فون سے ایروپلین موڈ ہٹادیا تھا اور یارم سے کہا تھا کہ وہ رات کو تمہیں فون کرے لیلی کے فون پر جب لیلی سو جائے

تو پھر تم دونوں کی بات ہو جائے گی یارم تم سے بات کئے بغیر کن حالات وہ تو تم بھی شاید اچھے طریقے سے جانتی ہو اور مجھ سے یارم کی یہی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی بس اس کی مدد کرنے کے لئے میں نے یہ قدم اٹھایا

لیکن تم نے بتایا کہ تمہاری یارم سے بات نہیں ہوئی جب کہ لیلی کا فون اس دن یارم کے کمرے سے ٹوٹا ہوا ملا فون یارم نے ہی توڑا تھا اس بات کا سب کو یقین ہے

شاید تم اس رات سو گئی یا پھر تمیں اس کی فون کال کا پتا نہیں چلا لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس رات یارم نے تمہیں فون کرنے کی کوشش ضرور کی تھی

تم سے بات نہ کر کے تمہیں بنا دیکھے وہ کس طرح سے جی رہا تھا تم سوچ بھی نہیں سکتی

خضر اور لیلی نے پلان کیا تھا کہ وہ ایک ہفتے کے بعد بھی تمہاری بات یارم سے نہیں کروائیں گے کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ ایسا کرنے سے یارم اپنا علاج پورا کرنے کے بجائے تم سے ملنے کی ضد کرے گا

اور یہ بات غلط بھی نہیں ہے تم سے زیادہ اہم یارم کی زندگی میں اور کچھ نہیں ہے روح۔ یہ بات تم بھی جانتی ہو۔

لیکن اب مسلہ یہ ہے کہ اس وقت ہسپتال سے یارم غائب ہو چکا ہے وہ کہاں گیا ہے کس جگہ پر ہے کوئی نہیں جانتا بس ہم سب اس کو ہی ڈھونڈ رہے ہیں خضر نے مجھے یہ بات تم سے شیئر کرنے کے لئے منع کیا تھا لیکن میں نہیں رہ پایا کیونکہ ہم سب سے زیادہ یارم پر تمہارا حق ہے

اور تمہیں یارم کی کنڈیشن جاننے کا پورا حق ہے۔

بس دعا کرو کہ ہمارا یارم ہمیں واپس مل جائے بالکل صحیح سلامت دشمن اس کی تاک میں بیٹھے ہیں کبھی کوئی حملہ کر سکتا ہے

شارف اسے پوری بات بتا چکا تھا۔

اور روح کو بے حد رونا آ رہا تھا۔

وہ جانتیہ تھی کہماس کا یارم وہاں اس سے دور کس حال یں ہے لیکن اس ے بات نہیں کی تھی۔ صرف اس لیے کہ اس کی آواز سن کو وہ اس سے ملنے یہاں آنے سے بھی پرہیز نہیں کرے گا۔

روح کو صرف اس کی فکر تھا یہاں خطرہ تھا لیکن یارم کو یہ بات کون سمجھتا

ooooo

یارم کو غائب ہوئے بیس دن گزر چکے تھے

آخر وہ گیا کہاں تھا کوئی نہیں جانتا تھا

روح کا تو رو رو کر ہوا حال تھا

بس دن رات رونے کے علاوہ کچھ کر ہی نہیں سکتی تھی خضر اور شارف اسے بہلا بہلا کر پریشان ہو چکے تھے وہ یہی کہہ رہی تھی کہ یارم اس کی وجہ سے کہیں چلا گیا ہے وہ اس سے خفا ہو گیا ہے اور اب شاید کبھی نہیں مانے گا

وہ پچھتا رہی تھی کہ اسے صرف ایک بار ہی سہی اس سے بات کر لینی چاہیے تھی

کم از کم وہ انہیں چھوڑ کر یوں تو نہ جاتا

جس دن سے یارم غائب ہوا تھا بہت سارے لوگ غائب ہو رہے تھے

خاص کر وہ سب لوگ تو یارم کی بیڈ لسٹ میں آتے تھے ایک ایک کر کے غائب ہو رہے تھے لیکن خضر اس حوالے سے یارم پر بالکل شک نہیں کر سکتا تھا

کیونکہ یارم کی کنڈیشن ایسی تھی ہی نہیں کہ وہ اکیلے اپنی جان سنبھال سکتا اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ سب کچھ دل نشین کر رہا ہے وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی طرف سے یارم کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہے

جس دن یارم غائب ہوا تھا اس رات ڈاکٹر نے یارم کو ایک نہیں بلکہ دو دو بے ہوشی کے انجکشن دیئے تھے جن کا اثر برا ہونا تھا کیونکہ وہ کافی ہیوی ڈوز اور بہت خطرناک بھی تھے

یارم کے غائب ہونے پر ڈاکٹر نے خود اس بات کو قبول کر لیا کہ یارم کا واپس آنا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کی کنڈیشن بہت زیادہ خراب ہے

لیلیٰ نے یہ سب جان کا ڈاکٹر پر ہی کیس کر دیا

ڈاکٹر کی لاپرواہی کی وجہ سے یارم کو کچھ بھی ہو سکتا تھا اور یارم کے معاملے میں وہ کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔

لیکن اس وقت جو چیز سب سے زیادہ ضروری تھی وہ تھی یارم کا ملنا اور یارم بیس دن سے انہیں نہیں ملا تھا نہ ہی اس کی کوئی خبر آئی تھی اور نہ ہی اس نے انہیں فون کرنے یا بات کرنے کی کوشش کی تھی

پچھلے تین دن سے رخ بھی ہسپتال میں تھی۔

پہلے یارم کے لاپتہ ہونے پر وہ پریشان تھے اب روح کی حالت نے انہیں بوکھلا کر رکھ دیا تھا اور اگر یارم اس وقت کہیں سے آجاتا اور اپنی روح کی حالت دیکھتا تو وہ انہیں جان سے مار ڈالتا

ڈاکٹر نے روح کی حالت کو ذہنی دباؤ کا شکار بتایا تھا اور وہ ذہنی دباؤ کا شکار کیوں تھی یہ تو سب ہی لوگ جانتے تھے

خضر نے روح کو منع کیا تھا یارم کی بھلائی کے لیے لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ وہ جس کی بھلائی سوچ رہا ہے وہ اس طرح کی کوئی بھلائی چاہتا ہی نہیں

یہ بات تو اسے اچھے سے سمجھ آگئی تھی کہ یارم جب بھی واپس آئے گا سب سے پہلے اسی کی کھال ادھیڑے گا

کیونکہ وہ روح سے اس طرح کی کسی سمجھداری کی امید نہیں رکھتا اسے پتہ تھا کہ روح کے اس رویے کے پیچھے خضر کہیں دماغ چل رہا ہے

اور اب یارم نے واپس آکر سب سے پہلے اس کا سر پھوڑنا تھا

ooooooo

ویلکسن میتھو کی لاش آج اٹلی کے جنگلوں سے ملی تھی

لاش کی شناخت کرنا بہت مشکل تھا اس کام کے لیے تین دن لگ گئے اور اسے مرے ہوئے تقریباً پندرہ دن گزر چکے تھے

اب ایک کر کے اسکی ٹیم ممبر کے لوگ بھی لاشوں کی صورت میں مل گئے تھے

زیادہ تر لوگوں کو بلیڈ سے ہلاک کیا گیا تھا

اور ایک ایک کافی پر سکون اور تسلی سے مارا گیا تھا جیسے یارم مارتا تھا خون کی سرخ لکیر چھوڑتا لمبی لمبی لائن کھینچ کر خضر

اور شارف کو یقین تھا کہ وہ یارم ہی ہے

اتنی بے دردی سے کوئی ایسا نہیں کر سکتا تھا سوائے یارم کے

دو تین بار ان کو لگا کے انہیں روح کو بتا دینا چاہیے کہ یارم جہاں بھی ہے بالکل ٹھیک ہے اور اپنا کام کر کے ہی واپس آ جائے گا لیکن وہ یہ نہیں بتا سکتے تھے کہ وہ لوگوں کے پرزے کرنے میں مصروف ہے

روح کی حالت تھوڑی سے سنبھلی تو خضر اور شارف وہ سارے کام نمٹانے چلے گئے جو وہ یارم کے واپس آنے سے پہلے ختم کرنا چاہتے تھے

کیونکہ اس وقت انہیں اس بات کا ٹھیک سے اندازہ ہو چکا تھا کہ یارم اس وقت ڈیول موڈ میں ہے اور اس موڈ میں وہ نہیں سوچتا کہ سامنے والا اس کا دوست ہے یا دشمن اس وقت یارم کا موڈ کیسا ہو گا وہ اچھی طرح سے جانتے تھے

اسی لئے تو یارم کے واپس آنے سے پہلے پہلے ہی سارے کام نمٹانے میں لگ گئے

oooo

روح یار پلیز رونا بند کرو یارم جہاں بھی ہے بالکل ٹھیک ہے

اور جلد ہی ہمارے پاس واپس بھی آ جائے گا

تمہارے رونے سے کون سا کسی مسئلے کا حل نکل آئے گا لیلی اسے اپنے ساتھ لگاتی بہت پیار سے سمجھا رہی تھی

لیلی میں بہت بے وقوف ہوں

میں ہمیشہ ایسے کام کرتی ہوں جو یارم کو تکلیف دیتے ہیں

ان کا دل دکھنے کا سبب بنتے ہیں اگر میں اس رات ان سے بات کر لیتی تو وہ کبھی یوں اس طرح سے مجھے چھوڑ کر نہیں جاتے

بلکہ اب تک تو وہ اپنا علاج مکمل کروا کے ہمیشہ کے لئے میرے پاس واپس آ چکے ہوتے وہ بری طرح سے روتے ہوئے کہہ رہی تھی

جب کہ لیلیٰ اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی

خود کو سنبھالو روح اگر یارم نے تمہیں اس حال میں دیکھ لیا تو وہ ہمیں جان سے مار ڈالے گا تم جانتی ہو وہ تمہیں کس حد تک چاہتا ہے

پلیز روح جب تک یارم واپس آتا ہے تب تک اس طرح سے رونا بند کرو وہ جلد واپس آ جائے گا کیونکہ مجھے پتا ہے وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا وہ اس کے آنسو صاف کرتے پیار سے سمجھا رہی تھی جبکہ روح کے آنسو خشک ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

○○○○○

رات کے دو بج رہے تھے لیلیٰ کو اپنے کمرے میں گئے کافی وقت گزر چکا تھا اب تک تو وہ نیند میں اتر چکی ہو گی لیکن نیند اسے آج بھی نہیں آئی۔ رو رو کر اس نے اپنی حالت خراب کر دی تھی۔ یارم کا خیال اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔

پتا نہیں یارم کس حال میں ہو گا کچھ کھاتا بھی ہو گا یا نہیں کہیں وہ ان لوگوں کے ہاتھ تو نہیں لگ گیا۔

بس ایک بار وہ آ جائے روح نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس کے پیر پکڑ کر معافی مانگے گی اور دوبارہ کبھی خود سے دور نہیں جانے دے گی

آخر یارم گیا کہاں تھا

یہ لوگ اسے ڈھونڈنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے تھے۔ کیا وہ لوگ جانتے تھے کہ یارم کہاں ہے اگر ہاں تو اسے لے کیوں نہیں آتے تھے

وہ کیسے ان کو بتاتی کہ وہ اپنے یارم کے بغیر پل پل مر رہی ہے۔

دن رات یارم کے ملنے کی دعا کرتی کافی پریشان تھی۔۔ لیکن خضر اور شارف اتنے پریشان نہیں تھے اب جتنے کہ پہلے۔

کچھ بدل گیا تھا لیکن کیا اسے سمجھ نا آیا

وہ بیڈ پر لیٹی یوں ہی چھت کو گھور رہی تھی جب کمرے کی لائٹ آف ہو گئی۔اسے انھیرے میں خوف آتا تھا۔اور نہ ہی وہ زیادہ دیر اس اندھیرے میں بیٹھ سکتی تھی

اس نے اٹھ کر ماچش ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ماچش نہ ملی ایک تو اندھیرے میں اسے ڈر لگتا تھا دوسرا یہاں خضر کے گھر میں اسے پتا بھی نہیں تھا کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہے۔

اب وہ زرا زرا سی بات کے لیے ان کو تنگ نہیں کر سکتی تھی۔ایک بار ڈھونڈنے کی کوشش کر کے وہ دوبارہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

باہر لگ رہا تھا کہ لائٹ چل رہی ہے تو کیا صرف اس کے کمرے کی لائٹ آف ہوئی تھی اس نے سوچا لیکن اس وقت ویلیلی اور خضر کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی

نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

ہاں لیکن یارم کی یادیں اس کی رات اسان کر دیتی۔وہ اب بھی اپنے یارم کو سوچ رہی تھی لیکن یادیوں میں بھی سکون نہ تھا

وہ خاموشی سے اپنی آنکھیں بند کر کے کچھ دیر اپنے مائنڈ کو ریلکس کرنا چاہتی تھی۔جب اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی اور بھی ہے۔اس نے ایک جھٹکے میں اٹھ کر سارا کمرا دیکھا لیکن کوئی نہیں تھی۔

اس کی دل کی دنیا کی کمرا بھی اندھیرے میں ڈوبا تھ۔وہ اپنا وہم سمجھ کر وسونے کی کوشش کرنے لگی۔

لیکن اسی احساس کے تحت وہ زیادہ دیر وہ آنکھیں بند نہ رکھ سکی۔ وہ اٹھ کر کھڑکی بند کرنا کا سوچ رہی تھی کہ شاید یہ احساس کھڑکی کے باہر چلنے والی ہوا کی وجہ سے ہے۔

وہ آئستہ آئستہ قدم اٹھاتی کھڑکی کے پاس آئی اور کھڑکی بند کر دی۔

واپس اپنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے وہی احساس دوبارہ ہوا۔

اسے بار بار یہی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ہے۔ اب اس کے دل میں خوف سا پیدا ہونے لگا تھا۔ اس نے کمرے سے باہر جانا بہتر سمجھا کیونکہ اب اس کو ڈر لگانے لگا تھا۔ اور اس ڈر کے ساتھ اسے ساری رات کمرے میں سکون نہیں آنا تھا۔

OOOOOO

ابھی اس نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ کسی نے اسے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ چیختی کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ وہ پوری طرح ان باہوں میں قید ہو چکی تھی

اب وہ بیڈ پر پڑی بے بسی سے اندھیرے میں اس شخص کو ڈھونڈ رہی تھی۔ لیکن یہ ایک مشکل کام تھا۔

کیا ہوا بے بی ڈر گئی اتنی سی ہمت تھی بس۔۔۔ ابھی تو تم نے اپنی ایک ایک غلطی کا حساب چکانا ہے۔ ابھی تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے میری کال کاٹ کر خود کو کتنے برے امتحان میں ڈالا ہے

تمہاری ہر غلطی معاف لیکن تم اس شخص کے کہنے پر اپنے یارم کی بے چینیاں اس کی تڑپ اس کی بے قراریاں نظر انداز کر دو اس غلطی کی کوئی معافی نہیں۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھی روح تم نے غلط کیا بہت غلط۔ وہ اس کے کان میں غرایا

کیوں کیا تم نے ایسا روح کیا تم نہیں جانتی کہ تمہارے بغیر سانس بھی گن گن کے لیتا ہے تمہارا یارم۔ اس کا ہاتھ اس کے منہ سے سیدھا گردن کی طرف آیا تھا

یارم۔۔۔۔۔۔۔اس کی آواز میں تڑپ تھی جیسے وہ ویسے ہی نظر انداز کر چکا تھا جیسے اس کی تڑپ کو کیا گیا تھا۔

اس کے ہاتھ کا دباؤ اس کی گردن پر مزید بھر گیا۔

نہیں ہوں میں تمہارا یارم۔۔ خبراد کو اس زبان سے میرا نام بھی لیا تم نے۔ اس کی نازک گردن اس کے سخت ہاتھ کی گرفت میں تھی۔

لیکن روح کو پر وہ کہاں تھی وہ تو اس کی آواز سن رہی تھی۔ وہ آگیا تھا۔ واپس اس کے پاس لیکن دوریاں ختم نہیں ہو رہی تھی۔

وہ اس کے بے حد قریب تھا لیکن نہ تو اسے خود کو چھونے کی اجازت دے رہا تھا نہ ہی کچھ بولنے دیتا۔ بس اپنی وحشت اس پر لٹا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ ایک ہاتھ میں قید لیے دوسرے ہاتھ سے کیسی مجرم کی طرح اس کی گردن پکڑے وہ جواب مانگ رہا تھا

یارم می۔۔۔میں۔۔

چپ کہا نہ میں نہیں تمہارا یارم۔ میں اپنی روح کا یارم ہوں جو مجھے سمجھتی ہے۔ مجھ سے محبت کرتی ہے تم تو کوئی اور ہو میری روح اتنی پتھر دل نہیں کہ اس کا یارم اس کے سامنے تڑپتا رہے اور وہ اس کے سکون کے لیے ایک لفظ نہ بولے۔

بتاؤ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا۔ کیوں لیا تم نے میری محبت کا امتحان بولو۔۔اس کی گردن پر زور دے کر پوچھا تو اس بار روح تکلیف سے کراگئی۔

دود ہوا۔۔۔مجھے بھی ہو رہا ہے اتنے دن سے ایک ایک پل کی موت مر رہا ہوں۔ لیکن تمہیں ترس نہیں آیا۔اور اب اس تکلیف سے رہائی کے لیے تمہیں میرے سوال کا جواب دینا ہو گا۔

وہ اس کی گردن سے ہاتھ نکال کر اس کی بالوں کو اپنی مٹھ ءپی میں پکڑ چکا تھا

آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔۔۔وہ اپنی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر بولی

میری کیفیت بیان کرنے کے لئے ناراضگی لفظ بہت چھوٹا ہے۔ وہ اس کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دے کر بولا

معاف نہیں کریں گے میری غلطی وہ امید سے بولی سچ تو یہ تھا کہ وہ اس کے سینے سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی تحفظ چاہتی تھی اس کی محبت اس کی توجہ چاہتی تھی

غلطی۔۔۔؟ وہ حیرت سے غرایا

کیا کہا تم نے تم سے غلطی ہو گئی۔۔۔ میری روح تک تڑپا کر رکھ دی تم نے اور تم کہتی ہو کہ یہ غلطی تھی۔۔

تم نے میری محبت کی توہین کی ہے روح اور یہ غلطی نہیں گناہ ہے۔

یارم کاظمی کے عشق کی آگ کو بھڑکانے کا گناہ کیا ہے تم نے اور تمہیں اس گناہ کی سزا ملے گی۔

اسی آگ میں جل کر تڑپو گی تم۔اسی آتش میں بھسم ہو گی

میری چاہتوں کا میرے جذباتوں کا قتل کیا ہے تم نے اتنی آسانی سے معافی تو نہیں ملے گی تمہیں

اس کے ایک ایک آنسو کو اپنے لبوں سے چنتا وہ اپنے جنون کی ایک نئ تاریخ رقم کر رہا تھا اس کے آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر وہ اپنے پیاسے لبوں کو اس کی گردن پر رکھ چکا تھا

اس کے اندر کی تپش نے روح کی گردن کو جلا دیا تھا۔وہ اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ اس کی محبت چاہتی تھی اس کا جنون نہیں

لیکن وہ تو اپنی تڑپ اپنی آگ اس میں منتقل کرنا چاہتا تھا

اس کے دونوں بازوؤں کو تکیہ سے لگاتے ہوئے اس نے صرف ایک نظر اس کا چہرا دیکھا اور اس کے ماتھے کو نرمی سے لبوں سے چھوتا اس کو پر سکون کر گیا لیکن روح کا یہ سکون صرف ماتھے سے لبوں کے سفر تک تھا

لیکن اس کے بعد وہ بے قابو ہو چکا تھا

اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیے وہ جنونی ہو چکا تھا

وہ کیسے بھول گئی کہ وہ یارم کاظمی تھا اور یارم کاظمی اپنے گناہ گاروں کو اس طرح سے معاف نہیں کرتا

اس بار تو روح نے اس کے جذبات کی توہین کی تھی اس کی تڑپ کی پرواہ نہیں کی تھی تو وہ کیسے اتنی آسانی سے بخش دیتا

وہ اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یارم کو اس کا یوں مزاحمت کرنا مزید غصہ دلا رہا تھا

آگر اب تم نے ذرا سی بھی مزاحمت کی نہ روح تو مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا۔اس کی سرد آواز پر روح کی ساری مزاحمت دھری کی دھری رہ گئی۔

چہرے کے بعد لبوں پر اور اب ہونٹوں کے بعد اپنی گردن پر یارم کا جارحانہ لمس محسوس کر رہی تھی۔

جبکہ وہ ایک ہاتھ سے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتا ہے اس کی نمی سے بھرپور آنکھیں بند کر چکا تھا

اس کا ہر ایک انداز شدت سے بھرپور تھا وہ اس کے عشق میں جلتی اس کی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی وہ بھی بنا مزاحمت کے کیونکہ آج مزاحمت کا مطلب تھا یارم کو خود سے دور کرنا وہ پہلے ہی اس سے اس حد تک خفا تھا کی روح کو لگا کے وہ اسے کبھی منع ہی نہیں پائے گا

oooooo

اہ یار آرام سے کرو جان لینے کا ارادہ ہے کیا ڈاکٹر اس کا بازو سیدھا کر رہا تھا جب خضر نے چلاتے ہوئے کہا

تو کس نے کہا تھا روح کو اتنے نایاب مشورے دینے کے لیے وہ تو شکر ہے کہ میں پریگنینٹ ہوں اس لیے بچ گئی ورنہ تمہارا ہاتھ توڑا ہے مجھے تو پورا توڑ کے رکھ دیتا

لیلیٰ دو قدم اٹھاتی پیچھے ہوئی کیونکہ وہ ضرورت سے زیادہ ہی شور کر رہا تھا البتہ اس کا صرف ایک بازو ہی ٹوٹا تھا

یارم کاارادہ تواسے پوراپوراتوڑنے کا تھااوراگروہ اپنےارادے پر عمل کرتاتویقیناوہ اب تک وہ بیوہ ہوچکی ہوتی

میں بھی شارف کا یہ احسان نہیں بھولوں گی۔

آج پریگنیٹ ہونے کی وجہ سے میں بھی زندہ ہوں وہ لیلیٰ کے کان میں بولی تولیلی میں نے ہنستے ہوئے شارف کی

طرف دیکھاجس کی ناک پر بڑی سی پٹی میں لپٹی ہوئی تھی

تم دونوں کیاکھسر پھسر کررہی ہو

شارف نے غصے سے کہا

تم لوگوں کی عقل کی تعریف کررہے ہیں ماشاءاللہ سے اتنے نایاب مشورے دیے تھے نہ تم نے روح کو کہ اب

ساری زندگی وہ تم سے بات بھی نہیں کرے گی نہ جانے اس بچاری کا کیاحال ہورہاہوگا

ویسے ایک بات بڑی کمال کی ہے ہمارایارم اپنے سارے کام نپٹاکرروح کے پاس جاتاہے

لیکن ایک چیز مجھے سمجھ نہیں آرہی یارم نے دلنشین کو قتل کیوں کیااس نے کیابگاڑاتھاوہ توالٹاہماری مدد نہیں کررہا

تھا

معصومہ نے پریشانی سے پوچھا

وہ مدد نہیں دکھاواکررہاتھاوہ بھی یارم کی جگہ لیناچاہتاتھا۔

ہسپتال میں اس کاجوعلاج ہورہاتھاوہ علاج تھاہی نہیں اسے پاگل پن کے انجکشن لگائے جارہے تھے

اور یارم پر حملہ کروانے والے وہ لوگ نہیں بلکہ دل نشین تھا اسپتال میں اس پر حملہ کروانے والے بھی دلنشین کے ہی لوگ تھے

پورے ہسپتال کی ٹیم اس کے ساتھ ملی ہوئی تھی یارم کو تو کافی دنوں سے شک تھا اس پر اسی لئے یارم وہاں سے نکل گیا اور اپنے پلان کے بارے میں ہمیں بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا اور واپس آ کر ہماری ہڈی پسلی ایک کر دی خضر نے تکلیف سے کراہتے ہوئے بتایا تو لیلیٰ کا بے ساختہ قہقہ بلند ہوا

جان من یہ آپ کے نایاب مشوروں کا ہی نتیجہ ہے

جو بھی تھا تمہیں روح کو یارم سے دور رہنے کا مشورہ نہیں دینا چاہیے تھا تم نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے

اور یارم نے کہا ہے کہ جب بازو ٹھیک ہو جائے تو اس کے پاس واپس آنا وہ ایک اور دوز دے گا

لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے کرسی سنبھالی کیوں کہ اب مزید کھڑا رہنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا

میرے خیال میں اب یارم سر کے لیے سکیورٹی گارڈ کا انتظام کرنا چاہیے وہ بہت خطرے میں ہیں معصومہ نے کہا تو شارف کے ساتھ ساتھ لیلی اور خضر بھی ہنسنے لگے

معصومہ تم کتنی معصوم ہو میری جان اتنے دن سے یارم نے اپنے سارے خطرے اپنے ہاتھوں سے مٹا دیئے ہیں اب اس کے خطروں کو اسی کا خطرہ ہے

یارم اپنے لیے کبھی کسی سیکیورٹی گارڈ کا انتظام نہیں کرے گا کیونکہ وہ ساری دنیا کے سامنے ایک عام ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتا ہے

وہ چاہتا ہی نہیں کہ لوگ اسے جانے اور کسی کو پتہ ہو کہ وہ کون ہے وہ کھل کر جینا چاہتا ہے اپنی روح کے ساتھ اور مجھے بھی نہیں لگتا کہ اسے کسی سکیوٹی گارڈ کی ضرورت ہے وہ اپنی سکیورٹی خود کر سکتا ہے

لیکن درک کا احسان ماننا پڑے گا کتنی ہوشیاری سے اس نے پتہ لگا لیا کہ ہسپتال کی ٹیم دلنشین سے ملی ہوئی ہے

شارف نے کہا تو خضر کا موڈ خراب ہو گیا

تم ہر بات میں اسے کیوں گھسیٹ لاتے ہو اس نے صرف یارم کو یہ بتایا تھا کہ دلنشین اتنا اچھا نہیں ہے اور وہ بھی شاید وہاں پر سٹہ نہ کھیل رہا ہوتا تو کبھی پتہ ہی نہیں چلتا کہ دل نیشین یارم کے خلاف کیا پلاننگ کیے ہوئے ہے۔

اور وہ بہت برا ہے اسے اچھا ثابت کرنا بند کرو وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے اس نے اپنے باپ کا قتل کیا ہے اور روح اسے کبھی معاف نہیں کرے گی اسے ہماری زندگیوں سے نکل جانا چاہیے

خضر نے غصے سے کہا تھا

جبکہ اس کے تلخ لہجے پر شارف نے ہمیشہ کی طرح بات ہی بدل دی

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو یہ بتاؤ کہ یارم مجھے کہہ رہا تھا کہ وہ تمہارے اس نایاب مشورے کے انعام میں تمہاری زبان کاٹ دے گا تو کاٹی کیوں نہیں شارف کا انداز انتہائی شرارتی تھا

یارم نے کہا ہے کہ وہ ایسا ضرور کرتا بہت خوشی سے کرتا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا ہونے والا بچہ یہ بات محسوس کرے کہ اس کا باپ بول نہیں سکتا

ویسے ہمارے ہونے والے بچے کی وجہ سے ہماری کافی بچت ہو گئی ہے لیلیٰ نے جواب دیتے ہوئے خضر سے پوچھا

ہاں بچت تو ہو گئی ہے لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ یارم نے اس کی صرف ناک کیوں توڑی یہ بھی تو

میرے برابر کا گناہ گار تھا اسے بھی میرے برابر کی سزا ملنی چاہیئے تھی وہ اپنے بازو پر بندھا پلاسک دیکھ کر بولا

ہاں میں بھی برابر کا گناہ گار تھا لیکن روح کو وہ نایاب مشورہ میں نے نہیں دیا تھا شارف نے ہنستے ہوئے کہا تو بے اختیار

اس کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ اس کے ہنسنے کی وجہ سے اس کے ناک میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا

آئندہ قہقہ لگانے سے پہلے یاد رکھنا کہ فی الحال تمہارے ناک کی عمارت کمزور ہے جو کبھی بھی گر سکتی ہے خضر نے

اسے دیکھتے ہوئے پہلے تو شکر ادا کیا کہ اس کی ناک سلامت تھی پھر مشورہ دیتے ہوئے اٹھا انہیں گھر جانا تھا

ویسے تو یارم نے کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے تک ان کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا لیکن خضر کو اپنی بھانجی بہت عزیز تھی

ooooo

وہ سختی سے روح کو اپنے بازوؤں میں دبوچے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا کافی دیر اسے یوں ہی پڑے دیکھ کر روح کو لگا

کہ شاید وہ سو چکا ہے

اس کی سانسیں تیز تھی اور اس کی سانس تب ہی تیز ہوتی تھی جب وہ نیند میں اتر چکا ہوتا

روح کافی دیر اس کے چہرے کو دیکھتی رہی

بھری ہوئی داڑی کے ساتھ بالوں کی شیب بھی خراب ہو چکی تھی

اس نے کافی ٹائم سے ہیئر کٹ نہیں کیا تھا

آنکھوں کے نیچے سرخ لکیر تھی مطلب کے کافی وقت سے وہ بے آرامی میں تھا شاید ٹھیک سے سویا بھی نہ ہو روح نے آہستہ سے اپنی ایک انگلی یارم کی پلکوں پے رکھتے ہوئے اسے چھوا۔

وہ سو رہا تھا اسی لیے ایسے ہی پڑا رہا روح نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوا وہ اس حالت میں بھی بے پناہ پیار الگ رہا تھا

روح کا دل دھڑکنے کے لئے تو یارم کا اس کے پاس ہونا ہی کافی تھا

اس کی دونوں آنکھوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ مسکرائی

وہ کوئی خواب نہیں حقیقت تھا اس بات کا احساس یارم اسے تھوڑی دیر پہلے اچھے سے کروا کر سویا تھا

اس کے بازو پر ابھی تک یارم کی انگلیوں کے نشان تھے

جو دیکھتے ہوئے وہ بے اختیار شرما کر اپنا ہی بازو چوم بیٹھی

آئی لو یو۔۔اس کے کان میں میٹھی سرگوشی کرتے ہوئے وہ اس کے گالوں کو چوم کر اس کا ہاتھ اپنے اوپر سے اٹھانے ہی والی تھی۔

کہ یارم کی آنکھ کھل گئی ایک ہی جھٹکے میں وہ اسے دوبارہ بیڈ پر پھینک چکا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہیں سوتی کیوں نہیں ہو سکون سے وہ سرخ نگاہیں اس کی آنکھوں میں گھاڑے بے حد سرد اور غصے سے بھری آواز میں بولا

یارم وہ شاید باہر کوئی آیا ہے آواز آرہی ہے وہ ایک لمحے کے لیے اس سے خوفزدہ ہوتے گھبرا کر بولی

تمہارا اماموں اور مامی ہوں گے ہسپتال سے واپس آ گئے ہیں شاید لیکن تم کہاں جا رہی ہو ایک مہینے سے انہیں کے ساتھ تھی نا اب کیا ان کے ساتھ ساری زندگی چپک کر رہنے کا ارادہ ہے آرام سے پڑی رو یہیں پر اگر یہاں سے ملنے کی بھی کوشش کی تو جان نکال دوں گا

وہ ایک بار پھر اسے کسی تکیہ کی طرح دبوچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔اور اس کے ایسا کرنے سے پھر کسی ننھے پرندے کی طرح اس میں قید ہو چکی تھی

میرے بغیر اتنے دن نیند نہیں آئی نہ آپ کو۔۔وہ۔بہت پیار اور معصومیت سے پوچھ رہی تھی یارم نے سرخ آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا

اگر اس دن فون اٹھا لیتی تو اپنی ساری بے قراریوں سنا دیتا لیکن اب میں تمہیں اپنی بے قراریاں سناؤں گا نہیں سہنے پر مجبور کروں گا

اب تم مجھ سے ایک انچ بھی دور ہوئی نہ تو اس طرح سے جان نکلوں گا کہ ساری زندگی ممنہ چھپاتے پھرو گی مجھ سے وہ آنکھیں بند کر کے اسے دھمکی دیتے ہوئے بولا

یارم آپ نے مجھے معاف نہیں کیا ابھی تک وہ مایوسی سے بولی تھی

تمہیں لگتا ہے کہ تم معافی کے لائق ہوا گر تمہیں لگتا ہے تو مجھے نہیں لگتا اس کا سر زبردستی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے وہ اسے حیران اور پریشان چھوڑ کر آنکھیں بند کر چکا تھا۔

اور پھر اس کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھ دیا

ایسے ہی چھوتی رہو مجھے۔۔۔ تمہارا ہاتھ تھامنا نہیں چاہیے۔وہ سرد آواز میں کہتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا یعنی کہ وہ جاگ رہا تھا اور اس کی ساری حرکتوں کو محسوس کر رہا تھا۔

اور اب بھی چاہتا تھا کہ وہ اسے ایسے ہی چھوتی رہے

یارم نے ابھی تک اسے معاف نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ اسے معاف کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن روح کو یقین تھا کہ وہ اسے منالے گی۔

ہاں لیکن ذہن میں ایک سوال تھا کہ خضر ماموں کو ہوا کیا ہے کہ وہ ہسپتال گئے ہیں۔پتہ نہیں یارم اس سے ملنے بھی دے گا یا نہیں سوچتے ہوئے یارم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آنکھیں بند کر چکی تھی آج اسے بھی پر سکون نیند آنی تھی اپنے یارم کی باہوں میں

oooooo

خضر نے آتے ہی ایک نظر روح کے کمرے کو دیکھا جہاں اندھیرا تھا مطلب یارم وہاں ہی تھا۔کیونکہ روح کو اکیلے اندھیرے میں ڈر لگتا تھا

اس کا دل تو بہت کیا کہ ایک بار روح کو دیکھ لے۔

لیکن اس نے اپنے دل کی مانی نہیں

کیونکہ اسے پتہ تھا کہ یارم اس کی شکل دیکھ کر اسے پھر سے کوئی نہ کوئی نقصان پہنچائے گا

اور یہ نہ ہو کہ اس بار وہ اس کا ناک یا دوسرا بازو ہی بدن سے الگ کر دے۔روح سے محبت اپنی جگہ لیکن عزیز تو اپنی جان بھی تھی

روح تو یارم کی جان تھی اس نے پھر بچ جانا تھا۔لیکن اس سے وہ اس حد تک غصہ تھا کہ اسے دیکھتے ہی جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا۔اسی لیے تو ایک ہفتے تک شکل دکھانے سے بھی منع کر دیا تھا

خضرتپر خاموشی سے آکر اپنے کمرے میں لیلیٰ کے ساتھ بند ہی گیا

لیلیٰ بھی اسے اپنی شکل دکھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

اس بھی اپنی جان عزیز تھی۔

اب بچے کا سوچ کر یارم نے ایک بار معاف کیا تھا ضروری نہیں کہ ہر بار کرتا۔

خضر تو یہ سوچ کر بھی پریشان تھا کہ کل جب وہ آفس جائے گا اور وہاں جو کام خضر سے ہینڈل نہیں ہوئے ان پر یارم کیا حال کرے گا

کیونکہ جو کام وہ نہیں کر پایا تھا وہ تو اس نے ایک سائیڈ لگا چکا تھا۔

اس کے ٹیبل پر یارم کی رپورٹس تھی۔

پچھلے بائیس دن میں یارم اپنا مکمل علاج کروا چکا تھا۔اور یہ اتنا مشکل تھا ہی نہیں جتنا سریلنکا کے ڈاکٹرز نے مشکل بنا دیا تھا۔

یارم نے اٹلی میں ہی اپنا علاج کروالیا تھا۔اور اب وہ مکمل صحت یاب تھا سری لنکن ڈاکٹرز کی وجہ سے اسے کافی مشکلوں کو سامنا کرپڑا لیکن وقت رہتے وہاں سے نکل کر یارم کپنے خود کو پاگل ہونے سے بچالیا تھا۔

اور اس چیزن ءپے خضر کو بے فکر کردیا تھا اب بھی اس کا یہی کہنا تھا کہ اگر وہ پہلے روح سے مل لیتا تو کبھی اپنا علاج نہ کرواتا۔

oooo

اٹھو۔۔روح وہ کافی غصے سے اسے جاگا رہا تھا۔

روح نے آنکھیں کھول کر دیکھا پھر کروٹ لیتے ضدی انداز میں بولی

مجھے نہیں اٹھنا آج ہی تو سکون سے سوئی ہوں آپ بھی سو جائیں۔اور مجھے بھی نیند پوری کرنے دیں

روح تمہیں سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں۔وہ چادر کھنچتا غصے سے بولا۔

یارم آپ متھ کا کوئی مشکل سوال تھوڑی کہ مجھے سمجھ نہیں آئے گا۔آپ تو مہرے یارم ہیں آسان سے پیارے سے۔آپ کی تو ہر باب سمجھ آتی ہے اور سیدھا دل پر بھی لگتی ہے وہ آنکھیں بند لیے بڑبڑا رہی تھی جیسے خواب کی دنیا میں یارم سے پیارے بھری مٹھی مٹھی باتیں کر رہی ہو۔

اس وقت تو یہ بھی بھول گئی تھی کہ یارم اس سے ناراض ہے۔

یارم نے این نظر گھور کر اس کی پوری بات سنی اور اگل ءپے ہی لمحے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

ایسا کرنے سے روح نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر اس کی گردن میں باہیں ڈالتی اس کی گردن میں منہ بھی چھپا گئی۔

یارم خاموشی سے اسے اٹھا کر واش روم میں لیا۔

اور اسے شاور کے نیچے کھڑا کرتے ہوئے شاور کھول بھی دیا۔روح ایک پل میں ہی ہوش کی دینا میں قوپدم رکھ چکی تھی۔

جلدی سے نہا کر آو ہمیں گھر چلنا ہے۔وہ حکم دیتا باہر جانے لگا۔جب اس کی آواز کانوں میں پڑی۔

کڑوے سڑے ہوئے کریلے۔آپ نہیں ہو میرے پیارے سے یارم۔وہ پیر پٹکتے ناراضگی سے بولی۔

کیا کہا تم نے مجھے کڑوا سڑا ہوا کریلا رائٹ۔تو تمہیں اس کڑوے سڑے ہوئے کریلے کو ٹیسٹ بھی کرنا چاہیے

وہ دونوں ہاتھ اس کے ساتھ دیوار پر رکھتا اس کا راستہ بند کر گیا۔

اور اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے لبوں پر جھک کر اس کے نازک لبوں کو قید کر لیا۔

آس کی شدت پر روح نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا۔

روح کے ساتھ ساتھ یارم کے کپڑے بھی پوری طرح سے بھیگ گئے تھے اس کا انداز اب بھی کل رات والا ہی تھا۔وہ اس پے جھکا اپنے جذبات کو سکون دے رہا تھا۔اور روح اس کے جذبات کی آگ میں جل رہی تھی۔

اس کے لبوں کو بخش کر وہ اس سے زرا دور ہوا۔اور اس کا گال تھپتھپایا۔

تو کیسا لگا کڑوا سڑا ہوا کریلا۔جلدی کرو ہمیں اپنے گھر جانا ہے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ منہ پھلائے باہر نکلی۔

مجھے ماموں سے ملنا ہے یارم۔اس کے چلنے کے اشارے پر وہ بولی تو یارم نے پھر سے اسے ناراضگی سے دیکھا۔

زندہ ہے وہ لیکن ہونا نہیں چاہے تھا۔جو اس نے کیا ہے نہ روح اس کے بعد اسے جینے کا حق نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی زندہ ہے کیونکہ تمہارے پاس وہ واحد رشتہ ہے اب فضول نہیں بولنا جلدی چلو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔وہ دھمکی دیتا ہوا بولا۔

مطلب آپ ان سے بھی خفا ہیں۔یارم انہوں نے آپ کو کتنا ڈھونڈا آپ کے غائب ہونے کے بعد بھی آپ کی جگہ سارے کام کرتے رہے سب کچھ سبھالا اور آپ ان سے ناراض ہو رہے ہیں۔

روح میرا دماغ مت خراب کرو۔ چلو جلدی ٹائم نہیں ہے میرے پاس وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

میں ماموں سے ملے بنا نہیں جاوں گی یارم پلیز تھوڑا وئٹ کر لیں پتا نہیں آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے جو وہ ہسپتال میں تھے

اب ایک بار دیکھنے تو دیں وہ منت بھرے انداز میں بولی۔

یارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دو قدم آگے بڑھا اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر کی طرف چل دیا

یارم یہ غلط ہے آپ ایسا نہیں کر سکتے میں ماموں سے مل کر جاؤں گی۔

ماموں ماموں جلدی آئیں مجھے بچائیں یارم مجھے زبردستی لے کر جا رہے ہیں ماموں وہ اونچی آواز میں چلا رہی تھی

لیکن یارم کو کون سا پروا تھی

وہ اس کی چیخ و پکار نظر انداز کیے آگے بھرے جا رہا تھا

جب کہ کمرے میں خضر خاموشی سے بیٹھا اس کے جانے کا انتظار کر رہا تھا

تھوڑی دیر کے بعد آواز بند ہو گئی یعنی کہ وہ دونوں جا چکے تھے

خضر تھوڑی دیر آرام کر لو پتہ نہیں آفس میں یارم تمہارا کیا حال کرے گا یہ نہ ہو کے بیڈ پر بیٹھنے کے بھی لائق نہ رہو

اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ پہلے ہی آرام کر کے جاؤ لیلیٰ نے مشورہ دیا جو خضر کو بھی قابل غور لگا تھا

oooooo

جاؤ جا کر میرے لئے ناشتہ بناؤ اس کا حکم ملتے ہی روح نے اسے گھور کر دیکھا وہ ابھی ابھی یہاں پہنچے تھے

مجھے نیند آ رہی ہے یارم آپ مجھ پر ظلم نہیں کر سکتے پہلے ہی آپ نے مجھے ساری رات سونے نہیں دیا اور پھر صبح صبح اذان سے پہلے مجھے یہاں لائے

اور اب آپ کو میرے ہاتھ کا ناشتہ بھی چاہیے ایسا کون کرتا ہے وہ بالکل آہستہ سے آواز میں منمناتی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی

کچھ کہا تم نے وہ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

نہیں بس یہی کہہ رہی ہوں کہ آپ روم میں جائیں میں آپ کے لئے ناشتہ بناتی ہوں اس کے سختی سے گھورنے پر وہ

اپنی بات ہی بدل گئی

گڈ جلدی کرو وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب چل دیا

یہ کیا کریلے کا جوس پی کر بیٹھے ہیں جو اتنا کڑوا بول رہے ہیں چلو کوئی بات نہیں میں اپنے ہاتھ سے میٹھا میٹھا ناشتہ

کرواوں گی تو خود ہی میٹھے ہو جائیں گے منا کر تو میں بھی رہوں گی یارم بابو آخر کب تک ناراض ہو سکتے ہیں آپ مجھ

سے وہ مسکرا کر اپنے آپ کو گڈ لک وش کرتی کچن کی جانب آئی تھی۔

oooooo

روح کو کچن میں بھیج کر اب یارم آرام سے اپنے بیڈ پر بیٹھا تھا بہت کوشش کے باوجود وہ خود کو روح کے پاس جانے

سے روک نہیں پایا

وہ اس سے کافی ناراض رہنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن روح کی حرکتوں کی وجہ سے اس کی ناراضگی دم توڑنے لگی

تھوڑی ہی دیر میں وہ نرم پڑ چکا تھا اس کا ارادہ اتنی آسانی سے اسے معاف کرنے کا ہرگز نہ تھا

لیکن روح کی باتیں اس کی معصومیت یارم کو ایک بار پھر سے اس کی طرف اٹریکٹ کرنے لگی تھی

اپنے چہرے پر اس کا نرم کا لمس محسوس کر کے اس نے مسکرا کر اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھا شاید روح کبھی نہیں سمجھ

سکتی تھی کہ یارم کے لیے وہ ہے کیا

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا جب اسے روح کے چیخنے کی آواز سنائی تھی

وہ تیزی سے اٹھ کر کچن کی جانب آیا تھا

جہاں روح اپنے ہاتھ کو زور سے تھامیں رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی وہ کچن کے کام کرنے میں اناڑی ہر گز نہیں تھی اس لیے اسے بہت کم بھی چھوٹ آتی تھی

روح میرا بچہ کیا ہوا میری جان تمھیں چوٹ لگی ہے دکھاؤ مجھے چلو روم میں احتیاط سے کام نہیں کر سکتی کوئی پیچھے پڑا ہے کیا کیوں اتنی جلدی مچار کھی ہے وہ تیزی سے اس کا ہاتھ دیکھتا اسے ڈانٹ رہا تھا

یارم مجھے چوٹ نہیں لگی وہ اسے اس طرح سے اپنی فکر کرتے دیکھ کر پہلے تو ہنسی پھر سمجھاتے ہوئے بولی

تو پھر چیخ کیوں رہی تھی اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامیں وہ ابھی بھی ٹٹولتے ہوئے بولا

یارم وہاں اس نے کچن کی زمین کی طرف بھی اشارہ کیا جہاں ایک ننھا سا کاکروچ کبھی ادھر کبھی ادھر بھاگ رہا تھا

یارم ہمارے کیچن میں تو ایسا کچھ نہیں تھا تو چھوٹو کاکروچ یہاں کیا کر رہا ہے یہ یہاں اتنا بے فکر آزادی سے گھوم رہا ہے تو یقیناً اس کے والدین بھی یہیں ہوں گے اور ہو سکتا ہے اس کی فیملی بھی

شٹ اپ روح میرا اس وقت کاکروچ کی فیملی پلاننگ پر غور کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جلدی سے ناشتہ بناو بھوک لگی ہے مجھے وہ اسے ڈانٹ کر کہتا ڈرو سے کیڑے مکوڑے مارنے کی سپرے نکالنے لگا

یارم آپ یہاں سے جائیے گا مت یہ نہ ہو کہ آپ کے جانے کے بعد یہ کاکروچ مجھ پر حملہ کر دے اور کھا جائے مجھے وہ چور نگاہ سے کاکروچ کی جانب دیکھتی ناشتہ بنانے میں مصروف تھی

یارم نے ایک نظر سر سے پیر تک اسے دیکھا

روح تمہیں لگتا ہے کہ کچھ چھوٹا سا کاکروچ تمہیں کھا سکتا ہے یارم نے اسے دیکھتے ہوئے خیرت کا مظاہرہ کیا

چھوٹا سا شاید نہیں کھا پائے گا لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے جانے کے بعد اس کی پوری فیملی مجھ پر حملہ کر دے آپ میرے شوہر ہے میری حفاظت کرنا آپ کا فرض ہے آپ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتے یہیں پر بیٹھے ورنہ میں روز محشر اللہ کے سامنے آپ کی شکایت کروں گی کہ آپ نے مجھے کاکروچ اور اس کی فیملی کے حوالے کر دیا

وہ دھمکی دیتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کر رہی تھی

تم یہ شکایت کرنا اور میں روز محشر اللہ سے یہ شکایت کروں گا کہ تم نے فون پر مجھ سے بات نہیں کی یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم سے بات کرنے کے لیے یارم تڑپ رہا تھا

اس کے اچانک بولنے پر روح سر جھکا گئی۔

یارم مجھے لگا تھا کہ آپ میری آواز سن کر اپنا علاج کروائے بغیر واپس آجائیں گے۔ مجھے آپ کی صحت کی فکر تھی۔

صحت کی فکر تھی میری جان کی نہیں میری تڑپتی سانسوں کی نہیں میرے سلگتے جذباتوں کی نہیں۔ وہ اس کی بات کاٹ کر اسے مزید شرمندہ کر گیا۔

روح آہستہ سے اس کے قریب آئی۔ اور زرا سا جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے

اپنی روح کو معاف نہیں کریں گے یارم۔ وہ آہستہ سے اس کی گود میں بیٹھتی پوچھنے لگی

اور روح کے اس انداز پر یارم کا دل بھی بے ایمان ہونے لگا تھا

اس کی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے مزید اپنے اوپر جھکا گیا

کس می۔وہ حکم دے رہا تھا یا فرمائش کر رہا تھا صرف کو بالکل سمجھ نہ آیا

پہلے ناشتہ کر لیں۔وہ بنا مزاحمت تحمل سے بولی

روح میں نے کہا کس می۔وہ اس کی بات نظر انداز کرتا گھورتے ہوئے بولا

پھر کیا معافی مل جائے گی۔وہ مسکرا کر اس کے بال پیچھے کرتی پیار سے بولی

کیونکہ سچ ہی یہ تھا کہ یارم کے اتنے پاس آنے کے بعد اب اس میں کس کرنے کی ہمت بالکل نہیں تھی وہ بس اتنی ہی بولڈ ہو سکتی تھی

روح میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں سمجھ نہیں آرہا اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو وہ اس کی کمر میں سختی سے بازو حائل کرتا اس کا چہرہ خود پر جھکائے ہوئے ذرا سخت لہجے میں بولا

اگر میں کس کروں تو کیا آپ مجھے معاف کر دیں گے وہ بہت ہمت سے بولی تھی

فضول بکواس کرنا بند کرو جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

مطلب کس لینے کے بعد بھی آپ مجھے معاف نہیں کریں گے جائیں میں نہیں کرتی وہ نخرے دکھاتی اٹھنے ہی والی تھی

جب یارم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے کس کا دورانیہ بڑھنے لگا اور یارم کی شدت سہنا اس کے بس سے باہر ہو گیا اس کی سانس پھولنے لگی تھی اور وہ جو ہمیشہ سے اس کی سانسوں پر اپنا حق سمجھتا تھا بے قابو ہو چکا تھا

روح کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی

جب کہ وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کا اسی کی کمر کے پیچھے لے گیا

اپنے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ لاک کر کے وہ اس کے لبوں اپنے لبوں کی تشنگی مٹاتا رہا

پھر نہ جانے کیا سوچ کر اس پر ترس کھایا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگا جب کہ روح لمبی لمبی سانسیں لیتی اسی کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ بھی اپنی آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہا تھا

جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی

یارم یہ اتنی صبح ہمارے گھر کون آ گیا ابھی تو کسی کو پتہ بھی نہیں ہے کہ ہم اپنے گھر واپس آ گئے ہیں

وہ آنکھیں کھول کر یارم کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ یارم لاعلمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کندھے اچکا گیا

چلے چھوڑیں میں جا کے دیکھتی ہوں آپ ناشتہ کریں

وہ اس کی گود سے اٹھتی ہوئی ناشتے کی ڈیشیز ٹیبل پر رکھ کر بولی ا

خضر اور شارف میں سے کوئی ہوا تو نے واپس بھیج دینا آج میں آرام کرنے کا موڈ ہے وہ بے زاری سے بولا

آرام کرنے کا یہ مجھے تنگ کرنے کا روح نے جاتے جاتے پوچھا

تمہیں تنگ کرنے کا نہیں تم سے بدلہ لینے کا وہ آرام سے کہتا ناشتہ کرنے لگا

○○○○○

ارے صارم بھائی کیسے ہیں آپ دروازہ کھولتے ہی صارم کو فل یونیفارم میں حیران اور پریشان دیکھ کر وہ پوچھنے لگی

میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو

میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ گھر کی لائٹس ان دیکھی

سب خیریت تو ہے نہ صارم پریشانی سے پوچھ رہا تھا کیونکہ جب سے یارم کی موت کی خبر آئی تھی وہ تو خضر کے ساتھ رہ رہی تھی

تو پھر اتنی صبح صبح وہ یہاں کیا کر رہی تھی

اور اس کی ڈریسنگ پر نظر جاتے ہی صارم کو جھٹکا لگا تھا ڈارک ریڈ کلر کے ڈریس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن ابھی یارم کو گئے ایک مہینہ نہیں ہوا تھا اور روح اپنی رنگین زندگی میں مصروف ہو رہی تھی

جی وہ دراصل ہم آج صبح ہی واپس آئے ہیں اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یارم کے بارے میں اسے کیسے بتائے

تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے صارم نے پیچھے دیکھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا

آو بے وقوف انسپکٹر تمہیں کس نے کہہ دیا کہ صبح ہی صبح تمہاری شکل دیکھنا عوام کو پسند ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ صارم کا منہ وہ حیرت سے کھلا تھا۔اور وہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور صارم کو حیران اور پریشان منہ کھل کر یارم کی جانب دیکھتے دیکھ خود فوراً وہاں سے نکل گئی تھی

یارم تم زندہ ہو۔۔۔؟ صارم کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا

اگر تم کہتے ہو تو مر جاتا ہوں وہ فرصت سے اسے جواب دینے لگا

یارم مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم زندہ ہو صارم بے حد خوشی سے بولا تھا

ایسا کرتا ہوں کہ تمہیں اوپر بھیج دیتا ہوں جا کر جہنم کا ویزٹ کر آؤ اگر وہاں پر نہ ملا تو فرشتوں سے اجازت لے کر ایک نظر جنت میں بھی دیکھا نا ہو سکتا ہے کسی نیک اعمال سے اللہ مجھے جنت میں بھیج دیں

اور اگر دونوں جگہوں پر نہ ملا تب واپس آجانا اور پھر یقین کر لینا

اس کی حالت یارم کو کافی مزہ دے رہی تھی اس لیے بات طویل کر کے بولا

جبکہ وہ اس کی بات نظر انداز کرتا ہوا اس کے سینے سے لگ چکا تھا

یارم مجھے یقین نہیں آرہا میرے بھائی تم زندہ ہو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے تمہاری ٹیم ممبر اور تمہاری بیوی نے مجھے بے وقوف بنایا

میں ان سب کو کبھی معاف نہیں کروں گا یارم آئی لو یو وہ اس کے سینے سے لگا کر کسی بچے کی طرح خوش ہو رہا تھا

ان لوگوں کو تو میں بھی اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا صارم لیکن تمہارا یہ مجنوں والا انداز مجھے بالکل پسند نہیں ہے

اس کے اس طرح سے چپکنے اور اس کی آنکھوں میں موجود نمی دیکھ کر یارم نے بہت نرمی سے کہا تھا

جس پر صارم کھل کر ہنسا

چلو اندر آؤ تمہیں چائے پلاتا ہوں تمہاری سوتی ہوئی شکل دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہوں کہ عروہ نے ناشتہ کروا کر نہیں بھیجا

نہیں یار رات سے نائٹ ڈیوٹی پر ہوں ابھی گھر ہی جا رہا تھا

وہ اس کے ساتھ اندر آتے ہوئے بولا

اپنی بیوی سے خود ہی چائے کا بول دو میں ناراض ہوں اس سے وہ روح کو سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا

کوئی بات نہیں میں بھی ناراض ہوں یارم نے کہتے ہوئے کرسی بھی طرف اشارہ کیا جہاں صارم بیٹھ چکا تھا جبکہ اس کی آخری بات سن کر روح نے گھور کر اسے دیکھا جیسے یارم صاف طور پر نظر انداز کر گیا

صارم چائے پی کر کب کا جا چکا تھا۔

روح ناشتے کے برتن دھو رہی تھی۔

اور یارم اس کے قریب کھڑا اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا

کیونکہ روح کے مطابق کاکروچ اور اس کی فیملی سے اس کی حفاظت کرنا یارم کا فرض تھا

روح جلدی فارغ ہو مجھے نیند آ رہی ہے۔ یارم نے اس کے ہاتھ اتنی سلو سپیڈ میں چلتے دیکھ کر کہا

یارم برتن آرام سے دھوئے جاتے ہیں۔ تاکہ ٹھیک سے صاف ہوں۔ وہ اطمنان سے بولی اور پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی

ٹھیک ہے تو پھر تم یہاں سکون سے اپنے برتن دھوتی رہو میں جا رہا ہوں سونے میرا یہاں تمہارے لیے کھڑے رہنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے یارم اب بھی ناراضگی شو کر رہا تھا

یارم آپ اگر مجھے یہاں کا کروچ اور اسکی فیملی کے پاس چھوڑ کر گئے تو میں آپ سے سچی والی ناراض ہو جاؤں گی روح دھمکی دیتے ہوئے بولی

جبکہ اس کے انداز پر یارم کو جھٹکا لگا تھا

ایکسکیوز می میں آلریڈی تم سے ناراض ہوں یارم نے جتاتے ہوئے کہا

اوپس سوری میں بھول گئی تھی۔ وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی

اب دوبارہ بھولنے کی کوشش مت کرنا ورنہ بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا وہ سخت لہجے میں بولا

کل سے آپ کون سا اچھے طریقے سے پیش آرہے ہیں وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی

نہیں بے بی ابھی تم نے یارم کاظمی کی بیڈ سائٹ دیکھی ہی نہیں ہے اور جس دن تم نے یارم کاظمی کی بیڈ سائیڈ دیکھ لینا تو پچھتاؤ گی بہت پچھتاؤ گی۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا سرد انداز میں بولا

اور آپ چاہتے ہیں کہ میں پچھتاؤں وہ اسے دیکھتے اسی کے انداز میں بولی

فضول بحث مت کرو میرے ساتھ اگر مجھے منا نہیں سکتی تو دماغ خراب مت کرو۔ وہ بات ہی بدل گیا

میں دماغ خراب نہیں کرتی بلکہ میرے پیارے سے شوہر تو کہتے ہیں کہ میں اتنی پیاری ہوں۔ کہ مجھے کہیں باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے یہ نہ ہو کہ مجھے کسی کی گندی نظر لگ جائے وہ کبھی پیار میں کی گئی یارم کی بات کو یاد کرتے ہوئے بولی

فضول بکواس کرتا ہے تمہارا پیارا سا شوہر اس کا دماغ ٹھکانے لگاؤ۔ اس کے انداز پر یارم چڑ کر بولا

مجھے کچھ بھی کہیں لیکن خبر دار جو آپ نے میرے شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی کہا۔

زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں تمہارے شوہر سے کتنی محبت ہے یہ تو اسے سری لنکا کے ہسپتال میں ہی پتہ چل گیا تھا یارم طنز کرنے سے باز نہ آیا

آپ ایک بار معاف نہیں کر سکتے کیا۔۔۔! وہ اسے دیکھتے ہوئے مایوسی سے بولی

میں معافی مانگنے سے نہیں بلکہ منانے سے مانوں گا روح تم ایک انتہائی نکمی بیوی ہو جو اپنے شوہر کی ناراضگی ختم نہیں کر سکتی۔اس کے برتن ختم ہونے پر یارم کہتا ہوا کمرے کی جانب چلا گیا

اور آپ ایک بہت گندے ہزبنڈ ہو جو اپنی بیوی کو ستا کر خوش ہوتے ہیں آپ کو پتہ ہے مجھے منانا نہیں آتا تو آپ کو خود ہی مان جانا چاہیے نہ وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بول رہی تھی

جب کہ یارم تو اسے سرے سے نظر انداز کیے ہوئے تھا

ooooo

وہ کمرے میں آئی تو یارم سو رہا تھا۔

وہ بھی خاموشی سے اس کے پاس ہی لیٹ گئی

جب اچانک ہی یارم نے اسے کمر سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

اس کی اچانک حرکت پر اس نے گھور کر یارم کو دیکھا جو اپنے آپ کو نیند میں شو کر رہا تھا۔وہ کافی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی لیکن کوئی ریسپونس نہ ملنے پر مسکرا کر آنکھیں بند کر گئی۔کیونکہ یارم سچ مچ میں سو چکا تھا۔

اور اسے سوتا دیکھ روح کے اندر کا شرارتی کیڑا جاگ گیا۔اور وہ اب اس کے ساتھ مستیاں کرنے لگی۔

کبھی وہ یارم کے ناک کو چھیڑتی۔تو کبھی اس کے ڈمپل میں انگلی ڈالتی۔تو کبھی پورے چہرے پر انگلی سے لکیریں کھینچتی

۔

جبکہ یارم سکون سے پڑا کسی چیز کا اثر نہیں لے رہا تھا۔پتہ نہیں کتنے سالوں کی نیند آج ہی پوری کر رہا تھا

اس کو جاگا کر وہ اپنا سکون برباد نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اس وقت یارم سے بات کرنا چاہتی تھی۔

اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔لیکن وہ تو سکون سے خود کو سکون پہنچا کر سو گیا تھا۔

کافی دیر مستیاں کرنے کے بعد وہ چھت کو گھورنے لگی۔

جب اچانک یارم نے اس ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھ دیا۔

کرتی رہو اچھا لگ رہا ہے۔وہ بند آنکھوں سے بولا

آپ جاگ رہے ہیں۔میں بور ہو رہی ہوں۔پہلے اٹھیں باتیں کریں مجھ سے وہ حکم دے رہی تھی۔

تمہارے منہ لگنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں وہ بند آنکھوں سے بولا۔

وا یہ کیا بات ہوئی۔جب اپنا مطلب تھا تب لگ گئے اور اب جب میں کہہ رہی ہوں تو آپ کا ارادہ نہیں۔

تم اس طرح سے منہ لگنے کا کہہ رہی ہو۔۔۔!وہ آنکھیں کھل کر اس کی بات کو اپنے انداز میں لیتے ہوئے ہوا۔

اگر پہلے بتا دیتی کہ تم اس طرح سے منہ لگنے کی بات کر رہی ہو تو میں کب کا منہ لگ چکا ہوتا

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے پاس لے گیا

میرا یہ مطلب نہیں تھا میں باتیں کرنا چاہتی ہوں آپ سے وہ جلدی سے بولی

لیکن میرا اب یہی مطلب ہے اور بات میں تم سے نہیں کر سکتا کیونکہ میں تم سے ناراض ہوں۔

یہ سب کرتے ہوئے ناراضگی یاد نہیں رہتی۔۔! وہ منہ بنا کر پوچھنے لگی

نہیں مجھے بس اپنے مطلب کی چیزیں یاد رہتی ہیں۔ باقی میں تم سے ناراض ہوں تو پہلے مناو مجھے اور پھر جو چاہے کہہ لو۔ وہ سکون سے کہتا اس کے لبوں ہر جھک کر اسے بے سکون کر گیا۔

کیسے مناوں آپ کو یہ بھی بتائیں نا۔۔۔؟ کیسے ختم ہوگی آپ کی یہ ناراضگی۔ اپنے لبوں کو آزادی ملتی روح نے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھکتا روح اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔

جو یارم نے آرام سے اپنے ہاتھوں میں قید کر لیے۔

ائندہ یہ حرکت مت کرنا۔ اس کا ہاتھ تھام کر وہ دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔ اس بار انداز میں شدت تھی ۔شاید اس کی کس نہ کرنے دینے کی کوشش یارم کو پسند نہ آئی تھی۔ تبھی تو وہ بدلے پر اتر آیا تھا۔

اففففف۔ آپ کی یہ ناراضگی میری سمجھ سے باہر ہے وہ ہار کر بولی۔

اب اس ناراضگی کے چکر میں تم سے محروم نہیں ہو سکتا۔ ہونٹوں کے بعد اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتا وہ آہستہ سے بولا۔

کیسے مناوں یہ بھی تو بتائیں نا۔۔۔!

شوہر کو کیسے !نایا جاتا ہے۔

مجھے نہیں پتا میرے شوہر مجھ سے ناراض نہیں ہوتے۔وہ فخر سے بولی تھی شاید یہی بات سن کر وہ مان جائے۔

ہممممم۔۔۔۔۔میں تو ہوں۔وہ کہ کر اس کا دوپٹہ اتار کر دور پھینک چکا تھا۔اور اب آہستہ آہستہ وہ اس کے نازک وجود پر حاوی ہونے لگا۔

روح خاموشی سے اس کی باہوں میں سما گئی اب اسے مزید خود سے ناراض کرنے کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

اس کے بنا مزاحمت مان جانے پر یارم کا ڈمپل نمایاں ہوا جو وہ ناراضگی کی وجہ سے فوراً چھپا بھی گیا۔لیکن روح نے دیکھ لیا تھا۔تبھی وہ مسکراتی ہوئی اس کی من مانیاں اپنے نازک سے وجود پر سہہ رہی تھی

○○○○○

وہ کب سے بیٹھی یارم کو منانے کا پلان سوچ رہی تھی۔جو صاف کہہ چکا تھا کہ اب وہ اپنے آپ نہیں مانے گا بلکہ روح کو پاپڑ بیلنے ہوں گے

وہ کیا کرے اس کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

لیلیٰ اور معصومہ تو اسے مشورے دیتی تھی کہ کانوں سے دھواں نکلنے لگاتا۔ان سے تو وہ مشورہ لینے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

۔جب دماغ میں شارف سے مشورہ لینے کا خیال آیا لیکن ان سے ہی لیے پہلے مشوریوں کی سزا وہ بھگت رہی تھی یاد آتے ہی پلان چینج کر لیا۔

یارم آپ ایک بار مان جائیں وعدہ کبھی آپ کو نارض نہیں کروں گی وہ دل سے بولی اور پھر ذہن میں شارف ہی آیا

مجھے شارف بھائی سے ہی بات کرنی ہوگی۔ وہ اٹھ کر روم میں آئی وہاں سے یارم کا فون لیا اپنا فون تو اس کا اس دن ہی گم ہو گیا تھا جب یہ حادثہ پیش آیا

اور اس کے بعد نیا فون لینے کا خیال بھی نہ آیا

ان کچھ لوگوں لے نمبر اسے زبانی بھی یاد تھے اور فون میں سیو بھی تھے اسے لیے اسے کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا شارف کا نمبر سامنے ہی تھا اس نے فوا پر اکال کی تھی

ooooo

یارم کا نمبر دیکھ کر پہلے تو وہ اچھا خاصہ پریشان ہوا

لیکن روح کی آواز سن کر اسے زرا سکون ملا

روح تم زندہ ہو۔۔۔۔؟ اس کی آواز سن کر شارف نے پہلا سوال یہی کیا تھا

.جی زندہ یوں لیکن یارم کی ناراضگی میری جان لے لے گی مدد کریں میری وہ پریشان سی بولی

میں کیا مدد کروں روح یارم نے تم سے ملنے پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ شارف نے اپنا دکھڑا سنیا

کوئی بات نہیں فون پر ہی مدد کر دیں۔ وہ معصومیت سے بولی۔

روح تم نا اس کی ناراضگی کو مزاق میں لو مطلب اپنی مستیاں نہ چھوڑو اور اسے بہت سا تنگ کرو۔ یارم کو تمہارا ہر انداز پسند ہے وہ مان جائے گا۔ اس کا مشورہ روح کو کچھ خاص سمجھ نہیں آیا تھا۔

لیکن روح نے حامی بھر لی۔

اچھا روح اگر یارم کا آفس آنے کا کوئی ارادہ ہے تو پلیز ایسا مت ہونے دینا۔

ورنہ وہ میرا قتل کر دے گا۔

آفس کافی گندہ ہو رہا ہے۔ یارم نے اگر آفس کا یہ حال دیکھا تو میر جان لے لے گا پلیز اس کو گھر پر ہی رکھنا۔

میں کل تک آفس کی صفائی کروالوں گا پلیز۔ وہ مینتس کر رہا تھا

آفف آپ مرد لوگ کتنے گندے ہوتے ہو۔ مردوں کو میرے یارم کی طرح صفائی پسند ہونا چاہے وہ فخر سے بولی تھی۔

یارم کو سچ میں گندگی سے انتہا کی نفرت تھی۔ اگر اس کا آفس زرا سا گندہ ہوتا تو شارف کی شامت آجاتی

اور روح کو تو خود صفائی کا شوق تھا اس کی یارم کی نیچر کے حساب سے اس نے سب کچھ اچھے سے سمبھال لیا تھا۔

شارف کو یقین دلا کہ وہ یارم کو آفس نہیں آنے دے گی۔ وہ یارم کو منانے کے لیے اس کی پسند کی ڈش بنانے لگی بس

اب اسے اپنے پیارے سے شوہر کو منانا تھا جو پہلی بار بہت مشکل کام لگ رہا تھا۔

روح میرا فون کہاں ہے۔۔۔! وہ ایک دم تیار باہر نکلا۔ تو اپنا فون روح کے ہاتھ میں دیکھا۔

آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔!

یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں تم مجھے نہیں منا رہی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنا فون لے چکا تھا جب اسے اپنے معصوم بھائی کی یاد آئی۔

اگر یارم آفس جاتا تو شارف بے موت مارا جاتا۔

یارم میں مناوں گی نا۔آپ پلیز مت جائے۔وہ منیتں کرنے لگی

oooo

یارم پلیز مت جائیں ناکام پر آج تو آپ کو بہت سارا آرام کرنا چاہیے ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے

اور اس کے پیچھے پیچھے آتی اسے منا رہی تھی

میں گھر پر بور ہو رہا ہوں میری بیوی ایک بہت ہی بورنگ انسان ہے

یارم یہ کہتے ھوئے آگے بڑھ گیا

نہیں ہوں میں بورنگ پلیز مت جائیں وہ منتیں کر رہی تھی اگر وہ آفس چلا جاتا تو یارم نے شارف کا وہ حال کرنا تھا کہ ساری زندگی یاد رکھتا

ایک تو پہلے ہی وہ اس کی نازک سی ناک بیڑا غرق کر چکا تھا

اور اس کے معصوم سے ماموں کا بازو بھی توڑ آیا تھا

اور نہ جانے اب کیا کیا توڑنے والا تھا وہ اپنے ماموں اور بھائی کی زندگی مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی

یارم کیا اپنی اتنی پیاری بیوی کی بات بھی نہیں مانیں گے وہ اس کے گلے میں باہیں ڈالتی اس کے بے حد قریب آچکی تھی

میری بیوی بہت ہی نکمی ہے اپنے شوہر کو منانا بھی نہیں آتا اس کو اس لئے میں اس کی بات ماننے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں ہوں وہ اس کا نازک سا بازو اپنے گلے سے نکال کر بولا

ارے آپ موقع دو دیں روح کی زبان پر اختیار پھسلی۔اور تیزی سے س کے گلے میں واپس باہیں ڈالتے ہوئے یارم کی شرٹ کا بٹن لٹکنے لگا۔

جس سے جہاں روح کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی وہی یارم کے چہرے پر جان لیوا مسکراہٹ آرُ کی

وہ اپنی شرٹ سے لٹکتے ہوئے بٹن کو توڑ کر اس کی نازک سی کمر میں اپنا ہاتھ ڈال گیا۔تو میری پیاری سی بیوی چاہتی ہے کہ میں اسے موقع دے کر اپنا ریپ کر والوں۔پر کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں وہ اپنے کھلے گریبان کو دیکھ کر شرارت سے بولا جبکہ روح کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے ہی رہے گی

اوکے کیا یاد کرو گی دیا تمہیں موقع وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا جب کہ اس کی مسکراہٹ نے روح کو گھبرانے پر مجبور کر دیا

نہیں چاہیے موقع وہ جلدی سے بولی

لیکن میں تم اب موقع دوں گا۔ چلو اس بار منالو مجھے وہ ایک آنکھ دباتا اس کا نازک سا وجود باہوں میں لیے صوفے پر آبیٹھا

عجیب زبردستی ہے مجھے موقع نہیں چاہیے۔وہ جلدی سے کہتی اس سے جان چھڑانا چاہتی تھی کیونکہ اس کا موڈ بدل گیا تھا۔جب سے یارم واپس آیا تھا اس کی جان مشکل میں ڈالی ہوئی تھی۔

اسے ایک پل کو سکون نہیں لینے دیا تھا۔اور اب وہ اس کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے پریشان ہو چکی تھی

جب کہ یارم تو ہمیشہ کی طرح اب مکمل مدہوش ہو چکا تھا

وہ اسے نہ تو کچھ کہنے دے رہا تھا اور نہ ہی اٹھنے دے رہا تھا

جب کہ روح یہ سوچ کر آدھی ہوئی جارہی تھی کہ یارم اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔

کیا اسے لگ رہا ہو گا کی شرٹ کے بٹن توڑنے والی حرکت اس نے جان بوجھ کر کی۔

لیکن وہ تو احساس نہیں چاہتی تھی وہ تو صرف اپنے بھائی کو بچانا چاہتی تھی یارم کے قہر سے لیکن خود پھنس گئی

جبکہ یارم جب باہر آیا تو اس کو اپنی میری سوچوں میں مصروف دیکھا

یقیناً وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے کیسے منائے یارم اسے مزید تنگ کرنے کے لیے آفس جانے کا بہانہ کرنے لگا۔

اور اس کی سوچ کے عین مطابق وہ اسے آفس نہیں جانے دے رہی تھی۔

اس کی شرٹ کا بٹن شرٹ پہنتے ہوئے ہی ٹوٹ چکا تھا اور اب وہ اسے روح کے پاس لے کر جانے والا تھا تا کہ روح اسے جوڑتے ہوئے اس کے بے حد قریب آجائے

اسے روح کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا وہ اس سے روٹھا ہوا تھا اور وہ اسے منانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اور اس دوران اس کی من مستیاں من مانیاں اس کی گستاخیاں سب خاموشی سے برداشت کر رہی تھی۔

یہاں تک کہ اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے اس کے ایک اشارے پر اس کے قریب دوڑی چلی آتی

یارم کو اب اس پر ترس بھی آرہا تھا

لیکن اس کے قریب آتے ہی یارم خود پر قابو رکھو دیتا۔

اور پر اپنی شدت لٹانے لگتا

ابھی تو اس کی جدائی کی بیقراریاں بھی ختم نہیں ہوئی تھی

وہ دن یاد کرتے ہی اسے روح کی طلب پوری شدت سے محسوس ہونے لگتی

وہ اتنی وقت کر کے بغیر رہا کیسے۔۔۔؟

یہ سوچ اسے خود بھی پریشان کر رہی تھی اور اب تو وہ اس سے ایک لمحے کی دوری برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

اور نہ ہی وہ اسے خود سے دور جانے دے رہا تھا

oooo

وہ سب لوگ مل کر آفس کا ایک ایک کونہ چمکا چکے تھے

اور اب شارف اور حضر پر سکون ہو کر آفس میں آ کر بیٹھے

روح نے نہ جانے یارم کو کیسے روکا ہو گا۔ لیکن اس کا نا آنا فائدہ مند ثابت ہوا تھا

اس کے نہ آنے کی وجہ سے شارف کے ساتھ ساتھ آفس کے باقی لوگوں کی جان بھی بچ گئی تھی

ابھی انہیں سکون سے بیٹھ گئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ صارم ان کے سر پر سوار ہوا

ہاتھ میں آریسٹ وارنٹ تھا جو یقین شارف کے نام کا تھا۔

کیونکہ کل رات ایک دوست سے شرط جیتنے کے چکر میں اس نے ٹریفک پولیس والے کا والٹ چورایا اور بھاگ گیا

تھوڑا آگے جا کر اس نے والٹ کو ہی زمین پر پھینک دیا اور وہ شرٹ جیت گیا

لیکن اس کی یہ حرکت صارم کے ایک دوست ساتھی پولیس والے سے چھپی نہیں رہ سکی اور وہ شارف کو بھی پہچان گیا

چشم دید گواہ ہونے کی وجہ سے شارف اچھا خاصہ پھنس چکا تھا اور اب صارم اس کے سر پر سوار تھا

یارم کی موت کی خبر جھوٹی نکلنے کے بعد صارم تو اب بس ایک موقع کی تلاش میں تھا

اسے بس ایک بہانہ چاہیے تھا

اتنی آسانی سے تو وہ ان لوگوں کو بھی معاف کرنے والا نہیں تھا

وہ بے چارے تو صارم نامی اس مصیبت کو بھول ہی گئے تھے

لیکن اپنا دیدار کروا کر صارم نے انہیں واپس حقیقت کی دنیا میں آیا تھا

اور اب وہ شارف کا کیا حال کرنے والا تھا یہ تو وہ جانتا تھا یا پھر شارف

دیکھو انسپکٹر نمٹ میں رہ کر ورنہ میں سیدھے ہائی کورٹ جاؤں گا میں بتا رہا ہوں شارف اسے دھمکی دیتے ہوئے بولا

جب کہ وہ تو اسے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا

اور پھر جاتے جاتے خضر کے کان سے بھی نکال دیا کہ تم اپنی خیر مناؤ اس بار میں تمہیں بھی چھوڑنے والا نہیں بچپن کی دوستی بھاڑ میں۔

اور اس کے ارادے خضر کو بھی کافی خطرناک لگے تھے

ooo

وہ کب سے اس کے حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا ساتھ ہی ساتھ اس کا ہاتھ روح کے بال سہلا رہا تھا

اسے پتہ تھا کہ وہ جاگ رہی ہے لیکن پھر بھی آنکھیں بند تھی یارم کی ساری ناراضگی ہوا ہو چکی تھی

اس کی روح نے اسے منا لیا تھا

یار بھوک لگی ہے وہ آہستہ سے منمنائی اور کے قریب سے اٹھنے کی کوشش کی اس کا ارادہ کچن میں جا کر کچھ بنانے کا تھا

لیکن اس سے پہلے ہی یارم نے اسے روک لیا

میرے بچے کو بھوک لگی ہے میں خود اپنی جان کے لیے کچھ اچھا سا بنا کے لاتا ہوں تو پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ لیتا ہوا بولا تو روح مسکرائی

اس کا پیار اسا انداز روح نے اسے منا لیا تھا اس نے پر سکون سے سانس لی اور اپنا سر تکیہ رکھا۔

اب روح خوش تھی وہ اسے منانے میں کامیاب ہو چکی تھی اس کا یارم مان تھا اور اب اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

ooooo

یارم بہت پیار سے اس کے لئے کچھ بنا رہا تھا پھر یوٹیوب سے ٹپ لینے کا سوچتے ہوئے فون اٹھایا

لیکن فون ان لاک کرتے ہی شارف کی کال ریکارڈ دیکھی اور سوچا کے اس نے آج کل یہ پھر واپس آنے کے بعد شارف کو فون تو نہیں کیا تو پھر یہ آج کی کال ریکارڈ کی شو ہو رہی ہے

شاید روح نے کال کی ہو گی وہ ریکارڈر آن کرتے ہوئے سوچ رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ شارف اس کی ناراضگی وجہ سے کافی پریشان ہے کل یارم نے اسکا کافی برا حال کیا تھا۔

لیکن اسے یقین تھا کہ ان شارف اس کی روح کو کبھی کوئی مشورہ نہیں دیکھا

فون سے شارف اور روح کی گفتگو سنتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنا کھانا بھی بنا رہا تھا۔

اور جیسے جیسے سن رہا تھا اس کا چہرہ لہو چھلکنے لگا

روح اس کی اور اپنی اتنی پرنسل باتیں شارف کو بتا چکی تھی اور اس سے مشورہ مانگ رہی تھی کہ وہ یارم کو کیسے منائے۔

روح اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہے غصے سے اس کا پارہ ہائی ہو گیا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا باول پوری شدت سے زمین پر دے مارا جس کی آواز سن کر فوراً کمرے سے باہر آ گئی تھی

کیا ہوا یارم کچھ گر گیا ہے کیا آپ کو چھوٹ تو نہیں لگی فکر مندی سے بولتی اس کے پاس آئی

اسے سامنے دیکھتے ہی یارم اس کے شانے تھام کر اسے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا اس کا انداز انتہائی جارحانہ تھا

تم میرے جذبات کبھی نہیں سمجھ سکتی تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری اور اپنی پرسنل لائف کسی تیسرے سے شیئر کرنے کی

اب کوئی تیسرا تمہیں بتائے گا کہ تمہیں اپنی شوہر کو کیسے منانا چاہیے تم ایک انتہائی بے وقوف اور کم عقل لڑکی ہو تم بس میرے جذبات کے ساتھ کھیل سکتی ہو کبھی میری محبت کی قدر نہیں کر سکتی وہ اسے پیچھے دکھا دیتا ہے وہاں سے نکل گیا

آج روح کی اس حرکت میں یارم کو سچ میں بہت ہرٹ کیا تھا۔

وہ تیزی سے یارم کے پیچھے بھاگتے ہوئے کمرے تک آئی تھی اور کافی دیر کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہی

لیکن یارم نے دروازہ نہیں کھولا

اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ یارم اس حد تک خفا ہو جائے گا۔اور اب اسے بھی یہی لگ رہا تھا کہ یہ ان دونوں کا بے حد پرسنل میٹر تھا

جس میں کسی تیسرے کو نہیں لانا چاہیے تھا اسے شارف سے مشورہ لینا ہی نہیں چاہیے تھا یہ بات وہ کیچن کاؤنٹر پر رکھے فون کی ریکارڈنگ سے پتہ لگا چکی تھی

کہ یارم کو یہ بات کہاں سے پتہ چلی

لیکن اب وہ کیا کرے گی ابھی سے منائے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ وہ پھر سے ناراض ہو گیا اور اس بار تو وہ سچ میں سیریس والا ناراض ہو گیا تھا

ooooooo

شام کو وہ کمرہ خود ہی انلاک کر کے آئی تھی کمرے میں اندھیرہ تھا جبکہ سگریٹ کی سمیل نے اندر آتے ہی اس پر کافی بُرا اثر چھوڑا تھا

اس وقت وہ سر سے پیر تک اس کی پسند بنی تھی۔اس کے بدن پر موجود ہر چیز یارم کی پسند کی تھی۔

جو وہ خود اس کے لیے لایا تھا۔اور اکثر اسے پہننے کے لیے بھی کہتا لیکن وہ ساڑھی میں خود کو انکفرٹیبل محسوس کرتی تھی۔

یارم کا کہنا تھا کہ روح صرف اس کے سامنے یہ لباس پہنے لیکن روح نے اس کی یہ فرمائش کبھی پوری نہیں کی تھی۔

لیکن آج اس کو منانے کے لیے وہ خود بنا اس کے بولے اس کی پسند میں ڈھل کر آئی تھی

ڈارک ریڈ ساڑھی میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

اوپر سے لمبے سیاہ بال اسے کسی دوسرے جہاں کی پری بنا رہے تھی۔

اور پھر ڈارک ریڈ کلر کی لپس ٹک نے اپنا ہی جلوہ بکھیرا تھا۔

یارم نے آیک نظر اس کی تیاری دیکھی۔پھر سر جھک کر سگریٹ سلگانے لگا۔شاید وہ ماننا ہی نہیں چاہتا تھا۔یا روح کو اس وقت دیکھنے کا خواہش مند ہی نہیں تھا۔

وہ اس سے نظریں پھیر کر باہر جانے لگا لیکن روح نے راستہ روک لیا

اتنے خفا ہو گ ئے کہ مجھے دیکھیں گے بھی نہیں۔وہ معصومیات سے کہتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔لیکن آج اس کا یہ روپ یارم کا دل دھڑکا نہیں رہا تھا بلکہ جلا رہا تھا

۔راستے سے ہٹو کس سے یہ سستا مشورہ لے کے آئی ہو۔۔۔

کس کس کو سنا کر آئی ہو کہ تمہارہ شوہر تم سے خفا ہے۔اور اسے ماننے کے لیے تمہیں کوئی مشورہ چاہے۔

وہ کب کا تپا بیٹھا تھا۔

میں نے کسی سے مشورہ نہیں لیا میں خود آپ کو منانے آئی ہوں۔وہ یقین دلا رہی تھی جو یارم کو نا آیا۔

وہ اس کی بات پر طنزیہ سی مسکراہٹ لیے باہر نکل گیا۔جبکہ روح اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی وہ اس پر اعتبار نہیں کر رہا تھا لیکن روح کو تو اسے منانا تھا۔

وہ بھی اپنے پاس سے۔۔۔اس نے غلطی کی تھی اسے یہ باتیں شارف یا کسی اور کو نہیں بتانی چاہے تھی۔اور وہ شرمندہ تھی۔اب وہ اپنے یارم کو منا لینا چاہتی تھی جو کافی مشکل تھا

وہ اپنی ساڑھی سمبھالتی باہر میوزک سسٹم کے پاس آئی۔

تا کہ یارم کی پسند کا کوئی رومنٹک گانا لگا کر اسے منائے لیکن یارم تو زیادہ گانے سنتا ہی نہیں تھا

کوئی بات نہیں کوئی بھی اچھا سا لگا لیتی ہوں

وہ خود سے کہتی کوئی بھی گانا پلے کر کے یارم کی طرف آئی جو صوفے پر بیٹھا آنکھیں بند کیے سگریٹ پر سگریٹ سلگا رہا تھا

وہ بلکل اس کے پاس آگئی اور صوفے کے پیچھے کھڑی اس کو دیکھنے لگی۔

"چاہا تھا تمہیں"

"پایا ہے تمہیں"

"مانگا تھا تمہیں"

"پایا ہے تمہیں"

"سینے سے لگالو مجھ کو'

جذبات نہیں ہیں بس میں"

جذبات نہیں ہیں بس میں"

یہ رات نہیں ہے بس میں۔"

اس کے بلکل قریب اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن آج تو جیسے ہر چیز اہم تھی سوائے روح کے۔ یارم وہاں سے بھی اٹھ کر باہر جانے لگا لیکن اس سے پہلے ہی روح اس کا ہاتھ تھام کر کے بے حد نزدیک آ چکی تھی

"پھر چمک اٹھی میری بندیا"

"پھر اڑنے لگی میری نیندیا'

"پھر موسم آئے سہانے"

"پھر ساون لگا ہے گانے"

"نہ جانے کب تک برسے"

"برسات نہیں ہے بس"

"جذبات نہیں ہیں بس میں"

"یہ رات نہیں ہے بس ہے"

روح اپنی تمام تر جمع کر کے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھونے ہی والی تھی کہ یارم نے اسے دھکا دیتے ہوئے خود سے بے حد دور کر دیا

اس نے شدت سے یہ حرکت کی تھی کی روح صوفے پر جا گری

کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کچھ۔۔۔؟

کیا تمھیں سمجھ نہیں آرہا تھا مجھے نہیں چاہے یہ سب۔۔۔

اور اس بار کس سے آئیڈیا لے آئی ہو یہ سب کچھ کرنے کا یہ سب لیلیٰ ہی کر سکتی ہے

اسی کے مشورے پر چل رہی ہو نہ تم وہ انتہائی غصے سے اس کے پاس آیا تھا

روح کبھی تو مجھے سمجھنے کی کوشش کرو

کیوں تمہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنی پرسنل لائف کسی تیسرے کے بغیر چاہتا ہوں

میں تمہارے اور اپنے بیچ کسی کی مدالفت نہیں برداشت کر سکتا

کیوں تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مجھے پسند نہیں ہے میری اور اپنی پرنسل لائف تم کسی اور کے ساتھ شئیر کرو

وہ انتہائی غصے سے بول رہا تھا جبکہ روح کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

آپ میرے یارم ہیں ہی نہیں۔۔۔ آپ کوئی اور ہیں

میرے یارم میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔ نجانے یارم ابھی غصے میں کیا کیا بولنے والا تھا لیکن روح کے الفاظ نے اسے خاموش کر دیا۔

آپ نہیں ہیں میرے یارم۔ جب سے یہ حادثہ پیش آیا ہے میرے یارم کہیں کھو ہی گئے۔ آپ کبھی میرے یارم کی جگہ نہیں لے سکتے

وہ کبھی اپنی روح کو یوں خود سے دور نہیں کر سکتے۔ آپ نہیں ہیں میرے یارم وہ بُری طرح سے روتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر بھاگ گئی

جب کہ یارم پہلے تو کتنی دیر اس راستے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ بھاگ کر گئی تھی

اس کے آنسو اس کی تکلیف کی یارم کو پروا تھی

لیکن یہ روح کا مشورہ نہیں ہو سکتا تھا وہ کبھی بھی یہ سب سوچ نہیں سکتی تھی

لیکن وہ یارم کو منانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی

تو کیا یہ سب کچھ روح نے اپنی مرضی سے کیا وہ اپنا فون نکال کر لیلیٰ کو کال کرنے لگا

ooooo

یارم کا فون آتا دیکھ لیلیٰ نے پریشانی سے فوراً ہی فون اٹھالیا

لیلی بہتر ہو گا کہ تم اپنی زندگی پر توجہ دو میرے اور روح کے بیچ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ہم اپنے میٹرز خود حل کر سکتے ہیں آئندہ تم مجھے روح کو مشورہ دیتی نظر نہ آؤ ورنہ میں تم دونوں کی ملاقات ہی بند کر دوں گا وہ انتہائی غصے سے بولا تھا

یارم کیا ہو گیا ہے تمہیں میں نے کب روح کو کوئی مشورہ دیا

میری روح سے بات ہی نہیں ہوئی

جھوٹ بولنا بند کرو لیلیٰ اگر تمہاری روح سے بات نہیں ہوئی تو یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہے۔۔۔ وہ اس کی بات کاٹ کر بولا

یارم مجھے کیا پتا وہ کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں میری اس سے بات کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کا فون ہی گم ہو چکا ہے پہلے وہ یہاں پر بھی تو تو ہم آمنے سامنے بات کر لیتے تھے لیکن جب سے وہ تمہارے ساتھ گئی ہے میرا اس کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے

بس شارف نے صبح بتایا تھا کہ اس نے روح سے تمہارے فون پر بات کی ہے اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں جانتی یارم۔ میں نے روح کو کوئی مشورہ نہیں دیا اور نہ ہی میری اس سے بات ہوئی ہے

اور میری تو کیا شارف کے علاوہ اس کی کسی اور سے بات بھی نہیں ہوئی ابھی لیلیٰ نہ جانے اپنی صفائی میں کیا کیا کہنے والی تھی کہ یارم فون ہی بند کر دیا

ہو گیا بیڑا غرق مطلب یہ سب کچھ میری شہزادی خود سے کر رہی تھی مجھے منانے کے لیے اور میں نے کیا کیا۔ وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتا بند دروازے کی جانب دیکھنے لگا

oooo

روح میری جان میرا بچہ پلیز دروازہ کھولو وہ دروازے کے باہر کھڑا کب ہے اسے آواز دے رہا تھا جب کہ وہ کمرے میں بیٹھی روئے جا رہی تھی کتنی محنت سے تیار ہوئی تھی اس کے لئے اس نے کیا کیا

کوئی کیسے کر سکتا ہے اپنی معصوم سی بیوی کے ساتھ ایسا سلوک

نہیں ہوں میں آپ کا بچہ اور نہ ہی میں آپ کی جان ہوں اور اب کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی آپ میرے یارم ہو ہی نہیں اندر سے روتی ہوئی نم سی آواز آئی جس پر یارم بے چین ہو گیا

روح تم نہیں آؤ گی تو میں اندر آجاؤں گا یارم نے ہارتے ہوئے کہا

خبردار جو آپ نے ایکسٹرا کی سے دروازہ کھولا میں ساری زندگی بات نہیں کروں گی آپ سے وہ فوراً اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی

اتنے برے لگ رہے ہیں نہ آپ مجھے اس وقت کہ آپ کا چہرہ دیکھنے کا بھی دل نہیں کر رہا

اور نہ ہی مجھے آپ کا چہرا دیکھنا ہے چلے جائیں یہاں سے اپنے آفس روم میں بیٹھ کر سگریٹ پیے۔ اس سوتن کو منہ لگائے میرے منہ نے کی ضرورت نہیں ہے

وہ روٹھی روٹھی ایسی باتیں کر رہی تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی یارم کو ہنسی آجاتی

لیکن وہ بالکل بھی ہنسا نہیں تھا کیوں کے اس وقت اسے روح کو منانا تھا

کیا ہو رہا تھا یہ سب کچھ جب یارم مانتا تھا تب روح روٹھ جاتی ہے اور جب روح مانتی یارم روٹھ جاتا

لیکن یارم کو اسے منانے کے بہت سارے طریقے آتے تھے اسے روح کے لیے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت ہر گز نہیں تھی۔

ooooo

اس کو منانے کی ہر کوشش میں ناکام ہونے کے بعد یارم نے مجبور ہو کر ڈپلیکیٹ کی سے دروازہ کھولا تھا

اس کو دیکھتے ہی وہ منہ پھیر کر بیٹھ گئی۔

افف بے بی ایم سوری یار غلطی ہو گئی مجھ سے معاف کر دو وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور یارم زمین پر بیٹھ کر اس سے معافی مانگنے لگا

میں نہیں کروں گی آپ کو معاف آپ بہت گندے ہیں میں بات ہی نہیں کرنا چاہتی آپ سے جائیں یہاں سے جا کر وہ سوتن سگریٹ پییئں وہ غصے سے بار بار سگریٹ کو ہی بیچ میں لا رہی تھی

اچھا نہ یار نہیں پیتا تمہاری سوتن کو وہ شرارتی انداز میں کہتا ہے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر چومنے لگا

بس یہی غلطی معاف کر دو اس کے بعد کبھی کوئی غلطی نہیں ہو گی وعدہ کرتا ہوں وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے بولا تو روح ذرا نرم پڑ گئی

خبردار جو آئندہ مجھ سے اس طرح سے بات کی یا مجھے خود سے دور کیا

اوراب اگر کبھی مجھ سے ناراض ہوئے تو میں پکی والی ناراض ہو جاؤں گی۔

مجھ سے نہیں ہوتے یہ منانے والے کام میں روٹھوں گی اور آپ منائیں گے ہمیشہ مجھ سے نہیں اٹھائے جاتے آپ کے یہ نخرے

وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر یارم نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

میری مجال جو میں تمہارے سامنے نخرے دکھاؤں وہ اس کا چہرہ تھامیں اس کے دونوں گال کو چومتے ہوئے پیار سے بولا

ویسے کون سا گانا تھا وہ کافی ہوٹ لگ رہی تھی لیکن تم نے ساڑھی اتار کیوں دی یار آج پہلی بار تو میری خواہش کو پورا کیا تھا

ہاں برے آئے آپ دیکھ ہی کہاں رہے تھے مجھے میں ہی پاگل ہوئے جارہی تھی آپ کو منانے کے لئے وہ بے ہودہ لباس پہن لیا۔اور بال بھی کھول دیے

پتا نہیں یہ فلم میں ہیروئن بال کھول کر ناچ کیسے لیتی ہے میرے تو سارے بالوں منہ میں آرہے تھے۔

وہ اپنے بندھے ہوئے بالوں کو ایک بار پھر سے پیچھے کرتے ہوئے بولی

یہ پریکٹس ہے میری جان تم بھی پریکٹس کیا کرو تمہارا ہیرو تو ہر وقت حاضر رہتا ہے تمہیں سراہنے کے لیے لیکن تم ہیروئن بننے کی کوشش ہی نہیں کرتی وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتا ہوا اس کے اوپر آچکا تھا

مجھ سے نہیں ہوتے یہ فلمی ڈرامے اگر آپ کو مجھ سے پیار کرنا ہے تو ایسے ہی کریں اور ویسے بھی یہ سب کچھ کرنا اچھا نہیں ہوتا وہ منہ بنا کر بولی

بے بی شوہر کے سامنے کچھ بھی کرنا بُرا نہیں ہوتا۔ایک لڑکی اپنے شوہر کے سامنے جیسے چاہے ویسے رہ سکتی ہے۔اور تمہارے تو کسی بھی انداز پر مجھے اعتراض نہیں وہ اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا اور اب پھر وہ خاموش ہو گئی

اور یارم مزید مدہوش ہونے لگا تھوڑی دیر بعد اسے روح کی آواز سنائی دی تھی

بس ذرا سامان کیا جاؤں بندہ بلکل فری ہو جاتا ہے۔وہ نفی میں سر ہلاتی اس انداز میں بولی کی یارم قہقہ لگا اٹھا

یہ بندہ تو پہلے دن سے ہی تم پر فدا ہے اور فری ہونے کا تو حق حاصل ہے مجھے وہ کہتا ہوا اس بار اس کے لبوں کو اپنا نشانہ بنا چکا تھا

جب کہ وہ آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال کر اس کے گرد لپٹ گئی

ooooo

چھ ماہ گزر چکے تھے معصومہ نے ایک پیارے سے بیٹے کو جنم دیا جب کہ دو مہینے پہلے لیلی کے ہاں دو جڑواں بیٹی پیدا ہوئی تھی

جو لیلی کو تگنی کا ناچ نچا رہی تھی لیکن خضر اپنی بیٹیوں کو پا کر بے حد خوش تھا

اور آج معصومہ کے ہاں بھی ایک روشن ستارہ چمکا تھا

وہ ان کو مبارک باد دینے کے بعد ابھی گھر آئے تھے روح کا تو آنے کا ارادہ ہی نہیں تھا لیکن یارم کی گھوریوں نے

اسے آنے پر مجبور کر دیا

یارم اب مجھے بے بی چاہیے سب کے پاس بے بی ہو چکا ہے بس ہمارا ہی نہیں ہے ہمارا کب آئے گا

وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی معصومیت سے کہہ رہی تھی جبکہ شونو بھی قدم قدم ان کے ساتھ ہی آ رہا تھا

اور اس کے ہمارے بے بی کہنے پر اس نے بھونکتے ہوئے احساس دلایا کہ میں یہیں پر ہوں تمہارے ساتھ

لیکن اس بار روح کو اپنا بچہ چاہیے تھا کتے کا نہیں

میرا نہیں خیال کہ فی الحال تم ایک بچے کو ہینڈل کر سکتی ہو ایک بار لیلیٰ اور معصومہ کا ایکسپیرنس چیک کرو پھر ہم اپنے

بچے کے بارے میں سوچیں گے۔

وہ ہمیشہ والا جواب دیتا اپنے آفس روم میں بند ہو گیا مطلب اس وقت وہ کام کرنے والا تھا۔اس سے اب رات کو ہی

بات ہو گی

روح منہ بناتے کچن میں آ گئی آج اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہر قیمت پر یارم سے بات کر کے رہے گی

اسے اب اپنا بچہ چاہئے تھا کسی بھی حال میں

oooooo

رات یارم کمرے میں آیا تو اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا جس پروجیکٹ پر وہ کچھ عرصے سے کام کر رہا تھا آج وہ مکمل ہو

گیا

اور اب وہ پھر سے روح کو کہیں گھومانے پھرانے لے کر جانے والا تھا

لیکن کمرے میں آتے ہی اسے ایک بار پھر سے بچے کی باتوں میں مصروف پایا وہ بھی ہنستے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

آپ نے دیکھا شارف بھائی کا بچہ کتنا معصوم ہے اس کے ہاتھ کتنے چھوٹے چھوٹے ہیں ہمارے بچے کے بھی ایسے ہی ہوں گے نہ

آپ نے اسے ٹچ نہیں کیا یارم

اگر آپ نے اسے ٹچ کیا ہوتا نا تو اس لمس کو محسوس کر کے آپ کے اندر بھی اپنے بچے کی خواہش ضرور جاگتی

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر کب تک وہ بچوں کے بغیر رہنے کا ارادہ رکھتا تھا

سوئٹزرلینڈ میں تو وہ خود اس سے بچے کے بارے میں بات کر رہا تھا لیکن اب اچانک اسے ہوا کیا تھا

اسے اب بچہ کیوں نہیں چاہیے تھا وہ کیوں روح کو ان میچور کہتا تھا وہ کیوں کہتا تھا کہ وہ ایک بچہ سنبھال نہیں سکتی

میری بات غور سے سننا روح جب مجھے لگے گا کہ اب ہمارا بچا ہو جانا چاہیے تب ہو جائے گا لیکن فی الحال مجھے نہیں لگتا کہ تم ایک بچے کو سنبھال سکتی ہو سو تم ہماری زندگی پر غور کرو ہمارے بارے میں سوچو جب اللہ نے بچا دینا ہو ا دے دے گا وہ اس کا چہرہ تھامیں بہت پیار سے بول رہا تھا

جبکہ اس کے جواب پر وہ ناراض ہو کر کروٹ بدل گئی لیکن یارم نے اسے منانے کی کوشش بلکل نہیں کی تھی

ایک سال میں 2 میجر نروس بریک ڈاؤن جھیلنے کے بعد اس کی صحت اتنی اچھی نہیں تھی کہ وہ اس کی صحت پر بچے کا رسک لیتا

پہلی پریگنسی اور پھر مس کیرتج کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے روح کی جان بھی جا سکتی تھی

بچے کی خواہش اپنی جگہ لیکن اسے روح سے زیادہ عزیز اور کچھ نہیں تھا اب اس کے لیے روح اسے غلط سمجھے یا صحیح اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسے بس اپنی روح کی فکر تھی

جبکہ روح سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ آخر یارم بچوں سے اس حد تک خار کیوں کھانے لگا ہے

oooooo

معصومہ اور لیلی کے بچے اہستہ آہستہ بڑے ہو رہے تھے

ان کی شرارتیں بھی بھرنے لگی تھی

ان کا زیادہ تر وقت روح کے ساتھ ہی گزرتا تھا

اس نے خود معصومہ اور لیلی سے کہا تھا کہ جب تک وہ کام پر ہوتی ہیں وہ اپنے بچے اس کے پاس چھوڑ سکتے ہیں

اور ایسا کرنے سے روح کا وقت بہت اچھا گزر رہا تھا

لیکن یارم کو لگ رہا تھا کہ اس طرح سے وہ احساس کمتری کا شکار ہو رہی ہے

اور آج تو لیلٰی نے ایسی آگ لگائی تھی کہ اس نے بھی اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھا تھا

لیلٰی نے اس سے کہا تھا کہ اب تمہیں اور یارم کو بھی ایک بے بی پلان کر لینا چاہیے۔

اور اس کے بعد یارم اور روح کی اچھی خاصی لڑائی ہو گئی تھی

وقت کو جیسا پر لگ گئے تھے دو دن کے بعد لیلیٰ کی بیٹیوں کی تیسری سالگرہ تھی۔ لیکن یارم کو اب تک یہ خیال نہیں آیا تھا کہ اب اسے اپنے بچے کے بارے میں سوچنا چاہیے

وہ اسے یہ بھی کہہ چکی تھی کہ وہ کوئی معصوم چھوٹی سی بچی نہیں ہے جو بچہ نہیں سنبھال سکتی

۔لیکن یارم کے تو اپنے ہی اصول تھے

اب تو وہ یارم کی اس فضول ضد سے بھی تنگ آ گئی تھی آخر وہ کیوں نہیں سمجھ رہا تھا کہ اس کے اندر ممتا کے احساس جاگ رہے تھے

ہر لڑکی کی طرح اس کے اندر بھی یہ خواہش پیدا ہو چکی تھی کہ اب اس کا بھی ایک بچہ ہونا چاہیے۔ لیکن یارم تو جیسے اس کے جذبات سمجھنے سے ہی قاصر تھا

oooooo

دو دن سے یارم سے بات چیت بالکل بند تھی آج وہ لیلیٰ کی بیٹیوں کی برتھ ڈے پارٹی سے واپس آئی۔

تو اسے اپنی طبیعت میں کچھ غیر معمولی محسوس ہوا

لیکن یارم سے ناراض تھی اسی لیے اسے بتانا ضروری نہیں سمجھا فی الحال وہ اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ اس سے خفا ہے اور کیوں خفا ہے

لیکن یارم نے اس کی ناراضگی کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا وہ بہت نارملی اس سے بات کرتا تھا جیسے کوئی بات ہوئی ہی نہ ہو

ابھی بھی اسے کمرے میں جانے کا کہہ کر وہ آفس روم میں چلا آیا جبکہ وہ اپنے کمرے میں منہ پھولا کر چلی گئی۔اس کی ناراضگی کو وہ بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا

۔لیکن کچھ بھی بولا نہیں وہ کافی پر سکون تھا۔

ایک ماہ پہلے وہ ڈاکٹر سے مل چکا تھا۔ڈاکٹر اب روح کی کنڈیشن کافی بہتر بتا رہے تھے اب ممکن تھا کہ اس کی ذہنی حالت اس پر برا اثر نہیں ڈالتی۔ لیکن پھر بھی وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا روح کی ضد کے سامنے اب وہ بھی ہارنے لگا تھا

خضر اور شارف کت بچے دیکھ کر کہیں نہ کہیں دل میں اپنے بچے کی خواہش بھی انگڑائی لینے لگی تھی۔ پچھلے تین سال سے روح کے پاس بس ایک ہی موضوع تھا اس سے لڑنے کے لیے۔

اب اسے کوئی بہانہ ہی نہیں دیتا تھا لڑائی کرنے کا ناراض ہونے کا اور یہاں آکر وہ خاموش ہو جاتی کیونکہ ان اسے کہیں نہ کہیں سے یہ بات پتہ چل چکی تھی

کہ یارم بچہ کیوں نہیں جاتا

اور پچھلے تین سال میں وہ دس بار اپنا مکمل چیک اپ کروا کے رپورٹس اس کے سامنے رکھ چکی تھی۔

لیکن یارم تو پھر بھی یارم تھا وہ اسے منانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

اوراب جب روح اپنا زیادہ تر وقت لیلیٰ اور معصومہ کے بچوں کے ساتھ گزارتی تو یارم کو بھی شدت سے احساس ہوا

تھا کہ اب انہیں اپنے بچے کے بارے میں سوچنا چاہیے

۔وہ جب بھی گھر واپس آتا تو روح وہ کا موڈ اچھا ہوتا

وہ اس کی ساری باتیں لیلی اور معصومہ کے بچوں کے بارے میں ہی باتیں کرتی تھی۔اور انہی سب باتوں کے اینڈ پر وہ

کہتی کہ کاش ہمارا ابھی بچہ ہوتا

تو وہ رات کو بھی میرے پاس ہی رہتا

میں اسے اپنے پاس سلاتی

اور یہی سب باتیں یارم کو بھی اچھی لگتی تھی

اسکے دل میں بھی کہیں نہ کہیں بچے کی خواہش تھی جو زبان پر نہیں لاتا تھا۔اب تو پچھلے ایک مہینے سے روح اسے

خوب ناراضگی دکھارہی تھی

کبھی وہ مان جاتی کبھی پھر سے ناراض ہو جاتی اس بیچاری کا بھی یارم کے علاوہ اور کون تھا

اس لیے یارم سے روٹھنا اس کے بس سے باہر تھا اور اس معاملے میں بھی یارم بھی ذرا سخت طبیعت تھا

وہ اسے اپنے آپ سے زیادہ دیر روٹھنے نہیں دیتا تھا

ooooo

رات کو کمرے میں آیا تو روح کو واش روم میں ووٹنگ کرتے دیکھا وہ پریشانی سے اس کے پاس آیا تھا

روح میری جان تم ٹھیک تو ہو تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے میں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں وہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا

وہ جو اس سے کافی ناراض تھی اس کی فکر مندی پر اسے دلاسہ دینے لگی

میں ٹھیک ہوں وہ کیا ہے نہ لیلی نے مجھے اورنج جوس پلایا تھا جس کے بعد سے نہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا اب میں ٹھیک ہو جاؤں گی آپ فکر نہ کریں وہ اس کا سہارا لیتی باہر بیڈ تک آئی

نہیں روح تمہیں بے احتیاطی نہیں کرنی چاہیے اور جوس سے ایسا کچھ نہیں ہوتا تمہاری طبیعت خراب ہے میرے خیال میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس چلا چاہیے یارم فکر مندی سے بول رہا تھا

اچھا بابا صبح چلوں گی ابھی مجھے سخت نیند آرہی ہے وہ ہار مانتے ہوئے بولی کیوں کہ جانتی تھی کہ یارم اتنی آسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑنے والا

ٹھیک ہے لیکن صبح میں تمہیں خود لے کر جاؤں گا میرے جانے کے بعد تم چیٹنگ کرو گی جاؤ گی ہی نہیں اس معاملے میں تو ویسے بھی یارم کو اس پر بھروسہ نہیں تھا روح اسے گھور کر رہ گئی

اس میں آج بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اکیلی گھر سے باہر نکلتی شاپنگ کے لیے لیلیٰ اور معصومہ اسے باہر لے کر جاتی تھی

اور گھومنے پھرنے لانچ یا ڈنر پر یارم اسے اپنے ساتھ لے کر جاتا۔ وہ آج بھی اتنی ہی بزدل تھی جتنی کے پہلے یارم کی روح آج بھی ویسی ہی تھی لیکن اسے کوئی کمزور نہیں کہہ سکتا تھا

وہ لڑتی نہیں تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ لڑنا جانتی نہیں تھی

اپنی زندگی میں کسی قسم کا کوئی دکھ کوئی تکلیف کوئی پریشانی نہیں چاہتی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ دکھ تکلیف یا پریشانیوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی

وہ ہر قسم کے حالات کو فیس کر سکتی تھی۔ لیکن وہ یہ سب کچھ تب کرتی جب یارم اس کے ساتھ نہ ہوتا لیکن وہ تو ہر قدم پر اس کے ساتھ تھا ہر پل اس کے ساتھ چلتا تھا وہ کیسے اپنی روح کو اکیلا چھوڑ دیتا۔

روح کے راستے میں آنے والی ہر مصیبت کو پہلے یارم جیسی چٹان کا سامنا کرنا تھا اور یارم کو یقین تھا کہ اس کے بعد بھی اس کی روح اکیلی نہیں ہو گی خضر شارف صارم سب اس کے ساتھ تھے اور کہیں نہ کہیں "وہ' بھی

ہاں اب اسے یہ ڈر نہیں تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کی روح اکیلی ہو جائے گی اسے پتا تھا کہ اس سے جڑے رشتے اس کی روح کو محفوظ رکھیں گے اس کی روح کی حفاظت کریں گے

oooooooo

بہت بہت مبارک ہو شی از پریگنینٹ۔۔ڈاکٹر روح کا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد یارم سے کہنے لگی

جبکہ روح کبھی ڈاکٹر تو کبھی یارم جانب دیکھ رہی تھی اسے تو سامنے والی کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا

یارم ڈاکٹر نے ابھی کیا بولا وہ ڈاکٹر کو نظر انداز کرتی یارم سے پوچھنے لگی

وہی جو تم نے سنا روح یارم مسکرا کر بولا

یارم مطلب ہمارا بے بی۔۔۔

مطلب ہمارا بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے میرا اور آپ کا یارم میرا اپنا بے بی جو 24 گھنٹے میرے پاس رہے گا اور رات کو سوئے گا بھی میرے پاس وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی اس کی شرٹ کو جھنجوڑ چکی تھی جب کہ یارم نے ایک نظر ڈاکٹر کی جانب دیکھا جو چہرہ نیچے جھکائے مسکرائے جا رہی تھی

بے بی وہی ہمارا اپنا بے بی آنے والا ہے وہ ہنستے ہوئے بولا تو روح بے اختیار ہی اس کے سینے سے آ لگی

یارم میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ میرا بے بی دنیا میں آنے والا ہے میں اس کا بہت خیال رکھوں گی

میں اس سے بہت پیار کروں گی وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا دیکھے گا آپ میرا بے بی سب سے پیارا ہو گا

وہ خیالوں کی دنیا میں نہ جانے کہاں سے کہاں نکل چکی تھی جب کہ یارم جہاں اس کی بات پر مسکرا رہا تھا وہی اس کی نم آنکھوں نے اسے پریشان کر دیا

یارم اس بار ہم اپنے ہونے والے بی کا بہت خیال رکھیں گے کوئی گڑبڑ نہیں ہونے دیں گے سب کچھ اچھا اچھا ہو گا اس بارے میں کچھ بھی برا نہیں ہونے دوں گی

پہلی خوشی کو یاد کرتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی

یارم نے آہستہ سے اس کے آنسو صاف کیے

اس بار کچھ بھی غلط نہیں ہو گا ہم دونوں اپنے بچے کو اس دنیا میں ویلکم کریں گے ہم دونوں مل کر اس کا خیال رکھیں گے اسے پیار کریں گے اور وہ ہمارا بے بی ہو گا پر ہمیشہ ہمارے پاس رہے گا

اس کا ہاتھ چومتے ہوئے اس نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے روح کو اپنے ساتھ لے آیا

روح تو ابھی سے اتنی ایکسائٹڈ ہو رہی تھی کہ حد نہیں جبکہ اس کی خوشی سوچ کر یارم نھی بے حد خوش تھا۔

اس کا یہ پیارا سا انداز سیدھا یارم کے دل میں اتر رہا تھا

oooooo

خضر معصومہ لیلیٰ شارف۔اپنے بچوں سمیت شام سے پہلے ان کے گھر ٹپک چکے تھے

سب نے ہی روح کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنی طرف سے گفٹ بھی دیے تھے۔

جبکہ شونو تو ان کی خوشی کو نہ سمجھتے ہوئے بھی ناچ ناچ کر خوش ہو رہا تھا جیسے ان کی خوشی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا ہو

جو بھی تھا لیکن روح کا پہلا بچہ تو وہی تھا

جس سے اسے بہت زیادہ محبت تھی۔

اور اس کی موجودگی کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی

oooooo

دن تیزی سے گزرنے لگے تھے

یارم ہر وقت اس کے آس پاس رہتا اس کا خیال رکھتا

لیلیٰ اور معصوم اس کی نرس بنی ہوئی تھی

اس کا حد سے زیادہ خیال رکھتی اور اسے کوئی بھی الٹا سیدھا کام کرنے ہی نہیں دیتی

ڈاکٹر کے مطابق اس کی ذہنی کنڈیشن بہت اچھی تھی لیکن صحت پھر بھی ڈاؤن تھی

جس کی چاہت ء لیلی اسے روز کسی نہ کسی چیز کا ملک شیک بنا کر دیتی

جس کو دیکھتے ہی روح کو ووٹنگ ہونے لگتی

لیلی کا کہنا تھا کہ ایک بار پیٹ کے اندر چیز چلی جائے پھر باہر آئے بھاڑ میں جائے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس کے لئے روح کو کھانا تو پڑے گا۔

ویسے تو خود بھی اپنا بہت خیال رکھتی تھی کیونکہ خود اسے اس بچے کی بے حد ضرورت تھی لیکن پھر بھی لیلیٰ اور

معصومہ کی اسپیشل ٹریٹمنٹ کی وجہ سے وہ اسی بیزار ہو چکی تھی

اور یارم بھی اس کا حد سے زیادہ خیال رکھتا

اب تو اس نے نیا شوشا چھوڑ دیا تھا

کہ وہ اس کے ساتھ آفس چلا کرے وہاں وہ خود اس کا خیال رکھے گا اور وہ 24 گھنٹے اس کی نظروں کے سامنے رہے

گی

لیکن روح کو یہ منظور ہر گز نہیں تھا وہ اپنی زندگی یارم کی بورنگ روٹین کی نظر نہیں کر سکتی تھی

یہاں یارم کی نظروں سے بچ کر وہ جو تھوڑی بہت بے احتیاطی یا اچھل کود کرتی تھی یارم نے وہ بھی بند کروا دینی

تھی

اس لیے اس نے بہت بہانے لگائے تھے یارم کے ساتھ نہ جانے کے یارم کا تو کہنا تھا کہ اس کی زندگی بہت انٹرسٹنگ

ہے

وہ تو شکر تھا کہ لیلہ نے کہہ دیا کہ خون خرابہ دیکھ کر روح کی صحت پر خراب اثرات پڑ سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ روح کی صحت بھی بگڑ جائے۔

لیلیٰ پر اعتبار کرنا تو وہ بہت پہلے سے ہی چھوڑ چکا تھا اسی لئے اس معاملے میں بھی اس نے ڈاکٹر کی رائے لی تھی

اور ڈاکٹر کا بھی یہی کہنا تھا کہ کوشش کی جائے کہ روح کے سامنے خون کا ایک قطرہ بھی بہے اور اسے ایک جگہ بند بھی نہ کیا جائے کھلی اور تازہ فضا میں رکھا جائے تاکہ بچے کی صحت پر اچھا اثر پڑے

کھلی فضا والی بات یارم کو بالکل اچھی نہیں لگی تھی کیوں کہ کام زیادہ ہو جانے کی وجہ سے یارم آج کل رات کو فارغ ہوتا

اور ایسے میں روح وقت لیلی کے ساتھ گزار رہی تھی جس سے لیلی اسے ہر طرف لے کر جاتی۔لیلی کے ساتھ کوئی دشمنی تو نہیں تھی

لیکن روح کو عادت کی اپنے دن بھر کی ساری مصروفیات یارم سے شیئر کرنے کی

اور وہ رات کے ایک ڈیڑھ بجے تک لیلیٰ کی گردان نہیں سن سکتا تھا

لیکن آج کل اسے مجبوری میں یہ بھی کرنا پڑ رہا تھا

ooooo

یارم مجھے آئسکریم کھانی ہے رات کے ساڑھے تین بجے وہ بیڈ پر چوکڑی مارے آرام سے بیٹھی ہوئی تھی

میرا بچہ میں ابھی لے کے آتا ہوں وہ اس کا ہاتھ چوم تھا اس کے پاس سے اٹھنے ہی والا تھا

مجھے فریج والی نہیں کھانی باہر والی کھانی ہے وہ معصومیت سے کہہ رہی تھی

ادکی پریگنسی کو چھ مہینے گزر چکے تھے اپنی صحت کمزور ہونے کی وجہ سے وہ کہیں سے بھی چھ ماہ کی پریگنٹ لیڈی نہیں دکھتی تھی

بے بی رات کے ساڑھے تین بجے تمہارے لیے آئس کریم کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں یارن نے مسکین صورت بنائی تھی

آجکل روح کی روٹین یہ ہو چکی تھی کس کا دن سوتے ہوئے اور ساری رات جاگتے ہوئے گزرتی اور آدھی رات کو کبھی اسے کوئی مووی دیکھنے کا دل کرتا تو کبھی وہ کچی کیریاں کھانے ضد لے کر بیٹھ جاتی

اور جب تک یارم اس کی ضد کو پوا انہ کرتا تب تک وہ نہ خود سوتی تھی نہ اسے سونے دیتی تھی

یارم ہاں میں سر ہلاتا باہر آیا اور فون اٹھا کر صارم کو کال کرنے لگا

رات کو ساڑھے تین بجے یارم کی کال نے اسے پریشان کیا تھا

یارم سب خیریت تو ہے تم اس وقت فون کیوں کر رہے ہو وہ گہری نیند سے جاگا تھا

تمہاری وردی کا تھوڑا فائدہ ہو سکتا ہے کیا یارم نے سوال کیا

میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو صارم سچ میں نہیں سمجھا تھا

مجھے ابھی اور اسی وقت اپنی بیوی کے لئے آئس کریم چاہیے لا کر دے سکتے ہو

آبادی سے باہر ایک ریسٹورنٹ ہے ساتھ میں آئس کریم پالر بھی ہے تمہیں وہاں سے آسانی سے مل جائے گی میں

اتنی رات کو روح کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا

خضر کو میں نے کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر بھیجا ہوا ہے۔شارف کو مشارف نے اٹھنے نہیں دینا یارم نے تفصیل

سے بتایا

صارم نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا

انکار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اتنے دور جانے سے بہتر تھا کہ وہ اپنی وردی کا تھوڑا بہت ٹشن دکھا کر یہیں

کہیں پاس ہے کوئی پالر کھلوالے۔اور شاید یارم نے بھی وردی کی بات اسی لئے کی تھی

میں تقریباً پندرہ بیس منٹ میں لے کر پہنچتا ہوں صارم نے فون بند کرتے ہوئے کہا اور پھر 15 منٹ کے بعد

آئسکریم اس کے گھر تک بھی پہنچا گیا

جسے کھا کر روح پر سکون ہو کر سوئی تھی۔ڈاکٹر نے ویسے تو آئس کریم یا ایسے ہی چھوٹی موٹی چیزیں بند کر رکھی تھی

۔لیکن یارم روح کو کسی بھی چیز کے لئے ترسا نہیں سکتا تھا اسی لئے ایک حد تک جس سے اسے یا اس کے ہونے

والے بچے کو نقصان نہ پہنچے دیتا رہتا تھا۔

ooooo

ڈاکٹر نے ڈیلیوری کی ڈیٹ دے دی تھی لیکن آجکل روح کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی ابھی اس نو مہینے مکمل نہیں ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود بھی روح کی طبیعت حد درجہ خراب رہنے لگی تھی جس کی وجہ سے یارم بہت پریشان تھا

وہ روح کے لیے ڈاکٹرز کی پوری ٹیم رکھ چکا تھا

جو اس کی ننھی سی ننھی سے ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتی

جو اس کی زرا سی تکلیف پر بھاگ کر اس کے پاس آتے تھے لیکن یہ درد تو قدرت کا نظام تھا جسے سہنا سب عورتوں کے لئے ایک برابر تھا

یارم ہر وقت اس کے پاس رہتا تھا وہ کام پر جانا بھی چھوڑ چکا تھا روح سے زیادہ اہم تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں تھا اور اب تو اس کا بچہ بھی اس کی اہمیت کا طلبگار تھا

وہ ہر وقت اس کا سایہ بنے اس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا

ابھی بھی روح آنکھیں موندے ہوئی تھی یارم اس کے سرہانے بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

اسے محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرائی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد اسے درد شروع ہونے لگا نرس نے اسے فوراً ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا جس پر یارم نے عمل کیا تھا

ooooo

مسٹر یارم پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے ہم پیشنٹ کو پہلے ہی بتا چکے تھے

بچے یا مدر میں سے کسی ایک کو بچانا مشکل ہو جائے گا لیکن انہوں نے ہماری بات کو سیریس نہیں لیا اور آپ سے بھی یہ بات شیئر کرنے سے منع کر دیا

ہمیں جس چیز کا ڈر تھا وہی ہو رہا ہے ہم دونوں میں سے کسی ایک کو ہی بچا پائیں گے آپ ان پر سائن کر دیں آپ کو کس کی جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جبکہ دوسرا پیپر اس بات کی گارنٹی ہے کہ اگر کوئی بھی آپریشن میں جان سے جاتا ہے تو ہسپتال ذمہ دار نہیں ہو گا ڈاکٹر اس کے ہاتھ میں پکڑا کر آگے جا چکی تھی

وہ ابھی تک اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اس کی جان کو خطرہ ہے لیکن پھر بھی اس نے یہ بات یارم سے نہیں شئیر کی

تو کیا یہ بچہ اس کے لیے اتنا اہم تھا

لیکن اس کے لئے

اس کی روح اہم تھی اسے روح سے زیادہ اہم تو اس کے لیے اپنی جان بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی

۔لیکن اگر اس نے روح کو بچا لیا اور یہ بچہ نہ رہا تو کیا روح اسے معاف کرے گی کیا وہ دوسری بار اپنا بچہ کھونے کا حوصلہ پیدا کر سکے گی

اور وہ بھی اس کنڈیشن میں کہ وہ کبھی دوبارہ ماں بھی نہیں بن سکتی۔ آج پہلی بار یارم کو لگ رہا تھا کے اس کا سب کچھ لٹ رہا ہے اور وہ کچھ نہیں کر سکتا

خضر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

تو یارم نے بنا اس کی طرف دیکھے اپنی روح کو بچانے کے لئے پیپر پر سائن کر دیے

ooooooo

ہر گزرتا لمحہ ایک امتحان سے کم نہیں تھا.

اندر اس کی روح کا آپریشن چل رہا تھا۔اور وہ باہر بیٹھا بے چینی سے آنے والے لمحات کا انتظار کر رہا تھا.

نہ جانے کیا ہونے والا تھا.

وہ بس اللہ سے اپنی روح کی زندگی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

شاید ان کے نصیب میں اولاد کا سکھ لکھا ہی نہیں۔

وہ بس یہ مشکل لمحات گزرنے کا انتظار کر رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی روح کو سمجھا سکتا ہے

وہ اسے بتائے گا کہ بچہ نہ ہونا قدرت کا فیصلہ ہے جسے ان دونوں کو قبول کرنا ہو گا

روح نہ جانے کس طرح ری ایکٹ کرے گی کیا وہ اسے معاف کر سکے گی دوسری بار اپنا بچہ کھو کر ایک اچھی زندگی گزار سکے گی۔

اور جب اس کو پتہ چلے گا کہ وہ دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی تو کیا بیتے گی اس کے دل پر۔

کہیں وہ اپنے بچے کا گناہ گار اسے نہ سمجھے چار سال کے طویل انتظار کے بعد اسے موقع ملا تھا اپنی ممتا کو سکون پہنچانے کا

۔اپنی ممتا کسی پر نثار کرنے کا کسی کے ننھے وجود کو اپنے سینے سے لگانے کا

لیکن ان کی یہ خوشی بھی ان سے چھن چکی تھی

ڈاکٹر نے کچھ ہی دیر میں آکر بتا دینا تھا کہ اس کا بچہ اس دنیا میں نہیں رہا۔

لیکن روح کے لئے بھی یہ آپریشن بہت خطرناک تھا

وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ نظر لال بتی پر جمائے ہوئے تھا جہاں سے کبھی بھی کوئی بھی فیصلہ آ سکتا تھا

یارم ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے لیکن دعا تو کر سکتے ہیں خضر اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا دعا کرو کہ روح ٹھیک ہو جائے

ہاں یارم بھائی آپ تو کہتے ہیں نہ کہ اللہ روح سے بے انتہا محبت کرتا ہے تو وہ ہماری روح کو اس کنڈیشن سے ضرور نکالے گا۔

اور بچے کا کیا ہے لوگ ہزار بچے گود لیتے ہیں دن میں۔اگر روح کی کنڈیشن زیادہ خراب ہو گئی تو ہم اس کے لیے ایک بچہ گود لیں گے۔اس کی حالت سنبھال جائے گی وقت ہر درد کا مرہم ہے شارف اس کے دوسری طرف بیٹھتے ہوئے بولا

اگر اللہ روح سے اتنی محبت کرتا ہے تو وہ اسے اسی کی اولاد کیوں نہیں دیتا سارے امتحان میری روح کے لئے ہی کیوں بنائے ہیں۔۔۔۔

وہ روح کو خوشیاں دے کر خوشیاں چھین کیوں لیتا ہے۔۔۔۔

جب سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے تو وہ پھر خراب کیوں کرتا ہے کیوں روح پر سکون زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔کیوں خضر کیوں۔۔

خضر حیرانگی سے یارم کے یہ ناشکرانہ الفاظ سن رہا تھا

آج پہلی بار اسے یارم کے لب ولہجے پر یقین نہ آیا

اسے ناشکری سے نفرت تھی اور آج روح کی اس حالت کو دیکھ کر وہ خود ناشکری کر رہا تھا

اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو بس بہنے کو بے چین تھے لیکن شاید وہ اپنے آنسو بہانا ہی نہیں چاہتا تھا

اگر وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے تو کیوں نہیں دے دیتا اسے اس کے حصے کی خوشیاں وہ خضر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جب اچانک ڈاکٹر باہر آیا

بہت بہت مبارک ہو مسٹر یارم بیٹا ہوا ہے آپ کی مسز کی کنڈیشن اتنی خراب تھی کہ ہمیں لگا کہ شاید ہم کسی ایک کو ہی بچا پائیں گے

لیکن وقت رہتے سب کچھ کور اپ ہو گیا

نرس تھوڑی ہی دیر میں آپ کا بیٹا باہر لے آئے گی ڈاکٹر اس سے ہاتھ ملاتا اسے حیرانگی میں گھیرے دیکھ کر مسکرا دیا

جبکہ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا یارم اسے روک لیا تھا

میری روح کیسی ہے۔۔۔؟

اس کے لہجے کی بے چینی نے ڈاکٹر کو بھی ایک لمحے کے لیے پریشان کر دیا تھا

ابھی تو میں نے بتایا کہ ان کی کنڈیشن بھی کافی بہتر ہے

پہلی پریگنٹسی کی وجہ سے کنڈیشن کافی کرٹیکل ہوگئی تھی لیکن ہم نے وقت رہتے ان کی کنڈیشن پر قابو پالیا

فی الحال وہ بے ہوش ہیں انہیں دو تین گھنٹوں میں ہو جائے گا جب تک آپ اپنے بیٹے سے باتیں کریں اس کی حالت ایسی تھی کہ ڈاکٹر بہلانے والے انداز میں کہنے لگا

نہیں مجھے میری روح کو دیکھنا ہے۔یارم نے ایک نظر نرس کی طرف دیکھا جو بچے کو سفید کپڑے میں چھپائے اس کے پاس لا رہی تھی

اس وائے ٹاٹ آپ اپنی مسز کے پاس رہ سکتے ہیں جب تک ان کو ہوش اتا ہے انہیں تھوڑی ہی دیر میں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا ڈاکٹر اس کا کندھا تھپتھپاتا آگے بڑھ چکا تھا

خضر نرس کے ہاتھ سے اس پیارے سے بے بی کو لے کر اس کی طرف قدم بڑھائے تھے لیکن یارم نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

یارم روح اور تمہارا بے بی دونوں بالکل ٹھیک ہیں اس طرف دیکھو تو صحیح کتنا پیارا ہے یہ وہ بچے کو اپنے ہاتھوں میں لیے یارم کو اس کی طرف متوجہ کر رہا تھا

خضر میں نے بہت ناشکرانا الفاظ استعمال کے ہیں نا دیکھا اس پاک ذات نے ایک پل میں دکھا دیا کہ وہ جسے چاہے جتنا چاہے نوازتا ہے

اس نے میرے لیے امتحان کی گھڑی رکھی اور میں اس میں صبر کرنے کے بجائے شکایت کرنے لگا

کتنا کم عقل انسان ہوں نا میں اس کی ذات کے تقاضوں کو سمجھ ہی نہ سکا۔ میں سمجھ ہی نہ سکا کہ وہ پاک ذات ہر جگہ موجود ہے ہمیں سنتی ہے ہمیں دیکھتی ہے۔

کتنی جلدی اس نے اپنا آپ مجھ پر ظاہر کر دیا

میں سب سے پہلے اس کے پاس جاؤں گا اور اس چھوٹے کارٹون کو اپنی روح کے ساتھ ہی دیکھوں گا لیکن پہلے اس کا تو شکریہ ادا کر لوں جس نے اوقات سے بڑھ کر نوازا ہے

اپنی آنکھوں میں آئے آنسو کو ہاتھوں سے صاف کرتا ہے وہ مسکرایا جبکہ حضر بھی مسکراتے ہوئے بے بی کو شارف کی گود میں ڈال چکا تھا۔

جو کب سے بے چین تھا اسے دیکھنے کے لئے

یارم شکرانے کے نفل ادا کرنے جا چکا تھا

اور شارف کو یہ ننھا سا فرشتہ یارم اور روح کی نہیں بلکہ اپنی کاپی لگ رہا تھا

oooooo

یارم نے رو رو کر اللہ سے معافی مانگی تھی اپنی ناشکری پر وہ بے حد شرمندہ تھا۔ اس کا اللہ اسے بہت چاہتا تھا اور اپنی محبت میں ان دونوں کو ایک بہت پیارا سا تحفہ بھی دے ڈالا تھا

اللہ رحیم و کریم ہے

روح سے ملنے سے پہلے اس نے اپنی غلطی کی معافی مانگی تھی۔

اتنا ناشکرا وہ کبھی بھی نہیں تھا۔

وہ تو خود سب کو گمراہی سے دور کرتا تھا اور آج خود گمراہی کے راستے پر چل پڑا

وہ پچھتا رہا تھا بہت پچھتا رہا تھا

رو رو کر اپنے سجدوں میں اللہ سے معافی مانگی تھی وہ اس کا بہت شکر گزار بھی تھا

جس نے روح جیسی پاک سیرت لڑکی اس کے نصیب میں لکھی تھی۔

پر اپنی رحمتوں کا تحفہ ایک ننھے فرشتے کے روپ میں بھیجا تھا

اللہ کے حضور گڑ گڑا کر معافی مانگ کر وہ روح کے پاس آیا

اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا وہ خاموشی سے اس کے قریب کرسی رکھتا اس کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا

وہ اپنے بیٹے کا چہرہ اپنی بیوی کے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا روح کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا لیکن وہاں لیلیٰ اور معصومہ اس ننھے بچے کو اپنے تینوں شیطانوں سے بچا رہی تھی

جو اس کے ہاتھ پر پر بلون باندھ کر اسے اڑانے کی کوشش کر رہے تھے

جہاں بچے اسے پا کر بے حد خوش تھے وہی معصومہ اور لیلی کو ڈر تھا کہ کہیں یہ سب اسے غبارے سے باندھ کر آسمان میں ہیں نہ اڑا دیں۔

کیونکہ وہ بہت کمزور تھا

شارف اور خضر بے حد خوش تھے جب کے صارم بھی تھوڑی ہی دیر میں اپنی فیملی کے ساتھ آ چکا تھا

ہسپتال میں انتارش نے ڈاکٹر کو پریشان کر دیا تھا لیکن صارم نے کمرے کا دروازہ بند کر کے کہہ دیا کہ شور کی آواز باہر نہیں جائے گی

اور اب صارم کے دونوں بچے بھی یارم کے معصوم سے بیٹے کو اڑانے کی کوشش کر رہے تھے

یہ الگ بات ہے کہ شونو کو یہ سب کچھ بالکل پسند نہیں آیا

جیسے ہی لیلیٰ نے چھوٹے میاں کو کاٹ میں لٹایا شونو اس کی رکھوالی کے لیے اس کے سر پر بیٹھ گیا

اور اب شونو کے ڈر سے کوئی بھی چھوٹے میاں کے پاس ہی آ رہا تھا

سوائے ماہرہ کے سب سے بڑی ہونے کی وجہ سے اسے تھوڑا بہت سمجھدار ہونے کا خطاب حاصل تھا

ماما اس کا نام کیا ہو گا ماہرہ بے بی کی گال چومتے ہوئے عروہ سے پوچھنے لگی

وہ تو اس کی ماں ہوش میں آنے کے بعد بتائے گی

عروہ نے مسکراتے ہوتے ہوئے کہا

جبکہ یارم کی نگاہیں ابھی ابھی صرف اور صرف روح پر ہی ٹکی ہوئی تھی

جو اس شور شرابے کی وجہ سے اب آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھول رہی تھی اس کی آنکھیں کھولتے ہوئے ایک نظر پورے کمرے میں موجود ہر شخص پر ڈالی

یارم اس کے بے حد قریب تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھا تھا

روح نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے اٹھا نا گیا

لیکن اس کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی نہیں بلکہ ایک ڈر ایک خوف تھا جو یارم بہت اچھے سے محسوس کر چکا تھا

ooooo

وہ آہستہ سے کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھا اور اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اٹھایا

یارم میرا بچہ کہاں ہیں سب ٹھیک تو ہے نہ

یارم پلیز کچھ بولیں آپ خاموش کیوں ہیں

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

سب کچھ ٹھیک ہے روح پلیز ریلکس یارم اس کا ماتھا چومتے ہوئے کے بال سہلا رہا تھا لیکن روح کو سکون یا آیا

تو میرا بچہ کہاں ہے پلیز بتائیں مجھے وہ یارم کا کالر جھنجھوڑتے ہوئے بولی

روح کیا ہو گیا ہے تمہیں ریلکس ہو جاؤ بے بی یہیں پر ہے ابھی سویا ہے بچے اسے سونے نہیں دے رہے تھے وہ تو شکر ہے کہ شونو کا روعب تھوڑا چل گیا ورنہ ہماری تو کوئی سنتا ہی نہیں ہیں یہاں

عروہ نے اٹھ کر کاٹ سے بے بی اٹھایا اور اس کے پاس لے آئی

روح تمہارا بیٹا مسٹر چھوٹے میاں فل حال ہم نے یہی نام رکھا ہے باقی اس پر سنیلٹی پر سوٹ کرنے والا نام تم خود رکھ لینا وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بے بی اس کی گود میں رکھ چکی تھی

اس کے سفید کپڑے سے اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا

ارے چھوٹے میاں اب اپنے بابا کو بھی اپنا چہرہ بھی دیکھادیں عروہ نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے چہرے سے سفید کپڑا اہٹایا

پر نور معصوم سے چہرے کو دیکھتے ہی روح کے ساتھ ساتھ یارم کے دل کی دھڑکنیں بھی تیز کر گئی

روح میڈم آپ کے شوہر صاحب کا کہنا تھا کہ جب تک میری روح اپنے بیٹے کو نہیں دیکھتی تب تک وہ بھی نہیں دیکھے گے ہم دونوں اسے مل کر دنیا میں ویلکم کریں گے اب آپ دونوں اسے ویلکم کر لو عروہ نے مسکراتے ہوئے کہا

تو روح نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر یارم کو دیکھا

یارم نے آہستہ سے اس کی دونوں آنکھیں چومتے ہوئے اپنے بیٹے کے گال کو چھوا تھا جس پر روح تو سب کے سامنے یارم کی اس جسارت پر چہرہ جھکاتے ہوئے اپنے بیٹے کے چہرے پر جھک گئی

وہ خود پریشان تھی کہ یہ سب کچھ ہوا کیسے ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کوئی ایک ہی زندہ بچ سکتا ہے اور اب اس کا بیٹا اس کے ہاتھ میں کیسے تھا اس کے چہرے پر لکھی الجھن کی تحریریں یارم چکا تھا

اللہ تم سے بہت محبت کرتا ہے روح اس نے ہمارے لیے تحفہ بھیجا ہے بس شکر ادا کر وہ وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اس کے آنسو صاف کرنے لگا

روح نظریں اپنے بیٹے کے چہرے پر جمائے یارم کے سینے پر سر رکھ کر خاموشی سے آنسو بہانے لگی

وہ پاک ذات ہر چیز پر قادر ہے۔اس کے کرم کی کوئی حد نہیں۔آج اس نے ان موبے حد نوازا تھا۔بے شک کون ہے اس پاک ذات کے علاوہ

○○○○○

ہسپتال میں پچھلے تین دن سے اچھی حاصی رونق لگی ہوئی تھی لیکن ڈاکٹر کے مطابق یہ ان کے اصولوں کے خلاف تھا

لیکن یہاں ڈاکٹرز کی سنتا کون تھا صارم کا قانونی لائسنس اور کسی چیز کے کام آئے یا نہیں لیکن یہاں آرہا تھا

کمرے کا دروازہ بند ہونے کے بعد آواز باہر نہیں جاتی تھی اور صارم کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر دیتا اور اگر شور ہی نہیں ہوتا تھا تو باقی مریض ڈسٹرب کیسے ہوتے صارم کا کہنا تھا کہ وہ کسی کو ڈسٹرب نہیں کریں گے بس اپنے کام سے کام رکھیں گے

اور وہ ایسا ہی کرتے تھے

روح کو ایک ہفتے کے بعد یہاں سے چھٹی ملنی تھی

تب تک اس کا سارا وقت ہسپتال میں اپنے بیٹے اور یارم کے ساتھ ہی گزرتا تھا یارم اس کے پاس ہی رہتا

اور کمرے میں ہی موجود صوفے پر رات کو سوتا چھوٹے موٹے سارے کام نرس اکر 'کر جاتی تھی

لیکن روح نے ایک چیز بہت شدت سے نوٹ کی تھی کہ اس نے ابھی تک اپنے بیٹے کو اپنی باہوں میں اٹھایا نہیں تھا

روح نے بہت سوچ وچار کے بعد اپنے بیٹے کا نام رویام رکھا تھا

یارم اور روح کا نام جوڑ کر اسے ایک ہی نام سمجھ میں آیا یہ ان کی محبت کی نشانی تھی جس کا نام بھی بے حد محبت سے ہی رکھا تھا

یارم کو بھی اپنے بیٹے کا نام بے حد پسند آیا

یارم آپ اسے اپنی باہوں میں کیوں نہیں اٹھاتے وہ بے بی کاٹ کے قریب کرسی رکھے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا یہ روح کی آواز سنی

روح یار وہ اسے تھوڑا سا بڑا ہو جانے دو یہ چھوٹا سا ہے یہ نہ ہو کے میری باہوں میں پھسل جائے

یارم نے ایک بے تکی سی لاجک دی تو روح نے حیرت سے منہ بنا کر اسے دیکھا

کیا یار منہ کھولے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے ڈر لگتا ہے یہ نہ ہو کہ یہ میرے ہاتھ سے گر جائے ابھی بہت چھوٹا ہے یہ تھوڑا سا بڑا ہو گا تب میں اسے اٹھایا کروں گا

فی الحال اسے تم ہی اٹھاؤ

مجھے تو ایک بات سمجھ میں نہیں آتی تکلیف اتنی زیادہ دے رہا تھا ہے

آور یہ ہے کتنا سا۔۔۔؟

آتے ہی ناک میں دم کر رکھا تھا اور اب کیسے مزے نیند پوری کر رہا ہے

ہیلو مسٹر اٹھو یہ تمہارے باپ کا ہسپتال نہیں ہے جہاں آرام سے نیند پوری کر رہے ہو اور نرس کو گھور کر کیوں دیکھ رہے تھے

اپنے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا مجھے اس طرح دوسرے کی ماں بہنوں پر نظر رکھنے والے لوگوں سے سخت چڑ ہے تمہیں بھی ٹھیک کر دوں گا یہ مت سوچنا کہ میرے بیٹے ہو جو تمہیں سب آلاؤٹ ہے

وہ گھورتے ہوئے بولا تو نہ چاہتے ہوئے بھی روح کی ہنسی نکل گئی

یارم ہو سکتا ہے وہ اس نرس میں مجھے ڈھونڈ رہا ہوں آپ تو میرے معصوم بچے کو ٹھرکی بنا رہے ہیں روح نے ہنستے ہوئے کہا تو یارم بھی مسکرایا

جب سے رویام دنیا میں آیا تھا روح ابھی تک کھل کر ہنسی نہیں تھی اور نہ ہی کھل کر یارم سے بات نہیں کی تھی اسے لگ رہا تھا کہ یارم اس سے خفا ہو گا کیونکہ اس نے اپنی کریٹیکل کنڈیشن کے بارے میں اس کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا

لیکن یارم اس سے ناراض نہیں تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ سب قسمت کا کھیل ہے زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کرلے اپنی یا کسی اور کی آنے والی موت کو روک نہیں سکتا

لیکن روح یہ سوچ کر پریشان تھی کہ شاہد یارم دل ہی دل میں اس سے خفا ہو گا ابھی نہیں بتا رہا لیکن آج اسے لگ رہا تھا کہ یارم اس سے خفا ہے وہ بہت پیار سے بات کرتا ہے اس کا خیال رکھ رہا تھا

اور آج بہت دنوں کے بعد وہ پرسکون ہو کر کھل کر اس سے باتیں کر رہی تھی کھل کر مسکرا رہی تھی

یارم نے ایک بار پھر رویام کے چہرے کی طرف دیکھا شاید رویام بھی مسکرا یا رہا تھا یارم نے ایک نظر روح کو دیکھا جو انہیں کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی لیکن یارم دوبارہ بیٹے کی جانب متوجہ ہو گیا

اس کا دھیان مسکراتے ہوئے رویام کے گال پر پڑتے گہرے ڈمپل پر تھا

یہ وہ واحد چیز تھی جو اپنی اولاد میں روح کی محبت بٹ جانے کے خیال سے نہیں چاہتا تھا۔

تمہاری دعا قبول ہو گی روح اس نے بتایا تو روح پھر سے کھل کر ہنسی

میں جانتی ہوں۔۔آپ اس کے ڈمپل کی بات کر رہے ہیں نا کتنا پیارا ڈمپل ہے میرے بیٹے کا اپنی ماں صدقے میرے بچے پر

یارم پلیز اٹھا کر دیجیے مجھے اس کے ڈمپل پر کس کرنا ہے وہ ایکسائٹڈ سی ہو کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اس سے رویام مانگ رہی تھی کیوں کہ فی الحال ڈاکٹر نے اسے بیڈ سے اٹھنے سے منع کیا تھا

میں یہ نہیں کر سکتا یار میرے ہاتھ سے گر گیا تو

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ چھوٹا سا تو ہے آپ اٹھا کر دے دیں مجھے

روح نے اس کی ہمت بڑائی تھی اور یارم میں تھوڑی ہمت آ بھی گئی تھی

اس نے بہت نرمی سے رویام کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا اب وہ بہت چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسے روح کی جانب لے کر جا رہا تھا

یہ ننھا سا احساس بالکل نیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ پھول سا نازک وجود اس کی اولاد ہے

لیکن تھوڑی ہی دیر میں اس کی اولاد نے اسے احساس دلا دیا کہ وہ یارم کاظمی کی اولاد ہے

بدتمیز تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔؟

تمہیں شرم نہیں آئی میں تمہارا باپ ہوں وہ اس گھورتے ہوئے بولا جب کے روح کی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

یارم اس بچارے کو تھوڑی نہ پتہ تھا کہ یہاں سو سو نہیں کرنا کیونکہ یہ اس کے بابا کی گود ہے اور اس کے بابا ڈبئی کے ڈون ہیں۔ روح نے مصنوعی مسکین سی شکل بناتے ہوئے اس کے ہاتھ سے رویام کو لے لیا

نرک کی بچی کہاں گئی کیا اسے پتہ نہیں ہے کہ اسپتال میں بچے کو پیمپر پہنا کر رکھتے ہیں۔ اپنی بھیگی شرٹ کو دیکھ کر اب اسے نرس پر بھی غصہ آ رہا تھا لیکن روح سے اپنی ہنسی کو کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

وا میرے شہزادے تو نے وہ کام کیا ہے جو آج تک کوئی نہیں کر سکا روح رویام کے گال چومتے ہوئے بولی

روح کی ضد پر یارم آج چوتھے دن ہی اسے اپنے ساتھ واپس گھر لے کر جا رہا تھا

ڈاکٹر نے ایک ہفتے کے ریسٹ کے لئے کہا تھا

لیکن روح اپنے بچے کو ہسپتال میں نہیں رکھ سکتی تھی

اسے لگتا تھا کہ یہاں اچھے خاصے شخص کی صحت خراب ہو جائے وہ بیچارہ تو ابھی پیدا ہوا تھا اور اس کی صحت بھی کافی نازک تھی

اور وہ اپنے کمزور سے بچے کو ہسپتال میں بالکل نہیں رکھنا چاہتی تھی

اسے ہسپتال کی نرسوں کی نہیں بلکہ اپنی ماں کی ضرورت تھی

اور اوپر سے کیسے عجیب لوگ تھے اس ہسپتال کے ہر تھوڑی دیر کے بعد رویام کو اس سے دور کاٹ میں لیتا دیتے اور اسے ریسٹ کرنے کے لیے کہہ دیتے

بھلا کون کہتا ہے کسی ماں کے ساتھ ایسا۔۔۔؟

اندر ہی اندر اسے اس بات کا غصہ تھا۔ کہ وہ لوگ رویام کو زیادہ دیر اس کے پاس نہیں رہنے دے رہے تھے۔ روح کا بس چلتا تو وہ تو اسے ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود سے دور نہ کرتی

دو تین بار تو اس نے نرس سے کہہ بھی دیا کہ کاٹ کو ہی اس کے بیڈ کے پاس رکھ جائے وہ بس دور سے ہی رویام کو دیکھتی رہے گی لیکن نرس نے مسکرا دیا جیسے وہ کوئی بے وقوفی والی بات کر رہی ہو

اور جاتے ہوئے بے بی کاٹ کو بھی آگے کر کر نہیں گئی ظالم عورت

وہ تو یارم سے ضد چل گئی اور وہ اسے گھر لے آنے کے لیے تیار ہو گیا

ورنہ یہ ہسپتال والے تو اسے اس کے بچے سے ہی دور کر دیتے۔ بے وقوف بے حس لوگ ایک ماں کی فیلنگز کو نہیں سمجھتے تھے (بقول روح کے)

ایک تو اتنی منتوں مرادوں کے بعد اسے ایک بچہ ملا تھا وہ بھی ان ہسپتالوں کی ظلم کی نظر ہو رہا تھا۔

خضر اور شارف نے تو بہت منع کیا کہا کہ ابھی روح کو ہسپتال میں ہی رہنے دو ہم سب یہاں اس کا بہت خیال رکھیں گے لیکن روح کے جھوٹے آنسوؤں پر یارم پگھل گیا۔

اور اب روح سکون سے واپسی کی تیاری کر رہی تھی

○○○○○

یہ سب کیا ہے۔۔۔؟

بڑے بڑے کاٹن کو ہسپتال کے اندر رکھتے ہوئے آدمی کو دیکھ ڈاکٹر نے پوچھا

سر یہ بے بی پیمپرز ہیں

یارم کاظمی کی طرف سے آرڈر ملا ہے آدمی نے تفصیل بتائی

تو ڈاکٹر ہاں میں سر ہلاتا یارم کے پاس چلا آیا

سر آپ نے ہسپتال میں اتنے زیادہ پیپرز کیوں منگوائے ہیں

کیوں کہ آپ کی نرس بتا رہی تھی کہ اتنے بڑے ہسپتال میں پیپر ختم ہو گئے ہیں

اور میرے بیٹے کو بغیر پیپر کے رکھا گیا تھا مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی یارم اسے گھورتے ہوئے اس انداز میں بولا جیسے کہہ رہا ہو آئندہ کبھی پیپرز ختم نہیں ہونے چاہیے

جبکہ خضر اور شارف کو ایک بار پھر سے ہنسی آنے لگی

انہوں نے یہ نظارہ لائیو تو نہیں دیکھا تھا

لیکن روح نے ایسے چٹخارے دار انداز میں انہیں پوری کہانی سنائی تھی کہ ابھی تک یاد کرتے ہی انہیں ہنسی آجاتی

تھینک یو سو مچ سر ڈاکٹر شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا

جب کے یارم نے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں خضر اور شارف اپنا قہقہ روکے ہوئے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑے تھے

تم لوگوں کو یہاں کھڑے رہنے کے لئے نہیں بلایا ہے میں نے جاؤ روح کا سامان اٹھا کر گاڑی میں رکھو

اور ہاں اس نمونے کو بھی ساتھ اٹھا کر لے جانا

یارم نے اس انداز میں کہا کہ وہ دونوں اسے گھورنے لگے وہ کس نمونے کی بات کر رہا تھا

یارم نمونہ کون شونو تو خود اپنے پیروں پر چل سکتا ہے۔۔۔۔

میں اس کتے کے بچے کی نہیں اپنے بچے کی بات کر رہا ہوں ان دونوں کے حیران ہونے پر وہ سمجھاتے ہوئے بولا

ارے یارم نے نگینہ کہا ہے ہمیں سننے میں غلطی ہو گئی خضر شارف کے کندھے پر چماٹ لگاتے ہوئے بولا

تم لوگوں کے لیے وہ جو بھی ہو لیکن میرے لیے تو نمونہ ہی ہے

آتے ہی میری روح پر قبضہ کر لیا اس ایلفی کے بچے نے جب سے آیا ہے اس دنیا میں روح نے مجھ سے ایک بار نہیں پوچھا یارم آپ نے کھانا کھایا

یارم آپ نے کل سے یہی کپڑے پہنے ہیں اتارے کیوں نہیں

ابھی چار دن کا ہے اور میری جگہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

اسے تو میں ٹھیک کروں گا بس زرا بڑا ہو جائے ابھی بہت چھوٹا ہے یارم جلدی جلدی بول رہا تھا جب ان دونوں کو حیرانگی سے خود کو دیکھتے پایا

پھر وہ اپنی باتوں پہ غور کر کے ذرا ٹھنڈے لہجے میں بولا

کیا سوچ رہے ہوں گے یہ دونوں اس نے تین چار دن کے بچے سے دشمنی پل لی ہے یارم نے سوچتے ہوئے بات بدلی

اور وہ دونوں جو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے بے ساختہ قہقہ اٹھے

یارم اتنی جیلسی یار کیا ہو گیا ہے تمہارا بچہ ہے وہ آخر روح کے ساتھ ہی رہے گا نہ خضر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھانے لگا

فضول بولنا بند کرو جتنا کہا ہے اتنا کرو یارم اس کا ہاتھ جھٹکتا اندر چلا گیا جب کہ خضر اور شارف کو اپنی ہنسی روکنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا

ہاہاہاہا ڈان بنا پھرتا ہے اب پتہ چلے گا بیٹا ڈان کے اوپر بھی ایک ڈان ہوتا ہے

وہ دونوں قہقہ لگاتے ہوئے سامان اٹھانے نکل گئے

००००००

روح یار یارم نے کہا ہے کہ رویام گاڑی تک لے چلو تم اٹھا کر نہیں چل پاؤ گی

ابھی تمہیں خود سہارے کی ضرورت ہے

اسے شارف اٹھالے گا اور تمہیں میں تھام کر چلوں گا صرف تمہیں صرف سہارا دوں گا گاڑی میں بیٹھتے ہی تم رویام کو اپنی گود میں لے لینا

اور شارف کون سا اسے دوسری گاڑی میں لے کر جانے والا ہے جو تو اسے اٹھانے ہی نہیں دے رہی

خضر نے سمجھاتے ہوئے کہا

یارم اس کے ڈسچارج پیپر تیار کروانے جا چکا تھا

جبکہ روح اب یہ ضد کر رہی تھی کہ وہ خود اسے اپنی گود میں اٹھا کر باہر لے کر جائے گی پتا نہیں بچے کے معاملے میں روح بہت زیادہ ٹچی کیوں ہوتی جا رہی تھی

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ ہر وقت رویام کو اپنی گود میں لے کر رکھے

وہ تو اسے ایک پل کے لئے بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے

شارف نے بہت آہستگی سے اس کی گود سے رویام کو اٹھایا

خضر روح کے گرد ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس شارف کے ساتھ ہی باہر لے آیا

روح کی جزباتی طبیعت کو سمجھتے ہوئے شارف نے ایک قدم بھی اس سے فاصلے پر نہیں اٹھایا تھا وہ اس کے بالکل برابر چل رہا تھا

بلکہ ساتھ ساتھ ہیں وہ دونوں رویام کے نقش و نگار پر غور کر رہے تھے

وہ نہ صرف یارم سے بے حد ملتا تھا بلکہ اس کی آنکھوں کا کلر بھی یارم جیسا تھا اور چہرے پڑتا گھراڈ مپل اس کے چھوٹے سے چہرے کو مزید روشن بنا دیتا تھا

روح اپنے بچے کو بچا کر رکھنا تمہارا شوہر تمہارے بیٹے سے بہت جلتا ہے۔ خضر نے ساتھ ہی اسے راز کی بات بتائی تھی

کیا ہو گیا ہے آپ کو ماموں بلا کوئی باپ اپنے بیٹے سے جل سکتا ہے۔روح نے ہستے ہوئے کہا

تم ابھی تک یارم کاظمی کو نہیں جانتی روح وہ اپنی ملکیت پر صرف اپنا حق سمجھتا ہے

اور یہاں یہ جناب چھوٹے میاں اس کی ملکیت میں حصہ دار بننا گئے ہیں اب یہاں پر جلیسی تو بنتی ہے

خضر کا انداز مزے لینے والا تھا۔جب کہ اس کی بات کو سمجھ کرنا چاہتے ہوئے بھی روح مسکرائی

میرے یارم اپنے بیٹے سے بہت پیار کریں گے۔روح نے فوراً یارم کی سائیڈ لی تھی

ارے تو ہم نے کونسا کہا یارم اس سے پیار نہیں کرے گا یارم اس سے بہت پیار کرتا ہے۔اور بے شک وہ اسے تم سے بھی زیادہ چاہئے گا۔

لیکن تمہارا دھیان یارم سے بھی ہٹنا نہیں چاہیے ورنہ دبئی میں باپ بیٹے کی ایسی جنگ چھڑے گی کہ تم کبھی بھول نہیں پاؤ گی خضر کا انداز ڈرانے والا تھا

جبکہ نیچے اترتے ہی یارم نے اپنے نمونے کو اپنی گود میں لے لیا تھا اور ساتھ ہی حضر نے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے یارم کو روح کو تھامنے کا موقع دیا

چلو نکلو تم لوگ پچھلی گاڑی میں آؤ

وہ ان دونوں کو آرڈر دے رہا تھا اور ساتھ ہی شارف کو گاڑی کا دروازہ کھولنے کا اشارہ بھی کر ڈالا

ہمیں بھی رویام کے ساتھ چلنا ہے شارف نے کہا

جب کہ ان سے پہلے شونو گاڑی کے اندر بیٹھ چکا تھا

میں نے کہا پچھلی گاڑی میں آؤ یا تم نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے روح کو گاڑی میں بٹھایا اور رویام کے سوئے ہوئے

وجود کو آہستہ سے اس کی گود میں رکھ دیا

خضر اور شارف دور تک ان کی گاڑی کو دیکھتے رہے

یار ہم سے زیادہ تو ان دونوں کی زندگی میں اس کتے کی اہمیت ہے کیسا کتا ہے اپنے باپ کی گاڑی سمجھ کر فورا بیٹھ جاتا

ہے

شارف نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

ایک تو ویسے بھی رویام کے چہرے سے نظر ہٹانے کا دل نہیں کرتا تھا اور اوپر سے یارم نے اتنے کام دے ڈالے تھے

خضر آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر پھیلاتے ہوئے اسے چلنے کا اشارہ کرنے لگا

کیونکہ یارم کا آرڈر فالو کرنے کے علاوہ کر ہی کیا سکتے تھے

oooooo

یارم آپ شارف بھائی کو آنے دیتے نہ ساتھ ان کا کتنا دل کر رہا تھا رویام کے ساتھ آنے کا آج پہلی بار سفر کے

دوران روح کی نظریں نہ تو یارم کے چہرے کی طرف تھی اور نہ ہی باہر سڑک کی طرف وہ مسلسل رویام کو دیکھتے

ہوئے بول رہی تھی

روح مجھے تھوڑی پرائیویسی چاہیے

کتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں ٹھیک سے دیکھا ہی نہیں وہ آہستہ سے جھک کر اس کے چہرے کو ایک ہاتھ سے تھام کر

اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے پیچھے ہٹا جب کہ اس کی بے باکی پر وہ ایک پل میں سرخ ہو چکی تھی

یارم کی کیا حرکت ہے ڈرائیونگ پر فوکس کریں وہ سرخ ہوتے ہوئے اسے ڈانٹ کر بولی جبکہ یارم مسکرایا

ادھر کیسے فوکس کروں جب ساتھ میں اتنی حسین بیوی بیٹھی ہو

اور اگر شارف کا چہرہ تمہیں اتنا ہی اداس لگ رہا تھا تو تم رویام کو اس کے حوالے کر دیتی رویام اس کے ساتھ آ جاتا لگے

ہاتھ ہمارا رومانس۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے گال پر جھکا

یارم باز آ جائیں آپ رویام دیکھ رہا ہے اس نے یہ رویام کی طرف اشارہ کیا جو اپنی دونوں گول گول آنکھیں کھولے

اپنے باپ کو گھورے جا رہا تھا

بڑا ہی کوئی بے شرم ہے ماں باپ کو رومانس کرتے ہوئے نہیں دیکھتے وہ اس کی آنکھیں بند کرتے اس کے چھوٹے

سے چہرے پر اپنا ہاتھ انتہائی نرمی سے رکھ کر اٹھاتے ہوئے بولا

جبکہ اس کی حرکت پر اس کے گال کے ڈمپل نمایاں ہوئے

جسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے روح نے اس کے گال پہ اپنے لب رکھتے ہوئے چھوا

بہت ہی غلط بات ہے روح کبھی میرے ڈمپل کو اس طرح سے نہیں چھوا تم نے یارم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

آپ کا اور اس کا بھلا کیا مقابلہ یہ تو میرا چھوٹا سا بیٹا ہے میرء جگر کا ٹکڑا ہے وہ ایک نظر یارم کی طرف دیکھ کر پھر سے

جانثار نظروں سے رویام کو دیکھتے ہوئے بولی

میں بھی تمہارا شوہر ہوں تمہارے دل پر میرا حق ہے بیٹے کے آجانے سے تم مجھے بھول نہیں سکتی یارم نے جیسے یاد دلایا تھا

یارم میں آپ کو نہیں بھولی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔

ویسے آپ ہیں کون کیا میں آپ کو جانتی ہوں یارم کی بات پر روح پہلے تو جذباتی انداز میں بولی لیکن پھر شرارت سے بات بدل گئی

گھر چلو پھر بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں اس کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے بولا

جب کہ سچ تو یہ تھا کہ یارم کی نظر بھی بار بار بھٹک رویام کے چہرے کی طرف جا رہی تھی

رویام کے چہرے سے نظر ہٹانے کا اس کا بھی بالکل دل نہیں کر رہا تھا

لیکن مجبوری یہ تھی کہ اسے گاڑی بھی چلانی تھی

سب کا کہنا تھا کہ اس کے سارے نقش یارم سے ملتے ہیں

اور اگر ایسا تھا تو بے شک یارم بچپن میں بہت ہی پیارا بچہ ہوا ہو گا کیونکہ اس کا بیٹا بے حد پیارا تھا اور یہ بات وہ دل سے قبول کرتا تھا

ooooo

یارم نے لمبا راستہ کیا تھا اور انہیں آنے میں کافی دیر ہو گئی دوسرے راستے پر چڑھائی زیادہ تھی

اور وہ روح اور اپنے بچے کو بالکل سیفٹی سے گھر لانا چاہتا تھا

شارف اور خضر پہلے سے ہی ان کے گھر پر پہنچ چکے تھے

جبکہ لیلی اور معصومہ اپنے بچوں سمت پہلے سے ہی یہاں تھی

اور صارم بھی اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر فیملی کے ساتھ آج انہیں کے پاس تھا

سب نے بہت خوشی سے رویام کو گھر میں ویلکم کیا

لیلی اور معصومہ نے تو پورے گھر کو ہی سجا ڈالا تھا ہسپتال میں لی گئی پہلے دن کی تصویر کو فریم کر کے گھر کی سینٹر والی دیوار پر لگایا تھا جہاں روح اور یارم ایک ساتھ بیٹھے رویام کو اپنی گود میں لیے مسکرا رہے تھے

سب کے ہاتھوں میں رویام کے لئے تحفے تھے جن سے کھیلنے کے وہ فی الحال قابل تو نہیں تھا۔ لیکن وہ سارے تحفے ایک سے بڑھ کر ایک تھے

رویام کو پہلے دن کے کپڑے خضر کے گھر سے پہنائے گئے تھے کیونکہ خضر بہت فخر سے اس بات کو قبول کر رہا تھا کہ وہ رویام کا نانا ہے

ہاں لیکن لیلیٰ کو نانی بنتے ہوئے بہت عجیب لگ رہا تھا

اب کیا صرف 29 سال کی عمر میں وہ نانی بنتی اچھی لگتی کیا لیکن اب تو ہر کسی کو بہانہ مل گیا تھا اسے چھڑنے کا

اور تو اور اب یارم اسے بلاتا رویام کی نانی کے نام سے تھا۔

شارف رویام کو اپنی گود میں لئے سب بچوں کو اس سے متعارف کروا رہا تھا

ویسے تو وہ سب اس سے مل بھی چکے تھے اور اسے غبارے باندھ کر اڑانے کی کوشش بھی کر چکے تھے لیکن گھر آنے کے بعد وہ ایک نئے انداز میں اس سے ملے

مشارف صاحب کا تو کہنا تھا کہ وہ اکیلے ہیں اسی لیے اسے اپنے ساتھ ہی لے چلیں لیکن اس کی بات سن کر یارم نے کہا کہ اپنے باپ سے رابطہ کرو وہ تمہیں بہن بھائی دے سکتا ہے ہمارے بچے پر نظر رکھنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے

اب جو بھی تھا آپنے چند دن کا بچہ تھا تو اسے بھی بہت پیارا تھا

سب کے جانے کے بعد یار اسے ایک کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود اندر چلا گیا

روح آہستہ سے رویام کو اٹھاتی شونو کو اشارہ کرتی اس کی پیچھے چلی گئی

oooo

یہ ایک بے حد پیارا کمرہ تھا جو کسی بچے کے لیے سجایا اور بنایا گیا تھا

اس سے پہلے کل تک یہ ایک ایکسٹرا بیڈ روم تھا جس میں ایک بیڈ اور صوفہ کے ساتھ کسی مہمان کے رہنے کی مکمل جگہ بنائی گئی تھی

کیسا لگا ہمارے رویام کا کمرا۔۔۔؟ یارم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

کمرے میں ایک منی سائز کا بیڈ تھا

ہر طرف کھلونے ہی کھلونے تھے کمرے کو پورا بلو کلر کیا گیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ یارم کو پتہ چلا تھا کہ بیٹے کی صحت پر نیلا کلر اچھا اثر کرتا ہے جب کہ بیٹی کی صحت پر ہلکا گلابی کلر اچھا اثر کرتا ہے

بہت پیارا کمرہ ہے یارم یہ آپ نے سجایا روح کو یقین نہیں آرہا تھا

آف کورس میں نے بنایا ہے اپنے بیٹے کے لئے ویسے میں بہت اچھا ڈیزائنر نہیں ہوں لیکن ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے

وہ آہستہ رویام کو روح کی گود سے لیتے ہوئے بیڈ پر لیٹا چکا تھا

جہاں وہ پرسکون نیند کے مزے لیتا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ روح کا دل کیا کہ ابھی جائے اور اسے پیار کرنے لگے

روح یار یہ اتنا زیادہ سوتا کیوں ہے روح کو اپنے بے حد قریب کیے وہ سوال کرنے لگا

پتا نہیں میں نے بھی لیلی سے پوچھا تھا اس نے کہا تھا بچے ایسے ہی سوتے ہیں

سوتے ہیں اور روتے ہیں لیکن ہمارے بیٹے کی کوالٹی چیک کریں وہ صرف سوتا ہے اور مسکراتا ہے روح نے فخر سے بتایا تھا

اور واقعی یہ بات سچ تھی رویام کو ابھی تک روتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔بس جب اس کا رونے کا دل کرتا تو اتنی پیاری شکل بناتا کہ روح اسے فورا اپنی گود میں لے لیتی اور وہ خود ہی چپ ہو کر مسکرانے لگ سکتا

اچھا چلو اب ہم اسے بالکل ڈسٹرب نہیں کرتے اپنے کمرے میں چلتے ہیں وہ روح کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

ہاں تو اسے ساتھ لے کر جائیں گے یہاں اکیلے چھوڑ تو نہیں سکتے روح نے فکر مندی سے کہا

روح تو ایسے بات کر رہی ہو جیسے دوسرے کمرے میں نہیں کسی دوسرے گھر میں جا رہے ہیں یہیں پر ہی اگر روئے گا تو آواز آجائے گی کیا یارم نے پیار سے کہتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

بالکل نہیں یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو میں فی الحال اسے بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی دوسرے کمرے میں ہمارے ساتھ لے کر چلے وہیں پر سویا کرے گا ہمارے سینٹر میں روح نے اسے کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہارا یہ میرے اور تمہارے بیچ میں سوئے گا ہم دونوں کے درمیان یارم شاکڈ کی کیفیت میں تھا

جبکہ روح ہاں میں سر ہلاتی رویام کو اٹھاتی آہستہ آہستہ اپنے کمرے کی جانب چل دی

یارم کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا یہ چھوٹا سا نمونہ اب اس کے اور اس کی بیوی کے بیچ میں سویا کرے گا

روح تم بیکار میں پریشان ہو رہی ہو یہ یارم کاظمی کا بیٹا ہے بالکل نہیں ڈرنے والا اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہا جہاں روح بیڈ کے سینٹر میں رویام کو لیٹا چکی تھی

نہیں میں بالکل رسک نہیں لے سکتی وہ لیٹتے ہوئے بولی جب یارم آہستہ سے اپنی سائیڈ آکر لیٹ گیا

اور یہ کب تک ہمارے بیچ میں ایسے ہی رہے گا اس نے پھر سے سوال کیا

تقریباً پانچ سال تک تو میں اسے بالکل اکیلا نہیں چھوڑنے والی یارم روح نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا جب کہ یارم خاموشی سے اپنا سر تکیے پر گرا گیا

○○○○○

○○○○○

وہ گہری نیند سو رہا تھا جب اسے اپنے ہاتھ پر ننھا سا لمس محسوس ہوا

اس کی آنکھ فورا کھل گئی تھی

اس کا لمس پھول سے زیادہ نازک تھا

اس نے ذرا سا سر اٹھا کر دیکھا تو یارم کے بازو پر بار بار اس کا ہلتا ہوا پیر لگ رہا تھا

وہ بے اختیار مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

رویام دونوں آنکھیں کھولے ہاتھ پیر ہلانے میں مصروف تھا اور اس کا ننھا سا پیر بار بار ہلنے کی وجہ سے اس کے بازو سے ٹچ ہو رہا تھا

پھر شاید رویام نے محسوس کر لیا تھا اس کا باپ اس کی طرف متوجہ ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ پیر اسی سپیڈ سے ملائے جا رہا تھا شاید اس کے کھیلنے کا اپنا ہی انداز تھا

یارم اب اس کی طرف کروٹ لے کر باغور اسے دیکھنے لگا۔اس کا یہ چھوٹا سا وجود ہلتا جلتا ہے اسے بہت ہی پیارا لگ رہا تھا کروٹ لینے کی وجہ سے اس کا بازو اس سے ذرا فاصلے پر آ گیا جو یارم کو خود بھی اچھا نہیں لگا وہ مزید اس کے تھوڑا نزدیک ہوا اور اس کا پیر ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ کو چھونے لگا

مسٹر رویام یارم کاظمی کیا آپ کو پتا ہے آپ کی ماما آپ کے جاگنے کا کتنا انتظار کرنے کے بعد سوئی ہے آج تک میں نے اپنی بیوی کو اتنا تنگ نہیں کیا جتنا تم نے بس ان چار دنوں میں کیا ہے

کتنا ترستی ہے وہ تم سے باتیں کرنے کے لئے اور تمہارے شہزاد جیسے نخرے ختم نہیں ہوتے

اور دوسری تمہاری یہ نیند جو پوری ہونے کا نام نہیں لیتی اتنا سو کر کرتے کیا ہو بس بتا دو مجھے

کہیں خوابوں میں میرے بہو تو نہیں پسند کر رکھی ایک بات کان کھول کر سن لو فی الحال تمہاری عمر نہیں ہے لڑکیوں کے خواب دیکھنے کی اسی لیے بہتر ہو گا کہ خوابوں کی دنیا سے باہر آ جاؤ

اور فی الحال تمہیں میری بیوی پر دھیان دینا چاہیے جو اتنی مشکل سے تمہیں اس دنیا میں لائی ہے

نہ کہ ان دوشیزاؤں پے ویسے اس نرس کے ساتھ تمھارا کچھ چل رہا تھا یہ بات تو میں تب بھی سمجھ گیا تھا جب وہ تمہیں مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی

اور ایک اور بات کان کھول کر سن لو تمہارے باپ نے کبھی ایسے کام نہیں کیے اس نے ایک ہی لڑکی کو پسند کیا اسی سے شادی کی اور اسی سے تم جیسی ٹھرکی اولاد بھی پیدا کر لی۔ اور اب اسی کے ساتھ پوری زندگی سکون سے گزاروں گا

اور تم بھی ایک ہی لڑکی کو پسند کرو گے اسی کے ساتھ شادی کرو گے اور اسی کے ساتھ ساری زندگی گزارو گے۔ جو اصول میری زندگی کے وہی اصول تمہاری زندگی کے بھی ہونے چاہئیں آخر تم یارم کاظمی کی اولاد ہو

وہ اس کے بالکل پاس لیٹا اس کا بازو تھامے اسے مکمل طور پر اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ رویام کا کھیل اب رک چکا تھا یارم نے تو صرف اس کا ایک بازو ہی پکڑا ہوا تھا لیکن اس بازو کی وجہ سے اسکا دوسرا ہاتھ اور دونوں پیر بھی رک گئے شاید رویام کا ان سے کوئی کنکشن تھا.

اور رویام کے ہاتھ پیر رک جانے کی وجہ سے اس کے ہونٹ پتا نہیں باہر کیوں آ رہے تھے

اس کا نچلا ہونٹ مکمل طور پر باہر نکلا ہوا تھا جبکہ اوپر کے ہونٹ نے اندر کا تمام حصہ کور کیا ہوا تھا

یارم کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے

لیکن اسے تھوڑی ہی دیر میں پتا چل گیا کہ وہ کیا کرنے والا ہے جب اچانک اس کی کرا کے دار آواز نے پورے کمرے کو ہلا کر رکھ دیا

رات وہ کیسے مان لے کر رہی تھی کہ اس کا بیٹا روتا نہیں ہے

اور اس کے بیٹے نے تو دو ہی منٹ میں پورے کمرے کو آسمان پر اٹھا لیا تھا

رویام یار کیا ہو گیا ہے کیوں روئے جا رہا ہے اچھا یار برا کیوں منا رہا ہے ٹھیک ہے ایک دو گرل فرینڈ بھی بنا لینا

اچھا چل میں اسی نرس کو بہو کے طور پر قبول کر لوں گا اب وہ تیرا فرسٹ کرش ہے تو میں اس کے لئے منع نہیں کر سکتا

تو فکر مت کر میں ظالم باپ بالکل ثابت نہیں ہونے والا پیار محبت کے معاملے میں تو بہت سویٹ ہارٹ قسم کا انسان ہوں

اس کے رونے پر وہ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا

اور ایک اچھے باپ کی طرح رویام کو اس کے پسند کی چیزوں کی آفر بھی دینے لگا لیکن رویام کسی اچھے بچے کی طرح بلکل اپنا منہ بند نہیں کر رہا تھا وہ روئے جا رہا تھا

اس نے ایک نظر روح طرف دیکھا جو شاید آج بہت دنوں کے بعد پر سکون نیند سو رہی تھی۔ وہ اسے بالکل ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا آہستہ سے اس نے رویام کے ننھے سے وجود کو اپنے سینے سے لگا یا

اور اسے اٹھا کر باہر لے آیا

ooooooo

کیا ہو گیا ہے یار اس طرح سے کیوں رو رہا ہے وہ اس کے نازک سا وجود اپنے سامنے کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا

اس کے دونوں ہاتھوں میں وہ بالکل کوئی گڈا سا لگ رہا تھا۔

یارم کے اس طرح سے اسے اپنے سامنے رکھنے اور ہاتھ میں اٹھانے پر وہ خاموش ہو گیا

یہ کی نا یارم کاظمی کے بیٹے جیسی بات کیوں رو رہا تھا ایسے کون روتا ہے ہاں تجھے پتہ ہے تیری ماں تجھے اس دنیا میں لانے کے لئے کتنا کچھ سہہ چکی ہے اور اب رو رو کر تو اس کی نیند پراب کرنے والا تھا

نو مہینے ایک بھی رات ٹھیک سے سو نہیں پائی میری بیچاری روح اور تو کیسے چار دن سے سو رہا تھا اور سارا دن بھی تو سوتا ہی رہتا ہے لیکن رات کو پھر بھی تجھے میری روح کی نیند خراب کرنی ہے کیوں بھئی باپ کا راج ہے کیا

نہ بیٹا یہاں ایسا نہیں چلے گا میری روح نے تجھے دنیا میں لانے کے لیے اپنی نیند قربان کی ہے اب تجھے بھی اپنی ماں کو بالکل تنگ نہیں کرنا اور اگر تو نے اسے تنگ کیا تو مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا وہ اسے دھمکی دے رہا تھا

جبکہ رویام اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

چل اب جلدی سے کچن میں چلتے ہیں تیرے لیے دودھ وغیرہ بناتے ہیں اور پھر تجھے سلا دیتے ہیں کیا خیال ہے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اٹھا

ایک ہاتھ سے اس کے ننھے سے وجود کو تھامے ہوئے وہ اس کے لئے دودھ بنانے لگا روح کو اس نے دن میں تین چار بار دودھ بناتے ہوئے دیکھا تھا وہ یارم کاظمی تھا اسے کسی بھی چیز کو سیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی دیکھنا ہی کافی تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کے لئے دودھ بنا کر واپس باہر صوفے پر آگیا اور اس کو بالکل رُوح والے انداز میں دودھ پلایا لیکن دودھ پینے کے بعد بھی رویام سویا نہیں

ارے یار اب سو جا تیرا پیٹ بھی بھر گیا ہے۔ کیوں نہیں سو رہا یارم نے زرا سختی سے پوچھا

ویسے یار تیری بھی غلطی نہیں ہے سارا دن تو سوتا رہا ہے اب تو سوئے گا کیسے ہے نا یہی بات ہے نا

چل کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں تو سو نہیں سکتا لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تیرا باپ ہے نہ اس میں کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گا

ابھی تو ابھی ابھی دنیا میں آیا ہے تو ہمارے لئے تو ایک مہمان ہے اور یارم کاظمی مہمانوں کی خوب خدمت کرتا ہے

ویسے تو سوچ رہا ہو گا میں تیرے سامنے بار بار اپنا نام کیوں لے رہا ہوں تاکہ تجھے یاد ہو جائے کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے

اور تجھے بھی پتہ چل جائے کہ تو کس کا بیٹا ہے

چل اب میں تیری انٹرٹینمنٹ کا کوئی سامان کرتا ہوں ویسے یہ کھلونا کافی انٹرسٹنگ ہے وہ ایک پلاسٹک کی گاڑی کو اپنے ہاتھ میں لے لئے اسے دکھا رہا تھا

لیکن تو فی الحال اس کے ساتھ نہیں کھیل سکتا کیونکہ تو بہت چھوٹا ہے ویسے میرے پاس بھی ایک کھلونا ہے جو میرا موسٹ فیورٹ ہے وہ اپنی جیب سے ایک بلیٹ نکال کر اسے دکھاتے ہوئے بولا

یہ میرا فیورٹ کھلونا ہے اور اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے مجھے بہت زیادہ مزہ آتا ہے لیکن اس کے لیے بھی تو بہت چھوٹا ہے میرا نہیں خیال کہ فی الحال تو کسی بھی کھلونے کے ساتھ کھیلنے کے قابل ہے تجھ سے تو ہاتھ میں پکڑا بھی نہیں جارہا یہ اس کی گاڑی اس کے پیٹ سے اٹھاتے ہوئے پھینک چکا تھا

فلم دیکھے گا چل آجا دونوں باپ بیٹا مل کر ایک فلم دیکھتے ہیں دا ایول ڈیتھ فی الحال یہاں پر بس یہی ایک فلم ہے بہت فنی ہے مل کر دیکھیں بہت مزہ آئے گا وہ کہتے ہوئے فلم لگانے لگا

ویسے تیری ماں تو رومینٹک موویز دیکھتی ہے اس ٹائپ کی فلمیں پسند نہیں۔ اور سچ کہوں تو اس کے ساتھ بیٹھ کر رومینٹک فلم دیکھنے کا اپنا ہی مزہ ہے اب میں تیرے ساتھ بیٹھ کر تو رومینٹک مووی تو دیکھنے سے رہا

تو ہم دونوں اسی فلم کو انجوائے کریں گے وہ ریوٹ اپنے ساتھ لاتا پلیئر اون کر چکا تھا روحیم کو اپنے ساتھ صوفے پر ذرا اونچا کر کے بٹھایا تھا کہ وہ ٹی وی کو ٹھیک سے دیکھ سکے لیکن اسے جلد ہی احساس ہو گیا کہ فی الحال وہ بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہے

یار ایک تو کیا چیز ہے تجھ سے بیٹھا نہیں جاتا کیا چل آجا میری گود میں ہی آجا وہ اپنی گود میں رکھتے ہوئے احسان کر کے بولا

فلم شروع ہوئی ہے یارم نے خوب انجوائے کیا اور شاید روحیم نے بھی

رویام فلم کی طرف کم اور یارم کے چہرے کی طرف سے زیادہ دیکھ رہا تھا یارم کے ہنستے چہرے کو دیکھ کر وہ بھی بار بار کھلکھلا اٹھتا۔

فلم کے اینڈ پر یارم کو اچھی حاصی نیند آنے لگی تھی کیونکہ پچھلے چار دن سے ہسپتال میں ہونے کی وجہ سے اسے صوفے پر ایک دن بھی اچھی نیند نہیں آئی

اور دوسری طرف یہ فکر لگی رہتی تھی یہ نہ ہو کہ روح کو کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے

اسی لیے وہ نیند میں بھی الرٹ ہی رہتا تھا۔ اس وقت ایسے بہت نیند آرہی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے ننھے سے شہزادے کو اس کی ضرورت ہے۔

وہ روح کو بالکل ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ فلم ختم ہونے کے بعد وہ رویام کے لئے پھر سے دودھ بنانے لگا ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اسے ہر دو ڈھائی گھنٹے کے بعد دودھ دینا تھا

اور اب تقریباً دو گھنٹے تو ہو ہی چکے تھے اسے پیٹ پوجا کئے ہوئے اپنے لئے چائے کا کپ بنا کر اس نے رویام کے لیے بھی تیار کیا

آپ نے چائے کا کپ رویام کی بوتل کے ساتھ ٹچ کر کے اس نے ڈرنک شیئر کرنے والے انداز میں چیئرز کیا۔ وریام کے دودھ کی بوتل آدھی ہونے کے بعد اس نے گندا سا منہ بنایا یارم نے سمجھ کر بوتل اس سے دور رکھ دی

ابھی ہے کتنا سا اور نخرے دکھا رہا ہے بیٹا چھ سات مہینے تک تو تجھے یہی بے سواد بے ذائقہ دودھ پینا ہے میں نے بھی یہی پیا ہے اگر تیری دادی زندہ ہوتی تو تجھے بتاتی۔ چل اب آجا ذرا باہر لان میں چلتے ہیں اذان ہونے میں ابھی کافی وقت ہے گرمی بھی کافی ہے چل ٹھنڈی ہوا لیتے ہیں وہ دوستانہ انداز میں اسے اٹھا کر باہر کی جانب آگیا

ooooo

اور اس کی آہٹ پا کر شونو بھی آہستہ آہستہ اس کے پیچھے باہر نکل آیا

۔کیا بات ہے مسٹر شونو تم اتنی صبح صبح جاگ رہے ہو اسے اپنے پیچھے آتے دیکھ کر یارم نے خوشگوار انداز میں کہا

اس کے انداز پر شاید نہیں یقیناً شونو بھی حیران ہوا ہوگا کیونکہ آج تک یارم نے اس سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔اور یارم نے بھی شاید زندگی میں پہلی بار اتنی باتیں کی تھی وہ بہت کم بولتا تھا صرف ضرورت میں استعمال ہونے والے الفاظ یا پھر روح کے سامنے وہ اپنے دل کی ہر بات کرتا تھا

لیکن اس نے خود نوٹ کیا تھا کہ جو باتیں وہ رویام سے کر رہا تھا ساری بے فضول اور بے مقصد تھی۔ایسی باتیں جن کا کوئی سرا ہی نہیں تھا

لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا بیٹا اس کی ساری باتیں بہت ہی انجوائے کر رہا ہے اسی لئے تو وہ خاموش نہیں ہوا بلکہ اب بھی وہ اپنی ہی دن میں رویام سے باتیں کئے جا رہا تھا جن کو ان کے ساتھ چلتا شونو بھی بڑی غور سے سن رہا تھا

oooooo

روح نے نیند میں اپنا ہاتھ بیڈ پر اپنے دائیں طرف رکھا تو وہاں کسی کا وجود محسوس نہ کر کے اس کی آنکھ کھل گئی

ناتو یہاں یارم تھا اور نہ ہی رویام وہ تیزی سے اٹھی

وہ دونوں غائب تھے مطلب وہ جہاں بھی تھے ایک ساتھ تھے

ظاہری سی بات ہے رویام خود سے اٹھ کر کہیں جا نہیں سکتا۔

اس کی نیند اڑ چکی تھی وہ باہر کی جانب آنے لگی جب کھڑکی سے لان میں ٹہلتے یارم کو اس کے گود میں رویام کو دیکھا

جبکہ شونو اس کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ چل رہا تھا

اس نے سکون کی سانس لی

رویام یارم کے ساتھ تھا وہ بالکل بھی رو نہیں رہا تھا بلکہ یارم کی باتیں اسے اچھی لگ رہی تھی۔ روح چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ آئی

اس نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جمائی لی تھکاوٹ سے بھرپور انگڑائی لے کر وہ دوبارہ بیڈ پر آگئی آپنے اوپر کنمبل پھیلاتے ہوئے وہ بیڈ پر لیٹی اور ایک بار پھر سے آنکھیں بند کر لیں

ہاں اسے اب فکر نہیں تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا یارم اس کے رویام کو سنبھال لے گا تھوڑی دیر پہلے جو نیند اسے بائے بائے کہہ کر بھاگ گئی تھی ایک بار پھر سے اس پر حاوی ہونے لگی

تھوڑی دیر میں وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی۔

oooooo

نہ جانے کب ٹھہرتے ٹھہرتے رویام کی آنکھیں بند ہوگئی یارم کو بالکل احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ سو چکا ہے۔

وہ کب سے اس ننھے سے وجود کو اپنے ساتھ لگائے بس ٹہلتا جا رہا تھا

یہ بے مقصد بے منزل سا سفر اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔شونو نے بھونکتے ہوئے اسے بتانا چاہا کہ رویام سو چکا ہے پتا نہیں کیسے وہ جان گیا تھا۔یارم نے ایک نظر شونو کو دیکھا اور پھر رویام کی جانب سوتے ہوئے بالکل کوئی معصوم سا فرشتہ دکھ رہا تھا

ارے یہ تو سو گیا یارم اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا تو شونو بھونکتے ہوئے اچھلا

جب یارم نے ایک ہاتھ کی انگلی اپنے ہوں ٹھوں پر رکھ کر اسے چپ کروایا۔

شور نہیں کرنا ہو سو گیا ہے

چلو اسے بیڈروم میں رکھتے ہیں۔

وہ شونو کو کہتا ہوا آگے چل دیا اور وہ اسی کے انداز میں اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا

ooooo

کمرے میں قدم رکھا تو روح گہری نیند سو رہی تھی فرق بس اتنا تھا کہ رات کو وہ غلطی سے یارم کی جگہ پر سو گئی تھی اس وقت وہ اپنی جگہ پر تھی

یارم آہستہ سے رویام کو بیڈ پر لٹایا

اور خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا

جبکہ شونو کمرے میں ہی بنے چھوٹے سے گدھے پر لیٹ چکا تھا

مسٹر شونو مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں سونے جارہا ہوں۔ تم بھی سو جاؤ کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں وہ سارے نمونے آ جائیں گے

اس نے سب کو یاد کرتے ہوئے سوچا جو کل رات یہاں سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

شارف تو بار بار دروازے تک جا کر واپس آجاتا

خضر تقریباً اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس کا بس چلتا تو وہ رویام کو خود سے دور ہی نہ کرتا۔

اور کل اس میں جلدی آنے کا وعدہ بھی کر دیا تھا اب اس کی جلدی کتنے بجے ہونی تھی یارم کو بالکل اندازہ نہیں تھا ان کے آنے سے پہلے پہلے وہ اپنی نیند پوری کر لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بچوں کے شور شرابے اور شارف کی مستیوں میں نیند تو اسے ہر گز نہیں آئے گی

OOOOOO

یارم کی آنکھ دس بجے کے قریب کھلی تھی

دروازہ بند تھا لیکن باہر سے ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی

اس وقت کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا وہ کافی دیر تک چھت کو گھورتا رہا

اپنے بازو پر اسے ابھی تک رویام کا لمس محسوس ہو رہا تھا جسے محسوس کر کے وہ مسکرایا

پھر فریش ہو کر باہر نکل آیا

جہاں تقریباً سب لوگ ہی تھے سوائے صارم کے اسے اپنی ڈیوٹی پر جانا تھا

کیوں کہ ڈان کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی خوشی میں اسے چھٹی تو ہرگز نہیں ملنی تھی

رویام اس وقت معصومہ کی گود میں تھا۔روح کچن میں اس کا دودھ تیار کر رہی تھی

اس نے آہستہ سے معصومہ کو اشارہ کیا تو وہ مسکرا کے رویام کو اس کی گود میں رکھ گئی

جب بچے ہوتے ہیں تو آپ کو ساری رات جاگنا پڑتا ہے خضر اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ یارم مسکرایا

ہاں بس اللہ نے تحفہ دیا ہے تو سنبھالنا تو پڑے گا وہ رویام کے چہرے کو نرمی سے چھوتے ہوئے بولا

روح بتا رہی تھی کہ تم ساری رات جاگتے رہے۔اسی لیے صبح اس نے تمہیں جگانے نہیں دیا اور ہم نے بھی پوری کوشش کی کہ ہم بالکل شور شرابہ نہ کرے اور کچھ شونو صاحب نے ہم پر اپنی حکومت چلائی ہوئی تھی

ذرا سی آواز نیچی ہوتی تو وہ گلے پڑ جاتا ہے شارف نے کہتے ہوئے لگے ہاتھوں شونو کی شکایت کی آج پہلی بار یارم کو وہ اتنا اچھا لگا تھا

ویسے تو خضر نے اپنی بچیاں پیدا ہونے کے بعد لیلی کو سوا مہینہ کہیں بھی آنے جانے نہیں دیا تھا اور نہ ہی زیادہ لوگوں سے ملاقات کرنے دی تھی

لیکن روح کا معاملہ الگ تھا وہ بہت کم لوگوں کو جانتی تھی اور بہت کم لوگوں سے تعلق رکھتی تھی اور یارم نے اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی تھی

تبھی تو وہ بالکل ریلیکس تھی اور مزے سے اپنے ان دنوں کو انجوائے کر رہی تھی رویام کو خضر کے حوالے کر کے کچن میں آیا جہاں وہ اس کے لئے دودھ بنا رہی تھی

اس کے کچن میں آنے پر اس نے مسکرا کے یارم کو دیکھا اور پھر خود اس کے قریب آکر اس کے گرد بازو لپیٹے اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی

یارم اینگو مینگو سو مچ۔۔۔اس کا انداز بہت میٹھا تھا یارم مسکرایا

آئی لو یو ٹو میرا بے بی اس کے دونوں گال کو انتہائی شدت سے چومتے ہوئے بولا اس سے پہلے کہ روح سے دور ہوتی اسے باہر سے رونے کی آواز سنائی دی اور رویام کے رونے پر وہ دونوں باہر کی طرف بھاگ گئے تھے

یار اس کو اچانک کیا ہو گیا یہ رونے کیوں لگا شارف نے جیسے ہی رویام کو اپنی باہوں میں اٹھایا اس نے رونا شروع کر دیا

۔

روح اور یارم کچن سے بھاگتے ہوئے آئے تھے۔

شارف نے فوراً رویام کو روح کے حوالے کر دیا

ارے کچھ نہیں شارف بھائی پریشان مت ہوں اسے بھوک لگی ہے اس لئے رو رہا ہے روح رویام کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولی

اپنی ماں کا لمس محسوس کر کے وہ فوراً خاموش ہو گیا تھا

پتہ نہیں بھوک لگی ہے یا کسی نے اس کے کان میں آکر سر گوشی کی ہے کہ اس کا باپ اسکی ماں کے ساتھ رومانس کر رہا ہے یارم اسے گھورتے ہوئے بڑبڑایا تو روح اسے کر گھور کر رہ گئی

ایسے گھور کر کیا دیکھ رہی ہو مجھے۔ مجھے یہ پہلے دن سے ہی بہت تیز لگتا ہے۔ بس تمہارے سامنے معصوم شکل بناتا ہے

یارم نے اس کی انفارمیشن میں اضافہ کیا تھا

یارم وہ صرف پانچ دن کا بچہ ہے۔ روح نے اسے یاد دلاتے انداز میں کہا

یہ چار دن کا بچہ ضرور ہے لیکن اسے بچہ مت سمجھو بہت پکا ہے یہ رات میں نے تمہارے ماتھے پر کس کیا تو مجھے گھور کر دیکھنے لگا۔

جیسے اپنی بیوی کو نہیں اس کی ماں کو کس کیا ہو یارم اس کے بالکل ساتھ صوفے پر بیٹھا ہوا رویام کے دودھ کی بوتل پکڑ کر اسے بتاتے لگا

ایک تو آپ بالکل ہی میری سمجھ سے باہر ہیں صبح کیسے پیار کر رہے تھے ساری رات اس کا خیال بھی رکھا اور اب اس کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ روح اسے گھورتے ہوئے بولی

ہاں تب تم سامنے نہیں تھی نہ میرے سامنے تو بہت شرافت سے بیٹھا ہوا تھا ہم دونوں نے کافی انجوائے کیا بہت ساری باتیں بھی کی میں نے اسے سمجھایا بھی کہ تمہیں بالکل تنگ نہ کرے

لیکن دیکھو دوپہر ہوتے ہی یہ بدل گیا پھر سے تمہیں تنگ کر رہا ہے

اسے ذرا احساس نہیں ہے کہ کچن میں اس کے ماں باپ دونوں بزی ہیں اس طرح سے گلا پھاڑ پھاڑ کر رو کر پکارنے کی کیا ضرورت پڑ گئی

تھوڑا صبر کرنا چاہیے تھا اسے مینرز نام کی کوئی چیز نہیں ہے اس کے اندر اپنے ماں باپ کو اس طرح سے کون ڈسٹرب کرتا ہے وہ اچھا خاصا برا مناتے ہوئے بولا تو روح اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے لگی جو رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی

یارم آپ پانچ دن کے بچے کے اندر مینرز کہاں سے ڈھونڈنے لگ گئے وہ ابھی بچہ ہے ہم اسے کچھ سیکھائیں گے تو اسے کچھ آئے گا نا روح کا انداز سمجھانے والا تھا لیکن یہاں اسے سمجھنے کو تیار کون تھا

انتہا کی بد اخلاق اولاد ہے ہماری روح اسے تمہارے پیٹ کے اندر سے ہی سیکھ کر آنا چاہیے تھا اسے پتہ ہونا چاہئے کہ یہ یارم کاظمی کی اولاد ہے۔ وہ اس انداز میں بولا کہ روح کوشش کے باوجود بھی اپنی ہنسی روک نہیں سکی

اللہ یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو وہ اپنی ہنسی روکتی بمشکل بولی پائی تھی جبکہ اسے اس طرح سے ہنستے دیکھ کر باقی سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے

کیا ہو گیا ہے روح تمہیں اس طرح سے کیوں ہنس رہی ہو۔۔۔؟ سب سے پہلے لیلیٰ نے پوچھا تھا

کچھ نہیں بس میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے میں مینرز کب سے آئیں گے روح ایک نظر یارم کی طرف دیکھ کر لیلی کو بتانے لگی جب کے یارم شان بے نیازی سے صوفے پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے بہت مزے سے بیٹھا تھا

روح دماغ ٹھکانے پر ہے نہ تمہارا چار دن کے بچے میں کہاں سے مینرز آتے ہیں

ابھی وہ بڑا ہو گا کچھ سمجھے گا تو کچھ سیکھنا شروع کرے گا حضر کا انداز ڈانٹنے والا تھا

اچھاایسی بات ہے مجھے تولگا کہ یہ سب کچھ سیکھ کرآئے گا یارم مجھے لگتا ہے ہمیں بہت محنت کرنی ہوگی اسے مینرز سکھانے میں ہمارا بچہ بہت بداخلاق ہے۔

اور بہت بدتمیز بھی ہے ہمیں بہت محنت کرنی ہوگی وہ یارم کودیکھتی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے بولی

کتنافضول بولتی ہوتم روح کیا مجھے نہیں پتہ کہ ہمیں اس کے لیے محنت کرنی ہوگی عقل نام کی کوئی چیز تمہارے اندر ہے نہیں

آف کورس ہمیں اسے مینرز سیکھانے ہوں گے لیکن پہلے تم اسے بڑاتو ہونے دوآہستہ آہستہ سیکھے گا وہ جب اسے کچھ سمجھ میں آئے گا

ابھی تواس کو یہ بھی نہیں پتا کہ اپنے منہ میں دودھ کی بوتل ڈالنی ہے یا اپنا ہی پیر تھوڑی دیر پہلے یارم نے اسے اپنا ہی پیر منہ میں ڈالے دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا تھا

ہاں لیکن روح اس کے بات بدلنے پر اسے دیکھنے لگی جو سارا الزام ہی اسی پر لگا گیا تھا اور اب ہر کوئی اس کو نصیحتیں کر رہا تھا کہ تم ضرورت سے زیادہ جلدی مچارہی ہو

ابھی رویام چھوٹا ہے اسے ٹائم لگے گا سیکھنے میں سمجھنے میں اور بڑا ہونے میں فی الحال تو اسے اپنے ماں باپ کو پہچاننے میں ہی دوڈھائی مہینے لگ جائیں گے

جبکہ روح خاموشی سے ان سب کی باتیں سن کر خود کو مجرم ٹھہرائے جانے پر اندر ہی اندر یارم سے خفا ہو رہی تھی

oooooo

سب کے جانے کے بعد یارم جب کمرے میں آیا تو روح کو منہ بنائے دیکھ کر مسکرایا

کیا بات ہے آج تو میری جنگلی بلی کافی غصے میں لگ رہی ہے وہ اس کے پاس بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا جبکہ رویام تھوڑے فاصلے پر نیند میں تھا

کتنے برے ہیں آپ یارم آپ نے سب کے سامنے مجھے غلط ثابت کر دیا

جبکہ آج میں سب کو دکھانے والی تھی کہ آپ کیا سوچتے ہیں

وہ منہ پھولئے بولی

تو تم چاہتی تھی کہ وہ سب لوگ میرا مذاق بنائے وہ اس کی گود میں سر رکھتا گہرا سا مسکرایا

ہاں تو آپ بھی تو سب کا مذاق بناتے رہتے ہیں۔ سارے ڈرتے ہیں آپ سے بچاروں کو موقعہ مل جاتا تھوڑا خوش ہونے کا لیکن آپ کسی کو خوش ہونے کہاں دیتے ہیں

ان سب کو لگ رہا تھا کہ میں ایسا چاہتی ہوں کہ رویام اوپر سے سب سیکھ سکھا کر آئے۔

وہ ایک نظر رویام کو دیکھتی یارم سے ناراضگی کا اظہار کرنے لگی

ہاں تو یہ تمہاری غلطی ہے تمہیں عقل کا استعمال کرنا چاہیے تھا ضروری نہیں جو باتیں میں تم سے یا رویام سے شئیر کرتا ہوں وہ تم سب کے سامنے بول دو۔

میں اپنا آپ ہر کسی پر ظاہر نہیں کرتا تم سے محبت بہت ہے وہ اس کا چہرہ خود پر جھکائے گال چومتے ہوئے بولا

اور میرے رویام سے روح نے جلدی سے پوچھا۔

یارم نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا وہ ننھا اس وجود اس وقت نیند کے مزے لوٹ رہا تھا

میرا دل کرتا ہے کہ میں اسے ڈسٹ بن میں پھینک دوں۔ تم اسے ہر وقت اُٹھا کر کیوں گھومتی رہتی ہو تھکتی نہیں ہو

کیا وہ کتنی ہی دیر محبت سے رویام کا چہرہ دیکھنے لگے دیکھتا رہا اور پھر جب بولا تو روح کو چیخنے پر مجبور کر گیا

یارم آپ ایسا سوچتے ہیں میرے معصوم بچے کے لیے آپ میرے بچے کو ڈسٹ بن میں پھینک دیں گے ہائے اللہ

اب تو میں آپ پر بھروسہ ہی نہیں کر سکتی آپ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ رویام کا معصوم سا چہرہ دیکھتی اس کی

دل دہلا دینے والی بات پر پریشان ہو چکی تھی

ارے میں تو تمہارے لیے ہی بھلائی سوچتا ہوں تمہیں تنگ کرتا ہے ہر وقت تم اس کو اٹھا کر گھومتی رہتی ہو تمہیں

پریشان کر دیتا ہے اس لیے کہہ رہا ہوں یارم نے معصوم بننے کی کوشش کی

یا اللہ یارم اگر میرا بچہ مجھے تنگ کرے گا تو آپ اسے ڈسٹ بن میں پھینک دیں گے۔

تنگ کرنے کا تو نہیں پتا ہاں لیکن اگر اس نے تمہیں ضرورت سے زیادہ پیار کیا تو میں ایسا کرنے سے پیچھے بھی نہیں

ہٹوں گا۔

اس نے رویام کسمساتے دیکھتے ہوئے روح کی گود سے سر اٹھایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا

یارم آپ اتنے ظالم باپ ہیں روح کو صدمہ ہوا تھا

ہاں بہت ہی ظالم باپ ہوں میں تمہارے بیٹے کا ہونٹ باہر آرہا ہے یہ تھوڑی ہی دیر میں رونا شروع کر دے گا جلدی

سے اس کے لئے دودھ بنا کر لاؤ

ایسا گلا پھاڑ پھاڑ کر روتا ہے کہ میرے کان ہی پک جاتے ہیں جلدی جاؤ وہ رویام کو اپنے قریب کرتا ہوا اپنی گود میں اٹھا چکا تھا

جبکہ اسی جاگتا پا کر روح صدمے کی کیفیت میں کچن میں چلی گئی

یارم نے ایک نظر رویام کے چہرے کو دیکھا جو اس وقت آف موڈ کے ساتھ اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوا

اور ابھی تھوڑی دیر پہلے روح سے کی ہوئی باتوں پر ہنسنے لگا

وہ اسے کیا ڈسٹ بن میں پھینکتا وہ تو اسے اپنے دل کے کسی کونے میں چھپا کر رکھنا چاہتا تھا۔

وہ روح سے اتنی محبت کرتا تھا کہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دیکھے وہ روح کو بھی اسی طرح سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا جیسے آج وہ رویام کو خود میں چھپا لینا چاہتا تھا

آج رویام کو باری باری سب کی گود میں دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ وہ اپنا بیٹا ان سے لے کر کہیں کسی جگہ چھپا کر رکھ لے جہاں کوئی اسے نہ دیکھ پائے

وہ اپنے اندر تبدیلی نوٹ کر رہا تھا اس نے جو محبت روح سے کی تھی ویسی ہی محبت رویام اسے خود سے کرنے پر مجبور کر رہا تھا

میں نے بالکل ٹھیک کہا تھا تم بہت تیز چیز ہو۔ تم سے ہم دونوں ساتھ بیٹھے دیکھے نہیں جاتے نا۔ اگر تھوڑی دیر اور لیٹ جاگتے تو میں اپنی بیوی سے دو چار پیار بھری باتیں کر لیتا

لیکن نہیں تم نے تو کباب میں ہڈی بننا ہے وہ اس کا پیر پکڑتا اونچا کر کے اس کے چھوٹے سے پیر کو آگے پیچھے سے ٹٹولتے ہوئے بولا

لیکن تمہاری تو ہڈیاں بھی تمہاری طرح چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔اور کباب میں اتنی چھوٹی ہڈی سے یارم کاظمی کو کوئی فرق نہیں پڑتا

تو میں تمہیں کباب کے ساتھ ہی چھپا کر کھا جاؤں گا وہ اس کے گال کو ذرا شدت سے چوم کر بولا تو رویام اس کی ظلم پر رونے لگا

شاید یارم کی مونچھ اور داڑھی نے رویام کے نازک نقوش پر ظلم کیا تھا

مسٹر رویام صاحب ذرا ذرا سی بات پر رونے کی ضرورت نہیں ہے اور اپنے باپ کے پیار کی عادت ڈالو میں تو ایسے ہی پیار کروں گا

زرا بہادر بنو یار تو یارم کاظمی کے بیٹے ہو دوبئی کا رڈان کے

دارھی کی ذرا سی چھبن تم سے برداشت نہیں ہوتی وہ اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے ذرا سخت لہجے میں بولا

اس کے اس طرح سے سامنے کرنے پر رویام نے رونا بند کر دیا اور ایک بار پھر سے اسے گھورنے لگا اس کا ایک ہونٹ اب بھی باہر تھا

اوئے مجھے گھورنا بند کر و ورنہ تیری ماں کو بتادوں گا کہ نرس کے ساتھ تیرا کیا چل رہا ہے کچھ زیادہ ہی شریف سمجھ رکھا ہے اس نے تجھے لیکن میں تیرا باپ ہوں بہت اچھے سے جانتا ہوں تو کتنا بڑا ٹھرکی ہے یارم بول ہی رہا تھا کہ روح دودھ کی بوتل لے کر اندر داخل ہوئی

اگر تم اور دو منٹ لیٹ آتی تو میں سے واقعی ڈسٹ بن میں پھینک دیتا کتنا روئے جارہا تھا یہ وہ اسے پھر سے تپنے لگا

ہاں مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ آپ ایسا ہی کریں گے لیکن دودھ بنانے کے دوران میں نے ایک بات نوٹ کی کہ ایک باپ کبھی اپنے بچے کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا

اور میں جانتی ہوں کے آپ اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔آپ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے صرف مجھے تنگ کرنے کے لئے ایسا بول رہے ہیں۔روح نے اپنی عقلمندی دکھائے تو یارم نے اسے داد دینے والے انداز میں تالی بجائی

مطلب کے تم اتنی عقل مند ہو کہ یہ بات تم نے کچن میں جا کر سوچی نہ کہ یہاں بیڈروم میں کیا تمہیں کمرے میں یاد نہیں آیا تھا کہ میں اس کا باپ ہوں وہ اس کے ہاتھ سے دودھ کی بوتل لیتے ہوئے رویام کے منہ میں ڈال چکا تھا۔

نہیں خیال تو تب بھی آیا تھا لیکن ڈسٹ بن والی بات نے مجھے سچی میں ڈرا دیا تھا اب آپ کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں آپ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ آہستہ سے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی تو یارم اپنی ہنسی چھپا گیا

میں واقع کچھ بھی کر سکتا ہوں مجھ سے بہت اچھے کی امید مت رکھنا۔وہ ہنستے ہوئے بولا تو روح منہ بنا گئی

ooooooo

جب سے یارم نے رویام کو روح کو تنگ کرنے کے لئے منع کیا تھا تب سے تو وہ بالکل ہی روح کے ساتھ چپک کر رہنے لگا تھا

جیسے اس کی بات کو بہت اچھے سے سمجھ گیا ہو وہ تو شکر تھا کی رویام سوتا بہت زیادہ تھا ورنہ تو اسے روح کے ساتھ لمحات بھی نصیب نہ ہوتے

وہ ہر وقت روح کے ساتھ رہتا تھا اور وہ اسے ذرا سا روح کے ساتھ بیٹھے دیکھتا تو وہ رونا شروع کر دیتا رویام اب دو ماہ کا ہونے والا تھا

یارم نے تو ایسے ہی اسے دشمن کہہ دیا تھا لیکن اب وہ اصل میں اس کا دشمن بن چکا تھا

وہ ایک نظر یارم کو روح کے پاس جاتے دیکھتا اور پھر آپ نے کرا کے دار آواز میں وہ رونا شروع کرتا ہے کہ جب تک روح اسے اٹھا نا لیتی وہ چپ نہیں کرتا تھا۔

یارم کو وہ پیارا تو بہت تھا لیکن اس کا روح کے ساتھ چپکا چپکی اسے بالکل پسند نہیں تھی

اور خاص کر جب روح اس کے پاس ہوتی تھی اور روح کا سارا وقت اس کا ہوتا تھا پھر تو رویام کی مخالفت بالکل برداشت نہیں کر سکتا تھا

اب وہ اسے بے بی کاٹ میں سلاتی تھی ویسے تو اس کی پیدائش کے دوسرے ہفتے ہی وہ اپنے کمرے میں بے بی کاٹ لے آیا تھا جہاں وہ رویام کی سوتے ہیں اسے اٹھا کر سائیڈ لگا دیتا

کیونکہ روح کو اپنی باہوں میں بھرے بغیر اسے پر سکون نیند نہیں آتی تھی

کمرے میں بے بی کاٹ آنے کے بعد روح نے تھوڑا سا اعتراض تو کیا تھا لیکن یارم نے کہا کہ اگر رویام بیڈ پر سوئے گا تو اسے دوسرے کمرے میں سونا ہوگا اور یہ بھی سچ تھا کہ روح کو دوسرے کمرے میں اکیلے سونے میں ڈر لگتا تھا اور رویام کو فی الحال وہ اکیلے دوسرے کمرے میں رہنے دے نہیں سکتی تھی

اسی لئے اسے اس بے بی کاٹ کے بوجھ کو سہنا پڑا

○○○○○

وہ کمرے میں آیا تو رویام بے بی کاٹ میں آرام سے سو رہا تھا

رات کو کیا کہا تھا میں نے تم سے اس ایلفی کے سونے کے بعد مجھے سٹڈی سے بلا لینا

لیکن جب میں کمرے میں آیا تو تم بھی اس کے ساتھ بے ہوش پڑی تھی تم دونوں نشہ کر کے سوئے تھے کیا جو میری یاد نہیں آئی

وہ روٹھا روٹھا سا بیڈ پر بیٹھ گیا

رات کو مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ کب مجھے نیند آ گئی اور میں رویام کے ساتھ ہی سو گئی روح اسے روٹھا دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے منانے اس کے پاس آئی تھی

اسے منانا بہت ضروری تھا کیونکہ کل رویام کے لیے شاپنگ کرنے جانا تھا اور اکیلی وہ جا نہیں سکتی تھی اور اگر یارم مانا نہیں تو وہ اسے لے کر نہیں جائے گا

وہ ہاں میں سر ہلاتا ایک ہی پل میں اسے کھینچ کر بیڈ پر گرا چکا تھا جب کہ روح کو اس کے انداز بہت خطرناک لگے

یارم ابھی آپ مجھ سے ناراض تھے روح نے فوراً یاد دلایا

ان کو غلطی کی سزا چوم کے دی جاتی ہے،۔

پیارے لوگوں کی خطاؤں پے بھی پیار آتا ہے،۔

وہ دلکشی سے کہتا ہے اس کے لبوں پر جھکا اور ایک میٹھی سی جسارت کرتا ہوا پیچھے ہٹا اپنی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھولے تو روح کو خطرے کی گھنٹی سنائی دینے لگی

یارم رویام جاگ جائے گا۔ وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے سمجھا رہی تھی

کوئی بات نہیں دو دن پہلے میں نے اس کے کاٹ پر ایک چھنچھنا کھلونا لگایا تھا اسے وہ بہت پسند ہے اور جب وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تب اسے اپنی ماں کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی

اس لیے وہ اپنے ماں باپ کے پرائیویٹ موومنٹ کو بالکل ڈسٹرب نہیں کرے گا اور فی الحال تم مجھے ڈسٹرب مت کرو ورنہ کل میں تمہارے بیٹے کی شاپنگ کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گا

رویام کے سارے کپڑے اس کو چھوٹے ہو گئے یارم ہمیں جانا ہو گا روح نے فوراً یاد کرواتے ہوئے اس کے گلے میں باہیں ڈال دی

گڈ گرل آف کورس ہم جائیں گے بس تم ڈسٹرب مت کرنا مجھے وہ مسکرا کر پہلے اس کے لبوں کو پھر اس کے گالوں کو چومتا اس کی گردن پر جھکا

جب کہ وہ خاموشی سے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی

رویام کی ساری چیزوں کی لسٹ تو وہ پہلے ہی تیار کر چکی تھی

اور اب یارم بھی چلنے کو تیار تھا

سوا مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد تقریباً روز ہی شاپنگ پر جا رہی تھی لیکن پھر بھی اسے یہی لگتا تھا کہ رویام کے لیے چیزیں اب بھی کم ہیں

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ پوری دنیا خرید لے اپنے بیٹے کے لیے جبکہ یارم بھی ہر روز اس کے لیے کچھ نہ کچھ لاتا رہتا تھا

یارم کھل کر اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتا تھا لیکن اس کے ہر انداز میں روح نے اس کے بیٹے کے لیے بے پناہ دے رکھی تھی

ooooo

ooooo

وہ دونوں رویام کے لیے شاپنگ کر رہے تھے

جب اچانک شونو کسی کو دیکھ کر پیچھے کی طرف بھاگا

شونو کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔واپس اؤ روح نے اسے بھاگتے دیکھ کر کہا

یارم دیکھیں نا سے کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں بھاگ رہا ہے اسے بھاگتا دیکھ کر وہ بھی اس کے پیچھے آئی تھی

لیکن نیچے پہنچتے ہی اسے شونو کے ساتھ وہ آدمی دکھائی دیا

شونو اس کے بوٹ پر زبان چلائے جا رہا تھا جب کہ اسے یاد تھا جب وہ ہسپتال میں پاگل پن کی حالت میں تھی تب یہ شخص کی بے حد قریب تھا اس نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ لمحہ یاد کرتے ہیں روح کے ہاتھ پیر میں جیسے بیچھو سے رینگنے لگے

اس نے بعد میں خضر سے بھی پوچھا تھا جب وہ ہوش میں نہیں تھی تب اس شخص کو اس کے اتنے قریب کیوں آنے دیا۔۔۔؟

یہاں تک کہ اس نے یاروں کو بھی یہ بات بتائی تھی اسے یاد تھا وہ اس شخص کے سینے سے لگا کر بری طرح سے رو رہی تھی

یارم نے تو اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ ویسے تو وہ روح کو کسی کو چھونے نہیں دیتا تھا لیکن درک کے گلے لگنے پر بھی یارم نے کچھ نہ کہا۔

شاید اس کی طبیت کی خرابی کی وجہ سے

بس کہہ دیا کہ تم ہوش میں نہیں تھی اور اس وقت درک نے ہماری بہت مدد کی تھی

یارم درک کا شکر گزار تھا کہ اس نے روح کا خیال رکھا تھا اسے بچانے میں مدد کی تھی لیکن نہ جانے کیوں روح کو اس بندے سے عجیب سے چڑ تھی

جب سے اس نے کہا تھا کہ ایسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ بچہ زندہ ہے یا مر جاتا ہے اسے تب سے ہی یہ آدمی بالکل اچھا نہیں لگتا تھا انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں تھی اس کے اندر یہاں تک کہ وہ اس کی شکر گزار بھی نہیں تھی نہ جانے کیوں اس شخص سے اسے الجھن محسوس ہوتی تھی

وہ اس کے قریب آئی اور غصے سے شونو کی رسی تھامی

بہت بد تمیز ہو تم شونو اس طرح ہر ایرے غیرے کے پیروں کو چاٹنے لگتے ہو

کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آتا تمہارا اپنا کون ہے اور پرایا کون وہ شونو کو ڈانتے ہوئے کہہ رہی تھی

ہو سکتا ہے میں اس کا تم سے زیادہ اپنا ہوں بہت وہ سرد لہجے میں بولا

جبکہ روح اس کی طرف دیکھے بنا شونو کو ڈانٹتی کچھ فاصلے پر کھڑے یارم کی جانب آ گئی

جب کہ درک اسے خود سے دور جاتا دور تک دیکھتا رہا

ooooo

تمہیں اس سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اس نے تمہاری جان بچائی ہے اس دن اگر وہ نہیں ہوتا تو ہمارے لئے بہت مشکل ہو جاتی

میری جان اللہ نے بچائی ہے اسے صرف وسیلہ بنایا تھا اور پتہ نہیں اسے ہی کیوں وسیلہ بنایا تھا مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا وہ شخص کتنا مغرور ہے وہ شخص اور شونو اس کے پیروں کو چاٹ رہا تھا تو ذرا اسے احساس نہیں ہوا کہ وہ شونو کو تھوڑا سا پیار ہی کر دے

اور تم گھر چلو آج تو میں تمہیں ٹھیک کر دوں گی وہ شونو کو غصے سے دیکھتی ہوئی بولی

جو درک کے قریب سے آنے کے بعد کافی اداس لگ رہا تھا

کیا ہو گیا ہے روح وہ جانور ہے مانوس ہو گیا تھا اس سے جانور جس چیز کو پسند کرتا ہے اسی کے پاس بھاگ کر جاتا ہے تم کچھ زیادہ ہی دل پر لے رہی ہو یارم سمجھا رہا تھا

یارم ہم کیا اس آدمی کے بارے میں باتیں کرنے لگے ہیں پلیز رو یام کے لیے شاپنگ کرنی ہے وقت بہت کم ہے

مشارف کی سالگرہ کے لئے میں اس کے اچھے اچھے ڈریسز لینا چاہتی ہوں

تاکہ میرا بچہ شہزادہ لگے

وہ تو ہے ہی شہزادہ یارم نے بے اختیار کہا۔

روح مسکرائی

شونو کے لئے میں ییلو کلر کی شرٹ لوں گی ییلو کلر کی شرٹ میں بالکل پھول جیسا لگتا ہے وہ اب اچانک ہی اسے شونو پر پیار آ گیا تھا

سورج مکھی کا یا سرسوں کا روح کے انداز پر یارم نے ایکسائیڈ میں دکھائی

جبکہ روح سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے

آپ میرے اور میرے بچوں کے بیچ میں مت بولا کریں

بچہ اور کتا یارم نے یاد کروایا۔

ہاں تو اور بچے بھی ہو جائیں گے روح فوراً بولی تھی

ہاں کیوں نہیں بچوں کی فوج پیدا کر لیتا ہوں تا کہ تم پوری زندگی انہیں میں الجھ کر رہ جاؤ ایک دیا ہے نا اسی کو سنبھالو

کیا مطلب آگے جا کر ہمارے اور بچے نہیں ہوں گے پہلے روح ان باتوں پر شرما جاتی تھی لیکن جب سے رویام دنیا میں آیا تھا اسے رویام کے بھائی بہنوں کی فکر ہونے لگی تھی اس لئے وہ کھل کر یارم سے بات کرتی تھی

دیکھو روح مجھے بچے بہت پسند نہیں ہیں ایک آدھ بچہ ٹھیک ہے

ہم اس کو سنبھال سکتے ہیں اسے ایک اچھی ب زندگی دے سکتے ہیں اس کا خیال رکھ سکتے ہیں اور پوری طرح اس دھیان دے سکتے ہیں۔

مجھے اور بچوں کی خواہش نہیں ہے روح ہمارا ایک ہی بچہ بہت ہے جس کا ہم خیال رکھ سکتے ہیں سنبھال سکتے ہیں یارم کا انداز سمجھانے والا ہر گز نہیں تھا

وہ جیسے حکم دے رہا تھا کہ اسے ایک ہی بچہ رکھنا ہے اور کوئی بچہ ہو گا ہی نہیں روح خاموش سی ہو گئی

جب کہ اس کی خاموشی کو نوٹ کر کے یارم نے اسے شاپنگ کی طرف لگانے کی کوشش کی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ کامیاب بھی ہو گیا وہ اسے بتا نہیں پایا تھا کہ وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی

رویام کی صورت میں اللہ نے ان کے نصیب میں اولاد لکھ دی یہی کافی تھا

یارم کے اندر نہ تو اور بچوں کی خواہش تھی اور نہ ہی وہ روح کی جان دوبارہ مشکل میں ڈال سکتا تھا وہ ایک بچے کے ساتھ بہت خوش تھا لیکن وہ روح کو یہ بات بتانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی

وہ اسے کبھی بھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونے دے سکتا تھا اسی لیے اس پر اپنی مرضی ظاہر کی کہ وہ اور بچے نہیں چاہتا جبکہ روح اس چیز کو بعد پر رکھ کر ریلکس ہو گئی

○○○○○○○

وہ دونوں شاپنگ میں مصروف تھے

جب روح کا دیہان سامنے پار ایک چھوٹے سے بچے پر گیا جو شاید اپنی ماں کے ساتھ آیا تھا اور یہاں پر آگے پیچھے کھیل رہا تھا شاید اس کی ماں شاپنگ میں مصروف تھی

وہ بہت کیوٹ سا تھا کبھی ادھر تو کبھی ادھر کھیلتا اور پھر شونو کو بھی اشارہ کرتا ہے

شاید اسے شونو پسند آ گیا تھا لیکن فی الحال شونو کو کسی بھی طرف جانے کی اجازت ہر گز نہیں تھی اور نہ ہی شونو خلدی کسی کے ساتھ گھلتا ملتا تھا

روح کو وہ بچہ بہت پیارا لگ رہا تھا

اس کی عمر تقریباً تین ساڑھے تین سال تو ہو گی اس نے یارم کا دھیان بھی اس طرح دلوایا

وہ پیارا سا بچہ پسند تو یارم کو بھی بہت آیا تھا

لیکن وہ کافی شرارتی لگ رہا تھا وہاں سب ہی لوگوں سے اس کی شرارتیں جاری تھی

جبکہ اس کے ماں ہر تھوڑی دیر میں اسے کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈ کر واپس اپنے پاس لے کے آتی شاید اسے اس مال میں آنے کی عادت تھی اس لیے وہ یہاں کی ہر جگہ کو اچھے طریقے سے جانتا تھا

ooooo

ان لوگوں کی شاپنگ کمپلیٹ ہوئی تو وہ واپسی کی راہ لینے لگے لیکن تبھی اوپر والی منزل سے آوازیں آنے لگیں وہ چھوٹا سا بچہ مارکیٹ کے دیوار سے لٹکا بس گرنے ہی والا تھا روح کی تو بے اختیار چیخ نکل گئی

یارم اس بچے کو دیکھیں وہ گر جائے گا سب لوگ چلا رہے تھے مارکیٹ کی وہ جگہ بالکل سنسان تھی اس طرف کوئی بھی نہیں تھا

شاید وہ بچہ اپنی شرارتوں میں وہاں پہنچ گیا تھا اور اب سب کو اپنی طرف متوجہ کر چکا تھا اس وقت وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا وہ خود اپنی مدد نہیں کر پا رہا تھا

جب کہ اس کی ماں نیچے سے مسلسل بس اتنا ہی کہہ رہی تھی کہ ہاتھ مت چھوڑنا میں آ رہی ہوں

لیکن اس سے پہلے کہ وہاں پر پہنچتی بچے کا ہاتھ چھوٹ کر نیچے لگے لوہے کے پائپ پر آ گیا

یہ جگہ دیوار سے بہت زیادہ دور تھی آسانی سے شاید ہی کوئی وہاں پہنچ پاتا اور نیچے کا فاصلہ حد سے زیادہ تھا

وہی اوپری منزل پر پاس کھڑا درک اسے بس دیکھے جا رہا تھا بالکل بچانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا

یہ وہ لمحہ تھا جب روح نے پہلی بار کسی سے بے انتہا نفرت کی تھی کوئی اتنا بے حس بے درد کیسے ہو سکتا تھا

کیا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ بچہ مر جائے گا وہ اس کے بالکل قریب کھڑا اس کی مدد کرنے کی بالکل کوشش نہیں کر رہا تھا لوگ چلا رہے تھے اس کی ماں پاگلوں کی طرح روتے ہوئے اسے بچانے کے لیے مدد مانگ رہی تھی

روح نے اپنے قریبی یارم کو ڈھونڈ ناچاہالیکن وہ وہاں اسے کہیں نظر نہیں آیااور پھر اس نے ایک بار پھر سے دھیان اس بچے کی طرف دیاتو اسے یارم وہی اوپری منزل پر اس بچے کو بچاتا ہوا نظر آیا

یارم کے ساتھ دو تین اور لوگ بھی تھے جو اس بچے کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے یارم اس دیوار سے کھود کر آگے پائپ کی طرف آیااور اس بچے کو پکڑ کر اوپر کی جانب کھینچ لیا خو وہ دو بار گرتے گرتے بچا

سب نے سکون کا سانس لیا جب کہ بچے کی ماں رو رو کر یارم کا شکریہ ادا کر رہی تھی یارم بے بس ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنے قدم روح کی جانب جانے بڑھا دیے

جب پیچھے سے آواز ایک یارم نے مڑ کر دیکھا

بن گئے ہیر و ثابت کر دیا کہ تمہارا دل بہت بڑا ہے لیکن تمہیں ملا کیا کچھ بھی نہیں لیکن اگر تم تھوڑا سا لیٹ ہو جاتے تو اس مارکیٹ کی تھوڑی بہت پبلسٹی ہو جاتی میڈیا والے پہنچنے ہی والے تھے لیکن تمہیں بہت جلدی تھی نہ اس کو بچانے کی مارکیٹ کے مالک کا تھوڑا بلا ہی کروا دیتے

مالک اکیلے نہیں کھاتا تمہیں بھی کچھ نہ کچھ ضرور دیتا

اتنا گرا پڑا نہیں ہوں میں اس شخص کے پاس بیٹھا رہوں گا اور اگر میں اسے نہیں بچاتا تو وہ بچہ نیچے گر جاتا یارم اسے کہتا ہوا پھر آگے بڑھا

مرتا نہیں بس زیادہ سے زیادہ تھوڑی بہت چھوٹ آجاتی تمہیں ہیرو بننے کی ضرورت ہرگز نہیں تھی وہ خاصا برا منائے ہوئے بولا اسے یارم کی یہ حرکت کو پسند نہیں آئی تھی لیکن نہ جانے اس کی باتیں سن کر روح کو اتنا غصہ کیوں آنے لگا

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ یہاں موجود ہر شخص آپ کے جیسا ہے آپ کے جیسا بے درد بے حس احساس نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں آپ کے اندر وہ عورت کب سے چلائے جارہی تھی اگر آپ اس کے بچے کو بچا لیتے تو وہ اتنی بری کنڈیشن میں جاتا ہی نہیں۔آپ کو احساس ہے کہ وہ بچہ کتنا ڈرا ہوا ہے دیکھیں اسے کتنا سہا ہوا ہے وہ اس ڈر سے نکلتے ہوئے اسے سالوں لگ جائیں گے لیکن آپ کو تو شاید صرف پیسہ ہی نظر آتا ہے اور وہ اس کی ساری باتیں سن کر اسے احساس دلاتے ہوئے بولی

بالکل زندہ اور صحیح سلامت ہے بچہ کچھ نہیں ہوا اسے اور اس کا احساس مجھے نہیں اس کی ماں کو ہونا چاہیے جیسے شاپنگ کرتے ہوئے اپنے ہی بچے کا ہوش ہی نہیں لیکں تم اتنا اوور ریکیٹ کیوں کر رہی ہو تم تو ایسے تڑپ رہی ہو جیسے اس کا نہیں تمہارا بچہ لٹکا ہوا تھا جسے میں نے بچایا نہیں اور گر کر مر۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔اس کی بات ابھی ادھوری تھی کہ روح کا ہاتھ اُٹھا اور اس شدت سے اس کے چہرے پر آ کر لگا کہ وہ بے ساختہ اسے دیکھ کر رہ گیا

زبان سنبھال کر مسٹر خبردار جو میں بچے کے خلاف ایک لفظ بھی کہا

ہم اپنے بچے کی حفاظت خود کر سکتے ہیں ہمیں کم از کم آپ جیسے بے حس بے دل انسان کی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی

جس نے مدد آپ ہمارے کر چکے ہیں اتنا ہی شکر یہ اللہ کرے مجھے دوبارہ آپ کی شکل دیکھنا نصیب نہ ہو

وہ نہ تو اتنے بہادر تھی اور نہ ہی اتنی بے حس کے کسی کو اس طرح سے تھپڑ مار کر باتیں سناتی لیکن رویام اس کی زندگی میں کیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اپنے بچے کے لئے ایسے الفاظ وہ تو کیا کوئی بھی ماں برداشت نہیں کر سکتی

کتنی دیر اسے گھورتا رہا اور اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اس تپش کو برداشت کرتا رہا

جبکہ اس کے بات پر یارم کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا تھا وہ روح کے اس قدم پر بالکل بھی حیران نہیں ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ رویام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی

اس کے بچے کے خلاف اس کا باپ کوئی بات نہیں کر سکتا وہ تو پھر کوئی تھا

اتنے بڑے الفاظ مت بولو مسز روح یارم کاظمی زندگی میں کب کیا ہو جائے کسی کو پتہ نہیں چلتا

یہ دنیا بہت بری ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ ایک دن تم میرے پاس آؤ

ہو سکتا ہے ایک دن ایسا آیا کہ تم مجھ سے مدد مانگنے کے لیے بے بس ہو جاؤ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن میں تم سے اس تھپڑ کا حساب مانگوں

آپنی غلط فہمی کو دور کر لو مسٹر یارم اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے سے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولا

روح کے لیے ابھی یارم زندہ ہے اور یارم کے ہوتے ہوئے روح کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی

اور آئندہ ایک ماں کے سامنے اس کے بچے کے لیے ایسے الفاظ مت کہنا ورنہ یہ تو روح تھی جس نے ایک تھپڑ مار کے چھوڑ دیا ایسی باتوں پر مائیں نسلیں اکھاڑ کے رکھ دیتیں ہیں

تم شاید عورت کو سمجھ سکتی ہو لیکن ایک ماں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا

میری خواہش ہے آگے زندگی میں تمہیں کبھی نہ دیکھوں میں تمہارا شکر گزار ہوں تم نے میری روح کی جان بچائی ہے یہ احسان بھی تمہیں سری لنکا کی جیل سے نکال کر میں نے چکا دیا ہے

اب نہ تو کوئی احسان ہے اور نہ ہی تمہاری شکل دوبارہ دیکھنے کا خواہش مند ہوں دوبارہ ہمارے راستے میں مت آنا

کیونکہ ہم خون سے جڑے رشتوں سے زیادہ احساس سے جوڑے رشتوں کو نبھاتے ہیں

ایسے خون کے رشتوں کا کیا کرنا جن میں احساس نام کی کوئی چیز نہ ہو

جہاں احساس ہو وہاں خون کے رشتوں کی ضرورت نہیں پڑھتی

اور ہمارے پاس احساد کے رشتے ہیں خون کے رشتوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں میں اور میری بیوی کبھی بھی تمہیں دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتے

چلے جاؤ اپنا بے حس اور مردہ دل لے کر ہماری زندگی سے یارم کا انداز اتنا بے درد تھا کہ نہ جانے کتنی دیر درک اسے زخمی نگاہوں سے دیکھتا رہا

ایک دن آئے گا یارم کاظمی خون کے رشتوں کی بھیک مانگنے آو گے میرے در پر تب تمہیں کچھ نصیب نہیں ہو گا وہ اتنی کم آواز میں بولا کہ روح اس کی بات کو سن نہیں پائی تھی

گیٹ آؤٹ یارم چھبا چھبا کر بولا

اس نے ایک نظر روح کو دیکھا اور پھر شونو کو

جا رہا ہوں دوست اگر نصیب میں ہوا تو تم سے دوبارہ ملاقات ضرور کروں گا۔ لیکن جو ذمہ داری میں نے تمہیں دی ہے اسے ضرور نبھانا یاد رکھنا تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ شونو کو دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولا جیسے وہ کوئی کتے سے نہیں بلکہ اپنے دوست سے بات کر رہا ہو

اور پھر وہ چلا گیا شونو دور تک اسے دیکھتا رہا اس نے اسے گھسیٹنے کی کوشش کی تو وہ چلنے کو تیار ہی نہیں تھا جب تک درک اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا تب تک اس نے وہاں سے اپنا قدم آگے نہیں ہٹایا تھا

نہ جانے کیا تھا اس شخص میں کہ شونو اس کا اس قدر دیوانہ تھا

اور شونو سے اس طرح سے کیسے بات کر رہا تھا کون سی ذمہ داری دی تھی اس نے شونو کو اور کونسا وعدہ کیا تھا شونو نے اس کے ساتھ روح کو بالکل سمجھ نہیں آیا تھا

ooooo

اس بات کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا مشارف کی سالگرہ بہت دھوم دھام سے کی گئی تھی

لیکن پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا شونو کو وہ نہ تو ٹھیک سے کھانا کھا رہا تھا اور نہ ہی اس کی کھیل کود پہلے جیسی تھی وہ ایک ہی جگہ اداس بیٹھا رہتا

یا پھر سارا سارا دن رویام کے قریب بیٹھا رہتا

روح سے تو وہ بالکل دور دور رہتا تھا وہ بلکل اس کے قریب نہ آتا جب بھی اس کے پاس آتی اس کے بال سہلاتی وہ کسی روٹھے ہوئے دوست اس کی طرح اٹھ کر باہر چلا جاتا روح کو یہ سب چیزیں بہت عجیب لگ رہی تھی وہ بہت پریشان تھی شونو کو لے کر

جب ایک دن معصومہ اس کا ماحول چینج کرنے اسے اپنے فلیٹ میں لے کر گئی۔ واپس آئی تو شونو بالکل نارمل تھا جیسے وہ پہلے ہوا کرتا تھا

وہ پہلے سے زیادہ روح کے قریب ہو چکا تھا وہ پہلے سے زیادہ اس کا خیال رکھتا تھا

تھا لیکن اس دن کے بعد وہ شخص انہیں کہیں نظر نہ آیا اور نہ ہی روح اس کے بارے میں سوچنا چاہتی تھی اور نہ ہی اسے دوبارہ کبھی دیکھنا چاہتی تھی

پھر وہ اپنی زندگی میں مصروف ہو چکی تھی

کبھی یارم تو کبھی رویام اسے اور کسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا

اس کی زندگی بہت مصروف ہو چکی تھی اور بے حد حسین بھی۔ یارم اسکو شہزادیوں کی طرح رکھتا تھا اور وہ خود ایک شہزادے کی ماں تھی۔

بے حد پیارا ساڈ مپل والا شہزادہ جس سے اس کا ڈمپل والا شوہر بہت جلتا تھا اور وہ اسے اور جلاتی تھی

ooooo

رویام ڈھائی مہینے کا ہو چکا تھا

اس کی شرارتیں بھی بھرنے لگی تھی

اس کی سب سے فیورٹ جگہ تھی روح کی گود اور اگر کھڑی ہو تو اس کے کندھے پر لٹکنا اس کا فیورٹ کام تھا اور یارم کو اس کی یہی چیز پسند نہیں تھی

ہاں لیکن روح کو تو اس کی کوئی بھی چیز نہ پسند نہیں تھی کہ اس کا ہر انداز ہی روح کی جان تھا

جب وہ یارم کے ساتھ پیار کرتا تھا تب بالکل اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا لیکن جب وہ روح سے پیار کرتا تھا اس کے ساتھ کھیلتا تھا اسے چپکتا تھا اسے تنگ کرتا تھا

اب اسے یہ چپکو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا

وہ کو روح کو پیار کرتے ہوئے وہ وہ بار بار یارم کی جانب دیکھتا تھا

یارم کو یقین تھا کہ یہ جان بوجھ کر اسے جلاتے ہوئے یہ کام کرتا ہے

لیکن روح کے لئے اس کا بچہ بہت معصوم تھا نہ سمجھ سا۔

لیکن یارم نے اسے سمجھانا بھی چاہا تھا کہ وہ اتنا بھی نہ سمجھ نہیں ہے جتنا تم سمجھتی ہو لیکن اب تو روح کو ایک ڈائیلاگ مل گیا تھا آپ جلتے ہیں میرے بچے سے اس لیے ایسی باتیں کرتے ہیں

اور اس کے بات پر حیران ہو کر اگر یارم پوچھ لیتا کہ وہ بلا کس چیز سے جلے گا تو روح کے پاس جواب تھا

اس کا ڈمپل

آپ میرے بچے کے ڈمپل سے جلتے ہیں یارم تو اس کی باتوں پر عش عش کر اٹھتا

لیکن بعد میں جہاں اسے رویام اکیلے مل جاتا وہ اپنے خوب بدلے پورے کرتا تھا جیسے کہ اس وقت یارم کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ رویام بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا سر اٹھائے شونو کو گھور رہا ہے

جبکہ شونو اس کے سامنے پتا نہیں کون سے کرتب پیش کر رہا تھا

اس نے ایک نظر روح کی جانب دیکھا جو کچن میں بہت مصروف لگ رہی تھی

اور پھر اس نے شونو کو اشارہ کیا

اس کا اشارہ سمجھ کر شونو کمرے سے باہر نکل گیا تھا

جب کہ یارم نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھ جائے

میرا پیارا بچہ بابا مسیڈ یو میرے شہزادے آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم اٹھاتا ایک ہی ہاتھ سے تھام کر دبوچ چکا تھا۔

وہ معصوم سی جان پوری طرح اس میں قید ہو کر رہ گئی

اور یارم بہت آرام سے اس کے گال پر اپنی داڑھی موچھ چھبوتے ہوئے خود اپنی جارحانہ محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

یارم کا دل تو چاہتا تھا کہ اسے کھا ہی جائے لیکن افسوس کہ وہ کوئی چوکلیٹ یا بریانی کی پلیٹ نہیں تھا لیکن یا تم کی نیت اس پر خراب ہی رہتی

جب تک وہ اپنے پر ہونے والے اس ظلم کو سمجھ کر رونا شروع کرتا یارم اپنا کام کر چکا تھا۔

جب تک رویام نے چیختا چلاتا شروع کیا یارم رستہ صاف دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ اس کے چلانے پر روح بھاگتے ہوئے کچن سے کمرے کی طرف آئی تھی

جہاں وہ بیڈ پر الٹا لیٹا روئے جا رہا تھا روح فوراً اس کے پاس آئی اور اسے آہستہ سے اٹھا کر اپنی باہوں میں بھرے اپنے سینے سے لگایا

بس میرا بچہ کیا ہو گیا اتنا رونا کیوں آرہو ہو میری جان

اور یہ چہرہ کیوں اتنا سرخ ہو گیا وہ اس کے چہرے پے ہاتھ پھیرتے پریشانی سے بولی

یارم کے ساتھ شونو بھی کمرے میں داخل ہوا

کیا ہوا روح کیوں رو رہا ہے میرا شہزادہ یارم اس کے پیچھے پریشانی سے بولا

ارے یارم اب آپ آگئے پتہ نہیں شاید اکیلے کمرے میں ڈر گیا ہے

شونق تو اس کے پاس ہی تھا شاید شونو سو سو کتنے باہر گیا ہو گا وہ رویام کو اپنے سینے سے لگاتی شونو کو دیکھ کر بولی

رویام آہستہ آہستہ روح سے یارم کی خوب ساری شکایت کر رہا تھا یہ الگ بات تھی کہ روح ابھی اس کی شکایتوں کو سمجھ نہیں سکتی تھی ورنہ یارم کی شامت ضرور آتی

جب کہ یارم اس وقت بالکل معصوم بنا اس کے ساتھ بیٹھا پریشانی سے رویام کی پیٹھ سہلا رہا تھا

کوئی بات نہیں میرا شہزادہ اس میں رونے والی کونسی بات ہے وہ بالکل نارمل انداز میں اسے بہلا رہا تھا

oooooooo

یارم میں آپ کے لیے بریانی بنارہی ہوں دماد ے لے کے آئی ہوں بس چولہے سے اتارا باقی ہے اب رویام کو یہ دودھ پلادیجئے وہ دودھ کی بوتل اس کے ہاتھ میں پکڑ آتی واپس باہر کی طرف جانے لگی

جب کہ اس کی بات سن کر یارم نے بیڈ کی جانب دیکھا اور پھر یارم کے ڈمپلز روشن ہوئے تھے۔

روح بے چاری اپنے معصوم بچے کو شیر کی کچھار میں چھوڑ کر جا چکی تھی

لیکن پھر اس سے پنگا لینے سے پہلے اسے کھلانا پلانا بہتر سمجھا اب اس کا ننھا سا دشمن سے مقابلہ کرنے سے پہلے کچھ کھا پی لے یہی بہتر تھا

میرا شہزادہ دودھ پیئے گا وہ مسکراتا ہوا اس کی جانب آیا

جب شونو اچانک راستے میں آگیا

ابھی دو دن پہلے ہی تو یارم نے اس کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیا تھا جس میں شونو نے بھی اس کا ساتھ دیا وہ اس بچے پر اس طرح کا ظلم مزید ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا

شونو یار کیا ہو گیا ہے تجھے تو بے کار میں پریشان ہو رہا ہے میں تو رویام سے دو چار باتیں کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں

ارے یار وعدہ کرتا ہوں اس کے ساتھ کچھ گڑبڑ نہیں ہو گی بس باتیں کروں گا اور گال کو چھوؤں گا بھی نہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا شونو پر وہ زیادہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا

روح کا یہ چمچا کب اس کی ساری باتیں روح کے کانوں میں ڈال دے اسے کچھ پتہ نہیں تھا اور یہ تو روح کو اپنی باتیں سمجھا بھی سکتا تھا

اس کے باتپر یقین کر کے شونو اس کے قریب سے ہٹ گیا اور یارم بنا کسی شرارت کے رویام کے پاس آ بیٹھا

میرا شہزادہ بیٹا نرمی سے اس کے گال چھونے لگا

بھائو۔۔۔ شونو نے بھونک کر اسے احساس دلایا کہ وہ بھی یہی ہے

ارے کچھ نہیں کر رہا میں اب کیا اپنے بیٹے کو پیار بھی نہ کروں وہ اسے گھورتے ہوئے دودھ کی بوتل کا ڈھکن اتار کر کے منہ میں رکھ چکا تھا

جب کہ نظریں بار بار کبھی اس کے گال تو کبھی ننھے ننھے ہاتھ پاوں اوپر جا رہی تھی

رویام یار تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے اور قسم سے تجھے بہت سارا پیار کرنے کو دل کرتا ہے لیکن میرا پیار تیری ماں نہیں سہہ سکتی تو کیسے سہے گا

اور میری روح کے اتنے پاس مت جایا کر وہ کیا ہے نا جب تو روح کے پاس جاتا ہے اس سے پیار کرتا ہے اس سے پیار لیتا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ تو میرے مقابلے پر اتر آیا ہے اور پھر تیری صحت دیکھ کر تجھ سے مقابلہ کرنے پر بھی دل گھبرانے لگتا ہے

اب تو ہی بتا میں کیا کروں

اپنی صحت کا تھوڑا خیال رکھا کر اب تو یارم کاظمی کے مقابلے پر اترا ہے تجھے ہر وقت تیار رہنا ہو گا مقابلے کے لئے وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے گال کی طرف جھکنے لگا

بھائو۔۔۔۔شونو کی آواز ایک بار پھر سے اس کا راستہ روک گئی

ہاں پتا ہے تو یہی ہے اس کا بوڈی گارڈ۔بندہ اپنے ہی بچے کو پیار نہیں کر سکتا

وہ سسے گھورتے ہوئے بولا

جب کہ شاید اسے یہ سمجھانا چاہتا تھا سے پیار کرنے اور ظلم کرنے میں فرق ہوتا ہے

oooooooooo

جیسے جیسے رویام بڑا ہو رہا تھا یارم کا گھر سے نکلنے کا دل بھی نہیں کرتا تھا ہر وقت اس کے ساتھ شرارتیں مستیاں کرتے رہنا اسے بہت پسند تھا

اب تو روح نے بھی اسے اس پر ظلم کرتے ہوئے پکڑ لیا تھا وہ بھی رنگے ہاتھ اب وہ بھی اسے یارم کے ساتھ اکیلا بالکل نہیں چھوڑتی تھی۔

اگر یارم کو اس سے پیار کرنا تھا تو اسے سب کے سامنے ہی کرنا ہو گا

یہ روح کا فیصلہ تھا

اب اسے یارم پر بالکل بھروسہ نہیں تھا

وہ اس کے معصوم بچے کو اپنے پیار کا وہ وہ ڈائقی چھکا چکا تھا کہ روح کو اپنے بچے پر ترس آنے لگا تھا

oooooooooo

یارم ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ آفس سے واپس آیا تھا اس وقت وہ نہا رہا تھا

روح بیڈ پر اسے دودھ پلاتے ہوئے اس سے باتیں کرتے اس کا ننھا سا چہرہ دیکھ رہی تھی

ویسے یارم کی بھی کوئی غلطی نہیں تھی وہ اس کی ٹماٹر جیسے گال دیکھ کر بے بس ہو جاتا تھا اور پھر اپنے انداز میں جب رویام کو پیار کرتا تو رویام بیٹھ کر رونے لگ جاتا

جبکہ روح کو تو بعد میں اپنے بیٹے کے گال سہلا سہلا کر لال سے سفید کرنے پڑتے تھے اور اس دوران رویام یارم کی وہ شکایتیں لگاتا جسے نہ سمجھتے ہوئے بھی روح اسے دلاسے دیتی تھی کہ اب بابا رویام کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے

وہ نہا کر باہر نکلا

روح یہ دیکھو شرٹ کا بٹن ٹوٹا ہوا ہے

شرٹ بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ اسے دکھا رہا تھا

یارم یہ شرٹ تو میں اس بار لائی تھی اس کا بٹن کیسے ٹوٹ گیا وہ رویام کو بیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی شرٹ دیکھنے لگی یہ تو پرسوں ہی وہ لے کر آئی تھی یہ تو یارم نے ایک بار بھی نہیں پہنی تھی

اچھا اب ٹوٹ گیا تو ٹوٹ گیا اتنے اچھے سے نہیں انہوں نے لگائے ہوتے چلو جلدی سے اس کا بٹن لگا دو یارم لمبی بحث میں پڑے بغیر شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا

آپ کوئی اور پہن لیں نا میں صبح اس کے سارے بٹن پکے کر دوں گی روح نے شرٹ پتہ کر کے کہا

نہیں ابھی کرو ابھی مطلب ابھی کے ابھی مجھے یہی پہنی ہے وہ ضد کرتے ہوئے بولا

اچھا بابا ٹھیک ہے میں ابھی کر دیتی ہوں روح اس کی بات مانتے ہوئے اس الماری کی جانب آئی جب پیچھے سے اچانک رویام کی زوردار چیخ کے ساتھ رونے کی آواز سنائی دی

وہ یارم کے قبضے میں بری طرح سے مچل رہا تھا

جب کہ یارم اس کے گال پر اپنے دارھی اور مونچھ سے اچھا خاصہ ظلم کرتا اسے اپنے جارحانہ پیار کا مظاہرہ کر رہا تھا

روح بھاگتی ہوئی بیڈ پہ آئی لیکن اس سے پہلے کہ یارم وہاں سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگ چکا تھا

یااللہ یارم آپ کب سدھریں گے ہائے میرا معصوم بچہ روح فوراً اسے اپنے سینے سے لگاتی اس کی شکایت سننے لگی

جب کہ اب مزے سے باہر رہا تھا

میرے معصوم بچے مجھے معاف کر دینا داڑھی مونچھ کے بغیر میں تیری ماں کو اچھا نہیں لگتا داڑھی موجچھ کے ساتھ تجھے نہیں

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے تجھے ساری زندگی اپنے باپ کا پیاریوں ہی سہنا ہو گا

وہ اونچی آواز میں روح کو سناتے ہوئے بول رہا تھا

اب آپ ہاتھ لگا کر دیکھائیں میرے بچے کو پھر دیکھنا میں کیا حال کرتی ہوں روح اسے اپنے ساتھ لگائے بہلا رہی تھی جبکہ یارم کی باتیں اسے مزید تپا رہی تھی

بیٹا پلیز دودھ پی لو میں وعدہ کرتی ہوں اب سے بابا آپ کے پاس بھی نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان کا جارحانہ پیار سہنا پڑے گا میرے بچے کو۔۔۔"

یااللہ ذرا رحم نہیں آتا اس شخص کو میرے معصوم بچے پر

ہر کسی کو اپنی طرح سٹون مین بنا سمجھا ہوا ہے

کیا حالت کر دی میرے معصوم شہزادے کی وہ اس کے گال سہلاتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی جواب تک سوں سوں کر رہا تھا

روح کو اس کی حالت پر بہت ترس آرہا تھا لیکن وہ اپنے معصوم سے بچے کو اپنے ظالم اور جابر شوہر سے بچا نہیں سکتی تھی۔

رویام زرا سا بہتر ہوا تو وہ اسے بیڈ پے رکھتی فریش ہونے چلی گئی

یارم نے کمرے میں قدم رکھا تو رویام کو بیڈ پر اکیلے کھیلتا ہوا پایا اس کی آنکھیں ایک بار پھر سے روشن دیے کی طرح چمک اٹھی تھی۔

لپک کر اس کے قریب بیڈ پر آیا رویام کی کشش تھی جو اسے اپنی طرف کھینچتی تھی اسے دیکھ کر یارم خود پر صبر ہی نہیں کر پاتا تھا

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے جھک کر اس پر کسی قسم کا کوئی تشدد کرتا اس کے سرخ گال دیکھ کر اسے پر ترس آ گیا

میرا بچہ یہ کس نے کیا میرے بچے کے ساتھ ایسے کون پیار کرتا ہے بابا کو بالکل پیار کرنا نہیں آتا لیکن کوئی بات نہیں

بابا آہستہ آہستہ پیار کرنا سیکھ جائیں گے یا پھر میرے شہزادے کو اپنے بابا کا پیار سہنے کی عادت پر جائے گی

یارم بے حد نرمی سے کا گال چوم کر پیچھے ہٹا۔

یارم نہ کرے پلیز وہ اتنی مشکل سے چپ ہوا ہے

آپ کا بس چلے تو اس سے کھا ہی جائیں بلکہ آج تو آپ نے کوئی کسر بھی نہیں چھوڑی۔ روح یارم کو منع کرتی تقریباً

بھاگتی ہوئی بیڈ پر آئی تھی

دیکھو بیگم ایک بات کان کھول کر سن لو یہ میرا بھی بچہ ہے اور اسے میں بھی پیار کرنے کا پورا حق رکھتا ہوں

اب مجھے نہیں آتا تمہارے جیسا پیار تو میں کیا کروں میرے پیار کرنے کا ایک الگ طریقہ ہے الگ انداز ہے

جو ابھی رویام کو سمجھ نہیں آتا اسی لیے وہ رونے لگتا ہے

تمہیں مجھے موقع دینا چاہیے اور رویام کو وقت دینا چاہیے تاکہ اسے سمجھ میں آئے کہ یہ اس کے باپ کے پیار کرنے کا

طریقہ ہے

یارم سخت لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا جب کہ نظروں سے شرارت صاف جھلک رہی تھی

آپ کے پیار کرنے کا طریقہ اتنا جارحانہ ہے کہ میرا بچہ برداشت نہیں کر سکتا

ہاں بالکل اسے اپنی طرح نازک بنا دو آج آج کو اسے کپڑے بھی لڑکیوں کے پہنا دیے یہ لڑکا ہے روح کم از کم اس

کے کپڑے تو بلو کلر کے ہونے چاہیے

حد ہے یارم کسی چیز کی حد ہوتی ہے آپ کو دو ہی کلر زندگی میں پسند ہیں ایک نیلا اور دوسرا سرخ سرخ مجھے پہنا پہنا سرخ کر دیا ہے اور اب نیلا اسے پہنا پہنا کر نیلا کر دیں گے روح اس کی بات سن کر جلدی سے بولی تھی

یارم نے تو اس پر اچھی خاصی پابندی لگائی ہوئی تھی وہ زیادہ تر ریڈ کلر کے کپڑے پہنتی تھی کیونکہ یارم اس کے لیے اپنے پسند کے کپڑے لاتا تھا اور تقریباً سارے ہی ریڈ کلر کے ہوتے

لیکن رویام کے معاملے میں وہ بالکل کسی قسم کا کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی

اس کے لیے وہ ہر رنگ کی چیزیں لاتی کھلونے کپڑے یہاں تک کہ اس کے دودھ کی بوتل بھی ہر کلر میں تھی رویام پر یارم کی کم ہی چلتی تھی

اور یارم کو اس بات پر زیادہ اعتراض بھی نہیں تھا

رویام کو رنگوں کو جینے کی پوری آزادی تھی لیکن روح اسے سرخ میں ہی اچھی لگتی تھی ایک تو سرخ کلر اس کی نظروں کی ٹھنڈک تھا اور دوسرا روح پر یہ کھلتا بھی بہت زیادہ تھا

اچھا ٹھیک ہے بابا جو مرضی پہناؤ میں کہاں روک رہا ہوں یارم فوراً مان گیا

ہاں تو میں کون سا آپ کی بات مانوں گی روح بھی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے نخرے دکھاتی بولی

رویام میری جان دودھ پی لو نہ بیٹا

یارم میں کب سے اسے دودھ پلانے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن پہلے کتنے ہی دیر روتا رہا اور اب یہ دودھ نہیں پی رہا نے پریشانی سے کہا تو یارم جو آرام سے بیڈ پے لیٹا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور روح کی گود سے رویام کو لے کر اپنی گود میں رکھا

وہ اس لیے کیونکہ آج رویام نے اپنے بابا سے بات ہی نہیں کی کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا

یارم آپ اس کے ساتھ لاڈ بعد میں کر لیجئے گا پہلے سے دودھ پلائیں نا۔اسے دودھ پئے ہوئے چار گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے اب تو اسے بھوک لگی ہونی چاہیے بہت تنگ کرنے لگا ہے مجھے روح منہ بنائے بولی اور یارم ہاں سر ہلاتا اس کا ننھا سا چہرہ دیکھنے لگا جس کا سارا دھیان اسی کی جانب تھا۔

شاید وہ بھی محسوس کر چکا تھا کہ وہ اس وقت اپنے دشمن کی باہوں میں ہے اسی لئے اس کا منہ پھر سے بن گیا وہ رونے کی مکمل تیاری کر چکا تھا

اس کا ننھا سا نیچلا ہونٹ اوپرے ہونٹ کو چھپا کر باہر آ چکا تھا

رویام کے ہاتھ میں اب تک روح کا دوپٹہ پھنسا ہوا تھا اس نے بہت زور سے اس کے دوپٹے کو پکڑا ہوا تھا روح دودھ کی بوتل یارم کے حوالے کر چکی تھی

جب کہ یارم اب مصروف ہو چکا تھا

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے لڑکے۔۔۔! کیوں میری بیوی کو اتنا تنگ کرتے ہو اس کے پاس آتے ہی تمہارے ڈرامہ شروع ہو جاتے ہیں مجھے میری بیوی کے ساتھ چپکنے والے لوگ بالکل پسند نہیں ہیں

آئندہ اس کے پاس آتے ہی تم نے یوں رونا شروع کیا نا تو مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا تم جانتے نہیں ہو مجھے دبئی کا ڈان ہوں میں

لوگ مجھے ڈیول کے نام سے جانتے ہیں وہ رویام پر جھکا اسے اپنی پاور دکھانے کی کوشش کر رہا تھا شاید وہ اس وقت یہ بھول چکا تھا کہ جسے وہ ڈرا رہا ہے کوئی عام انسان نہیں بلکہ سید رویام طاظمی ہے

یارم کے اس طرح سے ڈرانے پر وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگا اس کھلکھلاہٹ پر اس نے روح کو دیکھا تھا جو خود بھی ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی

کتنی بداخلاق اولاد ہے بابا بات کر رہے ہیں اور یہ جناب ہنس رہے ہیں۔

یارم چاہ کر بھی اپنی ہنسی کو چھپا نہ پایا

اسے نرمی سے پیار کرتے ہوئے یارم نے دودھ کی بوتل اس کے لبوں سے لگائی تو وہ خاموشی سے شریف بچے کی طرح دودھ پینے لگا

یارم آپ میرے بچے کو اس طرح سے کیوں ڈانٹ رہے تھے اسے دودھ پیتے دیکھ کر روح کو بھی دنیا جہان کا کچھ ہوش آیا تو تھوڑی دیر پہلے یارم کے ڈرانے پر اس کا دھیان گیا

میں نے کب ڈانٹا روح۔۔۔ وہ تو میں اسے سمجھا رہا تھا کہ تمہیں تنگ نہ کیا کرے اور تم سے زیادہ نہ چپکا کرے کیونکہ اس کام کے لیے اس کا باپ ہے

رویام کو غنودگی میں جاتے دیکھ کر یارم نے نرمی سے اسے کاٹ میں لٹایا اور ذو معنی انداز میں کہتا رہ کے پاس آیا ایک ہی جھٹکے میں سے کھینچ کر بیڈ پر گرایا

احساس ہے مجھے تمہارا سارا دن اس کے لیے بھاگتے بھاگتے تھک جاتی ہو اور رات کو میں تھکا دیتا ہوں

اسی لئے سوچا کہ کیوں نہ اپنی اولاد کو تھوڑا سا سبق سکھاؤں اسے بتاؤں کہ ماں کو تھوڑا آرام بھی کرنے دینا چاہیے آخر اولاد کے اندر تھوڑا سا احساس بھی ہونا چاہیے وہ اس کی گردن پر لب رکھتا شرارتی انداز میں بولا۔

یہی احساس شوہر صاحب کے اندر بھی تو جاگ سکتا ہے وہ تھوڑا سا احساس کر لیں اور رات کو آرام کرنے دیں روح نے ساری بات اس پر ڈالتے ہوئے اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈالیں

نہیں یار تمہارا شوہر بہت بے رحم ظالم وسفاک انسان ہے وہ تم پر تو بالکل ترس نہیں کھا سکتا اور اس معاملے میں تو بالکل بھی نہیں۔ جتنا پیار تم سارا دن رویام کو دیتی ہو اتنا پیار تمہیں ساری رات مجھے دینا ہو گا

اور اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو اس گھر میں جنگ ہو گی میری اور تمہارے بیٹے کی۔ اگر تم پر اس کا حق ہے تو میرا بھی ہے

اور میرا حق زیادہ ہے کیونکہ میں پہلے تمہاری زندگی میں آیا ہوں

بلکہ اسے تو لایا بھی میں ہوں

تو تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی ہر رات کا حسین وقت میرے نام کر دو صرف میرے نام تمہارا سارا دن تمہارا بیٹا اور رات میری میں جیسے چاہوں اپنا پیار وصول کروں تمہیں مزاحمت یا اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔

تمہیں بس مجھے محسوس کرنا ہے

اپنی آتی جاتی سانسوں کو میرے نام کرنا ہے وہ اس کی گردن کو چومتے ہوئے اس کی تھوڑی پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

اور اب وہ اپنے انداز میں اس طرح اپنا پیار اپنا حق جتا تا رہا تھا

جب کہ روح بنا کسی مزاحمت کے اس کے گرد باہوں کا حصار کھینچتی اس کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔

رویام خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا جبکہ روح پل پل یارم کی باہوں میں پگھلتی اپنا آپ پھولوں سے بھی زیادہ نازک محسوس کر رہی تھی۔

وہ پل پل شکر ادا کرتی تھی اپنے رب کا جس نے اسے اتنی حسین زندگی دی تھی اس کا ایک ایک پل کسی حسین خواب جیسا تھا جس خواب سے وہ کبھی بھی جاگنا نہیں چاہتی تھی

ooooo

رویام چھ ماہ کا ہوا تو رمضان شروع ہو گیا یہ رمضان بھی ان کی زندگی کا بے حد اہم رمضان تھا کیونکہ رویام کی پہلی عید آرہی تھی

جس کو وہ دونوں ہی یادگار بنانا چاہتے تھے لیکن یارم کا کام بھی بڑھ چکا تھا

جتنی حسین اس کی دنیا ہو چکی تھی شاید اتنی ہی بدترین دوسری دنیا بھی تھی

آئے دن جوان لڑکیوں کے ریپ ان کو غلط کاموں پر لگانا

اور پھر جوان لڑکوں کا نشے میں دھت ہو کر ان نشے کو دنیا میں پھیلانا

اپنے ہی وطن کے ساتھ غداری کرنا اپنے ہی لوگوں کو دھوکا دینا ہر شخص چہرے رکھتا تھا

سارا دن ایسے ہی لوگوں کے ساتھ گزار کے جب وہ شام اپنے گھر جاتا تو اسے سکون ملتا تھا

روح کے بغیر تو وہ اپنی زندگی کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن رویام نے اس کی زندگی میں آکر اس کی زندگی کو بے حد سکون بخشا تھا

رات کو اپنا سارا کام ختم کر کے وہ کافی دیر سے گھر واپس آیا تھا۔

اس کے بعد کمرے میں آیا تو رویام روح کے ساتھ بڑے مزے سے گہری نیند سو رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں سحری کا وقت شروع ہو جانا تھا اسی لیے سونے کا مقصد ہی نہ تھا وہ خاموشی سے اٹھ کر سٹڈی میں آگیا۔

اور اب تقریباً پونے گھنٹے کے بعد روح کو جگانے آیا تھا۔

ان چند سالوں میں اس کی زندگی کتنی حسین ہو گئی تھی۔دن رات گناہوں کی دنیا میں رہتے ہوئے وہ جب اپنی پر سکون فیملی کو دیکھتا تھا اسے اپنی ساری تھکاوٹ ختم ہوتی محسوس ہوتی۔

رویام کی ننھی ننھی شرارتوں نے ان کے گھر کو جنت بنا دیا تھا۔

رویام کے بس ایک ہی عادت سے یارم چڑتا تھا اور وہ یہ تھی کہ وہ اپنے ہوتے ہوئے روح کا دیہان کبھی یارم کی طرف نہ جانے دیتا۔

وہ چھ ماہ کا بچہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار تھا۔اب تو روح بھی کہنے لگی تھی یارم آپ کے ڈمپلز سے زیادہ پیارے میرے بیٹے کے ڈمپل ہیں۔

پھر کیا تھی جلن کی انتہا ہو گئی یارم میں جو ایک کوالٹی روح کو نظر آتی تھی وہ بھی اب اس کے بیٹے میں تھی۔

وہ خاموشی سے اس کی سائیڈ آیا اور اسے جگانے لگا۔

روح سحری کا وقت ہو چکا ہے۔

اس نے محبت سے جگایا تھا۔

لیکن روح کو جاگنے سے پہلے نہ جانے کیسے اس کا بوڈی گارڈ جاگ گیا۔

یارم کا ہاتھ اپنے ماں کے کندھے پر دیکھتے ہی اس کا الارم بجنے لگا۔

رویام یار میں کچھ نہیں کر رہا ہوں تیری ماں کے ساتھ صرف سحری کے لیے جگا رہا ہوں اسے گلا پھاڑ کے روتا دیکھ کر وہ روح اس سے الگ ہوا۔

یار کیا ہو گیا ہے تجھے صرف تیری ماں نہیں ہے میری بیوی بھی ہے قسم سے میری بات پر یقین کر لے یارم نے دہائی دیتے ہوئے کہا جبکہ رویام گلہ پھاڑے رونے میں مصروف تھا

رویام کو روتے ہوئے سن کر روح کی آنکھ کھل چکی تھی

یارم میرا بے بی کیوں رو رہا ہے۔۔۔؟

وہ رویام کو اپنے سینے سے لگائے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگی

میں نے کچھ نہیں کیا روح تمہارا یہ چوکیدار مجھے تمہارے قریب محسوس کرتے ہی جاگ آیا اور پھر ہونے لگا۔

یارم نے فوراً اپنی صفائی پیش کی تھی۔

یہ شاید دنیا کا واحد بچہ تھا جو اپنے باپ کو اپنی ماں کے قریب نہیں آنے دیتا تھا اور یارم کا واحد دشمن جو اسے روح سے دور رکھتا تھا اور جس کا یارم کچھ نہیں اکھاڑ سکتا تھا۔وہ خود بھی اس سے بہت محبت کرتا تھا

آپ نے ضرور ڈانٹا ہو گا یا گھور کے دیکھا ہو گا اسے آپ کو پتہ ہے نہ آپ کے اس طرح سے دیکھنے سے وہ روتا ہے۔

روح اسے چپ کراتے ہوئے بیڈ سے اٹھی

یار میں نے کچھ نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں یہ اپنے آپ رونے لگا۔

اچھا تو اب آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میرا بچارو تو ہے ہر وقت روتا ہے۔روح اسے گھورتے ہوئے بولی

نہیں روح میرا یہ مطلب نہیں ہے۔میں بس یہی کہہ رہا ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا یہ خود ہی رو رہا ہے۔

ہاں بالکل آپ تو کچھ کرتے ہی نہیں ہیں جو کچھ کہتا ہے میرا معصوم بچہ کرتا ہے۔

روح یہ باقی معصوم بچوں کی طرح معصوم نہیں ہے یہ بہت تیز ہے یارم نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہی۔

واہ واہ آپ کو میرا چھ ماہ کا معصوم سا بچہ تیز لگتا ہے۔

اور خود پینتس سال کے ہو گئے ہیں اپنی حرکتوں پر کبھی غور نہیں کیا۔آپ نے خبر دار جو آپ نے میرے معصوم بچے کو یہ ان نگاہوں سے دیکھا بھی تو روح نے اسکی آنکھوں کی طرف بھی اشارہ کیا

کون سی نگاہوں سے روح۔۔۔؟

ان نگاہوں سے جن سے آپ میرے معصوم بچے کو دیکھ رہے ہیں۔

رویام ڈر جاتا ہے یارم۔

بے بی تمہارا بیٹا ڈرتا نہیں تمہارا بیٹا ڈراتا ہے۔

یارم نے بے بسی سے اسے سمجھانا چاہا وہ بنا کسی غلطی کے گناہگار ٹھہرایا گیا

یارم میں اس وقت لڑ نہیں سکتی وقت کم ہے مجھے سحری بنانی ہے وہ فریش ہو کر کچن کی طرف چل دی۔

وہی میز کے ساتھ رکھی چھوٹی کرسی پر رویام کو بٹھایا اور خود سحری بنانے میں مصروف ہو گئی۔

یارم بھی فریش ہو کر نیچے رویام کے سامنے والی چیئر پر بیٹھا تو رویام گھورنے لگا۔

بدلے میں یارم نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر کھلکھلا کر مسکرا رہا تھا۔

اس کے گالوں پر پڑنے والے ڈمپلز دیکھ کر یارم بے اختیار مسکرایا

اس وقت اسے اپنے بچے پر ٹوٹ کر پیار آرہا تھا اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتا نرمی سے ہنستا وہ اسے بھی معصوم بچہ لگ رہا تھا اس وقت یارم بھول گیا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے اس شیطان نے اپنی شیطانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے خوب ڈانٹ پلائی ہے

یارم غیر محسوس انداز میں کرسی سے اٹھ کر رویام کے پاس آیا۔اس کے اس طرح سے اپنے قریب آنے پر رویام اسے گھور کر دیکھنے لگا جب یارم نے اس کا ننھا سا چہرہ تھام کر اپنی جارحانہ محبت کا اظہار کیا۔

اور اس کے بعد رویام کا ایسا باجا بجا کہ روح بوکھلا کر اس کی طرف آئی۔

اور اسے اٹھا کر پیار کرنے لگی جبکہ یارم مسکراتا ہوا کچن سے باہر نکلا تھوڑی دیر پہلے اسے پڑنے والی ڈانٹ کا بدلا تو

رویام کو جارحانہ پیار کر کے وہ ویسے بھی لے ہی چکا تھا

روح بس اس کی پیٹھ کو گھور کر رہ گئی وہ اس وقت اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ سحری ختم ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا تھا۔

رویام کو وہ بہت مشکل سے اسے چپ کرانے میں کامیاب ہوئی تھی وہ اسے دوبارہ سے کرسی پر بٹھا کر ایک بار پھر کھانا بنانے لگی

رووو۔۔۔۔۔روو۔۔وہ چائے بنانے میں مصروف ہوئی تو اسے پیچھے سے رویام کی آواز سنائی دی

وہ پہلی بار بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ تو خوشی سے پھولے نہ سمائی

اللہ میرا بچہ پہلی بار کچھ بول رہا ہے یارم یارم جلدی آئیں تو رویام نے مجھے پکارا جلدی آئیں کیا ہو گیا ہے وہاں باہر کیا کر رہے ہیں

وہ خوشی میں اس قدر دیوانی ہو رہی تھی کہ اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ تھوڑی دیر پہلے یارم کی حرکت نے اسے غصہ دلایا تھا اور وہ اس سے ناراض بھی ہو رہی تھی

کیا ہوا ہے روح اتنی خوش کیوں ہو رہی ہو وہ کچن میں داخل ہوا تو اسے خوش ہوتے دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا

یارم رویام نے ابھی مجھے پکارا ابھی اس نے مجھے بلایا یارم میں سچ کہہ رہی ہوں وہ اتنی خوش تھی کہ انتہا نہ تھی۔

میں جانتا ہوں وہ چھ ماہ کا ہو چکا ہے ابھی اسے باتیں کرنی شروع کرنی چاہیے

شہزادے ایک بار میرے سامنے بھی اپنی ماں کو پکار ویام اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کہنے لگا لیکن وہ منہ بنا کر ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے میز پر ہی لیٹ گیا

اور بقول یارم اب وہ نکمی اولاد کا ثبوت دیتے ہوئے تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند میں بھی اتر چکا تھا

انتہائی بدتمیز اولاد ہے روح میں بول رہا ہوں تمہیں وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے سینے سے لگا کر بولا ارادہ اسے کمرے میں چھوڑ کر آنے تھا جبکہ روح اس کی شکل دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسی

وہ مانتی تو نہیں تھی کہ اتنا چھوٹا سا بچہ اپنے باپ سے دشمنی مول لے سکتا ہے لیکن اب اسے بھی لگتا تھا کہ رویام یارم کا دشمن بن گیا ہے وہ یارم کی مرضی کا کوئی کام نہیں کرتا تھا

○○○○○○

روح اور یارم اس وقت اسے سامنے بیٹھائے اسے دیکھ رہے تھے

روزہ کھولنے میں ابھی کافی وقت تھا یارم رمضان میں ٹائم پر گھر آنے کی کوشش کرتا تھا اور آج اتفاق سے وقت پر آ بھی گیا تھا

رویام دیکھ اگر تو نے بابا نہیں بولا نا تو میں تجھے کھا جاؤں گا وہ مصنوعی غصے سے بول رہا تھا

اور کب سے اس کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ اسے ایک بار اسے بابا کہہ کر بلا لے

اتنے نخرے دکھانے کی ہمت آج تک کسی میں نہیں ہوئی تھی

اتنے نخرے دکھانے والے کی اکڑ یارم ایک پل میں خاک کر دیتا تھا لیکن آج سامنے رویام تھا

لیکن اب اس نے وقت سے سمجھوتا کر لیا تھا اس کے نصیب میں ہی نکمی اولاد ہے تو اس کا کیا قصور

یارم ایسے نہیں بچوں سے پیار سے بولوایا جاتا ہے اتنے غصے سے نہیں اور آپ کا روزہ ہے آپ سے کھائیں گے کیسے

۔۔؟ وہ اسے رویام پر غصہ کرتے دیکھ برا مناتے ہوئے بولی

یارم نے گھور کر اسے دیکھا وہ اسے یاد کروا رہی تھی کہ اس کا روزہ ہے جیسے وہ سچ مچ میں اسے کھانے جا رہا ہو

رویام بیٹا بتاؤ بابا کے سامنے بولو کہ رویام کیسے بولتا ہے رویام ابھی بولے گا ماما۔۔۔

ماما نہیں پہلے بابا بولے گا شاباش میرا بچہ ابھی بابا بولے گا

یارم کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کرتے ہوئے رویام کے مزید قریب کھسکا

کیوں بابا بولے گا پہلے یہ ماما بولے گا کیونکہ وہ ماں سے زیادہ پیار کرتا ہے پھر کچھ اور وہ بھی اسے پیچھے دھکیلتی خود رویام کے قریب آئی

جبکہ رویام شاید ان دونوں کو دیکھ کر کچھ سوچ رہا تھا جیسے فیصلہ کر رہا ہو کہ پہلے کیسے خوش کرے

شاباش میری جان اگر تو نے بابا بولا نہ تو پکا وعدہ میں اس نرس کے ساتھ تیری سیٹنگ کروا دوں گا

مجھے پتا ہے تو اسے بہت پسند کرتا ہے لیکن وہ تجھے زیادہ بھاؤ نہیں دیتی لیکن تیرا باپ ہے نہ تو فکر مت کر تیری باپ کی خوبصورتی کس دن کام آئے گی اب میں اپنے بچے کے لئے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں وہ اس کے دونوں گال چومتے ہوئے پیار سے بولا آج کل اس کی محبت کی شدت میں کمی آئی ہوئی تھی

لیکن افطاری کے بعد اگر وہ اس کے ہاتھ لگ جاتا تو بچتا بھی نہیں تھا

چپ کریں یارم میرے معصوم سے بچے کو کن چیزوں میں لگا رہے ہیں اسے کسی نرس میں انٹرسٹڈ نہیں ہے سمجھے آپ میرا معصوم بچہ ۔۔۔ پتا نہیں کیسے کیسے گندے الزام لگا رہے ہیں آپ اس پر دیکھیئے ابھی ماما کہہ کر ثابت کر دے گا کہ تو یام آپ سے زیادہ مجھ سے پیار کرتا ہے روح کے لہجے میں بہت مان تھا

اور پھر رویام صاحب بولنے کے لئے تیار ہوئے ایک لمبا سانس کھینچ کر اس نے ماں باپ کو دیکھا

جو با غور اسے دیکھ رہے تھے رویا کھلکھلایا تو وہ دونوں بے اختیار مسکرائے

سارا دھیان اسی کی جانب تھا جیسے وہ کوئی علان کرنے والا ہوں کہ وہ کس سے محبت کرتا ہے

اور پھر رویام نے ان دونوں کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا

ب ۔۔۔ بھا ۔۔۔ بھائو ۔۔۔۔ بھائو ۔۔۔۔ اور اس کی یہ بھائو بھائو سن کر یارم اور روح دونوں کا منہ کھل گیا

روح نے تپے اداس سی ایک نظر یارم پر ڈالی

ابے چپ کر کتے کہیں کے روح کی اداسی دیکھ کر یارم نے سختی سے کہا

یار آپ میرے بیٹے کو کتا بلا رہے ہیں روح تڑپ اٹھی

ہاں مگر غلط بلا رہا ہوں جانتا ہوں کتا تو بڑا سا ہوتا ہے یہ چھوٹا سا پپی ہے یارم کا غصہ کم نہیں ہوا تھا روح کے اتنے اداس ہونے پر اسے پہلی بار رویام پر اتنا زیادہ غصہ آیا تھا وہ کیسے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر کتے کی آواز نکال سکتا ہے اسے ماما یا بابا کہنا چاہیئے تھا

کیوں ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔تو انسانوں کا بچہ ہے

یارم کیا ہو گیا ہے آپ کو وہ بچہ ہے سارا دن تو شونو کے ساتھ رہتا ہے تو ایسی آواز نکالے گا نااور اس کو کیا پتہ ہے کہ اس نے ہمیں کیا کہہ کر بلانا ہے ماما یا بابا یا کچھ اور ہم سکھائیں گے تو پتہ چلے گا نا یارم کی ڈانٹنے پر وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

لیکن سحری میں تو تم کہہ رہی تھی کہ اس نے تمہیں پکارا ہے یارم اسے گھورتے ہوئے بولا

اوہو تو تب اس نے مجھے ماما کہہ کر تھوڑی نہ بلایا تھا اس نے تو مجھے روح کے کر بلایا تھا

روح نے رویام کی صفائی میں بولا

حد درجہ بد تمیز اولاد ہے اس اتنا بھی نہیں پتا کہ ماما کو نام سے نہیں بلاتے

اوہو یارم اس کے سامنے تو آپ مجھے روح کہہ کر بلاتے ہیں اور بچہ جو سیکھے گا وہی تو بولے گا اس کے ڈانٹنے پر پھر سے سمجھاتے ہوئے بولی

تو اب یہ سیکھے گا کیسے مطلب ابدن اتنے برے آ گئے ہیں کہ میں تمہیں مما کہہ کر بلاؤں ہو گا

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا اور روح نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا جو ضرورت سے زیادہ سخت لگ گیا وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے یارم کو دیکھنے لگی جو اس کا ہاتھ ہٹا کر خود اس کے ماتھے پر مساج کرنے لگا

کیوں تکلیف دے رہی ہو خود کو جانتی نہیں ہے مجھے وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا

یارم میرا مطلب تھا ہم اسے سکھائیں گے وہ سیکھے گا ناب میں اس کو سمجھایا کروں گی کہ یہ مجھے ماما اور آپ کو بابا بلایا کریں کیونکہ ابھی تو اس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ اس نے ہمیں کیا کیا کہہ کر بلانا ہے

اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسے آہستہ آہستہ رشتوں کے بارے میں سمجھانا شروع کریں روح نے سوچتے ہوئے کہا

اور نظر گھڑی کی طرف دوہرائیں جہاں روزہ کھلنے میں صرف آدھا گھنٹہ باقی تھا

اوہو یارم آپ نے مجھے یہاں باتوں میں لگا دیا مجھے ابھی پکوڑے بھی تلنے ہیں وہ اٹھتے ہوئے بولی

یرام نے ایک نظر اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تو وہ اٹھ کر اندر چلی گئی

○○○○○○○

دیکھ رویام مجھے بابا بے شک مت بول اب ابھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر کبھی بھی روح اور میرا مقابلہ ہونا تو تجھے روح کو ہی چھننا ہے کیونکہ تیرا باپ اس سے بہت پیار کرتا ہے

اور وہ تیری ماں کی آنکھ میں بالکل اداسی نہیں دیکھ سکتا اور اگر تو نے میری بیوی کو اتنی سی بھی اداسی دی نا تو میں تیرا وہ حال کروں گا جو ساری زندگی یاد رکھے گا

اور یہ جو تو نے ابھی کتے کی طرح بھاؤ کی ہے نہ اس کی سزا میں تجھے دونگا افطاری کے بعد چلا آ جا باہر چلتے ہیں کیا یہاں کمرے میں بیٹھا ہوا ہے باہر ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے یہ اے سی کی ہوا ہے صحت نہیں بناتی

اچھی صحت کے لئے ٹھنڈی اور تازہ ہوا لینا ضروری ہے چل جلدی سے آ جاؤ اس کا ہاتھ تھامتا اسے زمین پر اتار چکا تھا

رویام زمین پر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کیوں کہ فی الحال وہ چل نہیں سکتا تھا لیکن اگر زمین پر اتار دیا جائے تو وہ کبھی بھی کسی بھی کونے تک جا سکتا تھا

لیکن یارم نے اس کا ہاتھ اتنی سختی سے پکڑا ہوا تھا کہ رویام نے نظریں اٹھا کر غصے سے اس کی جانب دیکھا

ابے چل اٹھ مجھے زمین پر رینگنے والے بچے بالکل پسند نہیں ہیں قدم سے قدم ملا کر چل میرے ساتھ

بڑا آیا بیٹھنے والا کھڑے ہو جا

خبردار جو زمین پر بیٹھا چل قدم سے قدم ملا میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے زبردستی چلوانے کی کوشش کر رہا تھا

جس پر رویام کا منہ چکا تھا وہ رونے کی مکمل تیاری کر چکا تھا لیکن یارم نے اسے رونے کی اجازت نہیں دی تھی

اس کی ایک صرف گوری پر وہ خاموشی سے اس کے ہاتھ کے سہارے سے اٹھنے لگا اور پھر زبردستی چلنے کی کوشش بھی کرنے لگا

جب اسے اچانک ہی دروازے کے قریب سے نیلا آنچل نظر آیا اس نے ایک ہی لمحے میں رویام کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا

میرا شہزادہ خود چلنا چاہتا ہے ابھی پیر تو لگنے دے بیٹا پھر چلنے کی کوشش کرنا فی الحال تو صرف زمین پر کیڑوں کی طرح رینگ اس کے دونوں گالوں کو چومتا وہ محبت سے بولا آ

روح آج کل بالکل بے فکر تھی

روزے کی حالت میں یارم اس پر بالکل تشدد نہیں کرتا تھا اس لئے وہ اسے اکیلا چھوڑ دیتی تھی اس کے ساتھ بنا کسی ڈر خوف کے لیکن یارم کو افسوس تھا کہ وہ اسے اپنی مرضی سے پیار کیوں نہیں کر پاتا

لیکن افطاری کے بعد وہ خوب بدلے نکالتا تھا

کیا ہوا یارم کیا یہ چلنے کی کوشش کر رہا تھا اس کی بات سن کر روح خوشی سے بولی یارم نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

ہاں یہ تو کوشش کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے لگتا ہے فی الحال اس کے پیر اس کا ساتھ نہیں دیں گے ابھی چھوٹو شا ہے نا میرا شہزادہ وہ اس کے دونوں گال چومتا بہت پیار سے بولا روح کو تو باپ بیٹے کے پیار پر بے حد پیار آیا تھا

یہ بات الگ تھی کہ تھوڑی دیر پہلے والے واقعے کو وہ بالکل نہیں جانتی تھی اگر جانتی تو اس وقت یارم کی ایک اور لڑائی ہو چکی ہوتی

کوئی بات نہیں تھوڑے عرصے میں میرا بیٹا اپنے پیروں پر چلنے لگے گا وہ خوشی سے کہتی واپس جانے لگی

ان شاءاللہ تم افطاری کا سارا سامان باہر لان میں لگا دو میں اور رویام تھوڑی دیر وہاں واک کرنے جا رہے ہیں

وہ اس سے کہتا باہر چلا گیا جبکہ دھیان اب بھی اس کے گالوں پر تھا

جو صرف اور صرف رمضان کی وجہ سے سفید تھے ورنہ اس کی جارحانہ محبت سرخ ہوئے ہوتے

oooo

روح کو جگا کر وہ خود نماز ادا کرنے گیا تھا ابھی واپس آیا تو دیکھا رویام بیڈ پر ایک دم تیار بیٹھا ہے سفید کرتا شلوار اور اوپر سے بلیک واسکٹ پیروں میں ننھی ننھی سی کھیریاں اسے شہزادہ بنا رہی تھی

یارم کا دل چاہا کیا بھی اس کے پاس جائے اور دل کھول کر اسے پیار کرے لیکن پھر وہ عید والے دن اسے روتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لیے اپنے جذبات پر کنٹرول کر گیا

اس نے خود بھی بالکل اسی کے جیسے ہی کپڑے پہن رکھے تھے روح نے خود بنوائے تھے رویام اور یارم کے کپڑے اور روح کی پسند میں وہ دونوں شہزادوں سی آن بان رکھنے والے بے حد پیارے لگ رہے تھے

اس کی ڈریسنگ کا کلر بھی ان کے جیسا ہی تھا اس نے سفید رنگ کا کرتا شلوار اور اس کے اوپر بلیک کلر کا نیٹ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا

یہ رویام کی پہلی عید ان دونوں کے لیے بے حد اسپیشل تھی

میرا شہزادہ بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے ماشاءاللہ وہ اس کا ماتھا نرمی سے چومتا ہوا پیچھے ہٹا جب دھیان سپشونو کی جانب گیا سفید رنگ کا کتا چھوٹی سی کالی شرٹ پہنے ہوئے تھا

روح نے تو آج اچھی خاصی میچنگ کروا ڈالی تھی سب کو

شونو صاحب ہیرو لگ رہے ہو اور ایک نظر شونو کو دیکھتا آنکھ دبا کر بولا

جبکہ شونو اپنی دم ہلاتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا

رویام بیڈ پہ بیٹھا کھکھلا رہا تھا اور جو چیز اس سے زیادہ ایکٹ کر رہی تھی وہ تھے اس کے پیروں کے جوتے جن پر وہ پورا پورا دھیان دیتا پورا پیر اٹھا کر دیکھتا اور یارم کو بھی اشارہ کرتا

اس کے ننھے سے پیروں پر چھوٹے چھوٹے سے جوتے بے حد پیارے لگ رہے تھے

اس سے نظریں ہٹا کر وہ روح کو تلاش کرنے لگا جو شاید کچن میں کچھ بنانے میں مصروف تھی

اس نے جیب سے ایک کڑک نوٹ نکال کر اس کی ہتھیلی میں تھمایا جو کہ اس کی طرف سے اس کی عیدی تھی

اور پھر شونو کو اس کے پاس رہنے کا اشارہ کرتا ہے خود کیچن میں چلا گیا آخر اس کو بھی تو اپعیدی دینی تھی اور لینی بھی تھی

ooooooo

اس نے کچن میں قدم رکھا تو وہ شیر خورمہ بنانے میں مصروف تھی سب نے تھوڑی ہی دیر میں آجانا تھا اسی لیے وہ پہلے ہی ساری تیاری کر لینا چاہتی تھی

بریانی دم پر رکھی ہوئی تھی جب کہ اس کا سارا دھیان کرائی میں کبابوں کی طرف تھا

جب اچانک یارم نے اسے پیچھے سے پکڑ لیتے ہوئے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا

اور اپنے انداز میں اسے عید وش کرنے لگا

عید مبارک بےبی اور تھینک یو سوچ میری عید اتنی سپیشل بنانے کے لیے رویام کی پہلی عید بے حد اسپشل ہے اور ہمیشہ رہے گی وہ اس کا گال لبوں سے چھوتے ہوئے پیچھے ہٹا جبکہ یارم کی اس حرکت نے اسے سرخ کر دیا تھا

آج بھی اس شخص کی قربت اسے کہیں کا نہیں چھوڑتی

اگر لیلیٰ اور معصومہ یہاں ہوتی تو ایک منٹ میں ان کو پتہ چل جاتا کہ روح کی سرخ رنگت صرف اور صرف یارم کی جسارت کی وجہ سے ہے

حد ہوتی ہے یارم کبھی تو ہوش کر لیا کریں ابھی کوئی آجاتا تو۔۔۔! وہ اپنے حواس پر قابو پاتی اسے ڈانٹتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا

ہاں روح میں نے ایسا بھی کیا کر دیا صرف عیدی ہی تو دی ہے تمہیں اور اب عیدی لونگا اور اب دو میری عیدی وہ پیار سے ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے بولا

آپ اپنی عیدی لے چکے ہیں اس نے اس کی تھوڑی دیر پہلے والی جسارت کی طرف اشارہ کیا

اب آپ مجھے میری عیدی دیں وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولی

اس حساب سے تو میں نے بھی تمہیں چھ مہینے پہلے ہی عیدی دی ہے ایک شہزادے کے روپ میں اس سے زیادہ پیاری تو کوئی عیدی میں تمہیں دے بھی نہیں سکتا وہ اپنا والٹ نکال کے اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بہت پیار سے بولا

روح نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور اس کا والٹ بھی اپنے پاس ہی رکھ لیا

بات تو اس کی بالکل سچ بھی روحام سے زیادہ پیاری تو عیدی ویسے بھی اس کے لئے اور کوئی ہو بھی نہیں سکتی تھی

ooooo

وقت گزر رہا تھا روحام کی پہلی سالگرہ آنے والی تھی

جس کے لئے خوب تیاریاں کی جارہی تھی ہر کوئی اپنی طرف سے رویام کی سالگرہ کی تیاریوں میں اپنا حصہ ڈال رہا تھا

حضر اپنی بچیوں سے بھی بے حد محبت کرتا تھا لیکن رویام کے ساتھ اس کی اٹیچمنٹ الگ ہی لیول کی تھی

وہ اس سے بے حد چاہتا تھا اور جانتا تھا کہ رویام بھی اس سے بہت پیار کرتا ہے وہ بھی اس کے ساتھ بے حد خوش رہتا تھا

جب کہ شارف تو صاف کہتا تھا کہ رویام میں الگ ہی لیول کی کشش ہے کہ اسے اپنی طرف کھینچتی ہے

صارم ہفتے میں ایک دن ضرور اس کے پاس چکر لگاتا

لیلیٰ نے کئی بار یارم سے کہا تھا کہ وہ اسے اپنے آفس میں لایا کرے لیکن یارم نے صاف انکار کر دیا وہ اپنی فیملی کو اپنے کام سے بہت دور رکھنا چاہتا تھا

وہ تو شاید روح کو بھی یہ سب کچھ کبھی بھی نہ بتاتا کہ وہ کیا کام کرتا ہے لیکن روح ایک دن ہو رہی سب کچھ جان گئی تھی

اور وہ اس کے ساتھ بھی تھی وہ جانتی تھی کہ یارم بُروں لوگوں کے خلاف کام کرتا ہے اور اسے یارم کے کام پر کوئی اعتراض بھی نہیں تھا

لیکن یارم کو اعتراض تھا وہ اپنی فیملی کو اس خون خرابے سے دور رکھنا چاہتا تھا

اس نے لیلی اور معصومہ کو بھی منع کر دیا تھا کہ اب وہ یہ کام نہ کرے شارف اور خضر پر ساری ذمہ داری ڈال دیں

لیکن معصومہ اور لیلی کا کہنا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھانا چاہتی ہیں یہ ان کا کام ہے جو وہ تاحیات کرنا چاہتی ہیں ان کی ضد کے سامنے یارم نے مزید کوئی بحث نہیں کی لیکن اپنی فیملی کو اس نے اس سب سے دور ہی رکھا ہوا تھا

روح کی سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہ کبھی اس کے سامنے ان سب چیزوں کا ذکر نہیں کرتا

اس کی روٹین آج بھی ویسی ہی تھی صبح ایک عام انسان کی طرح گھر سے نکلنا سارا دن وہ کتنے لوگوں کو مارتا ہے کن لوگوں کو کاٹ کر ان کی زندگیاں ختم کر دیتا ہے اس سب سے کوئی بھی واقف نہیں تھا

اس کے پاس انپورٹ ایکسپورٹ کی کمپنی کے لیگل کاغذات موجود تھے جو کہ ایک عام سی کمپنی تھی اور سپورٹ کا سامان پاکستان سے دبئی اور دبئی سے پاکستان اور دوسرے ممالک میں شیفٹ کرتی تھیں

یہاں پر بہت سارے لوگوں کی ملازمت چل رہی تھی

یارم نے یہ کمپنی تقریباً دس سال پہلے اپنے حلال پیسوں سے بنائی تھی اور اسی سے آنے والے پیسوں کو وہ روح اور رویام پر خرچ کرتا تھا

ڈان بننے کے بعد دولت کی کمی اسے کبھی بھی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ سارا پیسہ وہ یتیموں غریبوں ور ٹرسٹ میں دیتا تھا

اسے اس پیسے سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا وہ روح اور اپنے بچے کو کبھی بھی حرام نہیں کھلانا چاہتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی انہیں حرام کھلایا تھا

اور یہ روح بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اسے اپنے شوہر پر فخر تھا جو ہر لحاظ سے ایک پرفیکٹ انسان تھا دنیا اسے ایک عام انسان کی طرح جانتی تھی کوئی اس بات سے واقف نہ تھا کہ وہ ڈیول کے روپ میں نہ جانے کتنے حیوانوں کو اس دنیا سے ہٹا چکا تھا اور کتنوں کا صفایا ابھی بھی کرنا تھا

○○○○○○

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر رویام

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ہر طرف اس کی سالگرہ کے گیت گائے جا رہے تھے

اور وہ شہزادہ بڑی شان بے نیازی سے یارم کی گود میں چڑا اس کے ہاتھ سے کاٹ رہا تھا

ان کی پارٹی میں صرف ان کے خاص لوگ ہی شامل تھے

جو یارم کے لیے پیارے پیارے گفٹس لائے تھے اور جو گفٹ اسے سب سے زیادہ پسند آیا تھا وہ تھی اپنے نانو کی لائی ہوئی سائیکل جس میں بیٹھ کر وہ اپنے ہی گھر کی سیر کر رہا تھا

فی الحال اسے سائیکل چلانی نہیں آتی تھی اس لئے مشارف اسے پیچھے سے دھکا دے رہا تھا۔ جبکہ عنایت اس کے پیچھے بیٹھی اس سے سائیکل چلوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

جب کے مہر سب کو اگنور کی ہے آپنے کرش کے پاس بیٹھی باتیں کرنے میں مصروف تھی یارم اسے اپنے ساتھ بٹھائے اس سے سکول کے بارے میں پوچھ رہا تھا

یہ نہیں تھا کہ وہ آج ان کے ساتھ نہیں کھیل رہی تھی وہ ہمیشہ کھیل کود سے ذرا الگ رہتی تھی اور ہاں خاص کر جب وہ رویام کے گھر پے آتی تو وہ ہمیشہ یارم کو ہی دیکھتی رہتی تھی

یارم کو بھی یہ ننھی سی گڑیا بہت پسند بھی عنایت کے لحاظ سے مہر تھوڑی کمزور تھی نظروں پر ہر وقت چشمہ چڑائے اپنی ننھی سی ناک کو چھوتی بہت معصوم لگتی تھی

سبھی جانتے تھے کہ وہ یارم سے بے حد اٹیچ ہے وہ کافی ضدی تھی لیکن جب یارم اس سے کوئی بات ماننے کیلئے کہتا تو وہ فورا بات مان جاتی تھی

یہاں تک کہ اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ بڑی ہو کر یارم چاچو سے شادی کرے گی۔

کیونکہ اتفاق سے اسے بھی یارم کے ڈمپل بے حد پسند تھے جو اس کے گھر میں کسی کے پاس بھی نہیں تھے

رویام کے آنے کے بعد بھی اس نے اپنا کرش نہیں بدلا تھا اسے آج بھی یارم ہی پسند تھا بے شک روح بدل گئی تھی لیکن مہر نے یارم کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بے وفائی نہیں کی تھی

وہ اس وقت یارم سے باتیں کرتی بالکل کوئی خاموش طبیعت لڑکی نہیں لگ رہی تھی وہ اپنی ساری باتیں اس سے شیئر کر رہی تھی

جب کہ یارم بھی خاموشی سے اس کی ساری باتیں سن کر بالکل اس کی سوچ کے مطابق لیے ایکشن دے رہا تھا

اس کا اس طرح سے پیار سے بات کرنا کسی اور کی نظروں میں بہت بڑا گناہ تھا۔

وہ کب سے اسے سخت نگاہوں سے گھورے جا رہا تھا جس کا یارم بالکل نوٹس نہیں لے رہا تھا

اور پھر اچانک گھر میں کرا کے دار رونے کی آواز گونجی جسے سنتے ہوئے سب لوگ ہی بوکھلا گئے تھے

یارم بھاگ کر باہر کی جانب آیا اسے لگا کہ شاید وہ سائیکل سے گر گیا ہو گا

اور اسے چوٹ لگی ہو گی اس کے پیچھے ہی روح بھاگتی ہوئی باہر آئی

لیکن رویام کو کچھ بھی نہیں ہوا تھا وہ بس کھڑکی کے پاس سائیکل کو کھڑے کر کے روئے جا رہا تھا اور عنایت اور مشارف حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

وہ بھی پریشان تھے کہ اچانک ہوا کیا ہے ابھی تو وہ سائیکل پر ان کے ساتھ بہت انجوائے کر رہا تھا پھر اچانک وہ اس طرح سے کیوں رونے لگا

کیا ہو گیا رویام کیوں روئے جا رہے ہو۔۔۔؟ وہ اسے اپنی گود میں اٹھانا چاہ رہا تھا لیکن رویام اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتا دونوں ہاتھ آپس میں جوڑے اور زیادہ رونے لگا

ارے میرے پاس تو آ۔۔ کیا ہو گیا ہے کیوں روئے جا رہا ہے۔۔۔؟ وہ اسے ایک بار پھر سے اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا جب اس نے ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اور زیادہ رونا شروع کر دیا

یارم آپ پیچھے ہوں میں دیکھتی ہوں روح پریشانی سے رویام کے پاس آئی تو وہ اپنے دونوں بازو اوپر کرتا اور اس کے پاس چلا گیا

اوراب کے کندھے سے لگا مسلسل روئے جارہا تھا

ہوا کیا ہے رویام میری جان کیوں رو رہے ہو اس طرح۔۔۔؟روح اس کی پیٹھ سہلاتی پریشانی سے پوچھ رہی تھی

جب شارف نے شرارتی سے مشارف کی طرف دیکھا

ارے ہم تو کھیل رہے تھے یہ اچانک خود ہی رونے لگا۔پانچ سالہ مشارف فوراً اپنی صفائی میں بولا

عنایت سچ سچ بتاؤ وہ کیوں رو رہا ہے اب وہ عنایت سے پوچھنے لگا جو کندھے اچکا کر پریشانی سے رویام کو دیکھ رہی تھی

کچھ تو ہوا ہے ایسے ہی تو نہیں رونے لگے گا ناضرور تم دونوں شیطانوں نے کچھ کیا ہے جلدی سے بتاؤ کیا کیا ہے تم نے وہ ان دونوں کو دیکھ کر ڈانٹتے ہوئے بولا

اٹس اوکے شارف بھائی ایسے ہی رونے لگا ہو گا۔جاؤ بیٹا آپ لوگ کھیلو شاید رویام کو نیند آرہی ہے اس لئے رو رہا ہے وہ اسے اٹھا کر اندر لے جاتے ہوئے بچوں سے بولی تو شارف اور یارم بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گئے

سارے بچے مل جل کر پیار محبت سے رہتے تھے لڑائی جھگڑے کا تو فی الحال انہیں پتا بھی نہیں تھا اس لئے اس بات کو لے کر وہ بے فکر تھے کہ کسی قسم کی لڑائی جھگڑے کی وجہ سے رویام رویا ہو گا یا بچوں نے اسے مارا یا ڈانٹا ہو گا ایسا تو کبھی ہوا ہی نہیں تھا

یہ سب لوگ ہی رویام کو بے حد چاہتے تھے۔اور ان سب کے ساتھ رویام انجوائے بھی بہت کرتا تھا تو پھر رویام اس طرح سے رونے کیوں لگا اور اب تو وہ یارم کے پاس جا ہی نہیں رہا تھا بس غصے سے گھورے جارہا تھا

یارم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن کچھ تو غلط ہوا تھا اس سے رویام اسے اس طرح سے گھورے جا رہا تھا اس کا اتنا شدت برا پیار جھیل کر بھی وہ اس سے ناراض نہیں ہوتا تھا لیکن پتہ نہیں اس بار ایسا کیا ہو گیا کہ وہ اس سے بالکل ہی روٹھ کر بیٹھ گیا تھا

اس کے بار بار گھورنے پر یارم نے دو تین بار اسے پاس بلایا اور اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار اس کا ہاتھ جھٹک دیتا اور پھر اسے گھورنے لگتا آخر ہوا کیا تھا یارم کو بالکل سمجھ نہیں آیا لیکن وہ اس سے سخت روٹھا ہوا تھا

ooooo

رویام رو رو کر تھوڑی دیر سو چکا تھا اور اب ان سب کے جانے کا وقت ہو گیا ڈنر کے بعد جب وہ لوگ واپس جانے لگے

تو رویام بھی جاگ چکا تھا اور اب اس کی نظریں یارم پر تھی

تھوڑی دیر پہلے والے ناراضگی کو وہ بالکل بھول چکا تھا تبھی تو یارم نے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ بھاگتا چلا گیا

یارم کو بھی تھوڑا سکون ملا تھا کہ وہ اس سے ناراض نہیں تھا۔سب لوگ جانے سے پہلے رویام سے ملے۔جب مہر نے رویام کو کس کرنے کی کوشش کی۔تو وہ اسے گھور کر اس سے دور ہو گیا۔

اس کی حرکت سب کے لیے ہی کافی مزے دار تھی۔

مہری تم اس کے حصے کا کس بھی یارم کو کر دو۔حضر نے آئیڈیا دیا جو مہر کو بہت پسند آیا تھا یارم مسکرا کر نیچے جھکا تو رویام کا بجا پھر سے بجنے لگا

یارم بوکھلا کر پیچھے ہوا۔ جب کہ خضر قہقہ لگا اٹھا۔

مسٹر یارم مبارک ہو آپ کے بیٹے کے اندر بھی آپ والے جراثیم پائے جاتے ہیں وہ کون سے جراثیم تھے ہاں جیلسی کے۔ خضر نے ہنستے ہوئے رویام کے رویے کی پوری وجہ اس کے سامنے رکھ دی

کیا مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں مہر کو پیار کر رہا ہوں اس لئے رو رہا ہے۔۔؟ یارم کے لیے یہ بات نئی تھی لیکن وہ رویام کے رونے کی وجہ جاننا چاہتا تھا خضر نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

دیکھا رویام نے ثابت کر دیا کہ وہ تیرا ہی بچہ ہے توبہ ابھی ایک سال کا ہے اور اتنی جلن۔ میری معصوم سی بیٹی کو کس بھی نہیں کرنے دیا۔ حضر ہنسا تو یارم اگلے ہی لمحے روح کی گود سے رویام کو زبردستی اٹھا کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا جو بری طرح سے اس کے بازوؤں میں مچلتے ہوئے رو رہا تھا یارم ان سب کو ہاتھ ہلاتا اسے لئے اوپر کی جانب چلا گیا وہ صبح سے ہی رویام کے رویے کی وجہ سے بہت پریشان تھا وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اسے لے کر پوزیسو ہو رہا ہے۔

بس میرا بچہ میں وعدہ کرتا ہوں میں کسی کو نہیں اٹھاؤں گا کسی سے پیار نہیں کروں گا صرف اپنے رویام سے کروں گا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اسے تحفظ کا احساس دیتا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ صرف اسی کا باپ ہے

لیکن رویام اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے مزید رو کر اسے خود سے دور کر رہا تھا

اچھا نہ میرا بابو میں کسی سے پیار نہیں کروں گا یار میں صرف تیرا باپ ہوں وہ اسے چومتے ہوئے یقین دلا رہا تھا

تھوڑی ہی دیر میں رویام کا رونا بند ہو گیا لیکن سوں سوں اب بھی جاری تھی۔بس میرا بچہ بابا صرف آپ سے پیار کریں گے۔وہ رویام کے گال چومتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔نہ جانے کیوں اسے رویام کا یہ رویہ بہت اچھا لگا تھا وہ خود بھی ایسا ہی تھا

اسے بھی نہیں پسند تھا کہ رویام اور روح کسی اور سے محبت کرے اور وہی جرثیم اس کی اپنی اولاد میں بھی تھے جو روح کے لئے پریشانی تھی لیکن یارم اس بات کو لے کر بہت خوش تھا۔

وہ جانتا تھا کہ بچے جب چھوٹے ہوتے ہیں انہیں سب سے زیادہ ضرورت اپنے ماں باپ کی ہوتی ہے ان کی توجہ ان کے پیار کی ضرورت ہوتی ہے

اتنی چھوٹی سی اولاد کو اگر ٹھیک سے سنبھالا نہ جائے تو آگے جا کر بہت سارے مسائل پیش آ سکتے ہیں۔یارم کسی بھی قسم کا کوئی رسک نہیں چاہتا تھا وہ اسے پروٹیکشن دینا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ صرف اور صرف اسی کا باپ ہے اور سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا ہے

اور اس کی محبت میں کوئی بھی حصہ دار نہیں بنے گا۔سب کو دروازے تک چھوڑ کر روح نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ اس کے سینے سے لگا پتہ نہیں کون سی باتیں کرنے میں مصروف تھا

روح نے یارم سے اشارے سے پوچھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے تو یارم انگوٹھا دکھا کر اسے اندر بلا چکا تھا اور وہ ایک گہرا سانس لے کر پر سکون ہوئی

آپ دونوں باتیں کریں میں کچن سمیٹ کے آتی ہوں۔ وہ آہستہ سے کہتی دروازہ باہر سے بند کر کے شونو کے ساتھ نیچے آگئی۔

جس کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے وہ اپنی پریشانی شیئر کر رہی تھی اور شونو بھی کسی ہمدرد دوست کی طرح اس کی ساری باتیں سن رہا تھا

ooooo

وقت کو پر لگ چکے تھے وہ اپنی پر سکون زندگی میں بے حد خوش تھے

آج لیلیٰ اور خضر میں اچھی خاصی لڑائی ہو گئی تھی لیلی اپنی دونوں بیٹیوں کو ہوسٹل بھیجنا چاہتی تھی

جبکہ خضر کا کہنا تھا کہ وہ بہت چھوٹی ہیں ابھی اپنا آپ نہیں سنبھال سکتیں

لیلی بھی پیچھے نہیں ہٹی اس نے کہہ دیا کہ وہ چاہتی ہے کہ اس کی بیٹیاں اس خون خرابے سے دور رہیں

اور حقیقت بھی یہی تھی کہ چلتی ہمیشہ سے لیلی کی ہی تھی خضر لڑ لڑ کر اب خاموش ہو گیا جب کہ یارم نے بھی اسے سمجھایا تھا کہ لیلی ایک طرح سے ٹھیک ہی رہی تھی یہاں پر ان لوگوں کی پڑھائی بھی ڈسٹرب ہو رہی ہے

اور وہ کونسا زیادہ دور جا رہی ہیں خضر جب چاہے ان سے مل سکتا ہے اور پھر خضر اس کی بات کو سمجھ گیا

ان دونوں کی صلح کروانے کے بعد وہ گھر واپس آیا تو روز کی طرح روح کو آج بھی رویام کے ساتھ ہی مصروف پایا

لیلی اپنی دونوں بیٹیوں کو یہاں سے دور بھیج رہی ہے تاکہ ان کی پرسنل لائف ڈسٹرب نہ ہو یارم نے اپنے ڈمپل کی نمائش کرتے ہوئے اسے خبر سنائی تھی

جی نہیں وہ انہیں خود سے دور اس لیے نہیں کر رہی تھی بلکہ اس لئے کر رہی ہیں تاکہ وہ دونوں ایک محفوظ جگہ پر ایک اچھے سکول میں پڑھ سکے اور ماموں کی بیٹیاں ماشاءاللہ سے چھ سال کی ہیں وہ رہ سکتی ہیں لیکن میرا معصوم رویام ابھی صرف دو سال کا ہے وہ نہیں رہ سکتا اپنی ماں کے بغیر اس نے رویام کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے کہا۔

سب سے پہلی بات روح ہزار بار سمجھا چکا ہوں تم اس جن کو "معصوم" نہ کہا کرو وہ بچے اور ہوتے ہیں جنہیں "معصوم" کا خطاب ملتا ہے یہ تو شیطان کا بھی باپ ہے۔ یارم نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر وہ مزید کھکھلاتے ہوئے اپنی ماں کے ساتھ چپکا تھا جیسے کا ارادہ ہی یارم کو دکھا کر جلانے کا ہو

اس حساب سے تو آپ پھر شیطان کے دادا ہوئے روح نے حساب برابر کیا

ہاں کیوں نہیں اب اس سے ساری رشتہ داریاں میری ہی نکالو کیوں کے اس کے خاندان کا جن میں اپنے گھر لے آیا ہوں نہ جانے کون سا وقت تھا جب اولاد کی خواہش جاگی اگر پتہ ہوتا کہ ایسی اولاد پیدا ہو گی تو۔۔۔

استغفراللہ استغفراللہ شکرادا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے میں تو دن رات اللہ پاک کا شکرادا کرتی ہوں کہ اس نے میری جھولی میں میرا معصوم بچہ ڈالا اور ایک آپ ہیں۔۔۔ باپ آپ کے جیسے نہیں ہوتے یارم روح نے توبہ کرتے ہوئے کہا

اگر باپ میرے جیسا نہیں ہوتا تو اولاد اس کے جیسے بھی نہیں ہوتی۔ کونسی اولاد ہے جو اپنے ماں باپ کے بیچ ہڈی بن کر ہر وقت اپنی ماں سے چپکی رہتی ہے۔

اسے میرے حوالے کرو آج میں اسے شارف کے گھر لے کر جاؤں گا۔اور اسے سمجھاؤں گا کہ اس کی ماں پر اس کے باپ کا بھی حق ہے۔یارم نے اسے بازو سے پکڑ اپنی گود میں اٹھایا جس پر وہ تڑپ کر دوبارہ اپنی ماں کی طرف لپکا۔

یارم آپ کتنے ظالم ہیں اتنے بڑے ستمگر ہیں کہ ایک بچے کو اس کی ماں سے جدا کر رہے ہیں روح نے ڈرامہ کرتے ہوئے کہا

روح خدا کے لئے خدا کا خوف کرو میں اسے صرف تھوڑی دیر کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں کیونکہ شارف اور معصومہ اس سے ملنا چاہتے ہیں۔میں نہیں ہوں اتنا اس ظالم کے ایک ماں کو اس کے معصوم بچے سے الگ کر دوں اس نے "معصوم" کو کھینچ کر کہا کیوں کہ اس کی نظر میں اس کا یہ معصوم بیٹا معصوم تو ہر گز نہیں تھا

اچھا تو ایسے کہیں نہ آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا میں اسے گرم کپڑے پہنا دیتی ہوں پھر لے جائیے گا روح نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے باہوں میں لے لیا جس وہ ایک بار پھر سے یارم کو جلاتے ہوئے روح کے ساتھ چپک چکا تھا۔

جب کہ اس کے جانے کے بعد اس کی مستی پر یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے

میرا شیطان بچہ۔یارم بڑبڑا کر مسکراتے ہوئے اپنے سیکرٹ روم میں آگیا

oooo

وہ گھر آیا تو صرف اسے کھانا کھانے میں مصروف تھی

جب کہ وہ شیطان خوب مستیاں کر رہا تھا

رویام میرا بچہ پلیز کھانا کھالو اور وہ اس کی منتیں کر رہی تھی

ریام تھانہ نہیں تھائے گا ریام کو بوت نہیں لدی (رویام کھانا نہیں کھائے گا رویام کو بھوک نہیں لگی) وہ معصومیات

سے بولا یارم بھی مسکراتے ہوئے کرسی پر آ بیٹھا

نہیں رویام کو بھوک لگی ہے اور وہ کھانا کھائے گا روح نے نیچے بھر کر اس کے قریب کیا جس پر وہ نا میں سر ہلانے لگا

ریام نہیں بابا تو بوت لدی ہے (رویام کو نہیں بابا کو بھوک لگی ہے)۔اس نے روح کا ہاتھ یارم کی جانب کر دیا

روبے بی بابا کو تھانا دو (روح بے بی بابا کو کھانا دو)۔ وہ اسے زبردستی یارم کو کھانا کھلانے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن یارم تو مر کر بھی یہ دلیہ نہ کھاتا اور اب تو اس نے رویام کے منہ سے روح کا نام بھی سن لیا تھا ویسے تو روح نے

اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ اسے نام سے بلانے لگا ہے

اور روح کو اس بات میں بھی کوئی برائی نظر نہیں آئی تھی

روح اس کو بولو تمہیں ماں 'ماما' اماں 'کچھ بھی بولے لیکن روح بے بی نہیں بول سکتا وہ اسے گھورتے ہوئے روح کو

کہنے لگا۔ روح بھی اس کو دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کے معصوم بچے کی شامت آنے والی ہے اسی لیے وہ اسے

سمجھنے کے لیے اس کی طرف آئی۔ جہاں وہ اپنے معصوم چہرے پر ڈمپل کی نمائش کرتا ہے اسے دیکھ رہا تھا۔

روبے بی 'میلا بتہ 'بوت لدی ہے۔

رویام نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے پھر سے یارم کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا

اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف آ کر اس کا دماغ ٹھکانے لگاتا وہ بھاگ کر روح سے چپک گیا جہاں اسے یقین تھا کہ وہ

بچ جائے گا

یارم میں سمجھاوں گی نا پلیز نہیں ڈانٹے اور نہ ہی اس کو گھوریں روح نے منیے ں کی۔ جبکہ اسے جلا کر رویام کے چہرے پر بڑی روشن مسکراہٹ تھی

بس کردو خضر۔۔۔۔ تم کیوں مجنوں کی طرح یہاں بیٹھ گئے ہو۔۔۔؟

ہم ہر ویک ان سے ملنے جایا کریں گے

آور بیٹوں پر بڑا پیار آتا ہے تمہیں

کبھی مجھ سے تو اتنا پیار نہیں دکھایا۔

جب سے یہ دونوں ہماری زندگی میں آئی ہیں تم تو مجھے بالکل ہی نظر انداز کر دیتے ہو لیلی اسے منانے کی خاطر اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہی تھی

لیلیٰ پلیز میں اس وقت یہ ساری فضولیات میں نہیں پڑنا چاہتا وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتے ہوئے کافی غصے سے بولا

خضر ساری زندگی کے لیے نہیں بھیج رہی میں ان دونوں کو

کیوں اتنے اداس ہو گئے ہو لیلیٰ پریشانی سے اس کے پاس ہوئی۔

وہ اتنی سی بات کو کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر چکا تھا۔ ساری دنیا کے بچے باہر پڑھنے کے لیے جاتے ہیں تو کیا ان کے والدین اس طرح سے ری ایکٹ کرتے ہوں گے لیلی کے لیے خضر کا انداز نا قابل قبول تھا

جو تین دن سے منہ بنائے ہوئے تھا اس سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا

لیلیٰ کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارے گھر سے ہماری بچیاں جانے والی ہیں

نہ جانے کتنے کتنے دن میں ان کا چہرہ نہیں دیکھ پاؤں گا۔ان سے بات نہیں کر پاؤں گا انہیں محسوس نہیں کر پاؤں گا مجھے ان کی آواز نہیں سنائی دے گی جب میں گھر آؤں گا تو کوئی مجھے بابا بابا کہہ کر میرے پاس آکر میرے سینے سے نہیں لگے گا

اور تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ میں کیوں اداس ہوں

میری بچیاں ہیں میرے جگر کا ٹکڑا ہیں میں انہیں خود سے دور جاتے نہیں دیکھ سکتا

اب بھی وقت ہے اپنا فیصلہ بدل لے لیلیٰ ہم ان دونوں کو سنبھال سکتے ہیں ہم انہیں پروٹکشن دیں گے ہم ان کے والدین ہیں ان کا خیال رکھ سکتے ہیں

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے اسے سمجھانے لگا

دیکھو خضر میں بھی ان سے محبت کرتی ہوں وہ میری بھی بچیاں ہیں میرے لیے بھی اہم ہیں وہ میرے لیے اتنی ہی اہمیت رکھتی ہیں جتنی تمہارے لیے اس گھر سے جانے کے بعد میری زندگی بھی ویران ہو گی صرف تمہاری ہی نہیں ہم انہیں اپنے پاس رکھ کر بھی ان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن اس سے ہم ہر وقت ڈرتے رہیں گے کہ ہماری بچیوں کو کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے

ہم اپنے فرض کو ٹھیک سے انجام نہیں دے پائیں گے میں انہیں ایک ایسی زندگی دینا چاہتی ہوں جس میں وہ آزادی سے سانس لے سکیں گیں ہم انہیں گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے کہیں لے کر نہیں جاتے

تم نے نوٹ کیا ہے مہر کسی سے بھی اپنے دل کی بات شیئر نہیں کرتی سوائے یارم کے

ہمیشہ خاموش رہتی ہے الگ رہتی ہے کچھ دن پہلے مجھ سے پوچھ رہی تھی ماما اگر ہم اکیلے گھر سے باہر جائیں گے تو کیا گندے لوگ ہمیں مار ڈالیں گے میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا خضر۔

وہ میری بچیاں ہیں میں ان کو ساری زندگی ڈرتے نہیں دیکھ سکتی اپنے ہی گھر میں وہ کھل کر سانس نہیں لے پاتی

میں بس یہ چاہتی ہوں کہ میں اپنی بچیوں کو ایک ایسا ماحول دوں

جس میں وہ محفوظ رہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جبکہ خضر بنا کچھ کہے اٹھ کر باہر چلا گیا

جہاں اس کی دونوں بیٹیاں کھیل رہی تھی کل یہ لان بالکل خالی ہو جانا تھا

اس کی پریاں جانے والی تھی اور پھر ایک ہفتے کے بعد صرف دو گھنٹے کے لیے ملاقات خضر کے لیے یہ لمحات ہی مشکل تھے

oooooo

یہ اللہ پتا نہیں لیلیٰ کے پاس اتنا بڑا جگرا کہاں سے آیا مجھ میں تو اتنی ہمت نہیں ہے کہ مشارف کو ایک دن بھی خود سے دور کر سکوں

اور وہ کیسے اپنی بچیوں کو تو یہاں سے دور بھیج رہی ہے

وہ دودھ گرم کرتے ہوئے مسلسل شارف سے باتیں کر رہی تھی

ہاں بات تو سچ ہے یار لیلی نے واقعی ہمت دکھائی ہے

خضر تو ابھی تک مان نہیں رہا ویسے یارم نے اسے سمجھایا ہے کہ لیلیٰ ایک طرح سے ٹھیک کر رہی ہے لیکن بچوں کو خود سے دور کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے

لیکن لیلیٰ کا کام بھی بہت زیادہ ہے دیکھو تم تین بجے گھر واپس آجاتی ہو مشارف کے ساتھ وقت گزارتی ہو لیکن لیلی کے پاس بالکل وقت نہیں ہوتا

وہ دونوں تو اپنی بچیوں پر ٹھیک سے غور نہیں کر پاتے ان کی پڑھائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔

اور آج کل دشمنوں کی نظر بھی ہے خضر اور لیلی پہ پچھلے دنوں ان کے گھر پر حملہ ہوا تھا بچیوں کو بھی نقصان ہو سکتا تھا اس حساب سے لیلی کا فیصلہ بالکل ٹھیک ہے

شارف نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

معصومہ دودھ گرم کر کے باہر آگئی اور اب مشارف کو دیکھتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ تو اپنے بچے سے ایک پل کے لئے بھی دور نہیں ہو سکتی

پتہ نہیں لیلیٰ یہ وقت کیسے گزارے گی فی الحال تو وہ خود کو بہت مضبوط ظاہر کر رہی تھی لیکن تھی تو ایک ماں اور اپنی اولاد سے دور رہنا کتنا مشکل ہوتا ہے یہ ایک ماں سے بہتر اور کون جان سکتا تھا

اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ کیا تھا

جو خضر کو ابھی تک قبول نہیں تھا

خضر باپ ہو کر اپنے بچوں سے دور جانے کے فیصلے کے خلاف تھا

تو لیلیٰ نے تو انہیں جنم دیا تھا وہ کس طرح سے یہ سب کچھ فیس کر رہی تھی وہی جانتی تھی

لیکن فی الحال تو خضر اسی کے ہی خلاف ہوا بیٹھا تھا جو اسے اس کی بچیوں سے دور کر رہی تھی

ooooo

یارم کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے ساتھ بنا شرٹ الٹا سو رہا تھا

وہ جب سے بڑا ہو رہا تھا اس نے یارم کی ساری عادتیں اپنائی ہوئی تھی

شرٹ پہن کر سونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اور اب تو صبح ہوتے ہی وہ ان کے پیچھے پیچھے جیم روم میں بھی پہنچ جاتا تھا

اور ایکسر سائز کرنے کی پوری کوشش کرتا

اور اس کا یہ شوق دیکھتے ہوئے ہی یارم اس کے لئے منی مشینری منگوا رہا تھا

فی الحال تو وہ گہری نیند میں تھا یارم سیدھا ہو کر بیٹھا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی روح نے صبح چار بجے کے قریب اسے بیڈ پر رکھا تھا

اور اس کے بیڈ پر آتے ہی اُس نے شرارتیں شروع کر کے یارم کو جگایا تھا اور پھر خود دودھ پی کر آرام سے سو گیا

اس نے ایک نظر دوسری جانب سوئی روح کو دیکھا جس کا ہاتھ رویام کی پیٹھ پر تھا

اس نے نرمی سے رویام کے ماتھے پر پیار دیا اور آہستہ سے روح کا ہاتھ ہٹاتا اسے اٹھا کر اپنے ہی روم میں موجود بے بی کاٹ میں لٹا دیا

جو کہ اب پہلے سے تھوڑا بڑا اور بیڈ کی شیپ میں آچکا تھا لیکن تھا ابھی تک انہیں کے کمرے میں موجود

کیوں کے روح کا کہنا تھا کہ جب تک رویام پانچ برس کا نہیں ہو جاتا تب تک وہ اسے الگ کمرے میں نہیں لائے گی

اور یارم نے اس کے فیصلے کو اب قبول کر لیا تھا اسے بے بی کاٹ میں سلا کر وہ واپس روح کے پاس آیا

وہ گہری نیند میں سوئی بے حد معصوم لگ رہی تھی پہلے دن کی طرح پاکیزہ بے شمار محبتیں سمیٹی ہوئی اس کی معصوم سی روح

آج کل روح کے ساتھ اس کا صبح ہی وقت گزرتا تھا جب رویام صبح کے وقت گہری نیند میں ہوتا ورنہ تو وہ رات بھی اس وقت سوتا تھا جب روح سو چکی ہوتی اگر اسے یارم کا دشمن کہا جاتا تھا تو یہ غلط نہیں تھا وہ روح اور یارم کے رومینس کا بھی دشمن تھا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اس میں یارم کی جان بستی تھی اسے دیکھے بنا تو اسے سکون نہیں آتا تھا صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے ان دونوں کا چہرہ دیکھتا تھا تب ہی اس کا دن اچھا گزرتا۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دوسری جانب سوئی روح کو روح کا معصوم چہرہ دیکھ کر اس کی نیت خراب ہونے لگی تھی

وہ آہستہ سے بیڈ پر واپس آیا اور وہ اس کو ایک ہی لمحے میں کھینچ کر اپنے قریب کر لیا

وہ بوکھلا کر آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی جو مسکراتا ہوا ابھی اس کی گردن پر جھک کر اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

یارم کیا کرتے ہیں آپ ڈرادیا مجھے اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے وہ منمنائی تھی

یہی تو مسئلہ ہے تم ڈرتی بہت ہو اب تو تمہیں عادت ہو جانی چاہیے یارم کہتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے کر اپنی جارحانہ محبت کا اظہار کرنے لگا روح کی سانس رکنے لگی تھی

لیکن یارم کو اس وقت صرف اور صرف اپنے بڑھتی ہوئی تشنگی کی فکر تھی جو روح کے قریب جائے بغیر تو ختم ہو نہیں سکتی تھی

آئی لو یو یار کیسے ہو سکتی ہے مجھے تم سے اتنی محبت میں پاگل ہو جاؤں گا تمہارے پیار میں

اپنی والہانہ محبت اس پر نثار کرتے ہوئے وہ کھلے لفظوں میں اعتراف عشق کر رہا تھا

روح آج بھی اس کے انداز پر بوکھلا کر رہ جاتی تھی

شادی کے سات سال بعد بھی یارم کی محبت میں کمی نہیں آئی تھی بلکہ اس کی محبت کو اس نے ہر لمحے کے ساتھ بڑھتے ہوئے محسوس کیا تھا

اور اس کی محبت صرف اسی کے لئے تھی اپنی آتی جاتی ہر سانس کے ساتھ یارم نے الگ انداز میں اسے بتایا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں کتنی اہم ہے

پچھلے سات سال سے محبتوں کا یہ سلسلہ رکا نہیں تھا

یارم کی بے پناہ محبتوں نے اسے نکھار دیا تھا وہ اپنے آپ کو انمول سمجھتی تھی

اس کی محبت کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

اور یارم آہستہ آہستہ اس کی ہر سانس پہ اپنی حکومت چلا رہا تھا

ooooo

رویام یارم کے آفس روم سے چاکلیٹ کا ڈبہ اٹھائے کبھی بیڈ کے نیچے جا کر چاکلیٹ کھاتا تو کبھی کسی صوفے کے پیچھے چھپ کر کھاتا

یارم ہر طرف سے ڈھونڈ رہا تھا جب کہ وہ جانتا تھا کہ رویام کہاں ہے اور صوفے کے پیچھے اور بیڈ کے نیچے کیا کر رہا ہے

لیکن پھر بھی اسے خوش کرنے کی خاطر وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا

اور رویام سمارٹ بنے اسی کے سامنے سے نکل کر کہیں اور چھپ جاتا اور یارم بچارے کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا

روح میں مہر کے لیے چاکلیٹ لایا تھا پتا نہیں کہاں رکھ دی

مجھے تو کہیں نہیں مل رہی کہیں رویام نے تو نہیں اٹھالی وہ روح کو کچن سے نکلتے دیکھ کر بولا

روح نے ایک نظر صوفے کے پیچھے بیٹھے اپنے ننھے سے شیطان کو دیکھا تھا

جو اس سے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک چاکلیٹ بھی اپنے ننھے سے ہاتھ میں پکڑے لالچ دینے میں مصروف تھا

اور روح اس کی لالچ میں آ بھی چکی تھی

مجھے کیا پتا آپ نے کہاں رکھی ہے اور رویام تو باہر شونو کے ساتھ کھیل رہا ہے آپ جا کر اپنے آفس روم میں ڈھونڈے وہی ہو گی وہ اسے ٹلنے والے انداز میں کہتی اسے آفس روم بھیج چکی تھی جبکہ خود رویام کے پاس آکر صوفے کے پیچھے بیٹھ گئی

اور رویام سے چاکلیٹ مانگنے لگی لیکن رویام صاحب کا کہنا تھا

اتھے بتے تو کلت نی کھاتے دنت کرب ہو جاتے ہے (اچھے بچے چاکلیٹ نہیں کھاتے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔)

اس کے اس جواب پر روح کا منہ کھل گیا جبکہ صوفے سے اوپر لٹکے ہوئے یارم ان دونوں کو دیکھتا رویام کی بات پر قہقہ لگا چکا تھا

سیکھو میرے بیٹے سے کچھ اسے پتہ ہے کہ چاکلیٹ نہیں کھاتے اس سے دانت خراب ہو جاتے ہیں وہ ہنستے ہوئے روح کو دیکھ کر کہنے لگا تو روح منہ بنا گئی

کیونکہ اس کا بیٹا ضرورت سے زیادہ سیانا تھا اسے پتہ تھا کہ چاکلیٹ کھانے سے دانت خراب ہوتے ہیں لیکن آپنے نہیں صرف دوسروں کے

ooooo

خضر اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرو یار کیا ہو گیا ہے تمہیں تمہارے گھر پر آئے دن حملے ہو رہے ہیں بچیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔

اور وہ کوئی ساری زندگی کی بات تو نہیں کر رہی جب سب کچھ ہمارے انڈر کنٹرول ہو گا تو تم بچیوں کو واپس لے آنا

یارم اسے سمجھا رہا تھا لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھا

لیکن لیلیٰ نے کہاں اس کی سنی تھی وہ مہر اور عنایت کا سارا سامان پیک کر چکی تھی اور کل انہیں یہاں سے بھیجنے والی بھی تھی

خضر کی ناراضگی اور اس کے فیصلے کو وہ سرے سے کوئی اہمیت نہیں دے رہی تھی۔اسے اپنے بچیوں کی زندگی عزیز تھی خضر کی فضول ضد کے سامنے وہ اپنی بچیوں کی زندگیاں داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی

کل تم سب لوگ آنا مہر اور عنایت کو جانا ہے ان سے ملنے کے لیے میں چاہتی ہوں کے جانے سے پہلے ایک زبردست لنچ ہم سب لوگ مل کر کرے اور مہر اور عنایت خوشی سے جائیں اسے کہہ دو کہ ان کے سامنے اپنا منہ رکھے

ورنہ میری بچیاں جاتے ہوئے اداس ہوں گی تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا

لیلیٰ خود تو کافی دنوں سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی اور جب خضر نے نہ ماننے کی ٹھان لی تھی تو اس نے بھی کوشش کرنا چھوڑ دی

لیلیٰ فیصلہ تو کر ہی چکی تھی کہ بچیاں جائیں گی اور ضرور جائیں گی اسی لئے اب وہ خضر کو زیادہ اہمیت نہیں دے رہی تھی لیکن خضر کی اداسی سب لوگوں نے نوٹ کر لی تھی

ڈیر کرش آئی لو یو میں آپ کو بہت مس کروں گی مہر یارم کے گال پر پیار کرتے ہوئے اداسی سے بولی تو یارم مسکرادیا

اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ رویام نے کوئی ری ایکشن نہ دیا بلکہ یارم کی گود میں آرام سے بیٹھا رہا

لیلی اور خضر کے جانے کے بعد بھی رویام نے کسی قسم کا کوئی ولولہ نہیں مچایا تھا خضر کی اداسی نے روح اور یارم دونوں کو پریشان کر دیا تھا لیکن پھر بھی لیلی کا فیصلہ انہیں ٹھیک لگ رہا تھا

oooo

باباہم جانتے ہیں کہ ہمارے جانے کے بعد آپ ہمیں بہت مس کرو گے لیکن آپ فکر نہ کریں ہم روزرات کو آپ کے ڈیم میں آیا کریں گی اور آپ سے خوب کھلیں گے باتیں بھی کریں گے اور بہت سارا پیار بھی کریں گے وہ دونوں اس کے دائیں بائیں بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی

جب کہ لیلی ابھی تک ان دونوں کا ضروری سامان پیک کرنے میں مصروف تھی

باباہم آپ کو بہت مس کریں گے مہر اس کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ عنایت اس کے بالوں پر نہ جانے کون سا ڈیزائن بنانے میں مصروف تھی

ماما بابا کے بالوں میں روز چمپی کرنا اگر میرے بابا کے بال خراب ہوئے تو میں چھوڑ دوں گی نہیں آپ کو

ہاں اور بابا جب کام سے واپس آئیں گے تو انہیں تنگ بھی کرنا ورنہ ہم دونوں جب واپس آئیں گے تو آپ کو ڈسٹ بن میں پھینک دیں گے ویسے بھی آپ ہمارے کسی کام کی نہیں ہو مہر خضر کی گود میں بیٹھتے ہوئے بولی تو لیلیٰ اس کی باتوں پر اسے گھورتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی

بس باپ سے پیار ہے تم لوگوں کو میں تو تم لوگوں کی کچھ لگتی ہی نہیں ہوں

لیلی آنکھوں میں نمی لیے ناراضگی سے بیڈ پر بیٹھی

توان دنوں میں خضر پہلی بار مسکرایا

اوران دونوں کو لیلٰی کے پاس جانے کا اشارہ کیااور نہایت اور مہر اس کے دائیں بائیں بیٹھی اسے منانے کی کوشش کرنے لگیں خضر ابھی آہستہ سے اٹھ کر اس کے سامنے آگیا

لیلی اس کے سینے سے لگ کر نمی چھپا کر اپنے آپ کو بہادر ظاہر کرنے لگی لیکن خضر جانتا تھا کہ یہ وقت اس کے لئے بھی اتنا ہی مشکل ہے

میں بھی تم لوگوں کو بہت مس کروں گی اور فکر مت کرو میں اور بابا تم لوگوں کو جلدی واپس لے آئیں گے۔

وہ ان دونوں کو یقین دلاتی اپنے سینے سے لگا چکی تھی اندر ایک خوف تھا ایک وحشت پھیلی ہوئی تھی جیسے کچھ برا ہونے جارہا ہو بہت برا

ooooo

صبح سب لوگ آئے تھے انہیں گڈ بائے کہنے کے لئے عنایت نے زبردستی رویام کو کس کیا۔ کیونکہ وہ روح کے علاوہ کسی کا کس لینا پسند نہیں کرتا تھا۔

مہر نے یارم کے ہاتھ سے چاکلیٹ لیا جو وہ ہمیشہ اس کے لئے لاتا تھا

شارف صارم۔ معصومہ عروہ۔ مائرہ عدن مشارف سب آئے تھے

اور پھر ان پیاری سی پریوں کا سفر شروع ہو گیا لیکن کون جانتا تھا کہ ان کا یہ سفر آگے چل کر کیا ثابت ہو گا

ان کی گاڑی گھر سے نکلے ہوئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا۔

جب یارم کے موبائل پر ایک کال آئی

جس گاڑی میں مہر اور عنایت کو ہوسٹل بھیجا گیا تھا راستے میں ہی وہ گاڑی بلاسٹ ہو گی۔

مہر اور عنایت کی لاشوں کے اتنے ٹکڑے ہو چکے تھے کہ اب شاید ان کی لاشوں کو سمٹ پانا بھی ناممکن تھا۔وہ پریاں خاموشی سے دینا چھوڑ چکی تھی۔اپنی ماں اور باپ کی پریشان ختم کر کے ان کا گھر ہی نہیں زندگی بھی ویران کر کے

وہ سب لوگ اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ خضر ابھی بھی پریشان تھا لیلی کے چہرے پر بھی پریشانی تھی

اور یارم میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ انہیں ان کی بیٹیوں کی موت کی خبر سنا پاتا

ooooo

ooooo

ہر طرف خاموشی چھائی تھی۔

ایک ہفتہ یوں ہی گزر گیا۔۔اس کی بیٹیاں بچھڑ گئیں اور وہ کچھ نا کر سکی۔

ابھی کل کی ہو تو بات تھی وہ اس گھر میں چہکتی تھیں۔سارہ سارہ دن اسے تنگ کرتی تھیں

وہ تنگ آکر ان کو باندھ دیتی کبھی واش روم میں تو کبھی ٹی وی کے سامنے صوفے کے ساتھ سارا دن ان کو پیار کرتی

سمجھاتی کہ وہ ان کی ماں ہے

اور ان کو اس کا ساتھ دینا چاہے نا کہ خضر کا

اور وہ سارا دن اس کی لاڈلیاں بنی رہتیں اور خضر کے آتے ہی ٹیم چینج کر لیتیں وہ ناراض ہو کر بیٹھ جاتی تو وہ دونوں

پیار سے اسے مناتی بھی تھیں

لیکن ہر بات کے اینڈ پر اسے بتاتی کہ بیسٹ پھر بھی بابا ہی ہیں. اور وہ اپنے بابا کی پریاں

اور پھر وہ پریاں ان کو چھوڑ کر چلی گئیں لیلیٰ کا فیصلہ غلط ثابت ہو گیا اس کی بیٹی اسے چھوڑ کر چلی گئیں وہ ان کی حفاظت

کرنا چاہتی تھی اور خود موت کے منہ میں چھوڑ آئی۔ کیسی ماں تھی وہ۔۔۔؟ اپنی ہی بیٹیوں کو کھا گئی۔۔۔؟

اپنی ہی اولاد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

وہ اندر ہی اندر گھٹ کر مر رہی تھی ابھی تک اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہ گرا وہ اپنی ہی بیٹیوں کو کھا جانے والی ڈائن

تھی اس لیے ان پر رونے کا کوئی حق نہیں تھا

اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی معصوم بچیوں کی جان لی تھی

تو اب کس طرح سے روتی

آنسو خاموش ہو چکے تھے۔ آنکھیں ایسے خشک تھیں کہ ان سے ایک قطرہ بھی نہ بہا وہ اپنے آپ کو اس قابل ہی

نہیں سمجھتی تھی کہ وہ اپنی بیٹیوں کی موت پر روتی

لیلیٰ خدا کے لئے خود کو یوں اذیت مت دو اپنے اندر اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹ کر خود کو مردہ ثابت مت کرو اس طرح سے تمہارا دل مر جائے گا معصومہ اسے سمجھا رہی تھی کب سے اس کے پاس بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھی

مگر لیلیٰ تو جیسے پتھر کی بنی ہوئی تھی پچھلے ایک ہفتے سے ایک آنسو نہ بہایا تھا تو اب کیوں روتی۔۔۔!

معصومہ چلی جاؤ یہاں سے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو کوئی بھی میرے پاس مت رہو میں ڈائن ہوں اپنا ہی گھر برباد کرنے والی اپنی بچیوں کی جان لینے والی مجھے کوئی حق نہیں ہے رونے کا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو چلے جاؤ یہاں سے سب اس پر ایک بار پھر سے پاگل پن سوار ہونے لگا رونے کو تیار نہ تھی اور اب وہ اپنے پاس بھی کسی کو نہیں آنے دے رہی تھی

خضر بالکل خاموش ہو گیا تھا وہ تو ویسے بھی اس کے پاس نہیں آتا تھا بس اپنے آپ میں ہی مصروف رہتا نہ کسی سے کچھ بولتا اور نہ کسی سے کچھ کہتا

ان کے گھر میں پھیلی یہ افسردگی اب شاید ہی ختم ہونی تھی

ooooo

ج تین دن سے وہ بخار میں تپ رہی تھی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ ڈاکٹر کو گھر آنا پڑا وہ نا تو کچھ کھا رہی تھی اور نہ ہی کسی سے بات کرتی تھی

خضر اس کے پاس آیا کتنی دیر سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا اسے سمجھاتا رہا ہے یہ قسمت کا فیصلہ ہے تمہارا کوئی قصور نہیں لیکن لیلیٰ پر تو ایسے چپ سوار ہوئی تھی کہ وہ کچھ بولتی ہی نہیں تھی

پہلے اس نے کھانا پینا چھوڑا اب اس نے بولنا چالنا بند کر دیا تھا خود کو کمرے میں لاک کر رکھتی۔

خضر کتنی دیر اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ اس سے بھی کوئی بات نہیں کرتی تھی

اپنی اپنی جگہ پر کوئی اسے سمجھا چکا تھا لیکن وہ کہاں کسی کی سمجھنا چاہتی تھی اسے تو بس اپنی بیٹیاں چاہیے تھیں جو اس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر جا چکیں تھیں

وہ ان کی حفاظت کرنا چاہتی تھی خضر نے منع بھی کیا تھا کاش وہ اس کی بات مان لیتی کاش خضر کی ناراضگی کو وہ اہمیت دیتی

لیکن اس نے تو ہمیشہ سے اپنی کرنی تھی اور اس نے اپنی کی تھی جس کی سزا وہ آج کاٹ رہی تھی۔انہیں ہمیشہ کے لئے کھو کر وہ انہیں خود سے دور کر رہی تھی اللہ نے اسے ہمیشہ کے لئے ان سے دور کر دیا

ooooooo

لیلیٰ کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی سب ہی لوگ پریشان تھے

اپنا درد خود تک محدود رکھے وہ اندر ہی اندر مر رہی تھی

کمرے میں اندھیرا تھا۔اور وہ اس اندھیرے کی باسی بنی بالکل خاموش آج پھر روح اور یارم اس سے ملنے کے لیے آئے تھے لیکن وہ اب بھی اسی اندھیرے میں بیٹھی تھی جیسے کسی سے کوئی لینا دینا ہی نہ ہو

وہ دونوں الگ نہیں سوتی تھی ان کا کہنا تھا کہ ان کے بابا کو ان کے بغیر نیند نہیں آتی لیکن اس کے باوجود بھی لیلیٰ نے

ان کے لئے ایک کمرہ بنایا تھا اور اب وہ اسی کمرے میں رہتی تھی

آج پہلی بار یہاں آکر رویام بالکل اکیلا ہو گیا تھا آج اس سے کھیلنے کے لئے اسے زبردستی کس کرنے کے لئے یہاں

اس کی دوست نہیں تھیں

وہ ان دونوں کو تلاش کرتا آہستہ آہستہ چلتا ان کے کمرے میں آگیا اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے دروازہ کھولتا وہ نیم

اندھیرے میں بھی لیلیٰ کے وجود کو دیکھ چکا تھا

کسی کی آہٹ کو محسوس کر کے لیلیٰ نے سر اٹھایا تو رویام دروازے پر کھڑا تھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے پاس آگیا اور

حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

شاید اس سے پہلے اس نے لیلیٰ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ خوبصورت لڑکی ہمیشہ تیار رہتی اس نے اپنے

آپ کو کبھی دو بچیوں کی ماں لگنے ہی نہیں دیا تھا وہ اپنا خیال رکھتی اپنے آپ کو سنوار کر رکھتی

سب کی پسندیدہ وہ ایسے ہی تو نہیں بنی تھی کوئی بھی بچہ اسے آنٹی نہیں کہتا تھا اور رویام کی تو وہ رشتے میں نانی لگتی تھی

رویام کے اس طرح سے دیکھنے پر وہ بھی بے جان نظروں سے اسے دیکھنے لگی اس کا ننھا سا وجود اسے اپنی بچیوں کی یاد

دلا رہا تھا

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رو دی اس کے آنسو بہنے لگے آنکھوں نے آخر ہمت ہار کے اپنا ضبط کو کھو ہی دیا اگلے ہی لمحے

رویام نے اس کی آنکھ سے بہتے آنسو کو اپنے ننھے سے ہاتھ سے اس کے چہرے پر سے صاف کر ڈالا

اسی کسی کا رونا پسند نہیں تھا لیکن لیلیٰ کی تڑپ کو خود سمجھ نہیں سکتا تھا بے اختیار لیلیٰ نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اس کی رونے کی آوازیں باہر تک آرہی تھی وہ سب بھاگتے ہوئے کمرے کی جانب آئے

جہاں لیلیٰ رویام کو اپنے سینے میں بھیجے روئے جارہی تھی

اس کی جارحانہ گرفت میں بھی رویام رو یا نہ تھا شاید وہ اس کی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

لیلیٰ کا یہ انداز اس کے لئے بھی اتنا ہی نیا تھا جتنا باقی سب کے لیے آج تک لیلیٰ کو کسی نے اس طرح سے روتے ہوئے نہ دیکھا وہ تو ان کے گروپ کی شیرنی تھی

جو سامنے والے کو چیر پھاڑ کے رکھ دینے کا ہنر جانتی تھی

عام عورتوں کی طرح رونا دھونا آنسو بہانا نہ لیلیٰ کا اسٹائل نہیں تھا

لیکن وہ ایک ماں بھی تھی اور آج وہ ان کی شیرنی نہیں بلکہ ایک ماں بنی ہوئی تھی جس کی آنکھوں میں اپنی بچیوں کے بچھڑ جانے کا غم تھا

خضر جلدی سے اس کے پاس آیا اس نے لیلیٰ کو تھام کر اپنے سینے سے لگایا جبکہ وہ دیوانوں کی طرح رویام کو چومتے اپنی ممتا کی پیاس بجھا رہی تھی

خضر میں مر جاؤں گی میں مر جاؤں گی خضر مجھے میری بچیاں چاہیے

خضر میں نہیں رہ سکتی ان کے بغیر ان کے بغیر رہنا میرے بس سے باہر ہے

میری تڑپ کو سمجھنے کی کوشش کرو

دیکھو دیکھو میری ممتا ادھوری ہے دیکھو میں ادھوری ہو چکی ہوں خضر مجھے میری بچیاں چاہیے

وہ ایک ہاتھ سے رویام کو تھامے جب کہ دوسرے ہاتھ میں خضر کا کلر جھنجوڑ رہی تھی

صبر کرو لیلیٰ سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

رویام کو روتا دیکھ کر یارم نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو روح نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میرے خیال میں رویام کو آج یہیں رہنے دینا چاہیے

لیلیٰ کو اس کی ضرورت ہے

وہ آہستہ آواز میں بولی تو یارم اسے دیکھنے لگا

تم اس کے بغیر رہ لو گی یارم نے سوال کیا تو روح نے نرمی سے ہاں میں سر ہلا دیا

خضر تم لیلی کو سنبھالو ہم اب گھر چلتے ہیں یارم نے اندر آتے ہوئے کہا تو لیلیٰ نے ایک بار پھر سے رویام کو اپنے تڑپتے سینے سے لگا لیا

لیلیٰ تم رویام کا خیال رکھنا وہ آہستہ سے اسے کہتا اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر باہر نکل گیا جب کہ لیلیٰ نے ایک بار پھر رویام کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

oooooo

گھر آکر وہ نہ جانے کتنی دیر روتی رہی اور یارم اسے سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا

لیلیٰ کو اس طرح سے ٹوٹا پھوٹا دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی وہ ان کے گروپ کی سب سے بہادر لڑکی رونا دھونا آتا کہاں تھا اسے وہ تو ان سب چیزوں کو بیوقوفی تصور کرتی تھی

لیکن اولاد کے غم نے اسے بھی توڑ کر رکھ دیا تھا

اس کا تڑپ تڑپ کر رونا روح کو بے چین کر گیا

اولاد کے چھین جانے کا خوف کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن لیلیٰ نے تو اپنی بچیاں ہی کھو دی تھیں

صبر کرنا ایک انتہائی مشکل کام تھا نہ جانے خضر کیسے خاموش تھا

بس کرو روح کتنا روگی تمہارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں وہ نرمی سے اس کی آنکھوں کو چومتا اپنی تکلیف کا احساس دلاتے ہوئے بولا

اللہ کسی کی اولاد نہ چھینے یارم اس سے بڑا دکھ اور کوئی نہیں ہو سکتا وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

پریشان تو وہ بھی تھا عنایت چلبلی سی ہر وقت مستیاں کرنے والی پیاری سی بچی اور مہر خاموش طبیعت چپ چاپ سی جو ہر دوسرے تیسرے دن اس کے گھر آکر اس سے اپنے دل کی ہر بات شیئر کرتی تھی

یقین تو اسے بھی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کی نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو چکی ہیں

روح کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی اسے سر درد کی گولی دے کر نیند کی بھی گولی دی کہ وہ پرسکون ہو کر سو جائے

اور اسے سوتے دیکھ کر آہستہ سے اٹھ کر کھڑکی کے قریب آگیا اور اپنے موبائل پر آنے والی کال سننے لگا

oooooo

وقت گزر رہا تھا سب کچھ معمول کے مطابق ہونے لگا یارم دوسرے دن جب رویام کو لینے آیا تو لیلیٰ کو اس کے ساتھ

کافی اٹیچ دیکھا وہ بنا رویام کو لئے واپس آ گیا

اور اب تین دن سے وہ وہیں پر رہ رہا تھا

اپنی ماں کو تو وہ بہت مس کر رہی رہا تھا لیکن لیلیٰ کی محبت بھی اسے عزیز تھی

وہ یارم اور روح کے علاوہ اور کسی کو زیادہ تنگ نہیں کرتا تھا

یہ بات روح اور یارم دونوں ہی جانتے تھے اس لئے اس معاملے میں بالکل بے فکر ہو چکے تھے لیلیٰ جب تک ٹھیک

نہیں ہو جاتی ان کا رویام کو واپس لانے کا ارادہ نہیں تھا

اس کی تڑپتی ممتا کو ننھے معصوم لمس کی ضرورت تھی

اور رویام کو واپس لا کر وہ اس کی ممتا کو تپتے صحرا میں چھوڑ نہیں سکتے تھے

عنایت اور مہر کی لاش نہ ملی تھی

اگر ملی تھی تو صرف اور صرف مہر کے پیر کی جوتی

لاشیں بلاسٹ میں بری طرح سے تباہ ہو گئی

گاڑی کا بھی کوئی حال نہ تھا

بلاسٹ اس قدر شدید تھا کہ لیلیٰ اپنی بچیوں کے جنازے تک نہ کرواسکی اسے کس طرح سے چین آتا۔ وہ کیسے سکون سے رہتی اس نے تو اپنی بچیوں کا آخری دیدار تک نہ کیا تھا

○○○○○○

لیلیٰ نے بہت ہمت کر کے عنایت اور مہر کا کمرہ صاف کیا تھا۔

ان کے سب کھلونے اور ساری چیزیں وہ ایک بڑے سے بیگ میں پیک کر کے دار الامان میں دینے جارہی تھی

لیلیٰ کیا ضرورت ہے یہ سب کچھ کرنے کی ان سب چیزوں کو یہی رہنے خضر کمرے میں آیا تو اسے یہ سب کر دیکھ کر پریشانی سے کہنے لگا

نہیں خضر مجھے یہ ساری چیزیں دینے دو میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے اگر ہماری بچیاں ان کھلونوں سے نہیں کھیل سکتی تو کیا ہوا دار الامان کے یتیم بچے ان سب چیزوں کو استعمال کریں گے اور ہماری عنایت اور مہر کے لیے دعائیں کریں گے

اگر تم ان یتیموں کو کچھ دینا چاہتی ہو تو ہم باہر سے خرید کر بھی دے سکتے ہیں میری بچیوں کی چیزیں کیوں دے رہی ہو

ہم دیں گے خضر ہم باہر سے خرید کر بھی دیں گے ان کو لیکن یہ ساری چیزیں میں اس لیے دے رہی ہوں کیونکہ مجھے میری بچیوں کے لئے بہت ساری دعائیں چاہیے۔

میں ان چھوٹے چھوٹے بچوں میں اپنی بچیوں کو محسوس کرنا چاہتی ہوں

میں بہت خود غرض ہوں میں نے کبھی اپنی بچیوں کو اپنے بے حد قریب نہیں آنے دیا

ہمارا کام ایسا ہے کہ کبھی بھی ہمیں گولی لگ سکتی ہے کبھی بھی ہم مر سکتے ہیں میں اپنی بچیوں کو ماں کی عادت نہیں ڈالنا چاہتی تھی

لیکن وہ دونوں مجھ سے روٹھ کر چلی گئیں ہمیشہ کے لئے۔ خضر میں وعدہ کرتی ہوں اگر زندگی میں مجھے کبھی دوبارہ اولاد ہوئی نا تمہیں کبھی اسے خود سے دور نہیں کروں گی اس تڑپ کو میں اب محسوس کر رہی ہوں میں کیوں اپنی بچیوں کے لمس سے بے خبر رہی خضر

کیوں انہیں خود سے دور کیا دیکھو نہ وہ روٹھ کر ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور چلی گئیں ہمیشہ کے لئے اپنی ماں سے ناراض ہو گئیں۔ وہ آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے بولی تو خضر اس کے پاس آتے ہوئے بیڈ کے قریب بیٹھا اور اسے اپنا کندھا پیش کیا

وہ آہستہ سے اس کے کندھے پر سر رکھتی خاموشی سے آنسو بہانے لگی

میں تمہارے سر پر روز چمپی کروں گی تمھارے بال خراب نہیں ہوں گے اور جب تم کام سے واپس آؤ گے نہ تو روز تمہیں ہگ کروں گی تمہاری بیٹیاں آخرت کے دن مجھ سے حساب مانگیں گیں

وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی تو خضر نے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا کاش وہ اس کا دکھ کم کر سکتا کاش وہ اس کی تڑپ کو مٹا سکتا لیکن ممتا کی تڑپ کو مٹانا کہاں ممکن تھا

تھوڑی ہی دیر میں شارف آگیا۔اور لیلیٰ سے سامان لے کر اسے گاڑی میں شفٹ کرنے لگا۔لیلیٰ کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے شارف نے اسے اپنے ساتھ چلنے سے منع کر دیا تھا

oooooo

رات گیارہ بجے کا وقت تھا

وہ ہاتھوں میں بیگ لیے اسے گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا

اس نے سر اور چہرے پر ہڈ پہن رکھا تھا کہ کوئی بھی آسانی سے اسے پہچان نہیں سکتا تھا وہ بہت لمبی مسافت طے کر کے آیا تھا

تھکاوٹ اس کے ایک ایک عضو سے جھلک رہی تھی

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو دونوں ملازمہ الرٹ ہو گئیں

اور دروازے کی طرف دیکھنے لگیں لیکن اسے دیکھتے ہی انہوں نے گہری پر سکون سانس لی

کیسی ہیں وہ دونوں زیادہ تنگ تو نہیں کیا وہ ملازمہ سے پوچھنے لگا تو دونوں نے مسکرا کے نامیں سر ہلایا وہ مسکراتا ہوا ان کے کمرے کی جانب آگیا تھا

اتنا بڑا بیگ اس بیگ میں کیا ہے ملازمہ نے پوچھا

ان دو پریوں کا سارا ضروری سامان وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تو اسے دیکھتے ہی وہ دونوں چلاتے ہوئے اس کی طرف آئی تھیں

شارف چاچو نعرہ لگاتے وہ اس کے سینے سے آلگی تھی

میری شہزادیاں کیسی ہو دونوں وہ باری باری ان کا سر چومتا پوچھنے لگا دونوں خوشی سے ہاں میں سر ہلاتی اسے بے حد پیاری لگی تھی

اچھا یہ سارا سامان تم دونوں کی ماما نے بھیجا ہے تا کہ اس کی بیٹیاں یہاں پر بہت خوش رہیں اور بابا تم لوگوں کو بہت سارا پیار بھیج رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ تم دونوں یہاں پر خوش ہو نا وہ بہت نرمی سے ان دونوں سے پوچھ رہا تھا

چاچو ہم بہت خوش ہیں یہاں پر زیادہ پڑھائی بھی نہیں کرنی پڑتی تھی لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ ہوسٹل میں ہمارے بہت سارے دوست ہوں گے لیکن یہ کیسا ہوسٹل ہے یہاں تو ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے
کہاں ہیں ہمارے دوست اور ماما اور بابا ہم سے ملنے کب آئیں گے وہ دونوں باری باری سوال کر رہی تھی

ارے چپ کر جاؤ میری چھپکلیوں وہ دونوں جلد ہی آئیں گے تم لوگوں سے ملنے کے لیے لیکن فی الحال تم لوگوں کو یہیں رہنا ہے ان کے بغیر
یہاں تم لوگ پڑھائی کرو اور مستی کرو یہاں تم لوگوں کو ہر طرح کی چھوٹ ہے ایک دوسرے کا خیال رکھو اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو میری آنٹی اور شفا آنٹی کو بتا دینا۔وہ مجھے بتائیں گیں
اور میں وہ چیز لے کر یہاں حاضر ہو جاؤں گا (اگر تم لوگوں کی ماں کے ہاتھوں زندہ بچ گیا تو) اس نے سوچا

کیوں کہ سچائی جاننے کے بعد لیلیٰ نے اسے جان سے مار دینا تھا پچھلے دنوں وہ جتنا تڑپی تھی اپنی بیٹیوں کی جدائی پر روئی تھی اس کے بعد حقیقت جان کر شارف کی موت لازم تھی

دونوں سے مل کر انہیں بہت ساری ہدایات دے کر وہاں سے باہر نکل کر اس نے اپنا فون نکالا

ہاں وہ تو بالکل ٹھیک ہیں فکر مت کرو میں ایک ایک پل پر نظر رکھے ہوئے ہوں یہاں وہ بالکل محفوظ ہیں

وہ میری اور شفا کو ہدایت دیتا دروازہ بند کرتے ہوئے باہر گارڈز کے پاس آیا

اور انہیں ہر پل الرٹ رہنے کا کہتا واپس اپنی گاڑی میں بیٹھا جب کہ اس دوران اس کی کال چل رہی تھی اسے صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس اپنے شہر جانا تھا آٹھ گھنٹے کا ایک سفر ابھی ابھی اس نے ختم کیا تھا اور 8 گھنٹے کا سفر اس نے ایک بار پھر سے شروع کر دیا تھا

oooo

ooooo

تم سارا سامان دے آئے نہ شارف وہ سرخ آنکھیں لئے اس کی طرف دیکھنے لگی

تو شارف نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تم کب کام واپس جوائن کرو گی وہ اس کا دھیان بٹانے کے لیے پوچھنے لگا

میں کل سے واپس کام پہ آجاؤں گی شارف لیکن کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ بلاسٹ کس نے کروایا ہے کوئی شک کوئی اندازہ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

شارف نے ایک نظر پیچھے صوفے پر بیٹھے خضر کو دیکھا جو اس کی بات پر بوکھلا کر پہلو بدل گیا

تم اس کے ساتھ کیا کرو گی لیلیٰ وہ آہستہ سے خضر کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

وہی جو مجھے کرنا چاہیے شارف تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں اس طرح بے وقوفی بھرا سوال مجھ سے نہیں کرنا چاہیے

لیلیٰ تم ان کو چھوڑو انفارمیشن کے مطابق پتہ چلا ہے کہ گاڑی کو پہاڑی کی طرف لے کر جایا گیا تھا اور وہی پر اسے آگ لگا دی گئی تھی وہ بلاسٹ نہیں تھا

مجھے لگ رہا ہے کہ گاڑی کے پرزے کسی بہت ماہر انسان نے الگ کیے ہیں مجھے یہ بم بلاسٹ نہیں لگ رہا مجھے لگ رہا ہے کہ یہ کسی کی پلیننگ ہے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے ایک فائل ٹیبل پر پھینک کر یارم لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے بولا

کس کی پلاننگ ہے یہ ڈیول بتاؤ مجھے میں اسے چیڑ کر رکھ دوں گی کس نے کیا ہے میری بیٹیوں کے ساتھ ایسا فائل کو اٹھائے وہ پاگلوں کی طرح دیکھنے لگی

خضر کی تو جان پر بنائی تھی

مجھے شام تک کا وقت دو لیلیٰ میں تمہیں سب بتاؤں گا اور یقین کرو مجرم تمہارے قدموں میں بیٹھ کر تم سے معافی مانگیں گے وہ صوفے پر ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا شارف نے بمشکل تھوک نگلا

نہیں وہ مجھے میرے قدموں میں نہیں بلکہ ان کی لاشوں کے ٹکڑے میں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتی ہوں

یارم مجھے ان کی لاشیں دیکھنی ہیں جنہوں نے میری بچیوں کو جان سے مار ڈالا میں انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے

سانس لیتا ہوا نہیں دیکھ سکتی ڈیول انہیں مار کر میرے پاس لانا

لیلیٰ کے شدید انداز پر خضر صوفے سے اٹھ بیٹھا

لیلیٰ اس کی کوئی مجبوری بھی تو ہو سکتی ہے اس کے بے ساختہ کہنے پر شارف نے رکھ کر اس کے پیروں پر اپنا جوتا مارا

لیلٰہ نے حیرانگی سے اس شخص کو دیکھا تھا جو اپنی بیٹیوں سے بے پناہ محبت کا دعویٰ تو کرتا تھا لیکن بیٹیوں کی موت پر

اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہ گرا تھا

بیٹا ان کی مجبوریاں تو میں دور کروں گا اپنے سارے بہانے اور مجبوریاں لے کر شام 6 بجے آفس میں پہنچ جانا وہ ان

دونوں کا کندھا تھپتھپاتے آہستہ آواز میں بولا مطلب یارم سب کچھ جان چکا تھا

خضر اور شارف ایک دوسرے کو دیکھنے لگے مطلب آج ان کی زندگی کا آخری دن تھا

لیلیٰ فائل چیک کر رہی تھی جس میں صاف لکھا تھا کہ اس جگہ کوئی بلاسٹ نہیں ہوا لیکن اگر بلاسٹ نہیں ہوا تھا تو

مطلب اسکی بیٹیاں زندہ تھی ایک امید سی اس کے دل میں پیدا ہوئی

یارم اگر بلاسٹ نہیں ہوا تو اس کا یہ مطلب ہوا نہ کہ عنایت اور مہر۔۔۔۔

آف کورس اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ دونوں زندہ ہیں اور ایک دن کے اندر وہ تمہارے پاس آئیں گی

کچھ نہیں ہوا تمہاری بیٹیوں کو اور نہ ہی اب میں کچھ ہونے دے گا تم لوگوں آفس میں ملو مجھے وہ ان دونوں کو گھورتا ہوا باہر نکل گیا

oooo

تم نے تو کہا تھا کہ تم نے بہت اچھی پلاننگ کر رکھی ہے تو یارم کو پتہ کیسے چلا کیا پلاننگ کی تھی تم نے پہاڑوں پہ جا کے گاڑی کو جلا دیں گے اور اس سے کیا ہو گا سب کو لگے گا بم بلاسٹ ہوا ہے. واہ بھئی واہ۔ یہ پلان تھا تمہارا یہ۔۔۔۔؟

بے غیرت آدمی پلاننگ تو وہ کرتا جو یارم کی نظروں سے بچ جاتی۔ جس میں ہمارے زندہ بچنے کے چانسز ہوتے اگر نہیں تو سب کچھ یارم کو بتا دیتے وہ خود سنبھال لیتا وہ غصے سے بھرا ہوا اسے سنا رہا تھا

یہی تو مسئلہ ہے شارف اگر یارم کو بتاتا تو وہ اپنے طریقے سے سنبھال سکتا اگر لیلیٰ کو بتاتا وہ شیرنی اپنی بچیوں کی زندگی پر منڈلاتا یہ خطرہ دیکھ کر پتہ نہیں کیا سے کیا کر دیتی

یہ لوگ مجھے دھمکی دے رہے تھے کہ اگر میں نے یارم کو جان سے نہیں مارا تو وہ میری بیٹیوں کو مار ڈالیں گے یارم کو میں مار نہیں سکتا اور اپنی بیٹیوں کو مرتے دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی تب جب میں ان لوگوں کو جانتا ہی نہیں

بہت سوچ سمجھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں اپنی بیٹیوں کو سامنے سے ہٹا دوں گا صارم بھی ان لوگوں کے خلاف ثبوت ڈھونڈ رہا ہے۔

اس کے بارے میں صارم کو پتہ چل گیا کیونکہ اس نے میرے موبائل فون پر ٹریسر لگایا تھا۔

ان لوگوں نے گھر پر حملہ کیا۔اس دن میں گھر پر نہیں تھا اگر لیلیٰ نہیں ہوتی تو آج شاید میں اپنی بچیوں کی موت پر آج سچ میں آنسو بہا رہا ہوتا

یار وہ لوگ صرف فون پر بات کرتے تھے مجھ سے وہ مجھے دھمکیاں دینے لگے کہ اگر میں نے یارم کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا تو وہ میری بیٹیوں کو جان سے مار ڈالیں گے اور اتنا ہی نہیں اسکول سے کڈنیپ کرنے کی کوشش کی گئی دوسری طرف یارم کے سامنے مجھے خاموش رہنے کی دھمکیاں دی جارہی تھی صارم نے یہ ساری فون کال اپنے کانوں سے سن لی اور اس نے مجھے کہا کہ مجھے فلحال اپنی بچیوں کو منظر سے ہٹا دینا چاہیے

میں نے یہ سب صرف اس لئے کیا تھا کہ میں یہ جان سکوں کہ آخر وہ لوگ ہیں کون اور یارم کی جان کے پیچھے کیوں پڑے ہیں عنایت اور مہر کو سب کی نظروں میں مار کر مجھے لگا کہ میں ان لوگوں تک پہنچ جاؤں گا لیکن میں یارم کی نظروں میں آگیا میں دنیا کے ہر انسان کو دھوکا دے سکتا ہوں لیکن یارم کی نظر سے نہیں بچ سکتا اور اب یارم مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا

اور پتہ نہیں لیلیٰ ہمارا کیا حال کرے گی اس کی ادھوری بات کو شارف نے مکمل کیا

۔میں تو بس ان دونوں کے زندہ ہونے کی خوشی میں پاگل ہو گیا تھا مجھے کیا پتا تھا تم نے یہ ساری پلاننگ کی ہوئی ہے

اور ویسے بھی مجھے تو بس اتنا ہی پتا تھا نہ کہ وہ دونوں زندہ ہیں اس کے علاوہ تو تم نے مجھے کچھ کہا ہی نہیں کچھ بتایا نہیں مطلب کہ میرے زندہ بچنے کے چانس ہیں

شارف معصومیت سے کہتا اسے دیکھ رہا تھا

خضر کا دل چاہا اس دو چہرے والے انسان کا منہ توڑ دے شارف تو اس بات پر یقین کرنے کے لیے پہلے تیار ہی نہیں تھا کہ اس کی بیٹیاں زندہ ہیں

اور شارف کو بتانے کا تو اس کو ارادہ نہیں تھا اس نے اسے اس لئے بتایا تھا کیونکہ لیلیٰ کو اکیلا چھوڑ کر وہ خود اپنی بیٹیوں سے ملنے نہیں جا سکتا تھا

تمہاری کتنی غلطی ہے یہ تو تمہیں یارم بتائے گا بیٹا اگر میں پھسا تو زندہ تو تم بھی نہیں بچو گے

میرا نام بھی خضر ہے بیٹا میں یارم اور لیلیٰ کو بتاؤں گا کہ اس پوری پلاننگ میں تو شامل تھا

تیرے جیسے دوست سے دشمن اچھے ہیں وہ دہائی دیتے ہوئے بولا

دوست کون دوست میرا شارف نام کا کوئی دوست نہیں یہاں کچھ دیر پہلے ایک دشمن بنا ہے اور ڈیول کی ٹیم دشمنوں کے ساتھ کیا کرتی ہے وہ تجھے یارم کے سامنے پتہ چلے گا وہ دھمکی لگاتا اٹھ کر باہر چلا گیا جہاں لیلیٰ غصے سے دائیں بائیں ٹہل رہی تھی بہت دنوں کے بعد اس کا پرانا روپ سامنے آ رہا تھا

شیرنی اپنے شکار کے لیے تیار بیٹھی تھی اس وقت شاید وہ آفس جانے کی تیاری کر رہی تھی

تم اس وقت کہاں جا رہی ہو۔۔؟ وہ اس سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے غصے کا گراف چیک کرنا چاہتا تھا کہ پتہ تو چلے کہ زندہ بچنے کے چانس ہیں یا نہیں شاید اسے اپنی بیٹیوں کا باپ سمجھ کر زندہ چھوڑ ہی دے

خضر یارم نے کہا ہے کہ وہ مجھے سب کچھ بتائے گا لیکن فی الحال اس نے مجھے کچھ بتایا نہیں تو سوچا خود ہی آفس جا کے چیک کر آتی ہوں کیونکہ اس فائل میں تو صرف گاڑی کی تصویریں ہیں اور ایسا لگ رہا ہے کہ کسی بہت ماہر مکینک نے اس کے پرزے الگ کئے ہیں۔ لیکن اب میں اس کے پرزے الگ الگ کروں گی

کیونکہ ایک بلاسٹ کے بعد جو حالت گاڑی کی ہونی چاہیے وہ تو اس کی ہر گز نہیں ہے چلو تم بھی یارم تمہیں بھی بلا رہا تھا اور شارف کو بھی چلنے کا کہو ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

یارم نے تم سے کیا کہا کہ کیا وہ جانتا ہے کہ وہ لوگ کون ہیں اپنے سر پر لٹکتی تلوار کا سوچ کر کمرے سے نکلتے شارف نے پوچھا

نہیں یہ تو نہیں پتا لیکن یارم نے صارم کو آفس میں بلایا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری کچھ مدد کرے لیلیٰ کہتے ہوئے اپنے جوتے پہن چکی تھی

بیچارہ صارم لیلیٰ یہ سوچ رہی تھی کہ یارم نے صارم کو مدد کے لئے بلایا ہے وہ تو جانتی ہی نہیں تھی کہ آج کی تاریخ میں دو نہیں تین جنازے اٹھنے والے ہیں

اے اللہ ان ظالموں کے دل میں ہمارے لیے رحم ڈال دے آج بچا لے آئندہ کبھی ایسی حرکت نہیں کریں گے لیلیٰ کو باہر نکلتے دیکھ کر شارف نے پوری شدت سے دعا کی جس پر اس شدت سے آمین خضر کی جانب سے آیا تھا

○○○○○

یارم آفس جانے سے پہلے گھر آیا تھا دو دن سے رویام کو بخار تھا پہلے ہلکا پھر تیز پھر ہلکا اور روح بتا رہی تھی کہ اب پھر تیز ہو گیا ہے

وہ صبح ہی اسے ہوسپٹل لے کر جانے والا تھا لیکن اسے شارف اور خضر کے کارنامے کا پتہ چل گیا

وہ کچھ دن سے کافی ڈل ڈل لگ رہا تھا یارم نے گھر آتے ہی سب سے پہلے اس کو دیکھا تھا وہ جاگ رہا تھا لیکن پھر بھی بنا شرارتوں کے آرام سے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

جس کا مطلب تھا کہ وہ زیادہ بیمار ہے

میرا شیطان اتنا خاموش کیوں ہے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا پیار سے اس کا ماتھا چوم کر پوچھنے لگا

مدھے پھیور ہے (مجھے فیور ہے) وہ ننھا سا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارتا اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتانے لگا

فیور کی کیا مجال جو میرے بیٹے کو ہو جائے چلو جلدی سے بولو اپنے فیور کو کہ اپنے گھر جائے ہمیں نہیں چاہیے اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے یارم نے اسے اپنے سینے سے لگا کر کہا

نہیں جا رہا۔۔وہ معصومیت سے منہ بسور کر بولا جبکہ روح کے کمرے میں آنے پر فوراً یارم کے سینے میں چھپ گیا جو اس کے لیے دوائی لے کر آئی تھی

رویام بیٹا دیکھو میں ساتھ میں چاکلیٹ بھی لائی ہوں یہ گندی کڑوی سے دوائی پی کر آپ ساتھ میں میٹھی چاکلیٹ کھاؤ تو آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گے وہ اسے پیار سے بہلاتے ہوئے بولی

میں صرف چاکلیٹ کھاؤں گا وہ منہ بنا کر بولا

لیکن چاکلیٹ کوئی دوائی نہیں ہے ٹھیک ہونے کے لیے تمہیں میڈیسن لینی ہوگی ورنہ ڈاکٹر انکل آپ کو انجکشن لگائیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جب اگلے ہی لمحے وہ بیڈ پر کھڑے ہو کر انکار کرنے لگا

میں تو ایک دم ٹھیک ہوں۔۔۔دوائی کی ضرورت نہیں

لیکن اس کا ننھا سا وجود اگلے ہی لمحے بیڈ پر گر گیا تھا اگر یارم اسے بروقت نہ تھامتا وہ تو یقینا چکر کھا کر زمین پر گر جاتا

رویام میری جان آپ ٹھیک نہیں ہیں اور یہ میڈیسن آپ کو لینی ہوگی اور مجھے ضروری کام ہے میں وہ نپٹا کے آؤں گا پھر ہم اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں گے

یارم کہہ کر اسے زبردستی دوائی کھلانے لگا رویام رونے لگا تو اسے چوم کر روح کی گود میں ڈال کر وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا

جبکہ روح اس کا روتا ہوا وجود اپنے سینے سے لگا کر اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی جانتی تھی کہ وہ اسے دوائی نہیں کھلا پائے گی کیونکہ وہ رویام کو اس طرح روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن یارم اس کے رونے کی فکر کرتے ہوئے اس کی صحت پر کبھی رسک نہیں لیتا تھا اور اس وقت بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا

رویام کو دوائی کھلا کر وہ خضر اور شارف کا حساب کرنے جا رہا تھا

اپنے جارحانہ انداز سے رویام کو دوائی کھلانا اسے بھی اچھا نہیں لگا تھا لیکن یہ اس کے لیے ضروری تھا روح کو اس کا خیال رکھنے کا کہتا وہ اپنے آفس چلا گیا اب نہ جانے اسے چپ کروانے میں روح کو کتنا وقت لگا تھا

oooo

○خضر صاحب لیلیٰ کی بچیاں کہاں ہیں۔۔۔۔؟وہ انتہائی غصے سے پوچھنے لگا۔

یارم یار کیا ہو گیا ہے تمہیں مہر اور عنایت میری بھی بچیاں ہیں میں باپ ہوں ان کا ان کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دوں گا خضر نے سمجھاتے ہوئے کہا

میں نے پوچھا لیلیٰ کی بچیاں کہاں ہیں خضر۔۔۔؟وہ ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارتے ہوئے پھر اسی انداز میں بولا

میرے پاس ہیں اور بالکل ٹھیک ہے خضر نے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے بتایا جہاں سے اس کے حملے کی وجہ سے خون بہنے لگا تھا

میں نے کہا۔کہاں ہیں۔۔۔۔!وہ ایک بار پھر سے اس کا کلر پکڑ کر اپنے سامنے کرنے لگا جب وہ بول اٹھا

تمہارے فارم ہاؤس پر میری اور شفا کے پاس وہ فورا بولا

مطلب کے اس سب میں وہ دونوں بھی شامل ہیں۔۔۔؟یارم نے بے یقینی سے کہا وہ اس کی وفادار ساتھی تھیں ۔ان سے یارم کو ایسی امید نہیں تھی

نہیں وہ تو ہمارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہی نہیں تھیں لیکن میں نے ان کی مینتں کی اور کہا کہ یارم کو سب کچھ پتہ ہے تب جا کر انہوں نے ہماری مدد کی صارم نے کسی طوطے کی طرح یاد کیا ہوا سبق سنایا۔آج وہ بھی اس لیسٹ میں تھا۔ جس میں خضر اور شارف تھے۔

اور آج اس کی وردی بھی کسی کام کی نہیں تھی۔

مطلب کے تم لوگوں نے مجھے علم میں لائے بغیر میرے ہی لوگوں کو استعمال کیا۔۔۔؟ اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا

پوری شدت سے صارم کی پشت پر مارتے ہوئے اسے چلانے پر مجبور کر کے یارم نے پوچھا

غلطی ہو گئی معاف کر دو وہ لوگ ہمیں دھمکیاں دے رہے تھے کہ اگر ہم نے تمہیں کچھ بھی بتایا تو وہ لوگ عنایت

اور مہر کو جان سے مار ڈالیں گے وہ لوگ سکول بھی گئے تھے عنایت مہر کو کڈنیپ کرنے کے لئے لیکن وہاں اسکول

کے گارڈ نے ان کو بچا لیا

اور فوراً ہی مجھے فون کر کے بتایا کہ وہاں میری بچیوں کو کڈنیپ کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں وہاں سے ان کو لے

کر تو آیا لیکن دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا کہ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے

وہ لوگ صرف مجھ سے فون پر بات کر رہے تھے یارم وہ کون تھے میں نہیں جانتا لیکن صارم کو شک تھا کہ چھ مہینے

پہلے جیل سے چھوتے ہوئے لوگ جو پاکستان سے یہاں لڑکیاں لائے تھے جن میں تمہارے گھر آئی وہ مہمان حورم

مقدم شاہ شامل تھی وہ لوگ ہیں

وہ بہت خطرناک لوگ تھے یارم اور ایک باپ ہونے کے ناطے مجھے جو ٹھیک لگا وہ میں نے کر دیا

میں اپنی بیٹیوں کے لیے تمہیں دھوکا نہیں دے سکتا تھا اور نہ روح کی زندگی کی خوشیاں چھین سکتا تھا

وہ مجھے دھمکی دے رہے تھے کہ مجھے تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارنا ہوگا میں نہیں جانتا تھا کہ میں اپنی بیٹیوں کی جان

بچا سکوں گا یا نہیں لیکن تمہارے ساتھ غداری نہیں کر سکتا میں

ان لوگوں کے بارے میں جاننے کے لیے میں نے اپنی بیٹیوں کو منظر سے ہٹا دیا

خضر نے اسے پوری بات بتائی

صارم کا شک بالکل ٹھیک تھا یہ وہی لوگ تھے جو چھ مہینے پہلے پاکستان سے دبئی لڑکیاں لائے تھے اور یارم نے ان کے کام کو ناکام بنادیا تھا اور اب وہ لوگ یارم کو جان سے مار کر اپنا بدلہ لینا چاہتے تھے جس کے لیے وہ خضر کو استعمال کر رہے تھے۔

ان کے بوس کے یارم نے اتنے ٹکڑے کیے تھے کہ شاید ہی اس کی لاش مکمل کسی کو مل پاتی لیکن اس کے سارے پارٹ جمع کر کے ایک شاپر میں ڈال کے وہ صارم کے گھر کے باہر رکھا گیا تھا

اور وہاں پر موجود باقی سارے لڑکے اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے بھاگ گئے تھے اس گینگ کے اوپر بھی ایک گینگ تھا جو کسی اور کا نہیں بلکہ اس کے بھائی کا تھا وہ لوگ گرین گینگ کے نام سے جانے جاتے تھے۔اور اب وہ گرین گینگ یارم کو مارنے کی پلاننگ کر رہا تھا یہ ساری باتیں وہ ان تینوں کو بتائے بغیر دو دن میں جان کر آج ان کی کلاس لے رہا تھا

جب لیلیٰ نے کمرے میں قدم رکھا۔

آو لیلیٰ یہ رہے تمہارے مجرم اپنی بیٹیاں تم ان تینوں سے مانگو وہ کہہ کمرے باہر نکل گیا اب لیلیٰ جانے اور وہ تینوں۔۔

وہ تینوں لیلیٰ کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

oooooo

باہر نکلتے ہی اسے روح کا فون آیا

روح اسے بہت کم فون کرتی تھی۔اس نے فورا فون اٹھایا

رویام کی طبییت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔اسے بخار میں جھٹکے لگ رہے تھے۔جس کی وجہ سے روح بہت پریشان تھی روح فون پے جذباتی ہو رہی تھی۔

یارم اسے ابھی گھر پہنچنے کا کہتا اپنی گاڑی کی طرف آیا

جبکہ پورے آفس میں خضر شارف اور صارم کی چیخیوں کی آوازیں گھوج رہی تھی۔

ان کا تو آج اللہ ہی خافظ تھا

ooooo

ooooo

کیا مطلب ہے تمہارا لیلیٰ تم ہمیں اتنا مار پیٹ کر بیٹھنے کے بھی قابل نہ چھوڑ کر بچیوں کو لینے بھی نہیں چلو گی۔۔۔؟

شارف جو کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا چیخ کر اٹھا اور پھر اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے پوچھنے لگا

میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گی اور نہ ہی تم لوگ کہیں جا سکتے ہو یارم کے آرڈر ملنے سے پہلے اور میری وہاں نہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ یارم نے مجھے منع کیا ہے اس نے کہا ہے کہ تم لوگوں نے بیوقوفی کا کام کرنے کے باوجود بھی ان دونوں کو ایک جگہ سیو جگہ پہنچا کر اچھا کام کیا ہے

اس لیے فی الحال ان دونوں کو وہی پر رہنے دو جہاں وہ دونوں سیو ہیں اور باقی جو تم نے ہم سے یہ بات چھپائی ہے اس کی سزا میں نے تم لوگوں کو دی ہے

مطلب کے ہم نے جو کام کیا وہ بالکل ٹھیک تھا تو سزا کس بات کی صارم بولا۔ کیوں کے اسے بھی یہی لگتا تھا کہ اس نے جو کیا ہے وہ بالکل غلط ہے

اوور اسمارٹ بنے کی۔ لیلیٰ نے جواب دیا

اور خضر تو صرف اور صرف اپنی بچیوں کی حفاظت کرنا چاہتا تھا اور ایک باپ ہونے کے ناطے جو کچھ کر سکتا تھا اس نے کیا اور اس نے جو بھی کیا تھا اس میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

تو انہیں بے کار میں اتنی سزا کیوں ملی یارم نے انہیں اس خونی شیرنی کے آگے کیوں چھینک دیا لیلیٰ نے تو انہیں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا اتنے اچھے سے ڈنڈے مارے تھے کہ وہ بیٹھتے ہوئے بھی تکلیف محسوس کر رہے تھے۔

اور اب انہیں یہ پتہ چل رہا تھا کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ بالکل صحیح تھا

کیونکہ تم لوگوں نے اتنی بڑی بات ہم سے چھپائی۔ ٹھیک ہے معاملہ ہماری بچیوں کا تھا تم یارم سے چھپا لیتے اسے کچھ بھی نہ بتاتے لیکن مجھے بیچ میں شامل نہ کر کے تم نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے اگر تم ایک باپ ہونے کے ناطے ان بچیوں کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کر سکتے ہو تو ایک ماں ہونے کے ناطے مجھے بھی جاننے کا حق تھا

تمہیں بس میں نے اس بات کی سزا دی ہے اور ان دونوں کو سزا ان کے مشورے اور ساتھ دینے کی وجہ سے ملی ہے

اگر تم چاہتے تو حقیقت مجھے بتا سکتے تھے اپنی پلاننگ میں مجھے شامل کر سکتے تھے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا

ان کا جو انجام ہونا چاہیے تھا میں نے وہی کیا

فلحال کے لیے مہر اور عنایت کو وہیں رہنے دو جہاں پر وہ ہیں

اور اس کے علاوہ ایک اور بات صارم تم پچھلے دو ہفتے سے ہر جگہ ان لوگوں کو ڈھونڈ رہے تھے جو خضر کو بلیک میل کر رہے تھے لیکن یارم نے دو ہی دن میں ان لوگوں کو نہ صرف ڈھونڈ نکالا بلکہ ساری انفارمیشن نکالتے ہوئے ان کے اڈے تک جا پہنچا تو اسی بات سے اندازہ لگا لو کہ یارم کی طاقت تم سے زیادہ ہے

تم اپنا دماغ فضول میں استعمال نہ کیا کرو

تمہارا قانون ہماری کبھی کوئی مدد نہیں کر سکا الٹا یہ ہماری مدد لیتا آیا ہے۔اگر تم اپنا دماغ لڑانے کے بجائے یارم کو ساری حقیقت بتا دیتے تو یقین کرو اب تک ہم ان لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچا چکے ہوتے اور مہر اور عنایت ہمارے پاس ہوتیں۔

اور باقی شارف ایک بات یاد رکھنا چاہے جو بھی ہو جائے تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا اگر تم نے آئندہ اس کا ساتھ دیا نہ تو تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ برا ہوگا

آج تم بے شک بیٹھنے کے قابل نہیں رہے لیکن اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہو اگر آئندہ تم نے ایسی غلطی کی تو شاید تم اپنے پیروں پر کھڑے بھی نہ ہو سکو وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی وہ ان کے آگے پیچھے چلتی مسلسل اپنے جوتوں کی ٹک ٹک سے انہیں پوری بات بہت اچھے طریقے سے سمجھا چکی تھی

لیلیٰ سے کہیں زیادہ تو اس حال میں اس کے جوتوں کی آواز گونج رہی تھی۔

اب تم گھر چلو گے یا تمہارا یہی رکنے کا ارادہ ہے لیلیٰ نے خضر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ جانتی تھی کہ وہ ان کرسیوں پر کتنی بے چینی سے بیٹھے ہوئے ہیں اسی لیے طنزیہ مسکرائی

فکر مت کرو خضر میں تمہیں گھر تک آرام سے لے جاؤں گی آخر تم میرے بچوں کے باپ ہو اتنا تو کر ہی سکتی ہو میں تمہارے لیے

اور ہاں شارف معصومہ یہیں باہر ہے وہ تمھیں گھر لے جائے گی اور مسٹر انسپکٹر صاحب گریٹ بیوقوف صارم تم اپنی بیوی کو بلا لو یا اپنے کسی آفسر کو ہی بلا کر چلے جاؤ

کیونکہ تم گاڑی میں بیٹھ کر نہیں بلکہ بیک سیٹ پر لیٹ کر جاؤ گے۔

میں دعا کروں گی کہ تم لوگوں کی رات اچھی گزرے اس نے ایک نظر سائیڈ پر پڑے لکڑیوں کے ڈھیر پر ڈالی تھی۔

شہتوت کے درخت کی بنی سٹکس تقریبا ایک درجن تو ہو نگی۔ جس کو لیلیٰ نے بہت سہولت سے استعمال کیا تھا

خضر نے اٹھتے ہوئے لیلیٰ کے کندھوں کا سہارا لیا کیونکہ اس سے چلا تک نہیں جا رہا تھا لیلیٰ کو ہنسی تو بہت آئی۔

لیکن اب اسے اس پر ترس دیا۔

وہ جانتی تھی کہ خضر نے جو بھی کیا ہے اپنی بچیوں کی زندگی بچانے کے لئے کیا ہے لیکن اسے اس سے چھپانے کا کوئی حق نہیں تھا اگر وہ باپ تھا اپنے بچوں کا بلا سوچ رہا تھا تو وہ بھی ماں تھی جس کا پورا حق ہے اس کی بیٹیوں کی زندگی خطرے میں ہے

حضر کو یارم کو لے کر دھمکیاں دی جا رہی تھی حضر نے اس سے اتنی بڑی بات چھپائی۔

لیکن شارف اور صارم ساری بات جانتے تھے مطلب کہ وہ خضر کے لئے اس سے زیادہ قابل یقین تھے۔اس بات کے لئے حضر کو سزا تو ملنا بنتی ہی تھی۔جو لیلیٰ نے دے کر اپنا فرض پورا کیا تھا

ooooo

ڈاکٹر حسن رویام کا مکمل چیک کرنے کے بعد رپورٹ چیک کرنے چلا گیا. لیکن جانے سے پہلے اس نے رویام کو انجیکشن دینے کا آرڈر نرس کو دیا

آپ پلیز میرے بیٹے کے سامنے انجیکشن تیار نہ کریں وہ انجکشن سے ڈرتا ہے روح نے فکرمندی سے بتایا تو نرس مسکرائی

او کے میم میں دوسری طرف جا کے کرتی ہوں۔

پیارے بے بی کو ڈر لگتا ہے وہ رویام سے بہت پیار سے بولی تھی روح تو اس نرس کا انداز بالکل اچھا نہ لگا کبھی وہ یارم کو گھور گھور کر دیکھتی تو کبھی مسکرا مسکرا کر یارم کے پاس جانے کی کوشش کرتی

اور اب وہ رویام کے پیچھے پڑ گئی تھی

ٹھرکی نرس کہیں کی روح بڑبڑائی اور اس کی یہ بڑبراہٹ یارم نے بہت غور سے سنی تھی

ٹھرکی وہ بیچاری نہیں بلکہ تمہارا بیٹا ہے دیکھ نہیں رہی کب سے اسے گھور کر لائن دے رہا ہے یارم نے فوراً اس کی بات کا جواب دیا

خبردار خو میرے بیٹے کے خلاف ایک لفظ بھی کہا۔وہ آپ کو گھور کر دیکھ رہی تھی روح نے اسے بتایا تو وہ مسکرایا

کیا بات کر رہی ہو مطلب تمہارے بیٹے کے ہونے کے باوجود کوئی مجھے دیکھ رہا تھا لگتا ہے نرس کی نظر خراب ہے

۔روح یارم سے کہتی تھی کہ اس کا بیٹا یارم سے زیادہ پیارا ہے تو لگے ہاتھ یارم نے اس بات کا بھی بدلہ لے لیا

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے ورنہ آپ میں دیکھنے لائق ہے ہی کیا روح کہاں پیچھے ہٹنے والی تھی

واہ بیوی اپنی ٹھرکی اولاد کو کچھ مت کہنا۔ہنس ہنس کے تمہارا بیٹا اسے اپنی طرف متوجہ کرے اور الزام تم میرے سر ڈال دو۔

رویام بیٹا بتا اسے کہ جب تو پیدا ہوا تیری نرس کے ساتھ سیٹنگ کرنے کی کتنی کوشش کی تھی تیرے باپ نے وہ تو نہ جانے کہاں چلی گئی لیکن اس کے ساتھ ہی سیٹنگ کروا سکتا ہوں تیری یہ مسکان بتا رہی ہے کہ تجھے بہت پسند آگئی ہے وہ کیا خیال ہے شادی کرادوں تیری اس کے ساتھ وہ رویام کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا

جب کہ بخار کی شدت میں تپتے ہوئے رویام نے فوراً نہ میں سر ہلایا تھا

مطلب کے یہ بھی نہیں پسند پھر کس سے شادی کرے گا یارم نے ہنستے ہوئے کہا روح تو اسے گھور کر رہ گئی

خدا کو مانے یارم رویام صرف ڈھائی سال کا ہے اتنی لمبی سوچیں نہیں ہیں میرے بیٹے کی ایک شریف معصوم سے بچے کے لیے ایسا کون سا باپ کہتا ہے

میں۔۔اس کے انداز پر یارم نے ہنستے ہوئے کہا

نہ جانے اس نے کس بات پر نا میں سر ہلایا تھا اور یارم پتہ نہیں اسے کس انداز میں لے گیا اور خود ان دونوں باپ بیٹے کی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھی

میں سچ کہتاہوں تو ایک بار نام تو لے کے تیری شادی کس کے ساتھ کرنی ہے میں اسے فوراً اپنی بہو بنا کے لے آؤں گا

اور اگر تو اس کو پٹا نا سکا تو تیرا باپ بہت ہینڈسم ہے کوئی نہ کوئی جھگاڑ کر ہی لے گا تیرے لیے بس تو بتا کہ تجھے شادی

کس سے کرنی ہے وہ بھرپور شرارتی انداز میں بولا

دانو تھائی شے (جانو سائیں سے)۔ یارم کی بات مکمل ہونے پر رویام نے فوراً جواب دیا کہ یارم اور روح دونوں ہی

اسے حیرانی سے دیکھنے لگے

رویام کی یاداشت بہت تیز تھی یہ دو ماہ پہلے کی بات ہے جب حورم مقدم شاہ ان کے گھر میں آ کر رکی اور رویام تو اس

پر پوری طرح سے فدا ہو گیا تھا اسے رویام کا پہلا کرش کہا جائے تو یہ غلط نہیں تھا۔

جو خود رویام پر پوری طرح سے فدا ہو گئی تھی اگر وہ شادی شدہ نہ ہوتی تو رویام کبھی اسے جانے نہ دیتا

اگر اس کا ٹانکا دائم شاہ کے ساتھ فٹ نہ ہوتا تو پکا میں تیری شادی اس کے ساتھ کروا دیتا یارم کے انداز پر روح نے

اسے گھور کر دیکھا

وہ ڈھائی سال کا ہے ایسی سوچیں نہیں ہیں میرے معصوم شریف سے بچے کی روح نے اس کی صفائی پیش کرتے

ہوئے کہا

روح بے۔بی تمہارا بیٹا کتنی پہنچی ہوئی چیز ہے تمہیں بالکل اندازہ نہیں ہے

تم نے دیکھا نہیں کہ اس نرس کو کیسے دیکھ رہا تھا اور بار بار مسکرا مسکرا کر ڈمپل شو کرتا تھا اس کا ارادہ اسے جانے دینے کا

نہیں تھا وہ تو بے چاری شادی شدہ نکلی اس کا شوہر اسے لینے آ گیا ورنہ آج وہ ہماری بہو ہوتی

یارم ابھی بھی ہنستے ہوئے روح کو چھیڑنے لگا

جب نرس کمرے میں داخل ہوئی

آئی ایم سوری میں ذرا لیٹ ہو گئی مجھے ڈاکٹر نے بلایا تھا آپ کے بیٹے کی رپورٹس آچکی ہیں لیکن ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ وہ تفصیل سے چیک کرنا چاہتے ہیں اسی لیے آپ لوگوں کو رپورٹ کل ہی ملیں گی تو تب تک کیوں نہ ہم رویام کو انجیکشن لگا لے

مسکراتے ہوئے وہ رویام کے سامنے آکر بیٹھی تھی تو رویام نے مسکرا کر ڈمپل کی نمائش کی

ماشاءاللہ بہت پیارا بچہ ہے آپ کا وہ رویام کی تعریف کرتے ہوئے انجکشن لگانے لگی

یارم نے بہت نرمی سے رویام کے دونوں بازو تھام لئے تاکہ وہ ہلے نہیں جس پر رویام نے گھور کر اپنے باپ کو دیکھا تھا شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے ہسپتال کیوں لایا گیا ہے

پلیز بے بی رونا نہیں بلکل درد نہیں ہو گا میں بالکل درد نہیں لگاتی آپ کو وہ کہتے ہوئے نرمی سے انجکشن لگانے لگی اور روح تو کب سے آنکھیں بند کیے رویام کے رونے کی آواز کا انتظار کر رہی تھی انجکشن لگنے کے بعد بھی اس کی آواز نہ آئی

بلکہ وہ تو اپنے باپ کا کہا سچ کرتے ہوئے محبت بھری نظروں نرس کو دیکھ رہا تھا

جیسے سچ مچ میں اس سے پیار ہو گیا ہو

دیکھا بلکل درد نہیں لگا یا نہ میں نے وہ بہت پیار سے اس کا گال چومتے ہوئے بولی تو رویام نے شرماتے روح کے سینے میں اپنا منہ چھپالیا

مطلب کے اس کا بیٹا شرما رہا تھا وہ بھی اس لڑکی سے مطلب کے وہ سچ میں ٹھرکی تھا یارم کی بات سچی تھی اس کے انداز پر یارم نے اپنی مسکراہٹ بہت مشکل سے روکی

oooooo

یارم روح کو یہی رکنے کا کہتا خود گاڑی نکالنے چلا گیا کیونکہ باہر بہت زیادہ رش تھا ہسپتال کی وجہ سے یہاں پر بہت زیادہ بھیڑ ہو جاتی تھی۔

رویام کا بخار ابھی تک اترا نہیں تھا اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ رش میں جا کر اپنی طبیعت مزید خراب کرے

روح ڈاکٹر کے کیبن کے باہر لگے ٹیکس پر بیٹھ کر یارم کی کال کا انتظار کرنے لگی پتہ نہیں اسے آنے میں کتنا وقت لگنا تھا۔

جب اسے یارم کی تو نہیں لیکن لیلیٰ کی کال آگئی تھی وہ صبح سے پریشان تھی اور بار بار فون کر کے رویام کی طبیعت کا پوچھ رہی تھی اس نے فون اٹھاتے ہوئے اسے رویام کے بارے میں بتایا

جبکہ رویام اس کے ساتھ بڑے آرام سے ٹانگیں لٹکائے اسی ڈیکس پر بیٹھا سامنے پر بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

جو نہ صرف بہت خوبصورت تھی بلکہ بار بار اسے دیکھ کر مسکراتی جس کے بدلے میں رویام بھی مسکراتا

اپنے بیٹے کو مسکراتا دیکھ کر روح کا دھیان سامنے والی کرسی پر گیا جہاں ایک بہت ہی پیاری لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اس کی ڈریسنگ سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ مسلمان ہے

۔آپ پاکستان سے ہیں اس لڑکی مے بہت نرمی سے سوال کیا

روح نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا جو نہ صرف دیکھنے میں مسلمان تھی بلکہ اردو میں بات بھی کر رہی تھی روح نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ لڑکی مسکرا کر رویام کی جانب متوجہ ہوئی

بہت پیارا بچہ ہے آپ کا ماشاءاللہ

وہ رویام کو دیکھتے ہوئے بہت محبت سے بولی جس پر رویام نے بھی اس کے لیے مسکراہٹ پاس کی تھی

جب اچانک ہی سائیڈ والا کیبن کا دروازہ کھلا اور وہاں سے نکلنے والے شخص کو دیکھ کر روح نے نفرت سے چہرہ پھیر لیا

ڈاکٹر نے کہا ہے اگر دوائی ٹائم پر لیتی ہو ٹھیک ہو جاؤ گی اپنا بالکل خیال نہیں رکھتی نہ تم۔۔؟ سارے طریقے آتے ہیں تمہیں مجھے ستانے کے وہ شکوہ کرتا اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا جب دھیان پاس بیٹھی روح پر پڑا

درک نے بس ایک نظر سے دیکھا اور پھر چہرہ پھیر گیا

سر آپ کی وائف کی رپورٹس نرس نے کمرے سے نکلتے ہوئے رپورٹ اس کے ہاتھ میں دے دیں تو روح نے حیرانگی سے دیکھا

وہ اس کی بیوی تھی اسے یاد تھا اس کی ایک گرل فرینڈ تو خوشی تھی

تو کیا اس کو چھوڑ کر اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی کتنا آسان تھا ان کے لیے رشتہ ختم کر دینا کتنا پیار کرتی تھی وہ اس سے

اس سے شادی کی خواہشمند تھی اور یہ شخص کتنی آسانی سے کسی اور کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہا تھا روح نہ جانے کیا کیا سوچ رہی تھی جب اس کا فون بجا یارم کی کال آرہی تھی وہ ان کو اسے باہر بلا رہا تھا اس نے آہستہ سے رویام کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اسے لے کر باہر کی جانب چل دی جب کہ رویام پیچھے کھڑی اس پیاری سی لڑکی کو بائے بائے کر رہا تھا

اس کے انداز پر وہ لڑکی مسکرائی اور نرمی سے ہاتھ ہلا کر اسے بائے کیا

جب کے پاس کھڑا شخص بہت محبت سے اس کی یہ حرکت دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر بہت پیاری مسکراہٹ تھی جو اس کے نام سے کبھی بھی اس کے چہرے پر نہیں آئی تھی

oooooo

وہ باہر آکر اسی جگہ رکی جہاں یارم نے آتے ہوئے اسے اتارا تھا جب پیچھے سے کسی نے اسے پکارا

روح یہ تم ہو مجھے یقین نہیں آرہا کتنے سالوں کے بعد مل رہی ہو تم مجھ سے مجھے لگا تھا کہ میں کبھی تمہیں دوبارہ نہیں دیکھ پاؤں گی خوشی سے چہکتے ہوئے اس کے گلے سے آلگی

رویام کو اس لڑکی کی یہ حرکت بالکل اچھی نہیں لگی تھی اس کو بالکل پسند نہیں تھا کہ کوئی اس کی ماں سے بے وجہ چپکے اسے تو اپنے باپ کا اس کے قریب آنا پسند نہیں تھا وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے ناپسندیدگی سے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا

روح خوشی کے اچانک سامنے آنے پر پریشان ہوئی تھی

کیسی ہو تم خوشی۔۔روح نے خوشی سے پوچھا جب کہ خوشی کا تو سارا دھیان اس کی گود میں موجود اس بچے پر تھا

یہ بچہ تمہارا ہی ہو گا اس کی آنکھیں اور ڈمپلز بالکل تمہارے شوہر جیسے ہیں وہ ایک لمحے میں ہی اسے پہچان گئی تھی

روح مسکرائی

جب وہ شخص اسے دیا آیا جو کل تک اس لڑکی کا خواب تھا لیکن آج وہ کسی اور کے ساتھ تھا کیا وہ یہ سب کچھ جانتی تھی

روح کے دماغ میں ایک سوال تھا خوشی نہ جانے ابھی کیا کیا کہتی ہے کہ پیچھے کھڑے لڑکے نے اسے پکارا

خوشی یار تم یہاں ہو جلدی چلو درک پھر سے غصہ ہو گا وہ کہتے ہوئے اس کے قریب ہی چلا گیا روح کو ایک منٹ سے بھی کم وقت لگا تھا اس شخص کو پہچاننے میں

یہ وہی شخص تھا جس سے آج سے پانچ سال پہلے یارم نے شونو کو خریدا تھا

شاید وہ شخص بھی اسے پہچان چکا تھا

تم وہی ہو نا۔۔۔؟ جس کے شوہر نے مجھ سے ایک کتا خریدا تھا تمہیں شاید یاد نہیں ہو گا ہم ایئرپورٹ پر ملے تھے میرا نام راکیش ہے۔ تمہارے شوہر نے اس کتے کی قیمت مجھے تیس ہزار درہم دی تھی۔ کیا تم جانتی ہو اس بارے میں۔ وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا

روح نے صرف ہاں میں سر ہلایا جب کہ خوشی بھی ان دونوں کی طرف متوجہ تھی

واو تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو روح یہ میرا بھائی ہے راکیش۔ یقیناً یہ زوبی کے بارے میں بات کر رہا ہے

ہاں زوبی کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں اس پپی نے میری ساری زندگی بدل گئی تمہارے شوہر نے جو پیسے مجھے دیے تھے ان سے میرے لائف بن گئی۔

وہ کتا درک کا تھا اور اسی نے مجھ سے کہا تھا اس کتے کو بیچنے کے لیے کیونکہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ تمہارا شوہر تم سے کتنی محبت کرتا ہے

اور تمہارے لئے کیا کر سکتا ہے اسی لئے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ جتنی قیمت میں اس کتے کی لگا سکتا ہوں اتنی لگاؤں تمہارے شوہر نے مجھے 25000 درہم کی آفر کی لیکن میں نے ہوشیاری دکھا کر تیس ہزار بولا لیکن اس نے انکار نہیں کیا وہ سچ میں تمہیں بے پناہ چاہتا ہے۔ تم جانتی ہو اس کتے کے اصل مالک نے مجھ سے اس رقم کا ایک پیسہ بھی نہیں لیا تھا۔

اور ان پیسوں سے میری زندگی بن گئی

سچ کہوں۔۔۔۔ نہ جانے راکیش ابھی کیا کیا کہنے والا تھا جب خوشی نے اپنی ہائی ہیل اس کے پیر پر دے ماری وہ اسے دیکھ کر رہ گیا لیکن خاموش ہو گیا تھا اور روح نے اس کی خاموشی کو نوٹ کیا لیکن تب تک یارم آ چکا تھا

وہ حیرت میں ڈوبی ان دونوں کو گڈ بائے کہہ دیا اور آ کر گاڑی میں ہارم کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا بلا درک اسے اس طرح سے اپنا کتا کیوں نہیں دے گا

شاید یہی وجہ تھی کہ وہ کتا اس سے اتنا زیادہ اٹیچ تھا۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی یہ ساری باتیں یارم کو بتادے دی تھی لیکن یارم نے کہا کہ فی الحال رویام پر غور کرواسے تمہاری زیادہ ضرورت ہے

○○○○○○

یارم مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ اس شخص نے اپنا پالتو جانور مجھے کیوں دیا اگر شونو اس کا تھا تو مجھے دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں اور اس آدمی کو کیوں بولا تھا شونو کو ہمیں بیچنے کے لیے

آخر تعلق کیا ہے اس کا ہم سے وہ پہلے بھی وہ ہماری پرسنل لائف میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا سوئٹزرلینڈ میں بھی وہ ہمارے پیچھے پیچھے رہا اور اب پھر سے

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ وہ آدمی آخر ہم سے چاہتا ہے کیوں ہر وقت ہمارے پیچھے پیچھے پڑا رہتا ہے

یارم مجھے لگتا ہے وہ کچھ غلط کر رہا ہے آپ پلیز اپنا خیال رکھیں اور اس آدمی سے بچ کر رہیں پتہ نہیں اس آدمی کو ہم سے اتنا مسئلہ کیوں ہے کیوں ہر وت ہمارے پیچھے لگا رہتا ہے

اور آپ کو پتا ہے اس نے خوشی سے نہیں بلکہ کسی اور سے شادی کر رکھی ہے وہ ادھر اپنی بیوی کے ساتھ تھا بہت پیاری سی لڑکی تھی پتہ نہیں وہ کون تھی مجھے لگا کہ خوشی کو اس بارے میں کچھ بھی پتا نہیں ہو گا لیکن یہاں ہسپتال کے باہر مجھے خوشی اور اس کا بھائی نظر آیا اور جس نے آپ کو شونو دیا تھا وہی خوشی کا بھائی ہے

وہ جب سے گاڑی میں آکر بیٹھی تھی مسلسل بولے جارہی تھی جب کہ یارم اسے سنتا ہوا کچھ سوچ رہا تھا جبکہ رویام کی

کوشش روح کی گود سے نکل کر یارم کی گود میں جانے کی تھی کیونکہ اب اسے گاڑی چلانے کا شوق چڑھ گیا تھا

اس کے بار بار اپنے پاس آنے کی کوشش پر یارم نے مسکرا کر اسے روح کی گود سے اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا

روح بے کار کی باتوں پر دھیان مت دو ادھر دیکھو میرا بیٹا کس طرح سے گاڑی چلا رہا ہے وہ اس کے دونوں ہاتھ

سٹرینگ پر رکھتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں پر رکھ کر اس انداز میں بولا کہ روح بے اختیار مسکرائی

جی بالکل اور میرا بیٹا ان شاءاللہ آپ سے اچھا ڈرائیور بنے گا روگ فخر سے بولی جبکہ اس کے انداز پر یارم مسکرایا

ہاں بھئی تمہارا بیٹا تو ہر کام میں مجھ سے آگے ہے میں کہاں اس کا مقابلہ کر سکتا ہوں یارم نے فوراً ہار مان لی

اچھا نہیں یارم میں کچھ اور بات کر رہی ہوں آپ میرا دھیان مت بٹائیں ذرا سوچیں یہ آدمی آخر ہمارے پیچھے کیوں

پڑا ہوا ہے ہم جہاں جاتے ہیں وہاں پہنچ جاتا ہے

میں نے ایک بات بہت شدت سے نوٹ کی ہے یارم کہ یہ آج یا کل سے نہیں بلکہ بہت وقت سے ہمارے پیچھے پڑا

ہوا ہے یقیناً تب سے جب سے شونو ہمیں ملا ہے اس نے اپنا پالتو جانور ہمیں کیوں بیچ دیا

روح اس نے شونو ہمیں بھیج دیا ہے اب شونو ہمارا ہے ممکن ہے کہ وہ اس کے ساتھ اٹیچ ہو اسی لئے ہمارا پیچھا کرتا ہوں

پالتو جانوروں کے ساتھ انسان بہت پیار کرتا ہے زیادہ نہیں سوچنا چاہیے یام کا انداز ڈالنے والا تھا

لیکن یارم پھر بھی ہم اس چیز کو نظرانداز نہیں کر سکتے اس نے پھر سے اسے اس طرح لگانے کی کوشش کی تو یارم نے

بات ہی بدل دی

مہر اور عنایت زندہ ہیں خضر نے انہیں چھپا کر رکھا تھا اسے کوئی دھمکیاں دے رہا تھا اس کے اچانک کہنے پر وہ اختیار اسے دیکھنے لگی اسے اگلی پچھلی ہر بات بھول چکی تھی

یارم کیا کہا آپ نے مہر اور عنایت زندہ ہیں یہ کیسے ممکن ہے مطلب وہ تو نہیں رہی تھی اور لیلیٰ بے چاری اس کی کیا حالت ہو گئی تھی اور ماموں۔۔۔

ہاں تمہارے خضر ماموں نے ہی انہیں چھپا کر رکھا تھا کوئی اسے دھمکیاں دے رہا تھا یہ ساری باتیں مجھ سے شیئر کرنے کی بجائے وہ خود ہی حل کرنے نکل پڑا جس میں شارف اور صارم بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے لیکن ایک بات کی گارنٹی ہے آج کے بعد وہ کبھی بھی اس کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ بات کرتے ہوئے بھی سوچیں گے کیونکہ لیلیٰ نے اس کا جو حال کیا ہو گا اس کے بعد شاید ہی وہ بیٹھنے کے قابل نہیں رہا ہو یارم مکمل بات اسے بتا کر درک کو اسکی شوچ سے ہٹا چکا تھا

یارم یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کہ مہر اور عنایت زندہ ہیں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے بس اللہ کسی کی اولاد کو اس کے والدین سے جدا نہ کرے روح پہ خوش تھی اور اس کے ایسے کہنے پے یار مسکرا کر رویام کی جانب متوجہ ہوا جو پوری طرح سے گاڑی چلانے میں مصروف تھا یارم بار بار اپنی موچھ اس کی گردن میں چھوبتا تو وہ ذرا سا کسکسا کر پھر سیدھا ہو کر ڈرائیونگ کی طرف دھیان دیتا جیسے اسٹرینگ سے اس کی ذرا سی بھی نظر ہٹ گئی تو مصیبت ہو جائے گی

اس کے دماغ میں یہی بات چل رہی تھی کہ گاڑی وہ چلا رہا ہے اور اس کا سارا دھیان ڈرائیونگ کی طرف تھا یارم کو یقین تھا اس کا بیٹا بڑا ہو کر ایک زبردست قسم کا ڈرائیور بنے گا۔ روح یارم کو رویام کے ساتھ شرارتیں کرتے مسلسل دیکھ رہی تھی

اس کے بار بار شرارتیں کرنے اور پیار کرنے پر وہ ذرا سا چیخ کر اسے پیچھے کرتا اور پھر سے سارا دھیان اپنی ڈرائیونگ کر دیتا ہے اور روح یارم کو گھورتی جس پر یارم مسکرا کر آنکھ دباتا وہ ان دونوں کی مستیاں دیکھ رہی تھی یارم یقیناً اس معصوم بچے پر ظلم کر رہا تھا

رویام بیٹا میرے پاس آجاؤ بابا آپ کو ایسے ہی تنگ کریں گے روح نے کہا

لیکن رویام کو اس وقت اپنی گاڑی چلانی تھی اسی لئے فوراً نا میں سر ہلا گیا

ماما بابا تھک دئے ہیں میں گالی تلاؤں دا اور آپ تو گھل تھوڑ و دانا (نہیں ماما بابا تھک گئے ہیں میں گاڑی چلاوں گا اور آپ کو گھر چھوڑ دوں گا نا) وہ بہانہ بنا گیا شاید اسے ڈرائیونگ سیٹ پر اسے بہت مزہ آرہا تھا جس کے لیے وہ یارم کی مستیاں برداشت کرنے کو بھی تیار تھا

اس کی بات پر یارم نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے اس کی ننھی سی گردن پر اپنے لب رکھے جس پر کچھ چلا کر اسے پیچھے کرنے لگا

oooooo

رویام بیٹا اچھے بچے ٹائم پہ ہوتے ہیں

چل جلدی سے سو جا ابھی تجھے فیور ہے وہ اس کے سینے پر بیٹھا اسے مسلسل سونے سے انکار کر رہا تھا

او یارم اسے سلانے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا تھا

روح وہیں پاس بیٹھی ان دونوں کے تماشہ دیکھ رہی تھی اسے لیٹنے کی اجازت نہ تھی نا تو یارم رویام کو سلانے میں کامیاب ہو رہا تھا نہ ہی اسے جگانے میں

یارم بس بہت ہوا ہے آپ لوگ اپنے مذاکرات جاری رکھیں مجھے سونے دیں روح نے لیٹتے ہوئے کہا تو یارم نے اسے گھور کر دیکھا۔اور اس کی گھوری پر وہ منہ بسورتے اٹھ کر بیٹھ گئی

چپ چاپ بیٹھی رہو خبردار جو سونے کا نام بھی لیا جب دیکھو سوتی رہتی ہو

وہ اسے گھورتے ہوئے ایک بار پھر رویام کی جانب متوجہ ہوا

ماما تھو داؤ آپ (ماما سو جاو آپ)۔رویام نے اپنی ماں پر ترس کھاتے ہوئے کہا

اس کو جاگنے دے تو سو جا میرے شیطان اس کے سونے سے میرا کام نہیں ہوگا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑایا جب روح نے اپنی نیند سے بند ہوتی آنکھیں زبردستی کھولی

اگر تم سو گئی تو میں تمہارے ساتھ وہ سلوک کروں گے تم ہمیشہ یاد رکھو گی وہ عویام کو زبردستی سلاتے ہوئے روح کی جانب متوجہ ہوا

ہاں تو آپ کو کیا لگتا ہے میں تھکتی نہیں ہوں سارا دن اس کے پیچھے بھاگتی رہتی ہوں اندازہ بھی ہے آپ کو کتنا تنگ کرتا ہے اپنی بے بسی پر وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

توماما تھوداؤمیں داگ راہوں نا بابا اتلے نی ہیں میں ان تے سات ہوں تھوداؤ میلی پالی ماما۔(توماما سو جاؤ میں جاگ رہا ہوں نا بابا اکیلے نہیں ہیں میں ان کے ساتھ ہوں سو جاؤ میری پیاری ماما) وہ روح کو دیکھ کر بہت محبت سے مسکراتے ہوئے بولا تو روح کو اپنے ننھے سے بچے پر بہت پیار آیا

ابے تو اپنے کام سے مطلب رکھ نا چل جلدی سے سو جا خواب میں تجھ سے ملنے کے لیے وہ نرس آئے گی جس پر آج دوپہر میں لائن مار رہا تھا وہ زبردستی اسے اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے اپنا حصار تنگ کرنے لگا

دانو تھائی آے دی (جانو سائیں آئے گی)۔۔؟ رویام نے ڈیل کرتے ہوئے کہا

ارے وہ تو اپنے شوہر کے ساتھ مصروف ہو گی تیرے خواب میں کیسے آئے گی بچاری یارم اکے منہ سے بے ساختہ نکلا

فرمی نی تھوں گا (پھر میں نہیں سوؤں گا) وہ واپس اس کے حصار سے نکلتے ہوئے اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا جبکہ روح بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں اس تیرے خواب میں بھیج دوں گا تو سو تو سہی وہ اسے ایک بار پھر اپنے حصار میں لے کر سینے پر لٹا چکا تھا اور اس بار اس کا یہاں سے نکلنا کافی مشکل ہو گیا تھا

پلومش (پرومس) وہ اس کے سینے میں دبی دبی آواز میں بولا

ارے پکا پرومس تو بس سو جا کیونکہ جب تک تو سوئے گا نہیں میرا کام نہیں ہو گا تو اسے زبردستی سیاتے ہوئے بولا تو روح بیڈ سے ہوئے اٹھ کر الماری کی جانب بڑھی

اور اپنی نائٹ ڈریس نکال کر چینج کرنے جانے لگی

اور تھوڑی دیر میں اسے اپنے سینے پر ننھے ننھے خراٹوں کی آواز آنا شروع ہو چکی تھی وہ تھکا ہوا تھا اسی لیے جلدی سو گیا

ورنہ تو آج وہ اس سے بھرپور تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

oooooo

آ۔۔۔اووو۔۔۔۔ہر تھوڑی دیر کے بعد لیلیٰ کے کانوں میں اس طرح کی آوازیں گونج رہی تھی

وہ الٹا لیٹا مسلسل اسے بددعائیں دے رہا تھا

لیلیٰ اٹھی اور الماری کی جانب گئی خضر کو لگا کے وہ اس کے لیے کچھ کرنے جا رہی ہے جو اس کے کام آسکے یا اس کے درد کو کم کر سکے

اتنی بھی بری نہیں ہے میری بیوی بس غصہ آجاتا ہے تو آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتی ہے محبت بھری نظروں سے دیکھتا سوچ رہا تھا جبکہ لیلیٰ واپس بیڈ پر آئی اور پھر لیٹتے ہوئے کان میں روئی ٹھونس لی

اب کرتے رہو آااا۔آووو۔نیند کا بیڑہ غرق کر دیا وہ کروٹ لے کر بولی تو سے اپنی سوچوں پر لعنت بھیجتا دوبارہ سے اپنے درد کو ایک نئے سے محسوس کرنے لگا

oooooo

درد سہہ کر شارف کو بس ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی نیند آئی تھی

جب مشارف نے کسی ڈبلیوڈبلیوای ریسلنر کی طرح اس پر جمپ لگایا اور تب سے اس کی چیخ و پکار سنتی معصومہ اس پر لعنت بھیجتی اٹھ کر مشارف کے کمرے میں چلی گئی

کیوں کہ آج کی رات اس کی چیخ و پکار بند نہیں ہونے پر معصومہ اپنی نیند بالکل برباد نہیں کر سکتی تھی

لیکن ایک بات اسے اچھے سے سمجھ میں آگئی تھی کہ لیلی سے پنگا لینے کا کیا انجام ہو سکتا ہے اسی لئے تو معصومہ لیلیٰ کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتی تھی

جب کہ شارف دوسرے کمرے میں لیلیٰ جس کو وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کہتا تھا اسے کوس رہا تھا۔

ooooooo

صارم کچھ بتائیں تو سہی اس طرح سے میں آپ کی بلا کیسے مدد کروں وہ پانی کی گرم بوتل اس کو تھامے ہوئے بولی

تم کچھ نہیں کر سکتی عروہ جان تم بچوں کے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔

میں خود کو سنبھالوں گا تم فکر مت کرو صارم اپنی پیاری بیوی کو دیکھتے ہوئے محبت سے بولا جبکہ حالت تو ایسی تھی بیٹھا تک نہیں جا رہا تھا وہ بھی خضر اور شارف کی طرح بیڈ پر الٹا ہی لیٹا تھا

اللہ آپ کو شفا دے کیا دشمنوں کو مارنے کے لیے یہی جگہ ملی تھی ذرا ترس نہیں آیا کون ہو سکتا ہے اتنا ظالم عروہ کو اپنے شوہر کی حالت پر ترس آرہا تھا

یہی تو مسئلہ ہے اگر کوئی غیر ہوتا تو مجھے بھی افسوس نہ ہوتا یہ حالت تو میرے اپنوں نے کی ہے تم سو جاؤ میں اپنا خیال رکھ سکتا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بہت پیار سے بولا

اسے اپنی وجہ سے پریشان نہ کرنے کے خیال سے دوسرے کمرے میں چلی گئی کے دوسرے کمرے میں بھی اس کی آہ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں

ooooo

وہ چینج کر کے شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی تو بے بی کاٹ میں رویام کو لیٹا یارم اس کے پاس آکر اسے اپنے باہوں کے حصار میں لے چکا تھا

اپنی ناک اس کی کی شہ رگ پر مسلتا وہ اسے سمٹنے پر مجبور کر گیا

یارم یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟اس کی اس حرکت پر روح نے اس کے حصار سے نکلنا چاہا لیکن یہ ناممکن تھا

روح اتنی کاکی مت بنا کرو ڈھائی سال کا بچہ بھی ہے تمہارا میں جب بھی تمہارے پاس آتا ہوں تمہارا یہی سوال ہوتا ہے یارم یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟

کتنی بار تفصیل سے بتاؤں۔

اس کے بال گردن سے ہٹاتے ہوئے وہ اس کے نائٹ ڈریس کی ڈوری کھول چکا تھا

رویام جاگ جائے گا یارم اس کی حرکت پر وہ فوراً آئینے کے سامنے سے ہٹ کر بیڈ پر آبیٹھی

نہیں جاگے گا ڈونٹ وری اس کے ہاتھ میں تھا لوشن ابھی ہاتھ میں تھا جب یارم نے اسے ہاتھ سے نکال کر ٹیبل پر پھینک دیا۔اور اس کے اوپر آکر اس لے دونوں ہاتھ قید کیے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا۔

اس کی کوئی مذاحمت کبھی چلی ہی نہیں تھی تو کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہ تھا۔لبوں کے بعد کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار بنا گئی۔

○○○○○○

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ سونا نہیں ہے کیا صبح کام پر جائیں گے

اور پھر صبح آپ کا بیٹا مجھے تنگ کرے گا سو جائیں اور سونے دیں

یارم کب سے اپنے ہاتھ کے سہارے سر رکھے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا

جب روح اس کی نظروں کی تاب نالاتے ہوئے شرما کر بولی

ہر بار نئے سرے سے محبت ہو جاتی ہے مجھے تم سے روح سچ سچ بتاؤ پہلے دن سے کوئی طلئسم پھونکتی آئی ہو نا پہلے پھونکیں مار مار کے خود سے عشق کرنے پر مجبور کیا

اور اب تو کام اس سے بھی آگے بڑھ چکا ہے آج بتا ہی دو آخر کیا کیا ہے تم نے مجھ پہ۔کہ جب بھی میں سوچتا ہوں ۔کہ اب تمہارے علاوہ کسی اور چیز پر بھی دھیان دوں گا۔تو اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کرتا ہوں

آج جواب دو آخر ایسا کونسا جادو کرتی ہو تم مجھ پر کہ تمہارے علاوہ کچھ سوچ ہی نہیں پاتا میں وہ اس کا چہرہ اپنے نظروں کے حصار میں لیے اک الگ انداز میں پوچھ رہا تھا جس پر روح مسکرائی

میں تو نہیں بتا رہی۔۔۔اگر آپ اتنے بڑے ڈان ہیں تو خود پتا لگالیں کہ میں ایسا کیا کرتی ہوں وہ دوسری طرف کروٹ لیتے مسکرائی تو یارم نے ایک جھٹکے سے کندھے سے پکڑ کر واپس اپنی طرف موڑ لیا

نظروں سے دور مت جایا کرو

یہ پاگل آنکھیں تمہارے لئے پاگل ہیں۔

وہ اس کے چہرے پہ جھکتا اس کے ایک ایک نقش کو چومتا پھر سے مدہوش ہونے لگا

یارم بس کر دیں اب سو جائیں دیکھیں تو سہی تین بج رہے ہیں۔سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں۔ورنہ آپ کے بیٹے نے سارا دن مجھے تنگ کرنا ہے روح بے بسی سے بولی تو یارم مسکراتا ہوا بیڈ پر لیٹ کر اسکا نازک سا وجود اپنے حصار میں لیے اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا

اچھا نہیں تنگ کرتا سو جاؤ۔۔۔یارم کے اس طرح سے کہنے پر روح نے ایک نظر اسے سر اٹھا کر اسے دیکھا

وہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھا پھر روح نے آہستہ سے اس کے قریب آتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھے اور اگلے ہی لمحے بالکل انجان بنتی اس کے سینے میں چہرا چھپا گئی

بیوی میں پورا کا پورا صرف تمہارا ہوں تھوڑا سا نظر کرم میرے ہونٹوں پر بھی کر دیا کرو۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تو روح سمٹ کر اس میں چھپ گئی

جب کے یارم مسکراتے ہوئے آنکھیں دوبارہ بند کر چکا تھا

oooooo

اس کی آنکھ لگے تقریبا 10 سے 20 منٹ ہی ہوئے تھے جب اسے رویام کے رونے کی آواز سنائی آئی

اور روح اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں اتر چکی تھی۔

وہ اسے ایک طرف تکیے پر لٹاتا ہوا فوراً اٹھ کر رویام کے کاٹ کے پاس آیا

بابا دد ہورااے۔(بابا درد ہو رہا ہے)۔۔۔وہ روتے ہوئے یارم کو کچھ بتا رہا تھا جب یارم نے اگلے ہی لمحے سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا

کیا ہوا میرا بچہ کیوں رو رہے ہو اس طرح بھوک لگی ہے میری جان کو۔۔ابھی بابا آپ کو کچھ اچھا سا بنا کر دیتے ہیں

بوت نی لدی۔دداے(بھوک نہیں لگی درد ہے)وہ اس کے سینے میں سر چھپاتا روتے ہوئے بولا تو یارم جیسے تڑپا

کہاں درد ہے میرا بچا۔۔۔؟کہاں درد ہو رہا ہے بتاؤ مجھے میں ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں۔وہ اس کا سر چومتے ہوئے بخار چیک کرنے لگا بخار تو نہیں تھا لیکن رویام کو درد تھا

وہ بار بار اپنے سر کی طرف اشارہ کر رہا تھا

جب کہ یارم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتا ہے

لیکن اس کے رونے میں شدت آرہی تھی۔اور اسے یوں درد سے تڑپتے یارم دیکھ نہیں سکتا تھا

روح اٹھو رویام کو درد ہو رہا ہے ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتے ہیں

وہ روح کو جگاتے ہوئے بولا تو ابھی ابھی نیند میں اتری روح ہڑبڑا کر اٹھی

روح جلدی سے رویام کو لے کر باہر آؤ میں گاڑی نکالتا ہوں

وہ رویام کو اس کی گود میں ڈالتا باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ روح کی چیخنے کی آواز سنائی تھی وہ جو کمرے سے ابھی باہر نکلا تھا فوراواپس آگیا

رویام کے منہ اور ناک سے نکلتے خون کو دیکھ کر یارم بھی بکھلا گیا تھا وہ اسے جلدی سے آنے کا اشارہ کرتا رویام کو لے کر تیزی سے گاڑی کی طرف بھاگا

جبکہ روح تو اپنے بچے کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی

ooooooo

ہسپتال پہنچتے ہی اسے ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا

وہ مسلسل باہر ٹہلتے ہوئے ڈیکس پر بیٹھی روح کو حوصلہ دے رہا تھا

جب ڈاکٹر حسن باہر آیا

حسن کیا ہوا ہے رویام کو اسے اس طرح سے خون کی الٹیاں کیوں ہو رہی ہیں اس کے ناک سے خون کیوں بہہ رہا تھا اسے درد کیوں ہو رہا تھا کیوں تڑپ رہا تھا میرا بچہ

یارم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اندر جائے اور ساری مشینری چیک کر کے پتہ کرے اخر اس کے بیٹے کو ہوا کیا ہے

چپ کیوں ہے کچھ بول کیوں نہیں رہا کل لایا تھا نہ میں رویام کو یہاں تو نے اس کا چیک اپ کیا تھا تو نے کہا تھا نہ کل رپورٹس ملے گی تو بول کیا ہے اسے کیا یہ سب کچھ بخار کی وجہ سے ہو رہا ہے کیا بخار اس کے دماغ میں چلا گیا ہے چپ کیوں بولتا کیوں نہیں ہے تو۔۔۔؟

وہ بے حد غصے سے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر بولا حسن کوئی غیر نہیں بلکہ اسی کے ساتھ کام کرنے والا ایک ڈاکٹر تھا دبئی آتے ہی پہلے یارم کی ٹیم کا حصہ بنا تھا اور اب انسانیت کے ناطے ہسپتال میں جاب کر رہا تھا

یار میری بات سنو تم اندر چلو کیبن میں۔ میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا روح کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا

اور ان کے ساتھ ہی وہ بھی کیبن میں چلی آئی

آپ دونوں بیٹھیں۔ وہ کرسی آگے کرتے ہوئے کہنے لگا اس کا انداز اتنا پر سرار تھا کہ یارم اور روح دونوں ہی گھبرانے لگے

حسن صاف صاف بات کر یار سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔؟ اس کے انداز پر وہ چڑ کر بولا

دیکھو یار میں اس طرح سے تمہیں نہیں بتاؤں گا بیٹھو ہم سکون سے بات کرتے ہیں جو بات میں تم لوگوں کو بتانے جا رہا ہوں اس کے لئے تم دونوں کا دماغ پر سکون ہونا بہت ضروری ہے

وہ سمجھاتے ہوئے بولا یارم نے ایک نظر روح کو دیکھا جو پہلے ہی بری طرح سے رو رہی تھی وہ اس کے گرد بازو پھیلاتا اسے آہستہ سے کرسی پر بٹھاتا خود بھی بیٹھ گیا

یار میری بات کو بہت غور سے سننا اور سمجھنے کی کوشش کرنا۔ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے دنیا میں ہر چیز کا علاج ممکن ہے

آج کل یہ بیماری عام بیماریوں میں شامل ہو چکی ہے جو بڑوں جوان اور بچوں میں بھی آنے لگی ہے

بکواس بند کر اور سیدھے بتا رویام کو کیا ہے اسے کوئی بیماری نہیں ہے وہ صرف بخار کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے لکیمیا ہے حسن اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

لکیمیا۔۔۔۔۔۔! دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا ڈھائی سال کا بچہ ہے اسے بھلا ایسی سنگین بیماری کیسے ہو سکتی ہے جا کے اپنی ڈاکٹر کی ڈگری چیک کروا

بالکل ٹھیک ہے میرا بچہ ہے اسے کچھ نہیں ہوا بس بیمار ہے ٹھیک ہو جائے گا مجھے خود ہی اسے یہاں لانا ہی نہیں چاہیے تھا کسی اچھے ہسپتال میں لے کر جانا چاہیے تھا

روح خاموشی سے حسن اور یارم کو سن رہی تھی جبکہ اس کی بات پر یارم تو اپنے آپے سے باہر ہو گیا

یار میں جھوٹ نہیں بول رہا اسی لئے کل میں نے وہ رپورٹس تم لوگوں کو نہیں دی میں خود ان رپورٹس کو چیک کرنا چاہتا تھا اور یہ سچ ہے رویام کو لکیمیا ہے

اور اگر اس کا علاج وقت پر نہ ہوا۔۔۔۔۔۔

خبردار حسن جو ایک بھی لفظ اپنے منہ سے نکالا میں جان نکال دوں گا تیری یارم انتہائی غصے سے اس کی بات کاٹ گیا

ایسا کچھ بھی نہیں بول رہا یار میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اسے علاج کی ضرورت ہے

ہاں تو بتانا کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے میں دنیا کے سب سے اچھے ہسپتال میں اپنے بچے کا علاج کرآؤں گا یارم نے کہتے ہوئے روح کی طرف دیکھا جو خاموشی سے کب سے ان دونوں کو سن رہی تھی

روح گھبراو مت کچھ نہیں ہو گا رویام کو تمہارا یارم اسے کچھ نہیں ہونے دے گا آنسو مت بہانہ بالکل نہیں رونا ہم اپنے رویام کو کچھ نہیں ہونے دیں گے میں ہوں نہ بس مجھ پر یقین کرو میں اپنے رویام کو کچھ نہیں ہونے دوں گا

روح کی حالت پر وہ حسن کو چھوڑ کر اس کی جانب متوجہ ہوا

رویام اس کی سسکی ہوئی اولاد تھی۔ جس کو اس نے سسک سسک کا دعاؤں میں مانگا تھا۔ وہ جانتا تھا اگر رویام پر آنچ بھی آئی تو روح جی نہیں پائے گی

حسن تو چپ کیوں ہے بول نا رویام کا علاج کہاں ہو گا۔ روح کی حالت جہاں اسے پریشان کر رہی تھی وہی رویام کا سوچ کر اس کا اندر کانپنے لگا تھا

وہ بے شک اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتا تھا لیکن رویام میں اس کی جان بستی تھی

لکیمیا کا مطلب کیا ہے یارم وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جس طرح سے یارم مچل اٹھا تھا بیماری کا سن کر یقیناً یہ کوئی بہت بڑی بیماری تھی

دوسرے نام میں اسے کینسر بھی کہا جاتا ہے بھابھی۔ لیکن اس کا علاج ممکن ہے۔ ہمیں صرف رویام کی طاقت کا اندازہ لگانا ہو گا کہ وہ کتنا برداشت کر سکتا ہے حسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

کیا برداشت کرے گا میرا بیٹا کس چیز کی طاقت کا اندازہ لگائیں گے آپ ان کی باتیں روح کی تو بالکل سمجھ میں نہیں آرہی تھی

ہم اس کی طاقت کا اندازہ لگائیں گے بھابھی کہ وہ کتنی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔اس کے بوڈی سیل سے پتہ چلے گا کہ وہ کتنا درد سہ سکتا ہے

درد۔۔۔تکلیف وہ تو ہوا تک کو اپنے بچے کے قریب سے نہ گزرنے دے اور کتنی آسانی سے یہ ڈاکٹر اس کے درد اور تکلیف سہلے کی بات کر رہا ہے

اس کا علاج مشکل نہیں ہے یارم ہمیں صرف اور صرف بون میرو چینج کرنا ہو گا۔بس جس کے ساتھ اس کا بون میرو میچ کرتا ہے وہ اس کے ساتھ ٹرانسفر کر لے۔

ہڈیوں کے بیچ میں جو۔۔۔۔

وہ سب میں جانتا ہوں حسن کتنا وقت ہے یہ بتاؤ۔میرے بچے کو بالکل تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

بے شک یہ سب کچھ تم آج ہی کرواد و بلکہ اٹھوا بھی کرو میرے بچے کو کوئی درد نہیں ہونا چاہیے۔

یارم تو ابھی گھر میں بولا اس کا وہ جملہ نہیں بھول پایا تھا۔

بابا دد ہو راا ے۔(بابا درد ہو رہا ہے)۔۔وہ یہ لفظ سن کر ہی تڑپ اُٹھا تھا وہ کیسے اپنے بچے کو اس تڑپ میں رہنے دیتا

یارم ریلکس ہو جاؤ۔پہلے مجھے چیک کرنا ہو گا کہ تمہارا بون میرو اس سے میچ بھی کرتا ہے یا نہیں۔کیونکہ مجھے نہیں لگتا مجھ سے کیوں میچ نہیں کرے گا میں باپ ہوں اسکا۔اٹھو چیک کرو۔

یارم یہ کوئی خون کا ٹرانسفار میشن نہیں ہے کہ باپ کا خون یا ماں کا میچ کر جائے گا بون میرو دنیا میں بہت کم میچ کرتے ہیں سب سے زیادہ نیو بون بے بی کا میچ کرتا ہے

تمہیں تھوڑا عجیب لگے گا لیکن یہ سچ ہے اگر رویام کے پاس اتنا وقت ہوتا تو میں تمہیں یہی سجیسٹ کرتا کہ تم اپنی فیملی بڑھانے کے بارے میں سوچو لیکن رویام کے پاس کھینچ تان کر صرف ایک مہینہ بچا ہے

تمہارے پاس رویام کی جان بچانے کے لیے صرف ایک مہینہ ہے

حسن تم چیک تو کرو ہو سکتا ہے میرا بون میرو اس سے میچ کر جائے حسن کی بات نے انہیں سچ میں ڈرا دیا تھا

یارم میں تم مجھ سے انجان ہوں کیا میں تمہیں جانتا نہیں ہوں لیکن تمہاری تسلی کے لیے کر لوں گا

تمہارے سارے رپورٹس میرے سامنے ہیں تمہارا بون میرو رویام سے ٹین پرسنٹ بھی میچ نہیں کرتا

ہمارے پاس ایک مہینے کا وقت ہے یارم کسی نہ کسی ڈونر کو ڈھونڈ لیں گے کوئی نہ کوئی مل جائے گا تم پریشان مت ہو اللہ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور دکھائے گا

اور تب تک میرا بچہ درد میں تڑپتا رہے گا۔روح کی آواز میں درد تھا جسے یارم کے ساتھ ساتھ حسن بھی محسوس کر چکا تھا

اسی لیے تو میں نے کہا کہ یہ بیماری رویام کی طاقت پر بیسڈ ہے

کہ وہ کتنی تکلیف برداشت کر سکتا ہے

مطلب میرا بچہ درد میں تڑپتا رہے گا اور ہم یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ کتنا درد برداشت کرتا ہے۔روح کی آنکھوں سے آنسو خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

جب نرس بھاگتے ہوئے اندر آئی

میم آپ کے بچے کو ہوش آ چکا ہے اور اب آپ دونوں کو وہاں نہ پا کر رو رہا ہے پلیز آپ جلدی آ جائیں نرس کے کہنے پر وہ دونوں ہی باہر کی طرف بھاگے

جب کہ حسن اپنی پاور کا استعمال کرتے ہوئے جہاں تک ہو سکے وہ ڈونر کا انتظام کرنے کی کوشش کرنے لگا

oooooo

میلے بابا تو بلاؤ ونہ می نووں دا۔۔(میرے بابا کو بلاؤ ورنہ میں روں گا)۔رویام نے نرس کو دھمکی دی لیکن اُس کو اس کی بات بالکل سمجھ نہیں آئی تھی لیکن دروازے پر کھڑے روح اور یارم اس کی بات کو اچھے سے سمجھ چکے تھے

نہیں میرا بچہ بالکل نہیں روئے گا بابا آ گئے ہیں۔اس کے پاس جاتے ہوئے بولا جبکہ نرس نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا جہاں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔نہ جانے وہ کتنی تکلیف سے گزرا تھا یارم کو تو بس اس کی وہی پکار یاد تھی جو اس نے آدھی نیند میں سنی تھی

وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا جبکہ روح خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئی اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کے رویام کو اتنی بڑی بیماری نکل آئے گی

اور یہ ایک جان لیوا بیماری تھی یہ سوچتے ہوئے ہی روح کی روح کانپنے لگی تھی

اش تو اتالو۔(اس کو اتارو) رویام۔اپنے ہاتھ میں لگی ڈرپ کی طرف سے اشارہ کررہا تھا جبکہ بھرپور کوشش نرس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی تھی روح نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

میرے بیٹے کو فیور ہے نا اس لئے ڈاکٹر نے یہ لگایا ہے بس تھوڑی دیر میں رویام بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔روح نے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی

مدرریام تو دد ہو راائے(مگر رویام کو درد ہو رہا ہے) وہ بے حد معصومیت سے بولا

روح نے بڑی مشکل سے اپنی سسکیاں روکی تھی

جب کہ یارم نے آہستہ سے کا ننھا سا وجود اپنے سینے سے لگائے ڈرپ ختم ہونے کا انتظار کررہا تھا

○○○○○○

لکیمیا کیا ہوتا ہے یہ کون سی بیماری ہے میں نے تو اس کے بارے میں کبھی بھی نہیں سنا مجھے تو لگتا ہے کہ ہمیں یہاں کسی ڈاکٹر کو دکھانا ہی نہیں چاہیے ہم رویام کو امریکا لے جاتے ہیں

شارف جب سے آیا تھا دائیں بائیں ٹہلتے ہوئے کچھ نہ کچھ بول رہا تھا

لکیمیا کیا تھا اس کا کیا مطلب تھا کوئی نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ یہ ایک جان لیوا بیماری تھی اور رویام کی جان جا سکتی تھی اس کے پاس صرف اور صرف ایک مہینے کا وقت تھا

لکیمیا کو اسان الفاظ میں کینسر بھی کہہ سکتے ہیں۔جو بہت جلدی جسم میں پھیلتا ہے یہ زیادہ تر بچوں میں ہی پایا جاتا ہے یا برے لوگوں میں جو ایک حد سے زیادہ اپنی ہڈیوں کا استعمال نہیں کر پاتے

خضر نے اسے بتایا وہ آج ہی ہسپتال حسن سے مل کر آیا تھا اور حسن نے اسے وہ ساری باتیں بتائی تھی جو وہ یارم اور روح کے سامنے نہیں بول پایا

اس نے روح اور یارم کو بہت ساری باتیں نہیں بتائی تھی لیکن خضر کو اس نے دھوکے میں نہیں رکھا وجہ کہیں نہ کہیں یارم کا پاگل پن اور روح کا جذباتی پن تھا. وہ سمجھ سکتا تھا اس بیماری سے صرف رویام کو نہیں بلکہ روح اور یارم کو بھی لڑنا ہے اس لیے وہ ان دونوں پر کوئی پریشر نہیں ڈالنا چاہتا تھا

اگر وہ انہیں ساری بات بتاتا تو یقیناً یہ دونوں ٹینشن میں آجاتے جس کی وجہ سے وہ بچے کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا

لیکن خضر کو یہ ساری باتیں کسی بھی طرح یارم کو بتانی تھی جو اس امید پر بیٹھا تھا کہ حسن کہیں نہ کہیں سے بون میرو کا انتظام کر لے گا

لیکن حقیقت یہ تھی کہ رویام کا بلڈ گروپ او نیگیٹو تھا جو بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اگر خون مل بھی جائے تو بھی بون میرو ٹیس کا میچ ہونا ایک ناممکن سی بات ہے ممکن تھا کہ بون میرو اور بلیڈ گروپ میچ ہوتا اور شاید ڈونر بھی انہیں آسانی سے مل جائے

ہو سکتا ہے لاکھوں ڈونرز مل جائے لیکن ان لاکھوں میں بھی شاید کوئی ایک ہی رویام کے تمام سسٹم سیل سے مل سکے گا

خضر خود بھی اپنا مکمل چیک اپ کرواکے آیا تھا خضر کے ساتھ رویام کے بلیڈ سیل 18 پر سنٹ تک میچ ہوئے تھے ۔لیکن یہ بھی رویام کی جان بچانے کے لیے بے حد کم تھا

حضر نے حسن کو بس اتنا ہی کہا تھا کہ رویام کی جان بچانے کے لیے وہ اپنا سب کچھ لٹانے پر تیار ہے بس وہ کہیں سے ڈونر ڈھونڈ لائے۔

جو اپنے آپ میں ایک بے حد مشکل کام تھا

ooooo

نہیں

کیا نہیں یار میں تمہیں بتا تو رہا ہوں صرف ایک ڈھائی سال کا بچہ ہے تمہارا بلیڈ گروپ اس سے میچ کر رہا ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے مجھے لگ رہا ہے تمہارا بون میرو بھی اس سے میچ کرے گا. حسن اس کی نہیں پر سمجھانے لگا

وہ ڈھائی سال کا ہو یا بیس سال کا میں کچھ نہیں کر رہا اور ہی میں نے کسی کو بچانے کا ٹھیکہ نہیں دے رکھا اور نہ ہی مجھے انٹرسٹ ہے اس سب میں۔درک انکار کرتے ہوئے اٹھا

اس میں انٹرسٹ والی کیا بات ہے ایک بچہ ہے اس کی جان خطرے میں ہے تم اپنے سسٹم سیل سے اس کی جان بچا سکتے ہو۔یہ نیکی ہوگی اور اس کا باپ فری میں نہیں لے گا کڑوروں دے گا صرف ایک زرا سے اپریشن کے لیے

حسن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے کیسے سمجھائیں

ایک ہفتہ تیزی سے گزر چکا تھا اور وقت بہت کم تھا۔ یارم روز رویام کو انجکشن لگوانے آتا تھا جس سے رویام کو تکلیف نہ ہو اور اس کا یہی سوال ہوتا

ابھی تک رویام کا بون میرو تو کیا بلڈ گروپ میچ کرتا بھی ڈونر بھی نہیں ملا تھا

دیکھو بات سیدھی سی ہے مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہوتا میں یہاں صرف اور صرف پری کو لے کر آیا تھا

اگر اسے میرے خون یا بون میرو کی ضرورت ہے تو بات کرو باقی میرا دنیا کے کسی شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کی طرف سے صاف انکار تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی جیتا ہے یا کوئی مرتا ہے اس سے کسی کی جان بچ سکتی ہے یا کوئی زندگی کی طرف لوٹ کر آسکتا ہے اسے صرف اور صرف پری سے مطلب تھا

درک ایک بار سوچو تو سہی۔ وہ ڈھائی سال کا بچہ ہے تم ایک بار اپنا چیک اپ کروالو ہو سکتا ہے تمہارا بون میرو اس سے میچ کر جائے۔ یار میں صرف یہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

بات سنو میری حسن ابھی تم نے بتایا کہ تم کتنے لوگوں کا چیک اپ کر چکے ہو کسی کا بھی بون میرو اس بچے سے میچ نہیں ہوا تو میرے ترلے کیوں کر رہے ہو کیا تمہیں یقین کیوں ہے کہ میرا بون میرو اس سے میچ ہو جائے گا۔

اور اگر میچ ہو بھی گیا تو کیا میں اسے اپنا بون میرو دوں گا۔ تمہیں کیا لگتا ہے کیا مجھے نہیں پتا بون میرو ٹرانسفارمیشن میں کتنی تکلیف ہوتی ہے

اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں کسی کے لیے کسی قسم کی کوئی تکلیف برداشت کروں گا

کوئی جیے یا مرے بھئی میں کسی کے لیے میں خود کو تکلیف کیوں پہنچاؤں گا

اس بچے کا باپ تمہیں اس تکلیف کی پائی پائی چُکا دے گا وہ تمہیں اتنا پیسہ دے گا کہ تم سٹہ کھیلنے جیسا غلیظ کام نہیں کرو گے

لیسن۔۔۔؟ حسن سٹہ میں اپنے شوق کے لیے کھیلتا ہوں پیٹ کے لئے نہیں۔ جس دن پیٹ کے لیے کھیلنا شروع کیا نہ اس دن میرے بھی ایسے ہی چرچے ہوں گے

اور اب تم اس چیز کے لیے مجھے یہاں نہیں بلاؤ گے۔ ورنہ پری کا علاج کروانے کے لیے دنیا میں بہت سارے ہوسپٹل ہیں۔

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بنا اسے دیکھے باہر کی جانب نکل گیا

حسن کو یقین تھا نہ صرف اس کا بلیڈ گروپ رویام سے میچ کرے گا بلکہ اس کا بون میرو بھی سیم ہو گا لیکن یہ چیک اپ کروانے کے لیے بھی تیار نہیں تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے دن تیزی سے گزر رہے تھے اور وہ بہت کوشش کے باوجود بھی رویام کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا

ooooooo

رویام آرام سے بیٹھ جاؤ بیٹا

میری جان آپ نیچے گر جاؤ گے پھر وہ اسے شلیف پر بٹھا کر اپنا کام مکمل کر رہی تھی

جبکہ رویام بار بار شلیف کے اوپر کھڑا ہو جاتا۔

گندے بتے گلتے ہیں ریام تو پالا بے بی اے۔(گندے بچے گرتے ہیں رویام تو پیارا بے بی ہے)وہ اپنا لو جک دیتے ہوئے کھڑا ہو گیا روح نفی میں سر ہلا کر اس کے پاس آئی اور اسے واپس بٹھا کر اپنا کام کرنے لگی

یہ کوئی نیا کام نہیں تھا وہ روز ایسا ہی کرتا تھا آج چھ دن گزر چکے تھے رویام کی بیماری کے بارے میں پتہ چلے ہوئے ڈاکٹر ہر طرف سے اس کے ڈونر کا انتظام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

رویام کی وجہ سے یارم کی ساری رات جاگتے ہوئے گزرتی اور روح کا دن کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ رویام کو کبھی بھی تکلیف ہو سکتی ہے

ایک لمحے کی لاپرواہی بہت بری ثابت ہو سکتی ہے

ڈاکٹر نے اسے ہسپتال میں لکھنے کا مشورہ دیا تھا جو روح اور یارم دونوں کو ہی پسند نہ آیا

وہ رویام کو کسی بھی قسم کے بیمار ماحول میں نہیں رکھنا چاہتے تھے

وہ ہر وقت ہنستا کھیلتا رہنے والا بچہ تھا وہ ایک جگہ بیٹھ کر نہیں رہ سکتا تھا

ان چھ دن میں رویام کو دوسرے ہی دن ایک بار پھر سے خون کی الٹی ہوئی۔وہ دن بدن کمزور ہوتا جا رہا تھا

روح کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ بیماری اسے ہوئی کیسے وہ تو اسے کہیں آنے جانے نہیں دیتی رویام ہر پل اس کے ساتھ رہتا ہے رویام کے معاملے میں روح اور یارم ذرا بھی لاپرواہی نہیں تھے

لیکن پھر ڈاکٹر نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ یہ بیماری ہے جو کسی کو بھی ہو سکتی ہے

(لکیمیا)بلڈ کینسر کوئی خاندانی یا اچھوت کی بیماری ہر گز نہیں تھی۔

بس اتنا پتا تھا کہ جب یہ بیماری شروع ہوتی ہے تو بخار کمزوری یا کھانسی سے شو ہونا شروع ہوتی ہے رویام کبھی بھی ایک صحت مند بچہ نہیں تھا

وہ ایک کمزور حالت میں پیدا ہوا بچہ تھا اس لیے اس کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے کسی کو بھی نہ لگا تھا کہ اسے کوئی بیماری ہو سکتی ہے

اور کھانسی اور بخار تو اسے ابھی شروع ہوا تھا

پچھلی چھ راتوں سے یارم مسلسل جاگ رہا تھا۔وہ صبح کے وقت روح کو جگا کر سوتا تھا۔وہ ایک لمحے کے لیے بھی لاپروائی نہیں بھرت رہے تھے۔

رویام کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان دونوں کے لیے ہی آنکھیں موندنا بہت مشکل تھا لیکن خضر نے سمجھایا کہ یہ جنگ صرف رویام کی نہیں بلکہ ان دونوں کی بھی ہے اور رویام کا خیال رکھنے کے لیے انہیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہو گا

اور اس کے لیے اب یارم رات کے وقت رویام کا خیال رکھتا تھا جبکہ روح سارا دن

ممابوت لدی ہے ریام تو(ماما بھوک لگی ہے رویام کو)اسے کب سے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے رویام نے معصومیت سے کہا

کوئی بھوک نہیں لگی۔اور نہ ہی کوئی چاکلیٹ ملے گی۔پہلے ہی دانت خراب ہو گئے ہیں رویام کے۔روح نے فوراً انکار کر دیا

الے ریام تے دنت کراب نی ہے۔مہل ال نایت کے کراب اوگے (ارے رویام کے دانت خراب نہیں ہیں۔مہر اور عنایت کے خراب ہو گئے ہیں)

ریام تے دنت کراب نی اوستکے ات کو فیلی نے دنت دیے ہے (رویام کے دانت خراب نہیں ہو سکتے اس کو فیری نے دانت دیے ہیں)۔وہ معصومیت سے کہتا اسے ہنسنے پر مجبور کر گیا

وہ جیسے تیسے بھی بات کرتا تھا لیکن مکمل کرتا تھا اس کے زیادہ تر الفاظ غلط ہوتے تھے لیکن اپنا جملہ وہ مکمل ادا کرتا تھا بنا کوئی بھی لفظ چھوڑے

اور یہ یارم کی سختیوں کا ہی اثر تھا اسے بچوں کے آدھے ادھورے الفاظ اور جملے پسند نہیں آتے تھے۔اس لیے وہ رویام کو ہمیشہ مکمل بات کرنے کا کرتے ہوئے اسے مکمل بات کرنے کا وقت دیتا تھا

اور اب وہ اپنے باپ کے انداز میں ڈھل چکا تھا۔

اور یہ یارم کی اسی سختی کا نتیجہ تھا کہ آج وہ اپنی بات مکمل کر کے کم از کم انہیں بتا تو سکتا تھا کہ اسے کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔کتنی آسانی سے وہ ان دونوں کو بتا پایا تھا کہ اسے کہاں تکلیف ہے۔

ورنہ دو ڈھائی سال کے بچے کے لیے آپنی بات کا مطلب کسی کو بھی سمجھانا بہت مشکل تھا

اور اب لفظ صحیح ہو یا غلط رویام نے اپنی بات مکمل کر کے ہی دم لینا تھا۔

اس کی بات کوئی بھی دوسرا تیسرا سمجھے یا نہ سمجھے لیکن روح اور یارم اچھے سے سمجھتے تھے

عنایت اور مہر کے دانت بالکل بھی خراب نہیں ہیں۔ کیوں کہ لیلیٰ آنٹی انہیں بالکل بھی چاکلیٹ نہیں دیتی۔ اور بہت اچھا کرتی ہے۔ روح اسے سمجھاتے ہوئے بولی

وہ ابھی سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اس کی بیماری کے لیے کونسی چیز اچھی ہے اور کون سی بری۔ یارم سے تو وہ جو بھی چیز مانگتا تھا یارم فوراً دے دیتا لیکن روح ہر چیز میں احتیاط کر رہی تھی

لیلا نانو اے آنتی نی۔۔۔ (۔ لیلیٰ نانو ہے آنٹی نہیں)۔۔ وہ اس کا جملہ درست کرتے ہوئے بولا

جبکہ انداز ایسا تھا کہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے اس نے اپنا ننھا ہاتھ سر پہ بھی مارا تھا اور وہ مسکرائی تھی لیلیٰ کو تنگ کرنے کے لئے حضر اور یارم اسے زبردستی اسے نانی بلوآتے تھے

اچھا بابا غلطی ہو گئی لیکن پھر بھی چاکلیٹ نہیں ملے گی روح نے کہا

نیتی اتلیں مدھے گندی مما (نیچے اتاریں مجھے گندی ماما)۔۔۔ وہ فوراً منہ بسورتے ہوئے بولا

جبکہ کچن کے دروازے کے قریب کھڑے شونو کو دیکھ کر روح نے اسے نیچے اتار دیا تھا یقیناً اب اس کا ارادہ شونو کے ساتھ کھیلنے کا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا شونو کے پاس آیا اور اسے اشارہ کرتے ہوئے اس کے آگے آگے چلنے لگا

روح سارا دھیان باہر کی جانب رکھے ہوئے اپنے کام ختم کرنے لگی

oooooo

کمرے میں بے حد اندھیرا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ پر آیا

اور نیچے فرش پر بیڈ سے کھینچ کر تکیہ گرایا کیونکہ بیڈ اس کی پہنچ سے تھوڑا اونچا تھا

اور وہ اس پر آسانی سے نہیں چڑھ پاتا تھا

تکیہ جیسے ہی زمین پر گرا روہام اس کے اوپر چڑھ کر بیڈ پر آگیا

اور اب اس نے بڑے ہی پیار سے اس کے سینے پر اپنی جگہ بنائی تھی یارم کی نینداسی پل ٹوٹ چکی تھی لیکن اس کا

ننھا سا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ آنکھیں بند ہی رکھے ہوئے تھا

بابا۔۔۔۔؟ وہ بہت پیار سے پکار رہا تھا لیکن اس کے انداز میں کہیں نہ کہیں لالچ بھی شامل تھا یارم کے چہرے پے

اپنے آپ مسکراہٹ کھیل رہی تھی

بابا۔۔اس کی مسکراہٹ دیکھ کر روہام نے اس کے منہ پر ہاتھ مارا

آتیں مما گندی ہے۔۔۔وہ ریام کو چونکلت نی دے لی۔ ریام تے دنت کراب نی ہے۔ مہل ال نایت کے کراب

ہے۔ ریام تے دنت پالے ہے دیتیں۔(ماما گندی ہیں وہ روہام کو چاکلیٹ نہیں دے رہی روہام کے دانت خراب

نہیں ہیں مہر اور عنایت کے خراب ہیں روہام کے دانت پیارے ہیں۔ دیکھیں)

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے موتیوں جیسے دانت دکھاتا اسے ثبوت پیش کر رہا تھا

یارم نے ایک نظر اس سے دیکھا جو اپنی دونوں ٹانگیں اس کے کندھوں پر رکھے ہوئے اس کے سینے پر چڑھ کر

بیٹھا اپنے دانت دکھا رہا تھا

ہاں یار تمہارے دانتوں واقعے میں بہت پیارے ہیں۔

تمہاری ماما کو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔میں تمہیں خود چاکلیٹ دوں گا

اس کے بات کرنے کے انداز پر تو وہ شروع سے ہی فدا تھا اور پھر وہ اپنے سارے الفاظ جب یارم کے لیے استعمال کرے تو الگ ہی بات تھی

اس کے مان جانے پر وہ خوش ہو گیا تھا

ام ماما تو نہیں دے دے۔وہ بی نی دیتی۔(ہم ماما کو نہیں دیں گے وہ بھی نہیں دیتی)رویام نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا تو ریام نے فوراً میں سر ہلایا اب رویام اس کے سینے پر ہی بیٹھا آس کی انگلی پکڑے اسے اٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا مطلب یہ تھا کہ وہ چل کر نہیں جائے گا بلکہ شاہی سواری کو اٹھا کر باہر لے جایا جائے

آخر کو اپنی ماں کو اپنی پاور بھی کو دکھانی تھی کہ اس کا باپ اس کے ساتھ ہے

ooooo

ارے یارم آپ ابھی تو سوئے تھے اتنا جلدی کیوں جاگے ابھی تو صرف سوا آٹھ بجے ہیں بہت وقت ہے آرام سے سو جائیں وہ اسے جاگتے دیکھ کر بولی

تمہاری شکایت آئی ہے بیوی۔۔تو مجھے جاگنا پڑا وہ فریج سے چاکلیٹ نکالتے ہوئے کہنے لگا تو روح نے یہ رویام کو دیکھا

جو اس کی گود میں بیٹھ کر اسے چاکلیٹ دیکھا کر کھا رہا تھا

رویام کو یارم کے گھر ہونے کا کچھ زیادہ ہی فائدہ ہونے لگا تھا اب وہ ہر چیز کی شکایت لے کر سیدھے یارم کے سر پر پہنچ جاتا تھا۔

یارم اس بار ڈاکٹر سے پوچھیں گے کہ رویام کے لئے چوکلیٹ صحیح ہے اور فکر مندی سر رویام کو دیکھتے ہوئے بولی جو یارم کی گود میں بہت صفائی سے چوکلیٹ کھا رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے باپ کو گندگی بالکل پسند نہیں ۔روح کے سامنے تو اس کا ہر سٹائل چلتا تھا

لیکن اپنے باپ کی رگ رگ سے وہ بھی واقف تھا آج کل روح کا کم اور یارم کا زیادہ لاڈلا بنا ہوا تھا۔ یارم اس کی ہر بات مان رہا تھا اور وہ یارم کو غصہ دلانے والی کوئی حرکت نہیں کرتا تھا

نہیں روح اگر ڈاکٹر سے پوچھیں گے تو وہ منع کر دے گا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نقصان دہ نہیں ہو سکتی لیکن رویام سے ہر چیز کو ہم دور تو نہیں کر سکتے نا

میں چیک کر چکا ہوں چاکلیٹ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ایک لکیمیا پیشنٹ کے لیے بری ہو سکتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر سے پوچھنے پر میں تمہیں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ منع کر دے گا۔

بنا چیک کرنے کی زحمت کئے۔ اور ہم رویام کو یہاں گھر کا ماحول دینے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں۔۔۔! تا کہ وہ اپنی زندگی انجوائے کرے اس کے لئے اس کی بیماری کوئی بیماری نہ ہو اگر ہم اس پر پابندیاں لگائیں گے تو ہسپتال اور گھر میں کیا فرق ہو گا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو روح نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا بالکل ٹھیک ہیں تو کہہ رہا تھا وہ رویام گھر لائے ہی اسی لیے تھے کیونکہ رویام اپنی بیماری کو محسوس نہ کر سکے اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو بیمار سمجھے

oooo

اس کا چھوٹا سا ہاتھ روز انجکشن اور ڈرپس لگنے کی وجہ سے نہ صرف سوج گیا تھا بلکہ پوری طرح سے سرخ بھی ہوا ہوا تھا۔

جگہ جگہ نیل کے نشان بنتے جا رہے تھے۔ روح تو جب اس کا ہاتھ دیکھتی رونے لگ جاتی

اس وقت بھی اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی ڈاکٹر انجیکشن لگا کر جا چکا تھا۔ اور ڈرپ ختم ہونے تک وہ نہیں اپنے آفس میں آنے کا کہہ چکا تھا

یہ ہئوی ڈوز دوائوں کا ہی اثر تھا کہ ڈرپ کے دوران ہی رویام گہری نیند میں اتر جاتا لیکن پھر ذرا سا درد ہونے پر نہ صرف اس کی آنکھ کھل جاتی بلکہ وہ رونے بھی لگتا

یارم اور روح نرس کو اس کے پاس چھوڑ کر اس کا خاص خیال رکھنے کا کہتے ہوئے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب جا چکے تھے

لیکن انہیں گئے ہوئے ابھی دو تین منٹ ہی ہوئے تھے کہ ایک جھٹکے کی وجہ سے رویام کی آنکھ کھل گئی اور وہ بری طرح سے رونے لگا

دو دن پہلے بھی ایسا ہو چکا تھا اور نرس کی لاپروائی پر یارم نے ہسپتال بند کروانے کی دھمکی دے ڈالی تھی

اس کے اچانک رونے پر نرس بری طرح سے ہڑبڑا گئی تھی اپنے موبائل میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ رویام کا ہاتھ چھوڑ چکی تھی۔رویام نہیں یقیناہاتھ پر چبھن محسوس کرتے ہوئے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھااور اب وہ بری طرح سے رو رہا تھا

اگر وہ اس کے ماں باپ کو بلانے جاتی تو اس کی نوکری خطرے میں پڑ جاتی

اور اس طرح سے تکلیف میں بچے کو روتے دیکھنا بھی بہت مشکل تھا بیٹا پلیز چپ کر جاؤ اس طرح سے مت رو ابھی آپ کی ماما بابا آ جائیں گے۔

وہ اس کا ڈرپ والا ہاتھ پکڑے اسے سمجھاتے ہوئے بولی

جب اچانک رویام نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

دانو تھائی (جانو سائیں) وہ۔بند دروازے کے دوسری طرف کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اپنا سر پکڑے شاید نہیں یقینا بہت بری حالت میں تھی

شیشے کے اس پار وہ بھی اسے اپنی طرف بلاتے دیکھ چکی تھی اسے اس طرح سے روتے دیکھ کر وہ اپنا درد بلائے اس بچے کو دیکھنے لگی

میم کیا آپ اس بچے کو جانتی ہیں۔۔۔وہ آپ کو بلا رہا ہے نرس نے فوراً سے آ کر عربی میں بتایا اسے نرس کی بات بالکل سمجھ نہیں آئی تھی

اندر رویام دونوں ہاتھوں سے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا اور اس بچے کو اس طرح سے روتے دیکھ کر وہ بھی رو کی نہیں تھی

کیا ہوا بے بی آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔؟ وہ فوراً اس کے قریب آتے ہوئے بولی رویام روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گیا

دانو تھائی دد ہے (جانو سائیں درد ہے) وہ روتے ہوئے اسے بتا رہا تھا یقیناً وہ غلط فہمی کا شکار تھا اسے کوئی اور سمجھ رہا تھا

بے بی میں آپ کی دانو تھائی نہیں ہوں میں تو پری ہوں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت نرمی سے ڈرپ ٹھیک کرنے لگی

وہ بھیگی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا پری کو اس پر بے حد پیار آیا

پلی۔۔۔ میش۔ فیلی۔ (پری مینس فیری) وہ اپنی سمجھ کے مطابق اس کی بات کا مطلب بولا تو پھر یہ ہنسنے لگی

ہاں فیری جو جادو بھی کر سکتی ہے آپ کو جادو دکھاؤں ابھی دیکھنا میرے بیگ سے چوکلیٹ نکلے گی۔ وہ اپنا ہاتھ جادو کی طرح لہراتی اس کا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو رہی تھی

اور پری کے جادو سے جو چوکلیٹ برآمد ہوا تھا اسے دیکھ کر رویام خوش ہو گیا تھا

لیکن اس کے اگلے سوال نے پری کو کنفیوز کر دیا

اپ فیلی او تو اپ تے پل کاں ہے (آپ فیری ہو تو آپ کے پر کہاں ہیں)

oooo

تم نے تو کہا تھا کہ پری کو میرا خون نہیں لگ سکتا تو اب تو میرا خون کیوں چیک کرنا چاہتے ہو وہ ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے بولا

کیونکہ تم نے کہا تھا کہ تم پری کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جیسا کہ تم جانتے ہو کہ اس کے جسم میں خون بہت کم ہے اور کبھی بھی اسے بلڈ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

حسن نے تمہید باندھی

لیکن تم نے کہا تھا کہ بی پوزیٹو بلڈ تم کہیں سے بھی ارینج کر سکتے ہو۔وہ اب بھی اسے گھور رہا تھا

ہاں لیکن تم نے مجھے کہا تھا نہ کہ تم نہیں چاہتے کہ پری کو باہر کا خون لگے. حسن کنفیوژ ہوا

یہ تین ماہ پہلے کی بات تھی نہ وہ اب بھی اسی انداز میں بول رہا تھا۔

دیکھو یار تمہاری مرضی ہے تم نے پری کو بلڈ دینا ہے یا نہیں لیکن تم او نیگیٹو ہو میں صرف چیک کرنا چاہتا تھا کہ اگر ایمرجنسی میں پری کو بلڈ کی ضرورت پڑے تو کیا تم دے سکتے ہو یا نہیں لیکن تمہاری مرضی کوئی زبردستی نہیں ہے میں پری کے لیے ارینجمنٹ کر لوں گا حسن جان چھڑاتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں چیک اپ کروانے کے لیے تیار ہوں۔پری کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں اور اپنی بات پر بھی قائم ہوں میں نہیں چاہتا کہ پری کو باہر کے کسی بھی شخص کا خون لگے کوشش کرو کہ میرا ہی بلیڈ اس کے کام آ جائے

میں ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اسے ہمیشہ صرف اور صرف میری ہی ضرورت پڑے وہ پر سرار سے انداز میں بول رہا تھا حسن نے صرف ہاں میں سر ہلا کر نرس کو باہر آنے کا اشارہ کیا

دیکھو میں نے اسے ٹیسٹ کے لئے منا لیا ہے تم اس کا مکمل چیک اپ کرنا ہر چیز بون میرو بلیڈ گروپ یا ٹیس مجھے مکمل رپورٹ چاہیے حسن نرس کو سمجھاتے ہوئے بولا

لیکن سر ان کی اجازت کے بغیر بون میرو ٹیسٹ کرنا تو ان لیگل ہے۔ نرس پریشانی سے بولی

کیا لیگل ہے اور کیا ان لیگل یہ سب باتیں سمجھانے کا میرے پاس وقت نہیں ہے جتنا میں کہہ رہا ہوں اتنا کرو اور رپورٹس کا انتظام ابھی کرو اور میرے آفس میں بھجوا دوں وہ اسے ایک نظر دیکھ کر اپنے روم میں چلا گیا جبکہ نرس پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی اگر اس نے کچھ پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دے گی

○○○○○

نرس کمرے میں آئی تو وہ ویٹ کر رہا تھا

ایک تو یہ آدمی اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا

جب بھی آتا تھا غصہ ناک پر رکھا اور ایٹیٹیوڈ ایسا تھا کہ سامنے والے کو جلا کے رکھ دے

وہ جتنا خوبصورت نوجوان تھا اتنا ہی مغرور بھی تھا۔ خود سے زیادہ اہمیت کسی اور کو دینا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا

وہ اسے تقریباً تین چار سال سے جانتے تھے۔

وہ ایک بائک ریسر تھا اپنی جان پر کھیلتا تھا۔ اکثر اپنی باڈی پر زخم لے کر وہ اس ہسپتال میں آتا

لیکن چار مہینے پہلے اس نے اچانک ایک انجان لڑکی سے شادی کر لی۔ پہلی بار یہ لڑکی جب اس ہسپتال میں آئی تھی اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ اسے دیکھا تک نہیں جا رہا تھا

اس کے جسم میں خون نہ ہونے کے برابر تھا ڈاکٹر نے بہت مشکل سے اس کی جان بچائی تھی۔

اور تب سے ہی وہ ہر ہفتے اس کا چیک اپ کروانے کے لیے اسے یہاں لاتا تھا وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا تھا یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا لیکن وہ اس کی فکر کرتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ اس پر پوری طرح سے پر ڈیپنڈ ہو۔

وہ اسے نہ تو کسی سے بات کرنے دیتا تھا اور نہ ہی خود سے ایک پل کے لئے بھی الگ کرتا۔

اس وقت بھی وہ اس سے ہسپتال کے اسپیشل روم میں بٹھا کر اپنا چیک اپ کروانے کے لئے آیا تھا کیونکہ حسن نے اسے یہاں بلایا تھا

حسن کی پلاننگ کیا تھی یہ تو وہ نہیں جانتا تھا وہ اپنی پری کے لیے ہی اپنا چیک اپ کروا رہا تھا نرس کو لگا تھا کہ وہ اس سے کوئی سوال نہیں کرے گا کیونکہ اسی لگا تھا کہ وہ بون میرو ٹیسٹ سے انجان ہے

سر آپ اپنی شرٹ اتار دیں آپ کو انجیکشن دینا ہے۔وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی

ٹیسٹ تو کمپلیٹ ہو گیا ہے اب کون سا ٹیسٹ کرنا ہے اور انجکشن کی ضرورت کیوں کر رہی ہے مزید وہ سرد لہجے میں بولا

سر یہ انزشیا کا۔۔۔۔

انزشیا کا انجکشن کیوں لگایا جا رہا ہے مجھے وہ بنا کر بولا

صرف وہ دراصل آپ کا ٹیسٹ ہو رہا ہے نا۔۔۔ تو انزشیا۔

پاگل لکھا ہے میرے ماتھے پر بے وقوف سمجھتی ہو مجھے کیا میں نہیں جانتا کہ انزشیا کا انجکشن بون میرو ٹیسٹ سے پہلے دیا جاتا ہے وہ اتنے غصے سے بولا کہ نرس کانپ کر رہ گئی

سچ سچ بتاؤ ارادہ کیا ہے تمہارا۔ میرا بون میرو بیچ کر پیسہ کمانے کا سوچ رہے ہو نہ تم لوگ۔۔۔؟

نہیں سر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے ہم آپ کا بون میرو صرف اور صرف آپ کی وائف کے لیے چیک کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہیں مسلسل خون کی کمی ہے اور وہ بہت زیادہ بخار میں مبتلا ہو جاتی ہیں یہ نشانیاں بلیڈ انفیکشن کی بھی ہو سکتی ہیں اور اگر ایسا ہوا تو ہمیں ان کے جسم سے سارا خون نکال کر چینج کرنا ہو گا جس کے لیے پہلے دوسرے بندے کے بہت سارے چیک اپ کرنے پڑتے ہیں جن میں ایک بون میرو بھی ہے

نرس میڈیکل کے بارے میں جتنا کچھ جانتی تھی اس کے سامنے رکھ کر اسے مطمئن کر چکی تھی اس نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے انجکشن لگانے کی اجازت دی

آنزشیا کا انجکشن لگانے کے بعد بھی بون میرو ٹیسٹ کے دوران اسے بہت تکلیف ہوتی تھی۔

سر آپ کو آدھا گھنٹہ یہی بیڈ پر لٹنا ہو گا کچھ دیر کے لیے آپ اپنی ہڈیوں کو بالکل موو نہ کریں

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ درد برداشت کر پرتا اٹھا

نو سر یہ بہت ضروری ہے۔ آپ کی طبیت خراب ہو سکتی ہے اور اہم بات یہ ہے کہ ہسپٹال آپ کو یوں جانے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ سمجھا رہی تھی

مجھے پری کو لنچ پر لے کر جانا ہے وہ بڑبڑایا

رپورٹس کب تک مل جائیں گی۔۔۔؟ وہ شرٹ پہنتے ہوئے سوال کر رہا تھا

سر کل شام تک آپ اپنی رپورٹس لے جایئے گا۔اس کے کہنے پر وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا لیٹ گیا

جبکہ نرس رپورٹس نٹ کے زریعے حسن کے کمپیٹر میں چیکنگ کے لئے بھیج چکی تھی

ooooo

پر تو نہیں ہیں میرے پاس لیکن۔۔۔۔پری سے کوئی جواب نہ دیا گیا

لیتن تیا(لیکن کیا) وہ اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھوں کو چھوٹا کر کے اسے گھورتے ہوئے بولا جیسے اس کی چوری پکڑ چکا ہو

ارے بڑے شیطان بچے ہو تم ابھی میں نے تمہیں جادو کر کے دکھایا۔پری نے اپنی صفائی پیش کرنی چاہیے

بو تو میلے بابا بی تر لیتے ہے۔لجّ فجّ سے نیتل دیتے(وہ تو میرے بابا بھی کر لیتے ہیں۔زور فریج سے نکل دیتے) وہ اس کے جادو کو جادو ماننے سے بلکل انکاری تھا

ہاں تو تمہارے بابا پہلے فریج میں رکھتے ہوں گے پھر نکال کے دیتے ہوں گے لیکن میں نے رکھا نہیں تھا میں نے جادو سے نکالا ہے۔

پری کو اس سے باتیں کرنے میں بہت مزا آ رہا تھا وہ اس وقت باتوں میں اتنا مصروف تھا کے ڈرپ کب ختم ہوئی اسے بالکل اندازہ نہیں تھا یقیناً اگر وہ اس وقت مصروف نہ ہوتا تو اسے اتارنے کی ضد ضرور کرتا

پہلے تو یارم کی سختی کی وجہ سے وہ زیادہ ضد نہیں کرتا تھا لیکن اس کی غیر موجودگی میں رویام کسی کی نہیں سنتا تھا

اتااتی بت اے تودوبلا نیتیل تے دتھاو (اچھا ایسی بات ہے تو دوبارہ نکال کے دکھاؤ) رویام نے چیلنج دیا

اور یہاں وہ پھنس چکی تھی کیونکہ اس نے ایک ہی چاکلیٹ صبح اپنے بیگ میں رکھا تھا

میں نہیں نکالتی۔ وہ کھڑوس دیو مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ اور پھر مجھے کھا جائے گا پری نے اسے پر اسرار انداز میں بتایا

کھلوش یو۔ (کھڑوس دیو)۔۔؟ وہ اس کی بات دہراتے ہوئے بولا تو پری نے بمشکل اس کے ہونٹوں کی حرکت دیکھی اور اپنا قہقہ روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنا ہاتھ منہ پر جمایا

ہاں وہ کھڑوس دیو جس نے یہ چاکلیٹ جادو سے میرے بیگ میں رکھی تھی اور اب جادو سے میں نے نکال کر تمہیں دے دی پری کہانی بنائی

آ وکھلوش یو شب تو کا جاتااے (وہ کھڑوس دیو سب کو کھا جاتا ہے۔۔۔؟) رویام نے معصومیت سے پوچھا۔

ہاں سب کو کھا جاتا ہے اور سب سے زیادہ تمہاری طرح پیارے پیارے بچوں کو اور جو لوگ میری جادو پر یقین نہیں کرتے ان کو تو اٹھا کر لے جاتا ہے۔

پری نے تفصیل بتاتے ہوئے اسے ڈرایا اور لگے ہاتھ اس کے پھولے پھولے سرخ گال پر جھک کر پیار بھی کر ڈالا جس پر رویام نے اسے گھورتے ہوئے اپنے ننھے سے ہاتھ سے اپنے ننھے سے سرخ گال کو رگڑ ڈالا یقیناً اس سے اس کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی

کیاہوا بے بی میرا کس کرنا اچھا نہیں لگا کوئی بات نہیں میں اپنا کس واپس لے لیتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے گال پر جھکی اور پھر سے اسے کس کرتے ہوئے سیدھی ہوئی جس پر رویام نے اسے مزید گھورا

ارے ایسے کیوں گھور رہے ہو اپنی کس واپس تو لے لی میں نے پری شرارت سے مسکرا کر بولی

اسے تو یہ بچہ پہلے دن سے ہی بے حد پسند آیا تھا

اور آج تو یہ اس کے ہاتھ چڑھ چکا تھا

دیکھو پلیز تم مجھے ایسی مت گھوروورنہ وہ کھڑوس دیو مجھے کھا جائے گا۔پری نے معصوم سی شکل بنا کر اسے پھر سے باتوں میں لگانے کی کوشش کی

اپ میلے بابا تو بتاو میلے بابا اش کھلوش یو کو ڈش ڈش ترتے مال دے دے (آپ میرے بابا کو بتاؤ وہ اس کھڑوس دیو کو ڈیش ڈیش کر کے ماردیں گے)رویام نے اسے آئیڈ یا دیا تھا

ایک تو اس بچے کی مکمل باتیں اور دوسری طرف اس کی بات کرتے ہوئے مشکل الفاظ پر منہ کے ڈیزائن پری تو پوری طرح سے اس پر فلیٹ ہو گئی تھی اور سب سے خاص بات وہ غصے میں بات کرتے ہوئے بھی وہ کتنے ادب و احترام سے مخاطب کرتا تھا

پری تو کیا اس کی جگہ کوئی بھی ہو وہ رویام سے محبت نہ کرے یہ ناممکن سی بات تھی

تم اپنے بابا کو خود ہی بتادینا۔ کہ وہ میری مدد کریں مجھے اس کھڑوس دیو سے بچائیں ورنہ وہ مجھے کھا جائے گا تم بتانا اپنے بابا کو کہ تمہاری دوست بہت بڑی مصیبت میں پھنسی ہوئی ہے تمہارے بابا میری مدد کرنے کے لئے آئیں گے نا سپائیڈر مین کی طرح پری کا فی الحال اس سے باتیں ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

می اپلے بابا کو پتو بتوں دالیتن اپ میلی دوشت نی او۔ال میلے بابا شپڈر من نی شوپل من ہے (میں اپنے بابا کو بتادوں گا لیکن آپ میری دوست نہیں ہو اور میرے بابا سپائیڈر مین نہیں سپر مین ہیں)۔وہ منہ بنا کر اسے بتانے لگا

ارے میں کب سے تمہارے پاس بیٹھی تم سے باتیں کر رہی ہوں اور تم مجھے دوست ماننے کو تیار ہی نہیں ہو یہ تو بہت غلط بات ہے میں نے تمہیں چاکلیٹ دی تو میں تمہاری دوست بن گئی نا چاکلیٹ کا مزہ لینے کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ ہم دوست ہیں

چلو اب جلدی سے مجھ سے دوستی کرو ورنہ میری چولکیٹ واپس کرو۔پری اس سے دوستی کرنے کی خاطر جلدی سے کہتے ہوئے اس کے ننھے سے ہاتھ سے چوکلیٹ لینے ہی لگی تھی

ٹھیت اے ام دوشت ہے (ٹھیک ہے ہم دوست ہیں) وہ احسان کرتے ہوئے بولا

لیکن تب ہی کوئی کمرے میں داخل ہوا۔رویام کا منہ دوسری جانب تھا اسی لیے وہ شخص اسے دیکھ نہیں پایا لیکن وہ پری کو چلنے کا اشارہ کر رہا تھا

اوکے پیارے دوست اب مجھے بھی گھر جانا ہے۔تمہارے ساتھ یہ پہلی ملاقات بہت اچھی رہی تھی اور نرس جی میرے دوست کا خیال رکھیے گا آپ اپنے موبائل پر بعد میں مصروف ہو جائے گا لیکن فی الحال میرے دوست کو

آپ کی ذمہ داری پر یہاں چھوڑا گیا ہے وہ اس کے دونوں گال چومتی ہوئی اردو میں بولی کیونکہ وہ کچھ دیر پہلے اسے کسی سے ہندی میں فون پر بات کرتے ہوئے سن چکی تھی

جبکہ رویام نے اسے پھر سے گھورتے ہوئے اپنے ننھے سے ہاتھ سے دونوں گالوں کو سرخ کر ڈالا

ارے دوستی میں کس کرنا الاوڈ ہوتا ہے تمہیں تو کچھ بھی نہیں پتا وہ اس کے ننھے سے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اس کا گال دوبارہ چوم کر باہر بھاگ گئی اور اب وہ اسے دور سے بائے بائے کر رہی تھی

oooo

مجھے یقین نہیں آرہا یارم یہ دیکھو اس بندے کی 96% پرسنٹ تک رپورٹ رویام سے میچ کر رہی ہیں۔ میرا اشک بلکل ٹھیک تھا یارم اگر یہ رویام کو بون میرو دینے کے لیے تیار ہو جائے تو رویام بچ سکتا ہے

مطلب کہ یہ ڈونر ہے۔۔روح نے خوش ہو کر پوچھا۔

نہیں بھابھی یہ ڈونر تو نہیں ہے لیکن میں اسے منالوں گا میں صرف کنفرم کرنا چاہتا تھا جو کہ ہو چکا ہے۔

میں اس سے بات کرتا ہوں۔ حسن کافی پر جوش تھا

اسے مناو تم میں اس کی ساری زندگی اسان کر دوں گا میں اس کا فل لائف خرچ اٹھوں گا۔اسے جو چاہیے وہ ملے گا

یارم نے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اسے کسی بھی طرح منالینا چاہتا تھا۔حسن نے سر ہلاتا اٹھا۔

وہ اسے جلد منالینا چاہتا تھا کیونکہ رویام کے جسم سے خون اب سکھ رہا تھا وہ دن بادن کمزور ہو رہا تھا اس کا آپریشن جلد سے جلد کرنا ضروری ہو گیا تھا

اتنے دنوں کی ناامیدی کے بعد آج انہیں تھوڑی سی امید ملی تھی۔جوان دونوں کے لیے کسی میجزے سے کم نہیں تھی

چلورویام کے پاس چلتے ہیں وہ جاگ گیا ہو گا وہ روح کو دیکھتے ہوئے بولا تو روح فوراً اٹھی تھی

○○○○○

درک روکو۔کیا تمہیں نرس نے نہیں بتایا کہ تم ایسے نہیں جا سکتے تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے تمہارا بون میرو سینپل لیا گیا ہے۔حسن بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا

بتایا ہے۔۔لیکن میرا پھر بھی رکنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے سو۔۔۔

یہ تمہارے لیے ضروری تھا۔حسن نے سمجھانا چاہا۔جبکہ پری انجان سی کھڑی انہیں سن رہی تھی

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔وہ جانے لگا

مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی تھی۔حسن نے کہا

بولو۔اس کی ضروری بات کے چکر میں شاید وہ اپنا ٹائم برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں تم سے اس بچے کو ملوانا چاہتا ہوں وہ صرف ڈھائی سال کا ہے تمہارا سارے سسٹم سیلز اس سے میچ کر رہے ہیں 96% تم دونوں کا باڈی سسٹم ایک جیسا ہے۔وہ تمہاری مدد سے بچ سکتا ہے پلیز اس بچے کی جان بچا لو وہ تکلیف میں ہے۔ایک ایک سانس مشکل سے لے رہا ہے

دن رات اسے انجکشن لگائیں جاتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی اس کا درد کم نہیں ہوتا۔ زرا سوچو تمہاری وجہ سے اس کا درد کم ہو گا وہ اپنی زندگی جی پائے گا۔ صرف ایک بار مل تو لو اس سے

مطلب میرا شک ٹھیک تھا تم نے اسی لیے میرے یہ سارے ٹیسٹ کیے ہیں تمہیں پتا ہے نہ میری اجازت کے بغیر میرا بون میرو کرنے پر میں تم پر کیس کر سکتا ہوں۔ وہ بھنا کر بولا

کر دینا جو کرنا ہے کر دینا بس ایک بار میرے ساتھ روم نمبر 11 میں چلو ایک بار حالت دیکھو اس کی حسن اس کی منیتں کر رہا تھا۔ جبکہ روم نمبر 11 کا سن کر پری نے اس کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ کیونکہ روم نمبر 11 سے تو وہ ابھی آئی تھی

وہ تو بہت چھوٹا سا بے بی ہے۔ کون سی بیماری ہے اس کو۔ پری پریشان سی بولی

لکیمیا مطلب بلڈ کنسر حسن نے فوراً جواب دیا۔

یااللہ اس چھوٹے سے بچے کو کنسر ہے۔۔۔؟ وہ کیسے بچے گا۔۔! پری کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ پوچھ رہی ہو کہ وہ اس کے لیے کیا کر سکتی ہے۔

اُس کو صرف درک بچا سکتا ہے۔ کیونکہ اب تک میں ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کا چیک اپ کر چکا ہوں مگر وہ کے سسٹم سیل صرف درک سے میچ کرتے ہیں۔

اسے بس اپنا بون میرو ٹرانسفر کرنا ہو گا اسے اور وہ بچ جائے گا حسن نے تفصیل سے بتایا تو پری نے بہت امید سے اس کی طرف دیکھا۔ جیسے یقین ہو کہ وہ انکار نہیں کرے گا

کب کرنا ہے آپریشن وہ پری کو دیکھ کر حسن سے بولا۔ یہ سچ تھا کہ وہ پری کی امید کو ٹوٹنے نہیں دے سکتا تھا۔

جب تم ہاں کر دو۔ حسن نے فوراً جواب دیا۔

پھر بھی کوئی وقت تو ہو گا ہی۔! نہ اٹھا کر تو کسی کا بھی آپریشن نہیں کرتے ہو گے تم لوگ وہ چڑ کر بولا۔

ہاں تم کل صبح تک آجاؤ میں سارا انتظام کر لوں گا

ٹھیک ہے تم تیاری کرو کوئی اور ٹیسٹ کو ناہے تو ابھی کر لو کیونکہ میں بون میرو ٹرانسفر کے بعد ایک ہفتے کے لیے جا رہا ہوں۔

ہاں ٹھیک ہے تم کل ہی آجانا کوئی ٹیسٹ نہیں کرنا اب صرف آپریشن ہو گا۔

حسن فوراً بولا یہ نہ ہو کہ اس کے آرام کرنے کا کہنے پر وہ مکر جائے۔ ویسے بھی اسے سر پھیرے سے کوئی فالتو بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔ ٹرانسفر میپشن کے بعد تو ویسے بھی اس کی کمر کی ہڈی نے اسے اٹھنے نہیں دینا تھا۔

اس کے جانے کے بعد حسن نے روح اور یارم کو خوش خبری سنائی تھی کل ان کے بیٹے کا آپریشن ہو جائے گا اور وہ بلکل ٹھیک وہ دونوں بہت خوش تھے۔ لیکن آنے والے وقت سے انجان۔۔۔

oooooo

ایک تو اور ایک تیرے دوست اب کہاں سے پیدا ہوئی تیری دوست بتا مجھے روح کچن میں کھانے کے بعد کام نپٹا رہی تھی۔ جبکہ رویام وہیں بٹھا یارم کو اپنی نئی زبردستی کی دوست کا مسلہ بتا رہا تھا۔

آدملی بوبتی اے تہ ریام اش تادوشت اے (آج ملی وہ بولتی ہے کہ رویام اس کا دوست ہے) وہ معصومیت سے منہ بنا کر بولا۔

ضروری یہ وہی نرس ہو گی جس کے پاس ہم اسے چھوڑ کر گئے تھے یارم نے توکالگایا

نی بونی اے۔ بوپلی ہے فیلی ہے بوداد و ترتی اے (نہیں وہ نہیں ہے وہ پری ہے فیری ہے جادو کرتی ہے) وہ پھر سے بولا تو اس بار یارم کھل کر ہنسا

یارم ایک بار اس کی پوری بات سن تو لے کب سے آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہے میرا معصوم سا بچہ اس کے نظر انداز کرنے پر روح نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

روح تم نے اس کا پورا قصہ نہیں سنا اس لڑکی میرا مطلب ہے اس کی دوست پری کو کوئی۔۔۔۔ کون قید کیے ہوئے ہے رویام۔۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ کر اس سے پوچھنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ قصہ کیا ہے لیکن رویام کے منہ سے کھڑوس دیو سن کر اسے ہر بار مزا آتا۔ اور اس لفظ کو اس نے جیتا مشکل بنا دیا تھا۔ کہ اس کے منہ کا ڈائزین دیکھ کر یارم کو اس پر بہت پیار آتا تھا

کھلوش یو۔ (کھڑوس دیو) وہ ننھا شہزادہ فوراً بولا تو یارم نے ہنسی دبائی

ہاں وہ کھڑوس دیو قید کیے ہوئے ہے۔ اور اب اس کی دوست پری کو اس دیو سے آزاد کروانا ہے کیا فینٹسی کہانی ہے۔ جو وہ اسے سنا گئی ہے

وہ خود تو اسے سنا کر چلی گئی ہے لیکن اس کے دماغ پر چھانے لگی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ میں اس کا وہ قصہ 15 بار سنوں تو یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کے سونے کا وقت ہو چکا ہے

وہ اسے زبردستی اٹھا کر بیڈ روم میں لے آیا جبکہ رویام کی کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی

باب مینے اش تو بولا اے تہ میلے بابا شوپل من اے (بابا میں نے اس کو بولا ہے کہ میرے پاپا سوپر مین ہیں)۔رویام نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بتایا مطلب صاف تھا کہ وہ انکار نہیں کر سکتا اس کی مدد کے لیے

او کے میں اس کی مدد کروں گا اب خوش۔۔۔؟ وہ کسی قیمت پر سونے کو تیار نہیں تھا

پلومش۔(پرومس)۔۔؟ سوال آیا۔

ہاں میرا شیطان پرومس ان سو جا وہ وعدہ کرتے ہوئے خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا۔ جبکہ رویام اب اس کے سینے پر چڑھ چکا تھا اس کے سینے پر سر رکھے وہ تھوڑی ہی دیر میں ننھے ننھے خراٹے لینے لگا

کل اس کا آپریشن تھا وہ رویام کو فریش دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسے ہر طرح سے تیار رکھنا چاہتا تھا اس کے ہاتھ میں آج بھی ڈرپ لگی تھی۔

وہ اسے درد سے بچانے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن ایک معصوم بچے کے لیے یہ درد بھی کم نہیں تھا

روح بہت پریشان تھی۔۔ پتہ نہیں کون تھا وہ شخص جو رویام کو بلڈ دینے کو تیار ہوا تھا اسے تو بس اتنا ہی معلوم تھا کہ وہ اپنی مرضی سے یہ نہیں کر رہا تھا

وہ تو ڈونر بننے کو تیار ہی نہیں تھا پتا نہیں حسن نے اسے کیسے بنایا ہو گا

بس اس کا بچہ ٹھیک ہو جائے اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔اپنے بچے کے ساتھ ساتھ وہ اس شخص کے لئے بھی بے شمار دعائیں کر رہی تھی جو اس کی گود اجڑنے سے بچا رہا تھا

ooooo

وہ وقت سے پہلے ہسپتال پہنچ ایا تھا۔ حسن اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا

تھینک یو سو مچ درک مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم بلڈ دینے کے لیے تیار ہو گئے ہو تمہارا یہ احسان میں ساری زندگی نہیں بھولوں گا

تمہیں جتنیے ھی پیسوں کی ضرورت ہو جس بھی چیز کی ضرورت ہو بھی چکا مجھے کہہ سکتے ہو میں تمہاری مدد ضرور کروں گا

بس کرو حسن یہ سب کچھ میں تمہارے لئے نہیں بلکہ اپنی پری کے لئے کر رہا ہوں وہ چاہتی ہے کہ وہ بچہ بچ جائے

مجھے تم سے یا کسی اور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی اس بچے کی جینے یا مرنے سے کوئی فرق پڑتا ہے

میں یہاں تک صرف اور صرف اپنی بیوی کے لئے آیا ہوں

اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ آدمی کتنا امیر ہے اور مجھے کتنے پیسے دے سکتا ہے مجھے بس میری بیوی کے چہرے پر خوشی دیکھنی ہے

اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے بازوزور پر دنیا کی کوئی بھی چیز خرید سکتا ہوں اسی لیے یہ سب کچھ کرنا بند کرو اور مجھے اس بچے سے ملواؤں

وہ بچہ تو فی الحال ابھی آیا نہیں میں نے دس بجے کا وقت دیا ہے ان لوگوں کو تم جلدی آ گئے حسن نے بتایا

کیا مطلب وہ یہاں اسپتال میں نہیں رہے درک نے پوچھا

نہیں دراصل وہ اسے یہاں پر نہیں رکھ کر اپنے بچے کو بیمار ماحول فراہم نہیں کرنا چاہتے وہ اسے آزاد رکھنا چاہتے ہیں اس لیے تقریباً روز ہی یہاں آکر اسے ڈرپ لگوا دیتے ہیں جس سے اسے تکلیف کم ہو جاتی ہے

تم اندر چلو بولو بس تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہوں گے حسن نے بہت سہولت سے کہتے ہوئے اسے اندر بھیجا

جبکہ خود روح یارم کا انتظار کرنے لگا ویسے تو اس نے دس بجے کا وقت دیا تھا لیکن درک وقت سے پہلے یہاں آکر اسے حیران کر چکا تھا اسے ابھی پتہ چلا تھا کہ آج ہی دوپہر بارہ بجے کی فلائٹ سے وہ کہیں جانے والا ہے

وہ بھی پورے ایک ہفتے کے لیے اور یہ آپریشن ہونا بہت ضروری تھا اس لیے کہ یارم اور روح وقت سے پہلے آ جائے تو اچھا تھا

اس نے فون کر کے ان کو جلدی بلا لیا۔

اور وہ اسے بیس منٹ میں پہنچنے کا کہہ چکے تھے۔

ooooo

یارم کیا آپریشن سے رویام کو تکلیف ہو گی گاڑی میں روح نے پوچھا

ہاں تکلیف تو ہو گی روح لیکن جتنی تکلیف برداشت کر رہا ہے اس کے سامنے وہ تکلیف کچھ نہیں ہو گی اور اب جو تکلیف ہو گی اسے وہ ایک ہی بار برداشت کرے گا روز روز نہیں

یارم نے اسے سمجھاتے ہوئے رویام کی جانب دیکھا

جو ہوسپیٹل یہ سوچ کر آیا تھا کہ آج اسے کل والی دوست ملے گی

جس کے لئے اس نے اپنی آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھا کے بال بھی بنائے تھے

باقی سب کچھ تو ٹھیک ہے رویام لیکن یہ چشمہ اور بال بار بار کیوں ٹھیک کر رہے ہو۔ یارم نے اسے دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں پوچھا

تو روح نے اسے گھورا جو وہاں جانے سے پہلے ہی بتا چکی تھی کہ وہ اپنی دوست کو انپریس کرنا چاہتا ہے

اور وہ اپنی اس پری دوست کو یہ بھی کہے گا کہ وہ جادو کر کے اسے بڑا کر دے

لیکن پھر بھی یارم اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا اور سب سے مزہ تو اسے تب آتا تھا جو کھڑوس دیو کو کھلوش یو کہہ کر اپنے انداز میں پیش کرتا تھا

می اپلی دوشت شے منے دارا اوں اش لیے (میں اپنے دوست سے ملنے جا رہا ہوں اس لئے) رویام نے جلدی سے جواب دیا

تمہیں پکا پتا ہے کہ تمہاری دوست وہاں ہوگی یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آج تمہاری دوست ہسپتال میں آئی ہی نہ ہو یارم کہا تو وہ سوچ میں پڑ گیا

توئی بت نی می اش کو پھون ترتے بلوں دا

(کوئی بات نہیں میں اس کو فون کر کے بلا لوں گا) رویام نے فوراً جواب دیا

اچھا تو تمہارے پاس اس کا فون نمبر بھی ہے یارم کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی

پھون مر کشنے کاتے ہے میلے پاش تو پھون ہے آپ تا (فون نمبر کیسے کہتے میرے پاس دو فون ہے آپ کا) رو یام نے اس کا فون سامنے کرتے ہوئے کہا

اے میرے بے وقوف ٹھرکی بچے بچی کو پٹانے کے لیے نمبر چاہیے ہوتا ہے۔ یارم نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا تو روح نے گھور کر اسے دیکھا اور لگے ہاتھ اس کے کندھے پر چیت لگائی

آپ ہر بات کو اپنے انداز میں نہ لیا کریں آپ کی طرح نہیں ہے میرا بچہ

رو یام اگر وہ نہیں بھی ہوئی نہ تو بھی کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی ملیں گے آپ کی دوست سے روح نے سے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا

جو کہ وہ منہ بسور کر بیٹھ گیا تھا اس کے ہسپتال جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا وہ تو اپنے دوست کو ملنے والا نہیں تھا

اور نہ ہی وہ اس کو بتانے والا تھا کہ اس کے بابا نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اسے اس (کھلوش دیو) کھڑوس دیو سے بچا لیں گے

کر دیا نا میرے بچے کو اداس روح نے پچھلی سیٹ پر یارم کے فون میں مصروف اپنے بچے کو دیکھا جو سیٹ بیلٹ پہنے اداس سا موبائل میں گیم کھیل رہا تھا

ارے مجھے تھوڑی نہ پتا تھا بچی میرا مطلب ہے یہ اپنی دوست کی وجہ سے اتنا اداس ہو جائے گا۔

یارم جو ابھی تک اس بات کو اپنے انداز میں لے رہا تھا روح کی گھوری پر فورا بعد بدل گیا پھر مسکرا کر ڈرائیونگ کی طرف فوکس کیا

oooooo

فی الحال تو سب کچھ نارمل تھا لیکن آنے والے وقت کو لے کر وہ بہت زیادہ پریشان تھا پتا نہیں کیا ہونے والا تھا وہ روح کے سامنے اپنے آپ کو بہت نارمل ظاہر کر رہا تھا لیکن یہ بہت خطرناک آپریشن تھا جس کا نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا تھا

سب سے اچھی بات تو یہ تھی کہ رویام کی کنڈیشن بہت اچھی تھی

لیکن اس کا خون سوکھتا جارہا تھا۔اگر یہ کہا جائے کہ رویام تکلیف برداشت نہیں کر رہا تھا تو یہ غلط تھا دوائیاں اتنا ہی اثر دکھارہی تھی جتنا دکھا سکتی تھی اس کے بعد رویام کون سی تکلیف جھیل رہا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا

دو دن پہلے اس نے اسی ہسپتال میں بلڈ کینسر کے مریض دیکھے تھے جن کی عمر تقریبا 40 برس سے زیادہ تھی اور وہ درد سے تڑپ رہے تھے ہر وقت مشنری میں موجود ہونے کے باوجود بھی درد ان پر پوری طرح سے حاوی تھا تو نہ جانے اس کا معصوم سا بچہ جو ابھی صرف ڈھائی سال کا تھا یہ تکلیف کیسے برداشت کر رہا تھا

وہ بس کیسے بھی اس تکلیف سے نکالنا چاہتا تھا

اب آہستہ آہستہ رویام کا پورا جسم درد کرنے لگتا تھا درد سر سے شروع ہو کر سینے میں اور سینے سے پیٹ کے اندر اور پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم بالکل ہی لاغر ہو جاتا

اور اس کا یہی درد یارم برداشت نہیں کر پا رہا تھا اور وہ تو رو کر اپنا درد ہلکا کر لیتی تھی لیکن وہ تو رو بھی نہیں سکتا تھا اس نے اپنی روح کو بھی سنبھالا تھا

کل رات روح کے سونے کے بعد رویام کو پھر تکلیف شروع ہو گئی وہ سے اٹھا کر کھلی فضا میں لے آیا لیکن اس کا درد سے بلکتا وجود اب تک یارم کی نگاہوں کے سامنے تھا

کتنی منتوں کے بعد یہ ننھا فرشتہ ان کی زندگی کا حصہ بنا تھا اور اب اسے اتنی بڑی بیماری وہ اسے اپنی زندگی سے دور نہیں جانے دینا چاہتے تھے

یارم اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

اس کی غیر موجودگی میں سارا کام ہی کر کے خضر پے آ چکا تھا جسے خضر بہت ہمت سے سنبھال رہا تھا اور شارف بھی اس کی پوری مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیلیٰ کا سارا دن ان کے ساتھ ہی ان کے گھر پر ہی گزرتا

جبکہ معصومہ دن رات ڈاکٹر حسن کے ساتھ اس کے لئے ایک ڈونر کا انتظام کر رہی تھی جو اس سے نہیں ملا پچھلے دو دن سے وہ روس میں تھی کل رات ہی اس نے فون کر کے اسے بتایا تھا کہ ڈونر کا انتظام ہو گیا ہے

اسی لئے معصومہ کل ہی واپس آنے والی تھی

ڈونر کے انتظام ہو جانے کی خبر ملتے ہی وہ سب لوگ پر سکون ہو چکے تھے اب ان کا رویام ٹھیک ہو جائے گا یہی ان کے لیے سب سے زیادہ خوشی کی بات تھی

ooooo

وہ دونوں حسن کے آفس میں داخل ہوئے تو کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا

او یارم اس سے ملو یہ ہے درکشم قیوم خلیل ہمارے رویام کا ڈونر۔ان کے اندر داخل ہوتے ہی حسن نے متعارف کروایا

لیکن اس کو دیکھتے ہی یارم اور روح پریشان ہو چکے تھے جب کہ درک بنا کچھ بولے واپس کرسی پر بیٹھ گیا

درک ان کا ہی بیٹا ہے جس کو تم نے اپنا بون میرو ٹرانسفر کرنا ہے

صرف تم ہی اس کی جان بچا سکتے ہو مجھے نہیں پتا تمہارا بلیڈ گروپ بان میرو اور ٹیس رویام سے اتنا زیادہ میچ کیسے کر سکتا ہے لیکن تمہارے بون میرو سے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا زندگی کی طرف واپس آجائے گا

اس کے لاغر وجود میں ایک بار پھر سے جان آجائے گی وہ اپنے بچپن کو کھل کر جی سکے گا

حسن اسے بتا رہا تھا جبکہ درک کے چہرے پر ایک طنزیہ سے مسکراہٹ تھی جس سے وہ یارم کو دیکھ رہا تھا

رکو حسن رکو تم تو پاگل ہی ہو جاتے ہو کوئی بات بتاتے ہوئے ذرا اپنے یارم صاحب سے پوچھو تو سہی کیا وہ میرا بون میرو اپنے بیٹے کے لیے لینا پسند کریں گے اس کا انداز طنز سے بھرپور تھا

کیا مطلب ہے تمہارا حسن جو پر سکون اسے اپنی بات بتا رہا تھا اس کے لفظوں پر حیران ہوا

انہیں خون کے رشتوں پر بھروسہ نہیں ہے تم جاننا چاہتے ہو نا رویام کے ساتھ بلڈ گروپ بون میرو اور ٹیس اتنا زیادہ میچ کیوں کر رہے ہیں

یار تم تو بالکل بے وقوف ہو تو میں ڈاکٹر کس نے بنادیا۔ تمہیں تو اتنا تو بتا ہی ہو گا کہ کسی بھی ان نون بندے کے ساتھ ہمارے سسٹم سیل زیادہ سے زیادہ چالیس پرسنٹ میچ کر سکتے ہیں لیکن رویام کے ساتھ میرے سسٹم سیل 96% تک میچ کر رہے ہیں تو یقینا ہم دونوں میں کوئی خون کا رشتہ ہو گا

لیکن خون کے رشتوں پر تو یارم صاحب بھروسہ نہیں کرتے وہ اپنی بیوی کو کبھی بتانا ہی نہیں چاہتے ہیں کہ روح کا ایک بھائی بھی ہے ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ میں یارم تم اپنی بیوی کو یہ بات بتانا ہی نہیں چاہتے ہو اس کی روح کے ساتھ میرا کیا رشتہ ہے لیکن دیکھو نا خود ہی حقیقت کھل کر سامنے آگئی

ہاں روح میں وہ انسان ہوں جو تمہارے ساتھ خون کا رشتہ رکھتا ہوں لیکن تم نہ تو کبھی مجھ سے ملی ہو نہ ہی شاید کبھی مجھ سے ملنا چاہو گی

ہاں میں درکشم قیوم خلیل تمہارا بڑا بھائی ہوں۔

اس شخص کا خون میری رگوں میں دوڑتا ہے جس کا خون تمہاری رگوں میں دوڑتا ہے

ہاں میں وہیں درکشم قیوم خلیل ہوں جس نے تمہارے باپ کا قتل کیا

اور جس کی شکل تم زندگی میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

وہی ہوں میں جس نے تمہیں یتیم کیا

تمہیں دنیا کی ٹھوکروں میں پھینک دیا

تمہیں پل پل مرنے پر مجبور کر دیا

اب اگر میں یہ کہوں کہ تمہارا باپ جینے کے لائق نہیں پھر تم یقین نہیں کرو گی

اس لیے میں تب بھی کچھ نہیں بولا تھا میں اب بھی کچھ نہیں بولوں گا

حسن میری 12:00 کی فلائٹ ہے مجھے جانا ہو گا۔

وہ حسن کو دیکھ کر بولا تو روح نے تڑپ کر اسے دیکھا وہ بھول گئی تھی کہ وہ کون ہے اس کے باپ کا قاتل ہے یا کیا ہے

لیکن وہ اس کے بچے کی جان بچانے کا آخری راستہ تھا

ہاں سے کوئی مطلب نہیں تھا کہ یہ شخص اس کے ساتھ کیا رشتہ رکھتا ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس شخص نے اس کے باپ کا قتل کیا ہے

اسے پتہ تھا تو بس اتنا کے اگر یہ یہاں سے چلا گیا تھا اس کا بیٹا تڑپ تڑپ کر مر جائے گا

وہ ایک بیٹی بن کر نہیں سوچ سکتی تھی اسے اپنے اند سانس لیتی ماں کے لیے جھکنا تھا

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔

رویام کو تمہاری ضرورت ہے اگر تم چلے جاؤ گے تو۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کس کو میری کتنی ضرورت ہے۔ جس شخص نے اپنے ہی باپ کو جان سے مار ڈالا اس کی بہن کا بچہ مر جائے تو کیا فرق پڑتا ہے

اس کے الفاظ نے یارم کے اندر تک کو ہلا کر رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ اس کے گریبان کو پکڑ کر جھنجوڑ چکا تھا

خبر دار جو تم نے یہاں سے جانے کی بات کی تم صرف اور صرف ہماری زندگی میں تکلیف بن کے آئے ہو اور اب تم یہاں سے تب تک نہیں جا سکتے جب تک۔۔۔۔۔۔

چہ چہ یہ کون سا طریقہ ہے بھیک مانگنے کا یارم کاظمی۔

تمہیں تو مانگنا بھی نہیں آتا۔ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر بھیک مانگی جاتی ہے

میں نے کہا تھا نا ایک دن تمہیں جھک کر میرے پاس آنا ہو گا تو بھی آؤ ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر عاجزی سے میں بھی دیکھوں کہ دبئی کا ڈان اپنے بیٹے کے لیے کیا کر سکتا ہے

میں نے سنا ہے کہ آج تک تم نے کبھی کسی کے سامنے سر نہیں جھکایا لیکن میں ہوں نہ تمہارا سر میرے سامنے جو کہے گا۔وہ آنکھوں میں جیت لئے بولا

یارم کاظمی آج تک اپنے اللہ کے علاوہ اور کسی کے سامنے نہیں جھکا اور جہاں تک میرے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے کہ جس کے سامنے میں جھکتا ہوں وہ اسے بچا لے گا وہ ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا اور روح کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے آیا

ooooo

یارم ہمارا بچہ مر جائے گا

کیا ہو گیا ہے آپ کو اس طرح سے ضد نہ کریں

یہ ہمارے بچے کی زندگی کا سوال ہے یارم وہ اس کے ساتھ کھنچتی چلی آ رہی تھی

اگر آپ اس کے سامنے ہاتھ نہیں جوڑ سکتے تو میں جوڑ لوں گی

یارم وہ جانے والا ہے اگر وہ چلا گیا تو ہمارا بچہ بھی چلا جائے گا

کچھ نہیں ہو گا رویام کو کچھ بھی نہیں جس ذات نے ہمیں رویام دیا ہے وہی ذات سے بچا لے گی

لیکن میں یوں کسی کے اور کے سامنے جھک کر اپنا قبلہ نہیں بدلوں گا تم نے دیکھا نہیں وہ میرے سامنے خدا بننا چاہتا ہے۔

روح انسان نہیں ہے ایک حیوان ہے اس کے سینے میں دل نہیں پتھر دھڑکتا ہے

وہ شخص کسی کا نہیں بن سکتا

تمہاری ماں نے اس کی جان بچانے کے لیے کیا کیا تکلیف نہیں سہی لیکن یہ اس کا بھی نہ بن سکا

وہ انتہائی غصے سے کہتا کمرے کا دروازہ کھول کر رویام کے پاس آیا جو شاید انجیکشن کے زہر اثر بے ہوش پڑا تھا اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی اس نے بہت نرمی اور آہستگی سے اس کے ہاتھ سے ڈرپ اتار کر اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

سر بچے کا آپریشن ہونے والا ہے آپ کیا کر رہے ہیں

ہمارے بچے کا کوئی آپریشن نہیں ہونے والا۔روح معصومہ کو فون کر و اسے کہو کہ واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیلیٰ کو فون کر کے کہو کہ وہ اٹلی چلی جائے۔

وہ رویام کو اٹھا کر روح سے کہنے لگا کمرے سے باہر نکلا تو درک سامنے سے ہی نظر آیا

کرلو کوشش جتنی کرنی ہے لیکن تمہارا بچہ محفوظ تب ہی ہو گا جب اس کی رگوں میں ایک قاتل کا خون دوڑے گا

اور ایسا تب ہی ہو گا جب یارم کاظمی میرے پیروں پر جھک کر اپنے بیٹے کے لیے بھیک مانگے گا

جھک جاو یارم ہو سکتا ہے اس بار اللہ بھی یہی چاہتا ہو کوئی بھی انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا تمہیں اپنا غرور توڑ دینا چاہیے

وہ کہتے ہوئے اس کے قریب سے گزر چکا تھا۔روح نے اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن یارم اس کا ہاتھ تھام چکا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے سامنے بھیک مانگے گی اپنے بچے کی زندگی کے لئے ہر حد پار کر جائے گی

لیکن یارم نا تو خود جھکنے کو تیار تھا اور نہ ہی وہ اپنی بیوی کو ایسے بے حس اور پتھر دل انسان کے سامنے جھکنے دے سکتا تھا جسے اپنی ہی بہن کے بچے سے اس لئے ضد تھی کیونکہ وہ یارم کو جھکانا جاتا تھا

ooooo

وہ رویام کو لے کر واپس گھر آیا گیا تھا اس وقت وہ شونو کے ساتھ اپنے کھیل میں مصروف تھا

روح کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی

یارم نے سمجھانے کی بہت کوشش کر چکا تھا لیکن بیٹے کی جدائی کے ڈر نے اسے کچھ بھی سمجھنے نہ دیا

اسے پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اگر رویام کا آپریشن نہ ہوا تو نہیں بچے گا

اور جتنا حسن نے انہیں بتایا تھا اس کے مطابق رویام کا آپریشن دن بدن لیٹ ہوتا جا رہا تھا اور خطرات بڑھتے جا رہے تھے

درکشم نے آج جب انکشاف کیا کہ وہ اس کا بھائی ہے اس کے دل میں اس کے لیے کسی قسم کی کوئی فیلنگ نہیں جاگی تھی

اس کے دل نے یا دماغ نے اس سے نفرت نہیں کی تھی ہاں وہ اس کے باپ کا قاتل تھا

ہاں اس شخص کی وجہ سے آج وہ یتیم تھی

لیکن وہ حقیقت سے بے خبر تو نہ تھی وہ جانتی تھی کہ اس کا باپ کس قسم کا انسان تھا

نہ جانے کتنی ہی لڑکیوں کی زندگی برباد کی تھی اس شخص نے لیکن آج وہ جس طرح سے درکشم سے نفرت نہیں کر پائی تھی اسی طرح اتنے سالوں سے اس نے کبھی اپنے باپ سے نفرت بھی نہیں کی تھی

اس کی حقیقت جاننے کے باوجود بھی نہیں وہ اس سے نفرت نہیں کرتی تھی

شاید کہیں نہ کہیں یہ احساس زندہ تھا کہ وہ شخص اس کا باپ ہے جس سے نفرت کرنے کی اجازت اسے قدرت نہیں دیتی۔

لیکن اس کا بچہ اپنے بچے کا کیا کرتی جس کی صحت دن بدن سے گرتی جا رہی تھی

اگر درکشم نے خون نہ دیا تو اس کا بیٹا زندہ نہیں بچے گا

اور اتنی منتوں مرادوں کے بعد پائی ہوئی اولاد کو کھول نہیں سکتی تھی۔ اور نہ ہی رویام کو کھونے کی ہمت اس میں تھی

oooo

توکب سے رویام کو دیکھ رہا تھا جو باہر لان میں چھوٹے سے بالٹی کے ڈکن میں پانی بھر کے شونو پر ڈال کر اسے نہلانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

جبکہ ڈائیلا گز وہی سارے تھے جو روح اسے نہلاتے ہوئے دہراتی تھی

میلا بتہ گندا اوگاے (میرا بچہ گندا ہو گیا ہے)

می ابی اپلے بتے تو نلاوں دا (میں ابھی اپنے بچے کو نہلاوں گا)

ال فراشے پالے پالے تپرے پیروں دا (اور پھر اسے پیارے پیارے کپڑے پہناوں گا)

فر میلا بتہ اتنا پالا لدے دا (پھر میرا بچہ اتنا پیارا لگے گا)

وہ مسلسل بولتے ہوئے اپنے کام میں مصروف تھا۔وہ مسلسل اسے بولتے ہوئے سن رہا تھا جبکہ شونو بالکل سیریز اس کے ساتھ اس کے کام میں مدد کرتے ہوئے نہا رہا تھا

وہ شونو کو اس کا خیال رکھنے کا اشارہ کرتا خود کمرے میں آیا تو روح کو بیڈ پر لیٹے ہوئے پایا وہ اس سے ناراض تو نہیں تھی لیکن ابھی اس سے بات بھی نہیں کر رہی تھی وہ خاموشی سے سڑھیاں طے کرتا اوپر چلا آیا

oooooo

اسے یاد تھا وہ سب کو راستے سے ہٹا کر خود ڈان بن چکا تھا کوئی بھی نہیں بچا تھا سب نے اسے ڈان کے طور پو قبول کر لیا تھا

اور جس نے نہیں کیا اسے راستے سے ہٹتے ڈیول نے وقت نہ لگایا۔

اور پھر سب کو قبول کرناپڑا۔

وہ جلد ہی انڈر ورلڈ پر چھا گیا ہر کوئی اسے ہی کنگ ماننے لگا اس نے اپنا ایک الگ بھروسے مند گنگ تیار کیا

جب اسے خبر ملی تھی کہ ایران سے کچھ لڑکیوں کو زبردستی ایک قلب میں لایا گیا ہے

اسے وہاں پہنچے ہوئے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا جب شارف کی عمر کا ایک لڑکا اس کے پاس آیا اور ایک پیپر اس کو دیا۔ اور کہا کہ مسٹر پٹر ڈان میرا احسان یاد رکھنا اس نے اشارہ اسٹیج پر ناچتی لڑکی طرف کر کے چلا گیا۔

اس پیپر پر لکھا تھا

میں ایک کمپیوٹر ورکر ہوں میرا نام ام لیلیٰ ہے مجھے یہاں زبردستی لایا گیا ہے آپ کو جانتی تو نہیں لیکن سنا ہے آپ سب کی مدد کرتے ہیں۔ ڈیول نے ایک نظر اسے دیکھا۔

اور اگلے ہی لمحے صدیق خضر اور شارف نے ان سب پر حملہ کر کے سب لڑکیاں بازیاب کروالی۔ اس لڑکے نے ان کی بہت مدد کی تھی وہاں سے لڑکیاں نکل کر سیو جگہ لے جانے میں

لیلیٰ کا آگے پیچھے کوئی نہ تھا۔ تو یارم نے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا تب وجہ اس کا کام کرنے کا انداز تھا۔

لیکن بعد میں وجہ خضر بن گیا لیکن لیلیٰ ان کی ٹیم کا سب سے اہم حصہ تھا صدیق کے مرنے کے بعد لیلیٰ نے صدیق کا سارا کام اپنے سر لے لیا۔

اس وقت کسی نے غور نہ کیا۔ لیکن وہ لڑکا ان پر احسان کر چکا تھا

ooooo

دوستی باراس سے ملاقات سعودیہ میں ہوئی تھی ڈیول اسے پہلی ہی نظر میں پہچان گیا

اس نے سٹہ کھلا تھا وہاں خیکن اسے جیتے ہی سزا ملی اس پر بے ایمانی کاالزام لگادیا گیا۔ڈیول نے اسے وہاں سے بچایا تھا اور کہا تھا

آج میں نے تمہاراا احسان چکادیا۔ کہانی یہیں ختم ہو جانی چاہے تھی لیکن ہوئی نہیں

oooooo

ان کی اگلی ملاقات دبئ کی ایک اور کلب میں ہوئی تھی۔

یہاں کچھ لوگوں نے یارم کی ڈرنک میں زہر ملادیا تھا لیکن وقت رہتے ہیں اس نے اسے بتادیا کہ ڈرنک میں زہر ہے

۔

اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ مبارک ہوا یک اور احسان کر دیا تم پر اسے کب اتاروگے۔۔۔؟

یارم کو اس کا یہ مغرور انداز بہت برا لگا تھا لیکن اس کا یہ احسان اس نے اسی کلب میں اتار دیا جب اسی گینگ کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا

لیکن یہ کہانی یہاں پر بھی ختم نہ ہوئی تھی

ooooo

یارم کو پتہ چلا تھا کہ یہ لڑکا وکرم بھا کے لیے کام کرتا ہے

وکرم بھا کے ساتھ اس کے ہمیشہ سے اچھے تعلقات تھے لیکن یہ لڑکا اسے پہلے دن سے ہی پسند نہ تھا

اس نے وکرم بھا کو بھی یہ بات بتا لیکن انہوں نے یہ کہہ کے ٹال دیا کہ کالی زبان کا لڑکا ہے سٹا کھیلتا ہے اور انہیں امیر کر رہا ہے

یارم کو جوئے سے ہمیشہ سے نفرت تھی

اور اب اسے ایسی ہی نفرت اس لڑکے سے بھی ہوتی جارہی تھی۔ جو ہر بار اس کے رستے میں آ جاتا آخر وہ اسے چاہتا کیا تھا

وہ نوٹ کرتا تھا وہ ہمیشہ اس کے آس پاس رہتا تھا یارم پر جب بھی کوئی مصیبت آئی وہ اسے بچانے کے لیے ہر وقت تیار رہتا

امریکہ کے ایک علاقے میں جنگلوں کے بیچ کام کے دوران یارم بہت بری طرح سے پھنس گیا تھا یہاں تک کہ وہی جنگل کے دوران اسے بے ہوش کر کے ایک کرسی پر بیٹھا کر اس جگہ کو آگ لگا کر دشمن بھاگ گئے تھے

یارم کو ہوش آیا تو اسے ہر طرف سوائے اس آدمی کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا

اور تب یہ شخص اسے بچانے آیا تھا لیکن شرط یہ تھی

کہ اگر وہ اپنی جان کے سلامتی چاہتا ہے تو اس سے اپنی زندگی کی بھیک مانگے۔ لیکن یارم نے ایسا نہ کیا تو وہ اس کے سامنے چیختا رہا چلاتا رہا کہ وہ ایک بار اسے جھکے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے

صرف ایک بار دیکھنا چاہتا ہے کہ یہ شخص آنکھوں میں آنسو لیے سر جھکا کر بھیک مانگتا کیسا لگتا ہے

ہزار کوششوں کے باوجود بھی یارم نامانا تو وہ اسے چھوڑ کر جانے لگا لیکن اتفاق ایسا تھا کہ آگ سے جلا ہوا پلیر اسی کے اوپر آ گیا

یارم نے اس دن بہت مشکل سے اپنی اور اس کی جان بچائی تھی اسے ہسپتال کے بیڈ پر پھینکنے کے بعد یارم اسے بتانا نہیں بولا تھا کہ یہ احسان ہے تم پر اور چکانا ضرور تم مجھ سے میری جان کی بھیک منگوانا چاہتے تھے خود بیڈ پر پڑھے ہو احسان کیا ہے میں نے تم پر تمہاری جان بچا کر

ایک دن آئے گا یارم ڈیول کاظمی میں تمہیں اپنے قدموں پر جھکاؤں گا تم بھیک مانگو گے مجھ سے وہ چلا گیا تھا یارم کاظمی مر جائے گا لیکن کسی کے سامنے سر نہیں جھکائے گا۔ اور میں ایک بادشاہ ہوں بادشاہ بھییگ دیتا ہے لیتا نہیں جیسے تمہاری زندگی تمہیں بھیک میں دے دی وہ مغرور نہیں تھا لیکن اس شخص کے الفاظ نے اسے ایسا کہنے پر مجبور کیا تھا یارم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ الفاظ اس کی ضد بن جائیں گے

پھر یہ لڑکا کہیں غائب ہو گیا کہا گیا وہ کبھی اس سے دوبارہ نہیں ملا کتنے سال گزر گئے وہ تو اس کی ذات کو بھی بھلا چکا تھا

ooooo

پھر روح اس کی زندگی میں آئی اور اس کی آنکھوں نے اسے ایک بار پھر سے اس لڑکے کو یاد کرنے پر مجبور کر دیا

وہ کب روح سے محبت کرنے لگا کب وہ کی زندگی بن گئی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

ہاں لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ پہلی نظر کی محبت کا شکار تھا۔

روح کے ساتھ شادی کر کے ایک خوشحال زندگی گزارنے لگا تھا وہ اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ چکا تھا

اب تو اس کی زندگی میں درکشم قیوم خلیل نامی کسی شخص کی کوئی جگہ نہ تھی لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ شخص آج بھی اپنے الفاظ اور ضد پر قائم ہے

وہ آج بھی اسے جھکانا چاہتا ہے اسے بھیگ مانگتے دیکھنے کی ضد آج بھی اس کے دل و دماغ میں بسی ہوئی ہے

روح جا کے اس سے ناراض ہو کر پاکستان چلی گئی اور راشد نے اسے اغوا کر لیا تو اسے بالکل بھی یاد نہ تھا کہ اسے فون کرنے والا درک ہو سکتا ہے

لیکن وہ درک ہی تھا

وہ روح کو بچا کر واپس لے آیا۔اور ایک بار پھر سے اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کر چکا تھا۔

جب وہ دونوں ہنی مون پر گئے تو ایک بار پھر سے وہ شخص اس کے سامنے آگیا اس سے پتہ چل چکا تھا کہ اس دن اسے فون کرنے والا یہی تھا صرف اس کی آواز سن کر وہ پہچان چکا تھا اس کی آواز بھی پہلے سے بدل چکی تھی لیکن پھر بھی یارم اس کی آواز کو اچھے سے پہچان گیا تھا

ریس کے دوران ہی اس نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کی ذات پر کیا گیا احسان وہ سود سمیت واپس کر چکا ہے۔کیونکہ اگر وہ اس رات یارم کو فون نہ کرتا تو وہ مر جاتی۔اور اگر روح کچھ ہو جاتا تو یقینا یارم بھی زندہ رہتا۔

تو اس کی جان بچانے کا احسان وہ یارم کی جان بچا کر سود سمیت لوٹانے چکا تھا

○○○○○

اس کے بعد کی یارم نے اس کے بارے میں جاننا شروع کیا تھا وہ اس کی ذات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا یہ اس کی زندگی کا ایک حصہ بنتا جا رہا تھا

ایک عام سالڑکا جس کی اس کی زندگی میں کوئی جگہ نہ تھی وہ بار بار اس کے سامنے آرہا تھا

لیکن کیوں یہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے اس کے بارے میں ساری انفارمیشن نکلوائی

تب اس سے پتہ چلا کہ روح کے ساتھ اس کا کوئی نہ کوئی کنکشن ہے

لیکن یہ جان کر اسے حیرانگی ہوئی تھی کہ وہ روح کا سوتیلا بھائی ہے

سوتیلا بھی نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ اس کا تعلق کوٹھے والی سے تھا۔ جس کو کوٹھے پر لانے والا بھی قیوم خلیل خود ہی تھا

ذدرک اسی کوٹھے والے کی اولاد تھا۔ یہ جان کر اسے بہت افسوس ہوا تھا۔ وہ قیوم خلیل کا ناجائز بیٹا تھا۔ روح کے ساتھ اس کے کوئی دلی جذبات نہ تھے

بس اتنا پتا تھا کہ جب وہ کوٹھے والی اپنی زندگی سے ہار ہارنے والی تھی تب وہ اپنے بیٹے کو قیوم کی دوسری بیوی یعنی روح کی ماں کے پاس لے آئی تھی

اور اسے بتایا تھا کہ وہ بھی قیوم کی اولاد ہے لیکن ناجائز

قیوم نے اسے اپنا بیٹا ماننے سے انکار کر دیا لیکن نور نے ہار نہ مانی وہ اس سات سالہ بچے کے لئے اپنے شوہر کے سامنے ڈٹ گئی

اس میں لڑنے جھگڑنے کی ہمت نہ تھی لیکن صرف اور صرف اس کے لئے وہ اپنے شوہر کے خلاف گئی اور اسے اپنے ہی گھر پر رکھ لیا۔

قیوم خضر کو کچھ نہیں کہتا تھا کیونکہ خضر اپنا کام کرتا تھا اپنا کھاتا تھا وہ دیاڑی لگائے یا مزدوری کرے لیکن اپنی بہن کے شوہر سے اس نے کبھی کچھ نہیں مانگا تھا

اسی لیے خضر کے وجود سے اسے کوئی لینا دینا نہ تھا

لیکن درکشم اسی کا کھاتا تھا اور یہی چیز اسے پسند نہیں تھی پہلے تو درک کو اپنی اولاد تسلیم ہی نہیں کرتا تھا تو پھر وہ اس کا خرچہ کیوں اٹھتا۔

ایک دن وہ نور سے لڑ جھگڑ کر درک کو اپنے ساتھ لے گیا اور وہاں سات سو روپے میں اسے بیچ آیا نور کو جب یہ پتہ چلا تو اسے بہت افسوس ہوا

لیکن شوہر کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتی تھی وہ بھی تب جب اس کے اپنے پیٹ میں روح کا وجود سے رہا تھا

oooooo

ایک رات اس کی کھڑکی پر دستک ہوئی تو وہ بارش میں بھیگتی باہر نکلی سامنے ہی درک خون میں لت پت بری حالت میں مار کھائے ہوئے تھے وہ اسے لے کر فوراً ہی کمرے میں آ گئی قیوم ان دنوں اپنی پہلی بیوی سے ملنے گیا ہوا تھا۔

نور نے اس کی دیکھ بھال کی اس کا بہت خیال رکھا

جب میں بڑا ہو جاؤں گا نہ میں بھی تمہارا بہت خیال رکھوں گا اس نے وعدہ کیا تھا

نہیں تم میرا خیال مت رکھنا تم اپنی بہن کا خیال رکھنا۔ نور نے کہا تھا اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا

نہیں میں گندے نالے کا کیڑا ہوں میرا کوئی نام و نشان نہیں ہے کوئی وجود نہیں ہے۔

اور نہ ہی میری کوئی بہن ہو سکتی ہے لیکن تم میرے لئے بہت لڑی ہو بہت کچھ سہا ہے تم نے میں تمہارے لئے جو بھی کر پایا ضرور کروں گا

بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں سات آٹھ سال کا وہ بچہ جو وقت سے بہت پہلے بڑا ہو گیا تھا

بس میری روح کا خیال رکھنا اس کی بات پر افسوس کرتے ہوئے نور یہ الفاظ کہے تھے

○○○○○

وقت گزر گیا قیوم اسے مار پیٹ کر دوبارہ وہی چھوڑ آیا

نور کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی جیسے جنم دیتے ہوئے وہ دنیا چھوڑ گئی

قیوم بیٹی کو لے کر اپنی پہلی بیوی کے پاس چلا آیا تنظیم نے اسے قبول کرنے سے منع کر دیا۔

لیکن قیوم کو کہاں پرواہ تھی وہ تو اسے اپنی بیوی کے پاس چھوڑ کر ایک بار پھر سے عیاشیوں میں مصروف ہو گیا

درک پاس نہیں جاتا تھا لیکن ہمیشہ روح کو دور دور سے دیکھتا رہتا۔ وہ چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کا باپ کبھی ایک اچھا انسان نہیں بن سکتا تھا

محلے میں رہنے والے اسکول ٹیچر کے گھر زبردستی گھس کر اس نے اس کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی

جس کے نتیجے میں غصے میں آدرک نے اپنے ہی باپ کا قتل کر دیا۔ جس کے بعد اسے دو بارہ سال تک جیل میں رہنا پڑا

۔

وہ کون تھا کیا تھا روح تو بالکل ہی اس کی ذات سے انجان تھی لیکن وہ اسے جانتا تھا ہمیشہ اس کے آس پاس رہتا تھا اس کی ہر مصیبت میں اس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا لیکن وجہ اس سے محبت نہیں بلکہ وہ احسان تھا جو نوت نے اس پر کیا تھا وہ ایک کمزور سی لڑکی تھی اس کے لئے زیادہ کچھ نہیں کر پائی تھی لیکن وہ کسی بھی شخص کا اس کی ذات پر کیا گیا پہلا احسان تھا جسے وہ آخری سانس تک چکانا چاہتا تھا

ooooo

یارم کو کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں دوبارہ آجائے گا سوزی لینڈ میں اس نے اس پر ایک اور احسان کیا تھا اس کی جان بچا کر جس کے بدلے میں یارم نے اسے جیل سے چھڑا کر اس کا احسان اتار دیا تھا

لیکن اب بات احسان پر نہیں بلکہ ضد پر اتر آئی تھی

وہ ضد جو وہ اس سے دس سال پہلے ہی لگا چکا تھا۔

وہ اسے جھکا ہوا دیکھنا چاہتا تھا بھیک مانگتے دیکھنا چاہتا تھا۔

یارم اپنی زندگی کے لیے ایسا ہرگز نہیں کرے گا وہ جانتا تھا اس لئے اپنی ضد پوری کرنے کے لیے اس نے اس کے بیٹے کا سہارا لے لیا تھا

اسے روح سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ کبھی بھی اس کے لیے کسی قسم کی کوئی فیلنگز نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی خود سے جڑے اس کے تعلق کو قبول کرتا تھا

وہ اپنے آپ کو ناجائز اولاد کہتا ہی نہیں مانتا بھی تھا

اور ناجائز کا کوئی نہیں ہوتا

اور اس کا بھی کوئی نہیں تھا اس نے اپنے ارد گرد ایک ہول کھینچ رکھا تھا دنیا اسے ہارٹ لیس کہتی تھی

ooooooo

پونے بارہ بجے وہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہونے ہی لگا تھا جب اچانک کسی نے اس کے سر پر حملہ کر دیا

وہ اس شخص کو دیکھ نہیں پایا تھا لیکن حملہ اتنا خطرناک تھا کہ اس سے دوبارہ آنکھیں بھی نہ کھولی گئی

وہ وہیں زمین پر بے ہوش ہو گیا اور کوئی اسے گاڑی میں ڈال کر نہ جانے کہاں لے کر آیا اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک بند کمرے میں کرسی پر بندھا ہوا پایا تھا

اور اب وہ کب سے چلائے جا رہا تھا اسے یہاں کون لایا

اسے یہاں کیوں باندھ کر رکھا گیا ہے لیکن کوئی جواب نہ ملا

تھوڑی ہی دیر بعد ہی سے احساس ہو گیا کہ اس کے چاہنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہاں پر کوئی بھی موجود ہی نہیں

ooooooo

یہ اس کے منہ پر پڑنے والا تیسرا پنچ تھا

نازک ہاتھ کا پنچ پھر بھی اس کے منہ پر اتنی شدت سے لگ رہا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کا درد اندر تک محسوس کر رہا تھا

کیا بولا تو نے تو میرے رویام کو بون میرو نہیں دے گا

ایسے کون سے آسمان سے اترا ہے تو جو یارم تیرے سامنے جھک کر تجھ سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگے

لیلیٰ ایک اور پنچ اس کے منہ پر مارتی اس کے گال کو زخمی کر چکی تھی کانٹوں سے بنا ہوا یہ ہاتھ کا گلو (دستانہ) اس کے منہ پر زخم کرتا جا رہا تھا

مطلب یہ طریقہ نکالا ہے تم لوگوں نے مجھ سے بون میرو لینے کا

راہی کم ظرف نکلا یارم کاظمی بچارے کو یہی راستہ ملا اپنے بیٹے کی جان بچانے کا کیا یہ اوقات ہے دبئی کے ڈان کی۔

وہ اپنے زخموں کی پرواہ کئے بغیر ان کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا تو شارف نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا اس کے پیٹ پر دے مارا

یارم کو تو اس کے بارے میں پتا ہی نہیں یہ تو ہم نے کیا ہے لیکن ایک بات تجھے بتا دیں

یارم کبھی بھی تجھ جیسے شخص سے رویام کی زندگی کی بھیک نہیں مانگے گا

کیوں۔۔۔۔؟ وہ ہنستے ہوئے وجہ پوچھ رہا تھا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو

کیوں کہ تو خدا نہیں انسان ہے خضر پیچھے سے اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں پکڑتے ہوئے بولا تو وہ قہقہ لگا اٹھا

ارے ماموں جان آپ۔۔ نہیں آپ۔۔۔۔؟ایسا بھی کون سی قیامت آگئی میں تو صرف اس شخص کا ایمان چیک کر رہا ہوں

اور ڈھٹائی سے بولا

تو کون ہوتا ہے کسی کا ایمان دیکھنے والا شارف کا غصہ آیا

اور تم لوگ کون ہوتے ہو مجھ سے زبردستی بون میرو لینے والے۔ارے تم لوگوں میں تو اتنی ہمت نہیں کہ مجھے منا سکو

کڈنیپ کر کے زبردستی لا کر اس کرسی پر بٹھا کر تم لوگوں کو یہ لگتا ہے کہ میں مان جاؤں گا تو ایسا کبھی نہیں ہوگا اور کوئی بھی قانون مجھ سے زبردستی بون میرو ٹرانسفر نہیں کروا سکتا

وہ تو تجھے ابھی یارم آکر بتائے گا کہ وہ کیا کروا سکتا ہے اور کیا نہیں بون میرو تو تجھے دینا ہوگا بیٹا کیوں کہ یہاں سوال ہمارے رویام کی زندگی کا ہے۔شارف نے غصے سے کہتے ہوئے اس کی رسی مزید کس دی اور اب وہ لوگ یارم کا انتظار کر رہے تھے

آدھا کام تو وہ لوگ اسے یہاں لا کر سر انجام دے ہی چکے تھے اب بس یارم کے آنے کی دیر تھی اور پھر یقیناً اس شخص نے ان کے سامنے یارم سے اپنی زندگی کی بھیک مانگنی تھی جو یارم کو جھکانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

ooooo

کیا ہو گیا ہے تم لوگوں نے مجھے اتنی جلدی میں یہاں کیوں بلایا وہ روم میں داخل ہوتے ہی کرسی پر بیٹھے اس شخص کو دیکھ لیا تھا اس کے الفاظ میں ہی رہ گئے

کیوں کہ جیجا جی ان لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا ہے

تم لوگ اسے یہاں کیوں لے کر آئے ہو۔۔۔

اس کو یوں باندھ کر کیوں رکھا یہ اس کے منہ پر زخم کے نشان کیوں ہیں

وہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولا

ہم اسے یہاں کڈنیپ کر کے لائے ہیں رویام کی جان بچانے کے لئے بکواس کر رہا تھا اسی لیے ہم سے مار کھائی ہے اس نے لیلیٰ غصے سے بولی

ہاں تمہارے یہ چمچے مجھے کڈنیپ کر کے یہاں لائے ہیں انہیں لگتا ہے کہ یہ زبردستی مجھ سے رویام کیلئے بون میرو لے لیں گے۔

بس اب یہی اوقات رہ گئی ہے تمہاری کے تم زبردستی مجھ سے یہ سب کرواؤ کوئی سیدھا راستہ نہیں ملا تو گن پوائنٹ پر اپنا کام نکلوالوں تم ڈانز کا تو یہ روز کا معمول ہو گا نا

انہیں لگتا ہے کہ میں اپنی زندگی کی بھیک مانگوں گا وہ بھی تم سے ہاہاہا

مسٹر یارم ڈیول کاظمی اگر تمہارا خدا ایک ہے تو میرا خدا بھی وہی ہے اگر تم نہیں جھک سکتے تو جھک تو درکشم قیوم خلیل بھی نہیں سکتا

ویسے بہت کم ہمت نکلے تم مجھے تو لگ رہا تھا کہ ابھی تم مقابلہ کرو گے۔ لیکن تم تو بہت جلدی ہار مان کے اپنے ہتھکنڈوں پر آ گئے

کھولو اس نے ادھر کی باتیں نظر انداز کرتے ہوئے صوبے بھر سے بولا

لیکن یارم مہاجر نے کچھ کہنا چاہا

میں نے کہا کولو اسے۔ اور یہ سب کچھ کرنا بند کردوں اگر ریحام کے نصیب میں زندگی لکھی ہوئی تو اسے مل جائے گی مجھے اپنی بیٹے کی زندگی کے لئے ایسے راستہ اپنانے کی ضرورت نہیں

اگر تم ہی میرے بیٹے کو بہت میرے دینا ہوا تو اپنی مرضی سے دینا اس کا حکم نہ ماننے پر ہیں یا پھر خود ہی اس کی رسی کھولنے لگا

تم جاسکتے ہو یہاں سے جو تکلیف ہوئی اس کے لئے معذرت یار اسے کھول کر ایک سائیڈ ہو گیا

اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد میں پھر بھی تمہیں دس منٹ کا وقت دیتا ہوں جھک جاؤ یارم کاظمی بیٹا بچ جائے گا

تمہارا وہ ایک بار پھر سے ہنستے ہوئے بولا تو یارم نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

یار بہت اکڑ ہے تم میں۔ لیکن تمہیں جھکانا میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے جو میں کسی بھی حال میں پورا کر کے رہوں گا

آہستہ آہستہ تمہارا بیٹا موت کے قریب جائے گا نہ تب اکڑ بھول کر تم مجھ سے بھیک مانگنے آؤ گے یہ یاد رکھنا

درک کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا جب اس کا فون بجنے لگا اس نے فون نکال کر دیکھا تو پری کا فون آرہا تھا اس نے مسکرا کر فون اٹینڈ کیا اور سپیکر پر لگا دیا

دکش رومی کا آپریشن ہو گیا۔بے حد معصوم سی آواز فون سی آئی تھی

نہیں ڈرالنگ آپریشن نہیں ہو سکا وہ کیا ہے نہ تمہارے رومی بے بی کے باپ میں بہت زیادہ اکڑ ہے اپنے بیٹے سے زیادہ اسے اپنی اکڑ پیاری ہے۔وہ ہنستے ہوئے یارم کو دیکھ کر بولا

یااللہ کیسا بے حس باپ ہے اپنے بیٹے سے زیادہ اپنا غرور عزیز ہے اس کو۔۔ نفرت ہے مجھے ایسے لوگوں سے۔پلیز اس کی باتوں پر دھیان نہ دیں آپ رومی کو بچائیں۔وہ پتا نہیں کیا کیا بول رہی تھی جب درک نے فون بند کر دیا

یہاں سروس کا تھوڑا مسئلہ ہے میں تمہیں بعد میں فون کروں گا

اس نے فون بند کر کے ایک بار پھر سے پیچھے کھڑے ان چاروں کو دیکھا

واقعی سروس کا بہت زیادہ مسئلہ ہے باہر جا کے بات کرتا ہوں میں وہ بے حد ڈھٹائین سے یارم کو آنکھ مارتا وہاں سے نکل گیا

کیسا بے غیرت انسان ہے یہ یارم آج اس کی عقل ٹھکانے لگا دیتے ہم ساری اکڑ دھری کی دھری رہ جائے گی وہ تینوں غصے سے آپس میں باتیں کرنے لگے۔

جب کہ یارم کے دماغ میں اس وقت صرف اور صرف اپنے بیٹے کی زندگی کا خیال تھا

لیلیٰ میں نے تمہیں امریکا جانے کے لیے کہا تھا نہیں ایک دوسرے سے بحث کرتے دیکھ کر یارم غصے سے بولا

آج رات کی فلائٹ ہے میں چلی جاؤں گی اسے اتنے غصے میں دیکھ کر لیلیٰ منمائی جبکہ خضر اور شارف بھی خاموش ہو چکے تھے

○○○○○

رو میلی اے (روح میری ہے)۔وہ ضدی انداز میں بولا

چپ کر روح میری ہے۔وہ فروٹس کاٹتے غصے سے بولا

نی میلی اے میلی اے۔(نہیں میری ہے میری ہے میری ہے)وہ بھی مقابلے پر اترتا پیر پٹخ کر بولا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں کیوں شور مچا رہے ہیں آپ دونوں روح بیڈروم میں کب سے رویام کی بیماری کو لے کر پریشان تھی اجب ان کی تیز آواز سنتی کچن میں داخل ہوئی

روح بتا دو اپنے لاڈلے کو کہ تم صرف میری ہو صرف میرا حق ہے تم پر مجھ سے زیادہ تمہیں اور کوئی پیار نہیں کر سکتا ۔وہ ضدی انداز میں کہتا اسے بالکل اپنے قریب لے آیا

روبے بی بتا دو گندے بابا تو آپ تھرف میلی او(روح بے بی بتا دو گندے بابا کو آپ صرف میری ہو رویام بھی اسی کے انداز میں کہتا ہے روح کا دوسرا ہاتھ تھامے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

ابے او چوزے تو نے میری بیوی کو بے بی کیوں بولا۔۔۔؟ یارم اسے گھورتے ہوئے کہنے لگا

مامامام چوشے تے بابا تو تاابوتے اے (ماماما چوزے کے بابا کو کیا بولتے ہیں)۔۔۔!اس نے روح سے سوال کیا

مرغا۔۔۔روح نے نا سمجھی سے جواب دیا

ابے او مردے میلی ماما میلی بے بی اے (ابے او مرغے میری ماما میری بے بی ہے) رویام نے اتنے اسٹائل سے جواب دیا تھا کی روح اپنا ہاتھ منہ پر رکھ کر ایسی ہنسی کہ یارم سوائے گھورنے کے اور کچھ نہ کر سکا

پہلے مرغا لفظ بولنا سیکھ اچھے خاصے انسان کو مردہ کر دیا۔اور میری بیوی تیری بے بی نہیں ہو سکتی۔وہ صرف تیرے بابا کی بے بی ہے

چل اب اچھے بچوں کی طرح جلدی سے بول کے روح صرف اور صرف یارم کی ہے روح کی ہنسی کو نظر انداز کرتا ہے ایک بار پھر سے اس سے مخاطب ہوا

روشرف ال شرف ریام تی اے (روح صرف اور صرف رویام کی ہے) وہ فوراً جواب لے کر حاضر ہوا

روح نے بہت پیار سے اپنے معصوم بیٹے کو دیکھا تھا جس پر اسے آج حد سے زیادہ پیار آرہا تھا وہ فوراً ہی جھک کر اس کے دونوں گالوں کو چوم چکی تھی

رویام اپنی ماما سے اتنا پیار کرتا ہے مام بھی اپنے رویام سے بہت پیار کرتی ہے وہ رویام کو گود میں اٹھا کر بہت پیار سے بولی

رویام کا باپ بھی تم سے بہت پیار کرتا ہے کبھی اسے تو اس طرح سے پیار کا جواب پیار سے نہیں دیا یارم ان دونوں کی محبت پر جل کر بولا

یارم شرم کریں اتنے بڑے ہو چکے ہیں اور چھوٹے سے بچے سے جلتے ہیں معصوم سے بچے کے ساتھ ضد نہیں لگائی جاتی میرا معصوم سا پیارا بچہ وہ بے حد پیار سے اس کے بال سوارتی اس کے گال چومتی اسے اٹھا کر اندر لے گئی

یارم منہ بسور ان دونوں کے پیار کو دیکھ رہا تھا اور رویام اس کے جلنے پر خوش ہوتے ہوئے مزید روح سے چپک چپک کر پیار لے رہا تھا۔

ان دونوں کے منظر سے ہٹتے ہی یارم نے اپنا منہ سیدھا کیا اور کب سے کنٹرول کی اپنی ہنسی کو فضا میں منتقل کرتا ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

اور اب وہ دونوں کمرے میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف ہو چکے تھے جیسے یارم نام کے کسی انسان کو جانتے ہی نہ ہوں

تھوڑی ہی دیر میں یارم کمرے میں حاضر تھا

رویام صاحب اگر آپ کو یاد ہو تو ہم کچن میں تمہاری ماں کے لئے اسپیشل چاکلیٹ فروٹ سیلڈ بنا رہے تھے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو رویام نے اپنا ننھا سا ہاتھ اپنے ننھے سے ماتھے پر دے مارا

اومی تو بل ای گامی اپلی روبے بی تے لیے سپیشل توکلٹ پھروٹ شلیڈ بلالاتا میلی روبے بی شیڈ تی ناش توہیپی ترنے تے لیے (اومیں تو بھول ہی گیا میں اپنی روح بے بی کے لیے اسپیشل چاکلیٹ فروٹ سیلڈ بنا رہا تھا میری روح بے بی سیڈ تھی نا اس کو ہیپی کرنے کے لئے) وہ پیار سے روح کے گالوں پہ ہاتھ رکھتا بیڈ سے نیچے جمپ کرنے لگا

اس کی اداسی اس کا معصوم بچہ بھی نوٹ کر چکا تھا

یارم نے اسے کتنا سمجھایا تھا ہمیں رویام کی ہمت بنا ہے اسے طاقت دینا ہے یوں خود ہمت ہار کر نہیں بیٹھنا لیکن وہ ہمت ہارنے لگی تھی۔

یہ احساس ہی اس کے لیے جان لیوا تھا اس کا بچہ اس سے جدا ہونے والا ہے

وہ شخص جو اس کا رشتے میں بھائی لگتا تھا صرف اور صرف اپنی بے جا فصول سی ضد کی خاطر ان کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی چھین لینا چاہتا تھا

لیکن روح یارم کی ہمت کی وہ اپنے شوہر کو جھکنے نہیں دے سکتی تھی وہ بھی تب جب زندگی دینے والی ذات اوپر والی تھی۔

وہ کیوں درکشم جیسے بے حس انسان سے اپنے بیٹے کی زندگی مانگتے

اگر اس کے نصیب میں اولاد لکھی ہوئی ہوئی تو رویام کو کچھ نہیں ہوگا

کوئی بھی درک آکر یہ کہہ کر انہیں بے بس نہیں کر سکتا کہ تم میرے سامنے جھکو میں تمہارے بیٹے کو زندگی دے دوں گا

گھر آکر اسے یارم کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی رویام کو دینے والی ذات اللہ کی تھی تو اس کی جان بچانے والی ذات بھی اللہ کی تھی اس اللہ سے زیادہ اور کسی پر بھروسہ نہیں تھا اور کسی اور سے زندگی کی بھیک مانگنا شرک تھا

وہ اللہ پر یقین رکھنے والے شرک نہیں کر سکتے تھے۔ اور درک اگر بون میرو دے بھی دے تو بھی رویام کی زندگی کا فیصلہ اوپر والی ذات نے کرنا تھا کسے درکشم قیوم خلیل نے نہیں

اگر رویام کے نصیب میں زندگی ہوئی تو بنا کسی کے سامنے جھکے بھی اسے مل جائے گی

وہ اپنی ہی سوچوں میں مصروف بھی جب باہر سے پھر شور کی آوازیں آنے لگی

رومیلی اے (روح میری ہے) ننھی سہ معصوم سی آواز

روح میری ہے۔۔بھاری دلفریب آواز

روح اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

یہ جنگ تو شاید اب قیامت تک ختم نہیں ہونی تھی

۔oooo

oooooo

دن پر دن گزرتے جا رہے تھے

لیلیٰ کو امریکہ گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا لیکن ابھی تک بون میرو کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔

وہ سب لوگ بہت پریشان تھے جہاں رویام کی زندگی پر سوال اٹھ رہا تھا وہی روح کی حالت بھی بہت خراب تھی

اس نے رو رو کر اپنا آپ برباد کر لیا تھا۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہوگا اب رویام کو سانس کی تکلیف بھی ہونے لگی تھی

اس کے جسم میں خون نہ ہونے کے برابر ہو چکا تھا

آئے دن خون کی الٹیوں نے اس کی حالت حد درجہ خراب کر دی تھی۔ وہ زیادہ دیر دوائیوں کے زہر اثر رہتا۔ ڈاکٹر زیادہ تر اسے بے ہوش ہی رکھتے تھے

روح سے اپنے بچے کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

وہ تو ہنستا کھیلتا ہی سب کو اچھا لگتا تھا اس طرح سے ہر وقت بیڈ پر لیٹا بے جان وجود تو وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے

ہر وقت مشینوں میں جکڑا ننھا سا وجود کہاں یہ سب تکلیفیں سہہ سکتا تھا یا کہاں وہ یہ سب تکلیفیں سہنے کے قابل تھا

ایک چھوٹا سا بچہ جو اپنا آپ تک نہیں سنبھال سکتا

اتنی بری بیماری میں دن رات گزار رہا تھا

تھوڑی دیر کے لئے ہوش آتا تو یارم سے لڑنے لگتا۔ کہ روح اس کی ہے۔ اور اسے ہوش میں دیکھ کر تو روح میں ہمت ہی نہ پیدا ہوتی ہے اس کے سامنے آنے کی

جب دو تین باتیں کرنے کے بعد وہ یہ کہتا کہ اسے درد ہے تو وہ دونوں تڑپ اٹھتے

وہ کیسے اس تکلیف سے آزاد کرتے

کیسے اسے زندگی کی طرف لاتے

آخر ایسا کیا کرتے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا تھا

اس کے درد سے بلکتے وجود کو دیکھ کر وہ دونوں اندر ہی اندر مر رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔

لیلیٰ نے کوئی جگہ نہ چھوڑی تھی معصومہ روس سے سیدھا اٹلی چلی گئی۔ لیکن یہاں بھی اسے کچھ حاصل نہ ہوا

لیلیٰ نے یارم کو یہی کہا تھا کہ وہ درک سے گن پوائنٹ پر بون میرو حاصل کر لیں گے اپنی زندگی تو سب کو عزیز ہے۔

لیکن درک کے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ اس کے لیے سب سے زیادہ عزیز پری نامی ایک لڑکی ہے جو اس کی بیوی ہے

وہ اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے لیلیٰ نے آئیڈیا دیا تھا کہ کیونکہ وہ پری کو ہی غائب کر دے جب اس کے پاس کوئی راستہ نہیں بچے گا تو وہ رویام کو بون میرو دے کر اس کی زندگی بچا لے گا

لیکن یارم نے ایسا کرنے سے بھی منع کر دیا تھا

اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اگر اس کے بیٹے کے نصیب میں زندگی ہوئی تو مل جائے گی وہ کسی قسم کا کوئی غلط راستہ نہیں اپنائیں گے

لیلیٰ کو اس کی ضد بہت بری لگ رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ یارم اوور ریکٹ کر رہا ہے

اگر سیدھا راستہ ہی اپنانا ہے تو جا کر درک کے سامنے جھک کر اپنے بیٹے کی زندگی مانگے اسے یوں مرنے کیوں دے رہا ہے

اگروہ کوئی غلط راستہ اختیار نہیں کرنا چاہتا کوئی غلط کام نہیں کرنا چاہتا سیدھے اور صاف ستھرے طریقے سے رویام کو بچانا چاہتا ہے تو اس سے زیادہ اور سیدھا طریقہ کونسا تھا جس سے رویام کی زندگی بچائی جا سکتی تھی۔ اگروہ ٹھیک طریقے سے ہی سب کچھ کرنا چاہتا تھا۔ تو درک خود اسے راستہ بتا رہا تھا

جھک جائے اس کے سامنے اور لے لے اپنے بیٹے کی زندگی لیکن نہیں وہ جھکنے کو تیار نہیں تھا اسے تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ روح خاموش کیوں ہے

آخر وہ یارم کو کیوں نہیں پوچھ رہی کہ اسے اپنے بیٹے کی جان عزیز نہیں

کیسی ماں ہے وہ جو اپنی ممتا کی خاطر شوہر کے سامنے ڈٹ نہیں سکتی۔ وہ یارم سے اپنے بچے کی زندگی کے لئے ضد نہیں کر سکتی۔

وہ کیوں یارم کو یہ بے جا ضد چھوڑنے کے لئے مجبور نہیں کر رہی۔

اگر یارم کی جگہ خضر ہوتا تو وہ کب کا اسے منا چکی ہوتی سہی غلط دیکھنے کی بجائے اس وقت درک سے زبردستی بون میرو حاصل کر لیتی

لیکن یہ اپنی اولاد کو زندگی اور موت میں جلتا نہ دیکھتی

لیکن وہ لیلیٰ تھی جو جذبات میں آکر سوچتی تھی جذبات میں آکر قدم اٹھاتی تھی

اور دوسری طرف یارم کا ظمی تھا۔

جو ہر کام وقت پر اور صحیح طریقے سے کرتا تھا لیکن لیلیٰ کے مطابق اپنے بیٹے کے لئے وہ کچھ نہیں کر رہا تھا سوائے ضد کے

وہ کہتا تھا کہ اسے اپنے بیٹے سے بے پناہ محبت ہے لیکن یہ کیسی محبت تھی جو اسے اپنی اولاد کے لیے کسی کے سامنے جھکنے نہیں دے رہی تھی

وہ ہر ممکن طریقے سے بون میرو کی تلاش کر رہی تھی لیکن یارم سے اندر ہی اندر بری طرح سے خفا ہو گئی تھی

اس کا ماننا تھا کہ اللہ کسی نہ کسی کو وسیلہ بنا کر بھیجتا ہے

اور درک کو اسی نے وسیلہ بنا کر ان کے لیے بھیجا تھا۔ صرف درک ہی اس کی جان بچا سکتا تھا۔ لیکن یارم کی اکڑ کی وجہ سے آج وہ اپنا بیٹا کھونے جا رہا تھا لیلیٰ سے یہی بات سمجھا نہیں پا رہی تھی

کیونکہ یارم کا کہنا تھا کہ اگر اللہ نے درک کو وسیلہ بنا کر بھیجا ہے تو وہ اسے اپنے سامنے جھکانا کیوں چاہتا ہے صرف ایک ذرا سی ضد کی خاطر وہ ایک بچے کی جان مشکل میں ڈال رہا ہے

یارم کا کہنا تھا کہ وہ کسی قسم کی کوئی ضد نہیں کر رہا

اسے بس اپنے اللہ پر یقین ہے

اور وہ جانتا ہے کہ اس کا اللہ اسے کسی اور کے سامنے جھکنے نہیں دے گا

ڈھائی سال پہلے اس نے رویام کی پیدائش پر ناشکری کی تھی جس کی معافی وہ آج بھی اللہ سے مانگتا تھا۔

اور یارم نے قسم کھائی تھی اس غلطی کے بعد اب دوبارہ کبھی کوئی غلطی نہیں کرے گا۔

وہ ایک بار ناشکری کر کے اپنے اللہ کو خفا کر چکا ہے اب شرک کر کے کبھی دوبارہ اپنے اللہ سے دور نہیں ہو گا

oooooo

پچھلے پانچ دن سے رویام ہسپتال میں ہی تھا۔

بے شمار مشینوں میں جکڑا پتہ نہیں کس حال میں تھا وہ اسے دیکھ تو سکتے تھے لیکن اس کی تکلیف کو محسوس نہیں کر سکتے

اسے تھوڑی دیر کے لئے ہوش آتا تو ماما بابا شونو بس یہی کچھ نام پکارتا رہتا

وہ دونوں بھی ہسپتال میں رہتے تھے۔روح کو زبردستی لیلیٰ کے ساتھ گھر بھیج دیتا تھا کیونکہ آج کل اس کی اپنی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی

سب کچھ ہینڈل کرنا اس کے لیے بھی مشکل تھا لیکن اسے یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی طریقہ نکل ہی آئے گا

اب تو صارم بھی جتنا ہو سکے اتنی کوشش کر رہا تھا

لیکن یہ آسان نہیں تھا۔رویام کے بون میرو سے کسی کا بون میرو سے میچ ہی نہیں کر رہا تھا

ایک آدمی کا بون میرو اس کے ساتھ 35 پرسنٹ تک میچ ہوا

لیکن اس آپریشن میں جان جانے کا زیادہ خطرہ تھا۔اس شخص نے کہا تھا کہ اگر اس کی جان چلی بھی جائے تو افسوس نہیں بس اس کی فیملی کو اتنی رقم دے دی جائے کہ کہ وہ آسانی سے دو وقت کا کھانا کھا سکے

اس کی مجبوری کو سمجھتے ہوئے یارم سے جتنا ہو سکا اتنی مدد کر دی لیکن اس نے آپریشن کروانے سے انکار کر دیا

وہ اپنے بچے کے لیے کسی کی زندگی کا سہارا چھین نہیں سکتا تھا۔ سب نے اسے سمجھایا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

اسے سب سے پہلے رویام کے لئے سوچنا چاہیے بعد میں کسی اور کے لئے

لیکن یارم نے کہا کہ رویام تو اللہ کا دیا ہوا تحفہ ہے اسے اللہ ہی بچائے گا لیکن جس شخص کے لئے اللہ نے مدد کے لئے

یارم کو چنا ہے وہ اس کے لئے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا

شارف اور خضر کے پاس تو ابھی بھی بس یہی ایڈیا تھا درک کو پکڑو اور زبردستی کر لو وہ جب ہر طرف سے ہار کر واپس

آتے تو ان کے پاس ایک ہی راستہ ہوتا جس کے لئے اب وہ یارم سے بھی لڑنے لگے تھے

جیسے جیسے رویام کی حالت خراب ہو رہی تھی وہ یارم کے ڈر سے نکل کر اس پر رویام کی حالت کو ظاہر کرنے لگے تھے

یہ جانے بغیر کہ اپنے بیٹے کو اس حال میں دیکھ کر وہ خود کتنی تکلیف میں ہے

خضر نے تو یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ پتھر دل ہے اسے رویام کی تکلیف کا احساس نہیں یارم بس مسکرا کر خاموش ہو گیا

اس کے علاوہ کر ھی کیا سکتا تھا۔

کیونکہ اپنا دل چیڑ کر تو وہ کسی کے سامنے کھول نہیں سکتا تھا اسی لئے خاموشی سے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا

oooo

بابادادے۔ (بابا درد ہے)۔ وہ اپنے پیٹ پر ننھا سا ہاتھ رکھے مسلسل روتے ہوئے اسے بتا رہا تھا

بیٹا ابھی ڈاکٹر انجکشن لگائے گا نہ تو سارا درد بھاگ جائے گا

بس میری جان اب رونا نہیں

میرا بچہ تو بہت بہادر ہے ایک دم شیر جوان جیسا

اگر میرا بچہ ماما کے سامنے روئے گا تو ماما بھی روئے گی۔ تو پھر رویام اپنی مما کو روتے ہوئے کیسے دیکھے گا کیونکہ رویام تو اپنی مما سے بہت پیار کرتا ہے

اور رویام کی مما جب سیڈ ہو گی ے ور رویام بھی سیٹ ہو جائے گا نہ۔۔۔؟ وہ اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا

اب دوئیاں زیادہ اثر کر رہی تھی وہ زیادہ وقت سو کر یا بے ہوش ہو کر گزارتا تھا بیچ بیچ میں ہوش آتا تو اسے اپنے تینوں فیملی ممبر سے ملنا تھا

اسے ہوش آتے دیکھ خضر فوراً ہی روح اور شونو کو لینے چلا گیا جب کہ یارم اس کے پاس بیٹھا اسے آہستہ آہستہ بہلا رہا تھا۔

ریام نی نوئے دا۔ ریام شیڈ بی نی ہودا۔ لیتن ریام تو ددا ے۔ ریام تو نونا آلا ہے۔ (رویام نہیں روئے گا۔ رویام سیڈ بھی نہیں ہو گا۔ لیکن پھر بھی رویام کو درد ہے۔ رویام کو رونا آرہا ہے) وہ اداس سی شکل بنا کر بتانے لگا یارم نے آہستہ سے اس کا ننھا سا ہاتھ پیٹ سے اٹھا کر چوما

میرا بچہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا

لتین ریام تو دداور ااے بت دد ہولااے بابا۔ریام ماماتے آنے شے پلے نو لے دا(لیکن رویام ٹھیک نہیں ہو رہا بہت زیادہ درد ہے بابا۔رو یاماما کے آنے سے پہلے رو لے گا)۔اس بار وہ اپنا صبر کھو کر رونے لگا تو یارم نے اسے اٹھا کر اپنی باہوں میں بھیج لیا

یااللہ میرا امتحان لے۔لیکن میرے بچے کو میرے گناہوں کی سزا نہ دے۔اس کی ننھی سی جان سے میری جان بدل دے۔اس کے درد کو میرے جسم میں منتقل کر دے۔

اس کی تکلیف برداشت کرنا میرے بس سے باہر ہے۔وہ اس کے بلکتے ہوئے وجود کو اپنے سینے سے لگائے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ سے بولا

جو دنیا کا پہلا اور آخری سہارا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں روح آگئی تھی۔

رویام نے فوراً اپنے ننھے ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کیا۔نرس نے اسے جو انجکشن دیا تھا اس کا اچھا اثر ہوا۔اس کا تکلیف سے بلکتا وجود اب نارمل حالت میں آچکا تھا

لیکن تکلیف اب بھی بے حد تھی یہ وہ سب ہی جانتے تھے

لیکن رویام پنی ماں کے سامنے روتا نہیں تھا

شاید وہ اچھے سے سمجھتا تھا کہ اس کی ماں اسے کتنا چاہتی ہے اس کی تکلیف اس کے لیے کیا ہے

اسے اپنے سینے سے لگائے روح کو قرار آیا

جبکہ شونو وہیں دروازے پر اداس سا بیٹھ گیا۔ لیکن رویام کے اشارے پر فوراً بھاگ کر اس کے پاس آ گیا۔

تھونو میلا بتہ میلی ماما تا کیال رتنا۔ اے ڈاٹکر انکر مدے درنی دانے لے میلی ماما تو شیڈ نی اونے دینا دب اے پھیور تر دائے دانہ تب می ال تم بت شالا تھیلے دے۔ ال می تمی روج نہلا ووا اتنے گندے اوگے او تم۔ گندا بتہ

(شونو میرا بچہ میری ماما کا خیال رکھنا یہ ڈاکٹر انکل مجھے گھر نہیں آنے دے رہے میرا میری ماما کو سیڈ نہیں ہونے دینا ۔جب یہ فیور اتر جائے گا نہ جب میں اور تم بہت سارا کھیل لیں گے۔ اور میں تمہیں روز نلاؤ نگا کتنے گندے ہو گئے ہو گندا بچہ) وہ بہت معصومیت سے بول رہا تھا۔ جبکہ شونو بے حد اداس تھا اس کے پاس پڑا تھا جیسے اس کی تکلیف کا اندازہ اس سے بھی ہو

روح نے یارم سے بہت ضد کی رات رکھنے کی لیکن یارم نے انکار کر کے گھر بھیج دیا اس کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ رویام کی حالت دیکھ کر وہ اپنی طبیعت اور خراب کرے پہلے ہی وہ ذہنی طور پر بیمار ہو چکی تھی یارم کے ذرا سی سختی کرنے پر وہ گھر چلی گئی

لیکن دل و دماغ یہیں پر تھا

○○○○○○

رات کے دو بج رہے تھے رویام ایک بار پھر سے گہری نیند اتر چکا تھا۔

تین چار دن سے مسلسل نائٹ ڈیوٹی کرنے کی وجہ سے حسن بھی آج گھر گیا تھا

ہسپتال تقریباً خالی پڑا تھا بہت کم لوگ تھے یہاں بہت کم مریض تھے۔ کیونکہ یہ بلڈ پیشنٹ کا ہسپتال تھا اس لیے مریضوں کی آمد ورفت بہت کم تھی

یہاں صرف تین ہی سپیشلسٹ ڈاکٹر ہر وقت موجود ہوتے تھے۔ جو اس ہسپتال میں آنے والے پیشنٹز کا علاج کرتے تھے

باقی نرسز وارڈ بوائز اور چند مریض۔

وہ ہر چیز کو بھولئے اپنے بچے کے معصوم نقوش میں کھویا اسے دیکھ رہا تھا

اسے خضر کی بات یاد آئی آج دوپہر میں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کیسے اس کے دل پر وار کر کے اس نے کہا تھا کہ شاید اب زیادہ دن تک وہ یہ چہرہ دیکھ نہیں پائے گا

اس بے اختیار ہی رویام کی جانب نظریں اٹھائی تھیں وہ رونا نہیں چاہتا تھا نہ ہی وہ کمزور تھا۔

لیکن شاید ہی اس دنیا میں اولاد کو کھونے سے بڑی اور کوئی تکلیف ہو سکتی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو کب گرا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

بس بتا تھا تو اتنا کہ وہ اپنی اولاد کو کھونا نہیں چاہتا۔

نہ جانے کس کی بددعا لگی تھی اس کے معصوم بچے کو۔

وہ خاموشی سے رویام کے قریب سے اٹھ کر جانماز بچھاتا تہجد کے نوافل ادا کرنے لگا

وہ دن رات سوچتا تھا کہ ایسی کون سی غلطی ہو گئی تھی اس سے جس کی سزا اسے رویام کی اس بیماری کے روپ میں مل رہی تھی وہ تو ہمیشہ سے اچھے کام کرتا آیا تھا اس نے تو کبھی ایسا کام نہیں کیا تھا جس کی سزا سے اتنے بیانک روپ میں ملیں

تو پھر اس کے بچے کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا کیا اللہ اسے امتحان لے رہا تھا

اگر ہاں تو یہ امتحان اتنا تکلیف دہ کیوں تھا

وہ کیوں اتنا بے بس تھا

دنیا کے آٹھ بڑے ممالک میں اسے اپنے بیٹے کے لیے ایک بون میرو ٹرانسفر میشن نہ ملا۔اتنی بڑی دنیا میں کیا کوئی نہیں تھا اس کی مدد کر سکے اس کے بیٹے کو بچا سکے۔

یا اللہ میری مدد کر۔مجھ میں نہیں حوصلہ اپنے بچے کو مرتے دیکھنے کا۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو روح بھی مر جائے گی۔اور ان دونوں کے بغیر میں کیسے جیوں گا۔

وہ کب سے جانماز پر بیٹھا مسلسل دعائیں کر رہا تھا

کیوں کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

نوافل ادا کر کے وہ اٹھ کر ایک بار پھر سے رویام کے قریب جانے لگا جب باہر سے شور کی آواز آئی

اتنے شور کو سن کر وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے رویام کے کمرے کو بند کر چکا تھا

تقریباً پچاس سال کا آدمی تھا جو بہت شور مچا رہا تھا

oooooo

بی بی کو بچالو اگر انہیں کچھ ہو گیا تو صاحب مجھے جان سے مار ڈالیں گے وہ ان کے لیے مجھے چھوڑ کر گئے تھے اگر ان کو کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہی بچاوں گا

کوئی بی بی کو بچالو وہ اونچی آواز میں چلا رہا تھا

ہم کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہم سٹور ہوا بلڈ نہیں دے سکتے ان کے جسم کا سارا خون جم چکا ہے اگر ہم نے سٹور ہوا ہونا ان کے جسم میں ٹرانسفر کیا ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگے گا ان کی موت ہونے میں

ہمیں خون کا انتظام کرنا ہو گا آپ تھوڑا صبر کریں اس کے چلانے پر نرس نے سمجھاتے ہوئے کہا

ہر کوئی کسی نہ کسی کو فون کر رہا تھا ڈاکٹر نرس ہر کوئی مصروف تھا یقینا یہ کیس بہت برا تھا

وہ لوگ ہسپتال میں موجود سٹور ہوا خون استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ نہ جانے اس لڑکی کو کیا بیماری تھی۔ کہ اس کے جسم کا سارا خون جم چکا تھا۔ اس سے اسی وقت خون کی ضرورت تھی

اگر اس کے رگوں میں اگر خون نہ اترتا تو وہ مر سکتی تھی۔

اس نے ایک نرس سے پتا نہیں کیا سوچ کر لڑکی کی کنڈیشن پوچھی تو اس نے یہی ساری بات یارم کو بتادیں

آپ کو کون سے بلڈ کی ضرورت ہے یارم نے پوچھا

بی پوزیٹو۔ نرس نے کہا

یہ تو بہت نارمل بلڈ ہے جو کہیں سے بھی مل سکتا ہے آپ لوگ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں یارم حیران ہوا تھا

جی سر یہ نارمل بلڈ ہے لیکن ہسپتال میں موجود دو نرس دونوں کا بلڈ گروپ اے پوزیٹیو ہے جب کہ وارڈ بوائے کا

اے بی پوزیٹو

اور لڑکی کی کنڈیشن اتنی خراب ہے کہ ہم اسے آے بی نہیں لگا سکتے ہمیں ابھی اس سے میچنگ بلڈ ہی چاہیے وہ بھی

بالکل فریش۔اس لڑکی کا خون جم چکا ہے ہم سٹور ہوا خون استعمال نہیں کر سکتے

میرا بلڈ بی پوزیٹو ہے اگر میرا خون لگتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔اب اپنے بیٹے کے صدقے کے لیے وہ اتنا تو

کر ہی سکتا تھا

سر پلیز آپ جلدی سے روم میں چلے۔پلیز اس لڑکی کی جان خطرے میں ہے۔نرس ایک تاشکر نظر اس پر ڈالتی ڈاکٹر

کو بتانے بھاگ چکی تھی

جب کہ یارم اس پچاس سالہ آدمی کو اپنے بیٹے کا خیال رکھنے کا کہتا خون دینے کے لیے اندر جا چکا تھا

○○○○○○

○○○○○○

یارم کے خون سے اس لڑکی کی زندگی بچ گئی تھی

جس کی یارم کو بھی بہت خوشی تھی۔

خون دیتے ہی لڑکی کا ٹریٹمینٹ اسٹارٹ ہو گیا۔جبکہ یارم رویام کے پاس روم میں لوٹ آیا۔

اس دوران رویام کو ہوش نہ آیا تھا

یارم دو گھنٹے تک باہر رہا۔

اس بوڑھے چاچا نے ایک پل کے لیے بھی رویام سے نظریں نہ ہٹائیں تھیں۔اور اس کے خون دینے کے بعد بار بار اس کا شکریہ ادا کرتا رہا جیسے اس لڑکی کا نوکر نہیں بلکہ باپ ہو۔

اسے یقین تھا کہ وہ اس لڑکی سے بہت اٹیچڈ تھا ورنہ وہ اس کے لیے یوں روتا نہیں۔خون دینے کے بعد نرس نے کمرے میں آکر اسے بتایا تھا کہ وہ لڑکی بچ گئی۔

تمام ڈاکٹرز نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا۔وہ اس مشکل وقت میں ان کے کام آیا تھا۔

ورنہ یقیناً خون کا انتظام ہونے تک اس لرکی کی جان چلی جاتی

شاید اللہ نے یارم کو اس لڑکی کی جان کا وسیلہ بنایا تھا۔

اسے سچ میں اس لڑکی کو خون دے کر خوشی ہوئی تھی۔اس کی عمر انیس بیس سال کے قریب تھی۔

اور دیکھنے میں بہت معصوم سی لڑکی تھی۔شاید اس کا تعلق پاکستان سے تھا۔

بوڑھا آدمی بھی اب پر سکون تھا اور بہت بار آکر یارم کا شکریہ ادا کر چکا تھا.اس کے بار بار شکریہ ادا کرنے پر یارم نے بھی اس لڑکی کی عیادت کے لیے جانے کا سوچا تھا

oooo

رویام کو آج بہت تھوڑی دیر کے لیے ہوش آیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اسے درد شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹرز نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا۔

جب ڈاکٹر نے اسے انجکشن دیا وہ اس کے سینے میں چھپ گیا تھا۔ اس کا ننھا سا ہاتھ نیلا پڑنے لگا تھا۔ لیکن ڈاکٹرز کو اس پر رحم نہیں آتا تھا۔

جگہ جگہ سیوں کے سرخ نشان بنتے جا رہے تھے

اس کا پورا وجود آہستہ آہستہ زرد پڑ رہا تھا

ڈاکٹر نے کہا تھا اب اس کی جان کو خطرہ ہے اس کبھی بھی آپریشن کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

وہ لوگ رویام کے لیے کچھ نہیں کر سکے تھے سوائے دعاوں کے۔

سب لوگ اداس تھے وہ زور رویام سے ملنے آتے لیکن اس کے کمرے میں قدم بھی نہ رکھتے شاید ان سب کے لیے رویام کو یوں دیکھنا آسان نہیں تھا۔

وہ سب بے بس تھے خاموش تھے۔

دن پر دن گرزر رہے تھے ان کے بس میں کچھ نہیں تھا

درک تو اس دن کے بعد نظر ہی نہ آیا۔ یقیناً واپس آ کر اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا ہو گا۔

اسے کیا فرق پڑتا تھا کہ اس کے بون میرو سے کسی کو زندگی مل سکتی ہے کوئی جی سکتا ہے۔

کسی کا ہنستا کھیلتا گھرانہ بچ سکتا ہے۔

کسی کی ممتا پر سکون ہو سکتی ہے

لیکن اسے تو اپنی ضد سے مطلب تھا۔ جو اس کے لیے اس کا سکون تھی اسے بے بس کر کے وہ بہت مطمئن تھا

ooooo

کیا میں اندر آ سکتا ہوں اس نے دروازہ کھٹکھایا۔

آو بیٹا۔ وہاں کیوں رو کے ہو اندر آو نہ چاچا نے خوشی سے کہا۔

پری بیٹا یہ یارم ہے جس کا میں نے آپ کو بتایا تھا اسی نے وقت پر آپ کی جان بچالی ورنہ میں بوڑھا جانے کیا کرتا۔

یہ ہی ہے وہ فرشتہ جسے اللہ نے تمہاری مدد کے لیے بھیج دیا۔ چاچا نے خوشی سے تعارف کروایا۔

میں کوئی فرشتہ نہیں بلکہ ایک عام سا انسان ہوں۔ مجھے انسان ہی رہنے دیں چاچا۔ اور میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔

چاچا کے الفاظ پر یارم نے کہا تو پری مسکرائی۔

آج کے زمانے میں کون کرتا ہے کسی انجان مدد آج کل تو کوئی اپنوں کی مدد بھی نہیں کرتا

ہم نے خون کا انتظام کر رکھا تھا لیکن وہ آدمی میرے شوہر کا جاننے والا تھا اور ابھی میرے ٹرٹمیٹ میں ایک ہفتہ باقی تھا اس لیے میرے شوہر کام ستپے دوسرے ملک چلے گئے میرے شوہر تو خود مجھے خون دینے والے تھے۔ لیکن ان کا خون مجھ سے میچ ہی نہیں ہوتا۔ ورنہ شاید وہ اپنا سارا خون میری رگوں میں اتارنے میں ایک سکیڈ نہ لگاتے۔

میں آپ کی شکر گزر ہوں کہ آپ نے میری زندگی بچالی۔ورنہ پرسوں رات تو میں سچ میں مر جاتی اور آج کل میرے شوہر گھر پر بھی نہیں ہیں۔

وہ میری اس بیماری کا علاج ڈھونڈنے سعودیہ گئے ہیں کسی نے بتایا ہے کہ وہاں اس بیماری کا علاج ہے لیکن ڈاکٹر نے مجھے سفر کرنے سے منا کر دیا سو میں یہی چاچا کی زماداری پر پڑی تھی۔

وہ مسکرا کر یارم سے بولی۔

تو یارم بھی نرمی سے مسکرایا۔؟

آپ کو بیماری کیا ہے۔۔۔میرا مطلب ہے اس کا علاج۔۔۔۔؟

میری بیماری کا تو مجھے خود بھی نہیں پتا۔پتا نہیں کون سی بیماری ہے بس خون جمنا شروع ہو جاتا ہے اور میں موت کو قریب سے ٹچ کر کے واپس آجاتی ہوں

پھر یہ ڈاکٹر شاکٹر میرا علاج کرتے ہیں اور آپ جیسے نیک لوگ میری زندگی بچالیتے ہیں اس کا انداز بہت بچکانہ تھا یارم کو ہنسی آگئی۔

چلو شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو اب مجھے چلنا چاہیے ہو سکتا ہے میرے بیٹے کو ہوش آگیا ہوں یارم مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھا۔

ارے میں نے تو آپ سے پوچھا ہی نہیں آپ یہاں کیوں ہیں آپ کا بیٹا بیمار ہے کیا۔وہ فکر مند سے پوچھنے لگی۔

ہاں میرے بیٹے کو بلڈ کینسر ہے۔اسی کا علاج کروا رہے ہیں ہم۔لیکن ڈاکٹر کی طرف سے جواب مل گیا ہے۔بس تم دعا کرنا کہ میرا بیٹا بچ جائے۔وہ ذرا سا مسکرا کر اسے رویام کی حالت بتانے لگا

یا اللہ رحم۔۔۔ان شاءاللہ آپ کے بیٹے کو کچھ نہیں ہو گا۔۔جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں اللہ ان کا محافظ ہوتا ہے ۔آپ نے بنا کسی نفع کے میری اتنی مدد کی ان شاءاللہ اللہ آپ کی مدد ضرور کرے گا۔اور میرے بھتیجے کو ان شاءاللہ کچھ نہیں ہو گا ایک دم ٹھیک ہو جائے گا

اس نے مسکرا کر کہا تو یارم نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

تم دعا کرنا۔۔۔زندہ دل لوگوں کی بہت دعائیں لگتی ہیں۔وہ اداسی سے بولا

میری ساری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔اللہ آپ کو ہمت اور حوصلہ دے۔اور میرے بھتیجے کو زندگی۔واہ سے پری کے سر پہ ہاتھ پھیرتا باہر نکل آیا

oooooo

آروح اپنا خیال رکھو دوائیاں وقت پر لو اس طرح سے کام نہیں چلے گا

میں یہاں رویام کے ساتھ ہوں اس کا خیال رکھ رہا ہوں تم اپنا خیال رکھو ہمارے بیٹے کو کچھ نہیں ہو گا

روح جب سے آئی تھی روئے جا رہی تھی لیلیٰ نے اسے بتایا تھا کہ وہ اپنی دوائی نہیں لے رہی

سب اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئے تھے لیکن جیسے جیسے رویام کی حالت بگڑ رہی تھی روح بھی پل پل مر رہی تھی

یارم مجھ سے رویام کو اس حال میں نہیں دیکھا جاتا پلیز آپ کچھ کریں نہ

کچھ تو ایسا کریں کہ ہمارا بیٹا ٹھیک ہو جائے آپ تو وان ہیں نہ کچھ بھی کر سکتے ہیں

تو کیا آپ نے بیٹے کو بچا نہیں سکتے وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے سوال کر رہی تھی

میں گینگسٹر ہوں (نعوذ باللہ) کوئی خدا نہیں

زندگی اور موت کا اختیار اوپر والی ذات کے پاس ہے میرے پاس نہیں اگر اللہ نے چاہا تو رویام کو کچھ نہیں ہو گا

میں رویام کے ساتھ ہوں روح اسے بچانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا لیکن تمہاری حالت مجھے دن بہ دن مار رہی ہے

روح رویام کے لئے میں ہر ممکن کوشش کر تو رہا ہوں لیکن تم اس طرح سے رہ کر اپنا خیال نہ رکھ کر میری ہمت توڑ رہی ہو مجھے بے بس کر رہی ہو

میں ہارنا چاہتا ہوں لیکن وقت سے پہلے نہیں کم از کم اس سفر میں ہار تک تو میرا ساتھ دو شاید اس سفر میں جیت ہمارے مقدر میں لکھی ہی نہیں ہے

یارم آپ ناامید نہیں ہو سکتے۔اس کے الفاظ نے روح کو تڑپا کر رکھ دیا

میں ناامید نہیں ہوں روح مجھے پتا ہے میرا اللہ میرے بچے کو بچائے گا۔ لیکن تم نے اپنی حالت دیکھی ہے۔روح میں اس ذات کے سامنے کس کس کے لئے ہاتھ پھیلاؤں۔اگر میں اپنے بیٹے کی زندگی مانگ رہا ہوں تو مجھے ابھی صرف اسی کو مانگنے دو۔

تم اپنی زندگی ختم مت کرو بس اس پر یقین رکھو بے شک وہ اوقات سے بڑھ کر نوازتا ہے

وہ قادر ہے۔سب سے اعلی ہے بے نیاز ہے۔

تمہیں تو مان تھا نا کہ اللہ تمہیں بہت زیادہ چاہتا ہے تم سے بے شمار محبت کرتا ہے۔تو پھر اس سے ناامید ہو کر کیوں یہ آنسو بہا رہی ہو اگر آنسو بہانے ہی ہیں تو جا کر سجدے میں بہاؤ

وہ سجدے میں بہائے آنسوؤں کو پسند کرتا ہے۔

اس سے مانگو اور وہ بے شمار دے گا۔

وہ اسے سمجھا کر ایک بار پھر رویام کے قریب آیا تھا۔

جو آج بھی ان سے انجان بہت ہوش و ہواس سے دور تھا

ooooo

رات کے دو بج رہے تھے وہ رویام کے قریب سے اٹھ کر صوفے پر آیا ابھی اس سے لیٹے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ رات کے وقت دروازہ لاک کر دیتا تھا

اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے چاچا زخمی حالت میں تھے

بیٹا پری کو بچالو وہ غنڈے اسے اٹھا کر لے جا رہے ہیں

اسے بچالو وہ لوگ اس سے مار ڈالیں گے۔رحم کرو بیٹا

میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں اس کی جان بچا سکوں۔لیکن کل کو میں اپنے مالک کو کیا جواب دوں گا کہ میں اس کی بیوی کو چار دن نہ سنبھال سکا

میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں اسے بچالو وہ لوگ اسے جان سے مار ڈالیں گے چاچا روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے جب یارم نے ان کا ہاتھ تھام لیا

آپ رویام کے پاس رکیں پری کو کچھ نہیں ہوگا وہ انہیں دلاسا دیتا اسی جانب چلا گیا جس طرف چاچا اشارہ کر رہے تھے

OOOOOO

کچھ لوگ پری کو زبردستی گاڑی میں ڈال رہے تھے وہ بالکل بے ہوش تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اپنا کام کرتے یارم ان تک پہنچ چکا تھا

ان کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہی اس نے زمین پڑا لوہے کا پائپ اٹھا کر ان کو بری طرح سے مارنا شروع کر دیا

وہ چار لوگ تھے

شاید ان کا تعلق کسی بھی گنگ سے تھا۔

ان میں سے ایک نے یارم کے بازو پر کوئی انجیکشن لگانے کی کوشش کی جو یارم نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کوشش ناکام بنادی

اس نے انجیکشن میں موجود نہ جانے کون سی دوائی کو انجیکشن پوش کر کے ضائع کر دیا۔

تم مجھے یہ بے ہوشی کی دوائی دینے والے تھے لیکن تمہیں پتا ہے میں تمہیں کون سی دوائی دوں گا وہ انجکشن میں ہوا بھرتے ہوئے کہنے لگا جبکہ وہ آدمی حیرانگی سے دیکھ رہا تھا

موت کی دوا۔ یہ فضا ایک سیکنڈ میں تمہیں کے موت کے گھاٹ اتار دے گی وہ اسے کنڑول کرتے ہوئے اس کی گردن کے بالکل قریب انجیکشن لے گیا

اور یہ بات کو نہیں جانتا تھا کہ انجیکشن میں ہوا بھرنے سے انسان کی موت کو ایک پل بھی نہیں لگتا

نہیں پلیز ایسا مت کرو مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو وہ تڑپنے لگا

چھوڑ دوں گا پہلے یہ بتاؤ کہ کون ہو تم لوگ اس لڑکی کو اغوا کیوں کر رہے تھے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا اور اپنی جان بچانے کے لئے وہ سب ان اسے مکمل بات بتانے لگے

ہمارا تعلق زوب گینگ سے ہے۔

اس لڑکی کا شوہر ہمارے لئے کام کرنے والا تھا لیکن اسے پتہ چل گیا کہ ہم جو کام کر رہے ہیں وہ غلط ہے۔ اور اس نے انکار کر دیا۔ ہم اسے منانے کی بہت کوشش کر چکے ہیں لیکن وہ سیدھے طریقے سے نہیں مان رہا ہمارے لیڈر کو اس کی وجہ سے 35 کروڑ کا نقصان ہو رہا ہے

اور اپنے لیڈر کو اس نقصان سے بچانے کے لیے ہم اس لڑکی کو اغوا کر رہے ہیں کیونکہ وہ اس لڑکی سے بہت محبت کرتا ہے

اور اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اس لیے ہم اس لڑکی کو اغوا کر کے اس سے اپنا کام نکلوائیں گے

وہ عربی زبان میں پوری تفصیل اسے بتا چکا تھا

یارم زیادہ کام کی گہرائی تک نہ گیا صرف اتنا ہی کافی تھا کہ وہ زوب گینگ کے ممبر تھے جو یقیناً اچھے کام نہیں کرتے تھے ان لوگوں کا حساب بعد پر رکھ کر وہ پری کو صحیح سلامت واپس لے آیا تھا۔

چاچا کی جان میں جان آئی پری کو نہ جانے کون سی دوائی دی گئی تھی کہ اسے ابھی تک ہوش نہ آیا۔ لیکن وہ بالکل ٹھیک تھی یہی ان کے لئے سب سے اچھی بات تھی۔

لیکن اندر آتے ہی ڈاکٹر نے اسے یہ خبر دی تھی کہ رویام نہیں رہا وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے

oooooo

رویام کا آپریشن ابھی بھی ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس کے آپریشن کے لیے بون میرو موجود ہی نہیں ہے

مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں رویام کی سانسیں رکنے لگی ہیں وہ سب لوگ ہسپتال میں موجود تھے یارم رویام کے پاس تھا وہ بالکل بے ہوش بے سود تھا

لیکن ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ اس کی سانسیں رکنے لگی ہے

ان کا بیٹا مرنے والا تھا۔ وہ سب لوگ خاموشی سے اس کی آخری ٹوٹتی ہوئی سانسیں دیکھ رہے تھے نجانے کون سی سانس آخری ہو گی

اچانک رویام لمبی لمبی سانسیں لینے لگا اس کے قریب بیٹھی روح بری طرح سے مچلتی تھی

جب یارم نے کھینچ کر اسے اپنے سینے میں بھیج دیا شاید وہ بھی اس چیز کو قبول کر چکا تھا

خضر۔ شارف۔ معصومہ۔ لیلیٰ سب رو رہے تھے۔ وہ اس چھوٹی سی جان کو کھونے جا رہے تھے۔ ہمیشہ کے لئے

پتہ نہی اس کی کتنی سانسیں بچی تھی آنکھوں سے آنسو خشک ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

روح اونچی اونچی آواز میں تڑپ تڑپ کر رونے لگی۔ سب کا ضبط جواب دے چکا تھا

وہ کچھ بھی نہ کر سکا

اس کا بیٹا اس کی آنکھوں کے سامنے دم توڑ رہا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جب ڈاکٹر تیزی سے اندر آئے اور اسے اٹھا کر باہر لے جانے لگے

کہاں لے کے جا رہے ہو میرے بچے کو روح نے تڑپ کر ان سے رویام کو لینا چاہا

آپریشن تھیٹر میں بس اتنا جواب دے کر حسن رویام کو لے کر وہاں سے بھاگ گیا۔اس کے پیچھے ہی وہ سب بھی کمرے سے باہر نکلے تھے۔

جب زخمی حالت میں درکشم کو شرٹ اتارتے اندر جاتے دیکھا۔

ان سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا لیکن کوئی کچھ بھی نہیں بولا

ان سب کے پاس بولنے کے لئے کچھ تھا ہی نہیں۔ سب خاموشی سے آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھے ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کرنے لگے

تھوڑی ہی دیر میں ایک ڈاکٹر آ کر یارم کے قریب روکا

دیکھو یارم یہ آپریشن بہت خطرناک ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔اس لیے تمہیں ان کاغذات پر سائن کرنا ہو گا اگر آپریشن کے دوران رویام کو کچھ ہوتا ہے تو ہسپتال اس کی ذمہ داری نہیں لے گا۔

وہ پہلے ہی ہوش وحواس بھلائے بیٹھے تھے ڈاکٹر نے انہیں مزید پریشان کر دیا

آپ آپریشن کریں ہمیں یقین ہے ہمارے رویام کو کچھ نہیں ہوگا۔ ہم تو ویسے بھی اپنی امید ہار کے بیٹھے تھے۔

خضر جو اتنے دنوں سے یارم سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا اس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا آج اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اسے ہمت دیتے ہوئے بولا

ہاں ڈاکٹر آپریشن کریں دیکھیے گا ہمارا رویام بالکل ٹھیک ہو جائے گا شارف نے پن نکال کر یارم کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تو یارم نے اداسی سے مسکرا کر ان کاغذات پر سائن کر دیے

اب سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں تھا۔

روح جائے نماز کر بیٹھی مسلسل اپنے بیٹے کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ اسے یقین تھا اس کے بیٹے کو کچھ نہیں ہوگا وہ اپنی تمام تر ہمت ہار بیٹھے تھے کہ اللہ نے نہ جانے کہاں سے امید کی کرن کے روپ میں درک کو یہاں بھیج دیا پتا نہیں کیا سوچ کر اللہ نے اس کے دل میں رحم ڈال دیا وہ پتھر دل شخص تو شاید اپنے لیے بھی کچھ نہ کرے یارم کی زندگی بچانے کے لئے اسے بون میرو ٹرانسفر کر رہا تھا۔

وہ اپنے بیٹے کے ساتھ ساتھ اس شخص کے لیے بھی دعائیں مانگ رہی تھی جو اس کے بیٹے کی زندگی بچانے کے لئے راضی ہو گیا تھا ڈاکٹر نے بتایا تھا یہ آپریشن اس کے لئے بھی بے حد خطرناک ہے

کیوں کہ کچھ دن پہلے ہی اسے دو گولیاں سینے میں ایک گولی کمر پر لگی ہے۔ اور اس کا بون میرو اس کی کمر سے ٹرانسفر کیا جائے گا۔ جو بے شک بے حد تکلیف دہ ہوگا

لیکن وہ یہ تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار تھا ان کے بیٹے کے لیے وہ خود اس اذیت سے لڑنے کو تیار ہو گیا تھا۔

تو روح کیسے نا اس کے لیے دعائیں مانگتی۔

وہ سب باہر بیٹھے آپریشن تھیٹر کے باہر جلدی بتی کو دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر باہر آتے یا نرسس اندر جاتی عجیب افرا تفری مچی ہوئی تھی۔

لیکن ان سب کے لبوں پر تو بس ایک ہی نام تھا رویام

آپریشن ختم ہوا ڈاکٹر باہر آیا تو اس کے چہرے پر عجیب سی تھکن تھی۔

یارم اٹھ کر حسن کے سامنے آ کر رکا وہ کچھ بول نہیں رہا تھا بس خاموشی سے یارم کو دیکھ رہا تھا یارم کی سانسیں رکنے لگی تھی۔

کسی بری خبر کے خوف سے یارم کی آنکھ سے آنسو گرا۔ وہ سچ میں اس کے یہ الفاظ نہیں سننا چاہتا تھا لیکن حسن کچھ بھی نہیں بولا

بس مسکرا کر ذرا سا سر کو خم دیا یارم کی جان میں جان آئی تھی

ooooo

مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ کچھ دیر میں رویام کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا ہمارا رویام اب ٹھیک ہے حسن نے بہت خوشی سے ان سب کو یہ خوش خبری دی تھی۔ اور یارم کو گلے سے لگا۔

لیلیٰ تو خوشی سے خضر کے اوپر ہی چڑھ گئی تھی۔

چلو شارف پہلے صدقہ دیتے ہیں پھر رویام سے ملے گئے۔ معصومہ نے اسے یاد دلایا۔

تو وہ ہاں میں سر ہلاتا یارم سے پوچھ کر چلا گیا۔

روح شکرانے کے نوافل ادا کرنے جا چکی تھی۔

اچھا حسن وہ کیسا ہے۔ یارم نے درک کا پوچھا۔

یار وہ ٹھیک نہیں ہے میرا مطلب اس کو پہلے ہی گولیاں لگی تھی اور پھر بون میرو دینا۔ یہ ایک بہت خطرناک آپریشن تھا صرف رویام کے لیے ہی نہیں بلکہ درک کے لیے بھی۔ ابھی اسے ہوش نہیں آیا۔ دعا کرو اس کی کمر کی ہڈی آپریشن سے متاثر ہوئی ہو۔ ورنہ شاید وہ کبھی اپنے پیروں پر نہیں چل سکے گا۔ حسن نے یارم کو درک کی ساری کنڈیشن بتائی۔ تو یارم کو افسوس ہوا تھا۔

وہ آج جس حالت میں تھا اس کے بیٹے کی وجہ تھا۔

ویسے اسے گولیاں کس نے ماری یارم نے سوال کیا۔

وہ سٹہ کھلتا ہے اور یہ اس کا پیشہ ہے۔ کالی زبان ہے اس کی لگالی ہو گی دشمنی اسے انسان کو کچھ بھی ہو سکتا ہے چھوٹے سے چھوٹے گینگ سے لے کر بڑے سے بڑا گنیگ دشمن ہوتا ہے اس کا اسے لوگوں کے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

وہ سعودیہ گیا تھا پری کی بیماری کا پتہ کرنے وہاں بھی اس کے بہت سارے گینگز کے ساتھ چھتیس کا اکڑا ہے کسی کی نظر میں آ گیا ہو گا۔ سب دعا کرو ٹھیک ہو جائے۔

اس لڑکی کو کیا ہے۔ یارم نے پوچھا۔

اس کا خون جم جاتا ہے چھ ماہ پہلے وہ برف کے طوفان میں پھنس گئی تھی۔ اسے فوبیا ہے جب بھی اسے وہ سب یاد آتا ہے۔ ڈر سے اس کا خون جمنے لگتا ہے۔

اور پھر وہ ڈر اس کی سانسوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کا ڈر اسے کی جان بھی لے سکتا ہے

جب یہ ڈر اس پے حاوی ہوتا ہے۔ تو اس کا سارا جسم کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

اس کے علاج کے لیے اس کا یہ ڈر ختم کرنا ہو گا۔ اور درک اسی سلسلے میں سعودیہ گیا تھا۔ وہاں اسے پر حملہ ہو گیا اور وہ بے چارہ ۱۲ دن تک زندگی اور موت کی جنگ لڑتا رہا۔

ہوش میں آتے ہی وہ رویام کے لیے واپس آ گیا۔ کیونکہ وہ رویام کے سرجن کو پہلے ہی بتا گیا تھا کہ وہ دو تین دن میں واپس آ جائے گا لیکن اس حادثے کی وجہ سے نہ آ سکا۔

آج ہی ڈاکٹر امن نے مجھے یہ بات بتائی۔

وہ بہت مشک سے وقت پر رویام کے لیے واپس آیا ہے۔ ہم اس کنڈیشن میں آپریشن نہ کرتی لیکن رویام کی زندگی کو خطرہ تھا۔

شکر ہے سب ٹھیک ہے اب بس درک بھی ٹھیک ہو

امین۔یارم نے بے ساختہ کہا تھا

وہ صراس کے بیٹے کے لیے واپس آیا تھا اس کا جانا اس کی مجبوری تھی۔ورنہ شاید وہ یارم کو جھکنے کا بھی نا کہتا۔شاید وہ اچھا بننا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اسے خود سے جڑے رشتوں سے محبت تھی لیکن وہ ظاہر نہیں ہونے دیتا

بہت الگ تھا وہ لیکن یارم کو آج پہلی بار وہ بہت اچھا لگا تھا۔اس کے لئے بھی یہ رشتے بہت اہمیت رکھتے تھے آج اپنے انداز اس نے یہ بات ثابت کر دی تھی

oooooo

روح دوکشم یہاں دوسرے میں بہت بری حالت میں ہے ہمیں ایک بار اس سے ملنا چاہیے یارم نے اس سے آکر کہا

مجھے نہیں لگتا یارم کہ ہمیں وہاں جانا چاہیے شارف بھائی اور خضر ماموں کہہ رہے تھے کہ اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے کیونکہ آپ نے اس کی بیوی کی زندگی بچائی ہے مطلب اس نے آپ کا احسان اتارا ہے

اور مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے وہاں جانے سے ان کو ذرا بھی خوشی ہوگی۔انہیں نے ہمارے لئے جو کیا ہے وہ ہم بھلا نہیں سکتے لیکن میرا نہیں خیال کہ ہمیں بار بار ان کے سامنے جانا چاہیے روح نے انکار کرتے ہوئے کہا تو یارم کو آج پہلی بار کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی

کوئی انسان دوسرے انسان پر کوئی احسان نہیں کر سکتا روح نہ تو میں نے کوئی احسان کیا ہے اور نہ ہی اس نے کوئی احسان کا بدلہ چکا ہے

فی الحال تو وہ جانتا بھی نہیں ہے کہ میں نے اس کی بیوی کی زندگی بچائی ہے وہ یہاں ہمارے رویام کے لئے واپس آیا ہے اسے بچانے کے لیے آیا ہے

وہ رویام کے سرجن کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ دو دن میں واپس آجائے گا لیکن وہاں اس پر حملہ ہو گیا جس کی وجہ سے بارہ دن تک وہ بے ہوش رہاہ صرف رویام کے لئے واپس آیا اتنی بری کنڈیشن میں اسے بون میرو ٹرانسپلانٹ کیا تم اندازہ بھی لگا سکتی ہو کہ اگر اس آپریشن میں اس کی ریڈھ کی ہڈی پر ذرا بھی افیکٹ ہوا تو وہ ساری زندگی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا لیکن اس کے باوجود بھی اس نے رویام کی زندگی بچانے کے لئے اپنی زندگی کی پروا نہیں کی وہ برا بننے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس کا دل اسے برا بننے نہیں دے رہا۔ میرے خیال میں ہم دونوں کو چلنا چاہیے اس سے ملنے کے لیے

اور اگر انہوں نے ہم سے ملنے سے منع کر دیا یارم تو کیا ہو گا۔

کچھ رشتوں کی شروعات خود کرنی پڑتی ہے روح۔ ہمیں رشتوں کا احساس دلانا پڑتا ہے وہ تمہارے بابا کی ناجائز اولاد ہو سکتا ہے لیکن تمہارا ناجائز بھائی نہیں ہو سکتا۔

اس نے رویام کو بون میرو اس لیے نہیں دیا

کیونکہ وہ میرا کوئی احسان اتارنا چاہتا تھا بلکہ اس نے رویام کو بون میرو اس لئے دیا ہے کیونکہ وہ تمہارا بیٹا ہے تم اہم ہو اس کے لیے روح

یارم نے اسے سمجھایا تو روح نے ہاں میں سر ہلایا کچھ کہنے کو الفاظ تھے ہی نہیں

پتہ نہیں وہ کس طرح سے ریکٹ کرے گا ان دونوں کے وہاں جانے پر لیکن یارم کی بات غلط نہیں تھی وہ اس کا بھائی تھا اور وہ اسے اس بات کا احساس دلانے کے لیے تیار تھی وہ اس کے باپ کا نام جائز بیٹا تو ہو سکتا تھا لیکن اس کا ناجائز بھائی نہیں

ooooooo

وہ دونوں درک کے کمرے کے باہر کھڑے تھے اسے ہوش آ چکا تھا۔ لیکن فی الحال وہ کسی سے بھی ملنے کے موڈ میں نہیں تھا

اندر کمرے میں اس کے ساتھ اس کی بیوی اور شاید چاچا تھے

اس نے آہستہ سے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھ کر دروازہ کھولا تو بیڈ پر پری کو اس کے سینے سے لگے آنسو بہاتے دیکھا ان دونوں کے اچانک آنے پر بہت اچھی خاصی شرمندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی

پھر اپنی شرمندگی ایک طرف رکھ کر بتانے لگی دکش میں انہیں کے بارے میں بات کر رہی تھی انہوں نے ہی مجھے بچایا ہے۔

اور اب سے یہ میرے بھائی ہیں۔۔۔یہاں ہسپتال میں ان کا بیٹا ایڈمنٹ ہے۔اللہ اس کو شفا دے۔۔۔اور آپ تو میرے رومی کی مما ہیں نا میں اور رومی مل چکے ہیں یہی ہسپتال کے روم میں اس کو ڈرپ لگی تھی اس نے آپ کو نہیں بتایا میرے بارے میں بے وفا صنم اپنی دوست پری کا نام بھی نہیں دیا ہو گا اس نے

اور روح کو دیکھ کر بولی تو یارم نے مسکرا کر اسے دیکھا

ہمارے بیٹے کا آپریشن ہو گیا ہے اور ماشاءاللہ سے کامیاب بھی رہا ہے۔اور بے فکر رہو اس نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ کھروس بیان قید کر رکھا ہے نہ فکر نہ کرو میں تمہیں بچالوں گا یارم نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ ڈمپل کی نمائش کی۔

پری کو یاد تھا درک نے کہا تھا کہ رومی کا باپ بہت مغرور انسان ہے وہ اس سے بون میرو لینا ہی نہیں چاہتا لیکن پری کو تو یارم ایسا بالکل نہیں لگا تھا خیر وہ پرانی باتیں تھی ان سب کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اب حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اس کا مسیحا تھا

فی الحال تو ہم تمہارے شوہر کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارا بیٹا زندہ ہے۔اگر یہ وقت پر رویام کو بون میرو نہ دیتا تو شاید ہم اسے کھو دیتے یارم نے نرمی سے دیکھتے ہوئے کہا تو پری نے خوشگوار حیرت سے درک کی جانب دیکھا

کیا سچ میں آپ نے رومی کو بچایا۔۔۔

میرا رومی اب بالکل ٹھیک ہے

ہائے میں کب ملوں گی اپنے رومی بے بی سے

وہ یہ اسپتال میں ہی ہے تو میں دوڑ کر مل اؤں وہ درک کو دیکھتے ہوئے اجازت مانگ رہی تھی

ہاں وہ ہسپتال میں ہے تم جا کر اس سے ملو وہ درک کو دیکھتے ہوئے جواب بولا تو درتک نے گھور کر یار خود دیکھا تھا یہ ٹھیک ہے نا اس کی نظریں کہہ رہی تھی کہ تم کون ہوتے ہو میری بیوی کو اجازت دینے والے

ارے درک اتنا بھی کیا پریشان ہو نا وہ میری بہن ہے رشتے میں اتنا حق تو بنتا ہے میرا یارم کے انداز میں ایک مان تھا جیسے محسوس کر کے پری مسکرائی

اچھا ٹھیک ہے آپ لوگ باتیں کریں میں جا رہی ہوں اپنے رومی کے پاس وہ ان دونوں کی باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے باہر بھاگ گئی تھی ایک تو ویسے بھی اسے بورنگ قسم کی باتیں پسند بھی نہیں تھی۔

اسے تو بس رویام کی باتیں پسند ہیں جنہیں سمجھنے اور سننے میں اسے بے حد مزہ آتا تھا

○○○○○

میرے خیال میں آپ تم لوگوں کو بھی یہاں سے چلے جانا چاہیے اس کا انداز بہت لیا دیا تھا

ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں روح نے دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا تو آج پہلی بار اس نے اسے اتنے غور سے دیکھا تھا

میں نے یہ صرف اس لئے کیا ہے کیونکہ تمہارے شوہر نے میری بیوی کی جان بچائی ہے اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی وہ بہت سرد انداز میں بولا

جبکہ روح اور یارم دونوں جانتے تھے کہ بات اسے ابھی پتا چلی ہے

تو میں نے کب کہا کہ میں اس بات کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں میں تو اور کسی بات کا شکریہ ادا کرنے والی تھی روح نے مسکرا کر کہا تو اس نے ایک نظر اس سے دیکھا نہ جانے کیوں وہ اس سے نظریں چرا رہا تھا

بچپن میں جب میں چار سال کی تھی ہمارے گھر میں آگ لگ گئی تھی اور میں جانتی ہوں اس حادثے مجھے بچانے والے آپ نے ہی بچایا تھا میں اس دن کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں

بچپن سے لے کر جوانی تک ہمیشہ ایک مضبوط کا حصار میری گرد کھینچنے کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں

اس دن کے یارم کے دشمن راشد نے مجھے قبر میں دفنا دیا آپ نے یارم کو فون کرکے بتایا کہ میں کہاں ہوں میں اس دن کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں

آپ نے مجھے شونو جیسا دوست دیا میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں

آپ نے سوئزرلینڈ میں میری جان بچائی میں اس کے لئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں

ہمارا رشتہ قبول نہ کرتے ہوئے بھی ہمیشہ بھائیوں کی طرح میری حفاظت کرنے کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں۔

اور رویام کو بچا کر آپ نے کوئی احسان نہیں کیا ہم پر ماموں کا فرض ہوتا ہے

اللہ آپ کو صحت یاب کرے۔ وہ اس کے بالکل قریب کھڑی آنسو بہا رہی تھی لیکن وہ خاموشی سے بنا کوئی تاثر دیے اسے یوں نظرانداز کر رہا تھا جیسے وہ اس سے بات ہی نہ کر رہی ہو

پھراس نے آہستہ سے جھک کراس کے ماتھے پر بوسہ دیااور خاموشی سے باہر نکلنے لگی

میں نے تمہارے لئے کبھی بھی کچھ بھی نہیں کیا سمجھیں تم اور تم سے میرا کوئی رشتہ نہیں ہے میری حقیقت یہ ہے کہ میں گندی نالی کا ایک کیڑا ہوں تمہارے باپ کی ناجائز اولاد ہوں میرا کوئی وجود نہیں۔

اور کسی بھی عزت دار شخص کو مجھ سے رشتہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں اس کے الفاظ نے روح کے قدم دروازے پر ہی روک دیے تھے وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ اس سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی

آپ میرے بھائی ہیں اور یہ بات مجھے آپ سے پوچھنے کی یا آپ کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں چلیں یارم رویام اپنی ماں کو تنگ کر رہا ہوگا۔ روح نے مسکرا کر کہا تو یارم بھی اس کے ساتھ باہر آگیا۔

وہ خاموشی سے دروازے کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی لیکن چہرہ بے تاثر تھا

ooooo

رویام کی آنکھ کھلی تو روح اور یارم اس کے بے حد قریب بیٹھے تھے وہ کتنی ہی دیر ان دونوں کا چہرہ دیکھتا رہا

اسے دوسری بار ہوش آیا تھا پہلی بار ہوش آنے پر وہ آگے پیچھے دیکھتا ایک بار پھر سے گہری نیند میں اتر گیا پری کتنی دیر اس کے جاگنے کا انتظار کرتی رہی اور پھر نرس نے اسے آکر درک کے بلاوے کا بتایا تو اسے جانا پڑ گیا

لیکن اس بار جب رویام کو ہوش آیا تو وہ سب کو پہچان رہا تھا

فی الحال کسی سے مخاطب تو نہ ہوا تھا لیکن روح اور یارم کا چہرہ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا وہ بے حد پر سکون سے اسے دیکھ رہے تھے جب اس کی میٹھی سی آواز ان کے کانوں میں گونجی

بابا آپ لے میلی ماماتے تندے پل اتھ تیوں لتھا اے (بابا آپ نے میری ماما کے کندھے پر ہاتھ کیوں رکھا ہے)

۔۔۔وہ ناراضگی سے پوچھ رہا تھا یارم نے بے اختیار مسکراہٹ روک کر روح کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا چکا تھا

ہوش میں آتے ہی جلیسی شروع ہو چکی تھی

پتہ نہیں یہ جلد ککرا کس پر گیا تھا۔بلکہ جلد ککرا کہنا ککر کی توہین ہو گی یہ تو جل چوزہ ہے

جو اپنی ماں کے قریب اپنے باپ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

ہٹا دیا ہاتھ میرے باپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جا تیرا باپ تیرے بغیر نہیں رہا جاتا وہ اس کا ننھا سا ماتھا چومتا بے حد محبّت سے بولا تھا

رویام میرے بچے آپ کو کہیں درد تو نہیں ہو رہا روح نے اس کا ننھا سا ہاتھ ملتے ہوئے محبت سے پوچھا

کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ابھی اس کا پورا جسم درد کرتا رہے گا کیونکہ خون کی کمی پوری ہوتی ابھی بہت وقت لگے گا بلڈ کینسر کوئی چھوٹی سی بیماری ہرگز نہیں ہے

اس میں خون پورا ہوتے ہوتے بہت وقت لگ جاتا ہے

رویام نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا جس پر سویوں کی وجہ سے بہت سارے نیل پڑے تھے جبکہ باقی اس کا سارا جسم دوائیوں کے زہر اثر ہونے کی وجہ سے فی الحال درد سے بے خبر تھا

دہاں پہ ددا ولا اے (یہاں پہ درد ہو رہا ہے) اس نے اپنا ہاتھ اس کو دکھاتے ہوئے کہا

روح نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا

بس میری جان اب آپ کو کوئی درد برداشت نہیں کرنا پڑے گا۔

پھور باد دیا (فیور بھاگ گیا) اس نے معصومیات سے پوچھا

میرے بیٹے کا فیور بھاگ گیا ہے اب ہم تمہیں گھر لے کر جائیں گے اور پھر تم جیسے چاہے ویسا ہو گا پہلے کی طرح کھیلو گے اور اپنے شونو آپ کے ساتھ بہت سارا وقت گزارو گے

روح نے خوشی سے کہا تو رویام کے چہرے کے دونوں ڈمپل پوری طرح سے چمک اٹھے تھے

شچی ریام اپلے درداۓ گا شونو تے پاش (سچی رویام اپنے گھر جائے گا شونو کے پاس) وہ بے حد خوشی سے پوچھ رہا تھا

جب اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ماتھا چوما۔

سچ میں گھر جانے کی بات پر بہت خوش تھا شاید ہسپتال میں رہ رہ کر وہ بھی اکتا چکا تھا

اور اب وہ روح کو گھر جانے کے بعد کی اپنی پلاننگ بتا رہا تھا کتنے کام تھے سے کرنے کے لئے۔ آج جو کام اسے رویام نے بتائے تھے اسے احساس ہوا تھا کہ اس کا بیٹا تو بہت ہی مصروف انسان ہے

جب کہ یارم خاموشی سے اس کے قصے سن رہا تھا جو کہ بہت مزے کے تھے

چڑیا کے لیے پانی رکھنا۔

ان کے برڈز ہوم کی صفائی کرنا

ان کے کھانے کاانتظام کرنا

شونو کا خیال رکھنا شونو کے ساتھ کھیلنا اس کو نہلانا

کتنے کام تیرے رویام کو روح کو تو بس یہ پتا تھا کہ وہ پودوں کے ساتھ اس نے چند برڈز ہوم لگائے تھے کہ پرندے دھوپ سے بچ کر یہاں آرام کر سکیں

لیکن رویام تو ان کا بھی خیال رکھتا تھا اور ان سب چیز میں شونو بھی شامل تھا۔ کتنے دنوں کے بعد وہ اس کی میٹھی میٹھی باتیں سن رہے تھے

شاید ماں باپ کے لئے اس سے زیادہ سکون اور کسی چیز میں نہیں ہوتا

oooooo

آپ تو مدشے پیال تب اوا (آپ کو مجھ سے پیار کب ہوا) وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ارے میں تو پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوں کیسے بتاؤں تمہیں میں نے تو تم سے دوستی بھی اسی لئے کی تھی کہ تمہیں پٹا سکوں

وہ بڑے آرام سکون سے اس کے سامنے بیٹھی اپنے دل کا حال سنا رہی تھی

یار اب تم بھی اظہار محبت کر ہی ڈالو وہ اس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے زمین پر بیٹھی دوسرے ہاتھ سے اسے چاکلیٹ دے رہی تھی جسے تھامنے میں وہ بہت کنجوسی سے کام لے رہا تھا

رویام بالکل بھی ہاں نہیں کرنا یہ رشتے میں تمہاری مامی لگتی ہے کیا تم امی سے شادی کرو گے یارم نے کمرے میں قدم رکھتے شرارت سے کہا

چاکلیٹ کی طرف ہاتھ لے جاتا رویام فوراً رک کر اسے گھورنے لگا

ارے ہم شادی نہیں کریں گے صرف ایک دوسرے کو ڈیٹ کریں گے اور ہر ڈیٹ میں میں تمہارے لئے بہت ساری چوکلیٹ لایا کروں گی اس سے پہلے کے رویام کچھ بولتا پری نے اسے بڑی پیاری سی آفر دے ڈالی

یقیناً رویام کو بے حد پسند آئی تھی

باباام شرف ڈٹ پل دائں دے (بابا ہم صرف ڈیٹ پر جائیں گے)۔اس نے یارم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تو ڈیٹ پر صرف کھجور ہی ملے گی چوکلیٹ نہیں یارم نے اپنی ہنسی دبانے تے ہوئے رویام کے ساتھ جگہ بنائی جبکہ روح بھی ان کی نوک جوک انجوائے کرتی یارم کے پاس ہی آکر بیٹھ گئی

کوئی بات نہیں رویام چوکلیٹ اور کھجور ایک ہی کلر کی ہوتی ہے۔اور دونوں کا ٹیسٹ بھی بالکل ایک ہوتا ہے میں اپنی ڈیٹ پر چاکلیٹ کے ساتھ ساتھ کھجور بھی رکھ لوں گی تم بس ایک بار ہاں تو کرو وہ اس کا ہاتھ بے حد نرمی سے چومتے ہوئے بولی تو رویام کسی چھوی موی ہیروئن کی طرح اپنا ہاتھ چھڑا کر شرما گیا

رویام جانو سائیں کے ساتھ بے وفائی اور کہاں گئی وہ نرس جس پر تم فدا تھے یارم بے حد شرارت سے بولا جس پر پری نے بے یقینی سے رویام کی جانب دیکھا

مطلب مجھ سے پہلے ہی تمہاری گرل فرینڈ ہے تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ابھی تو اظہار محبت بھی نہیں ہوا اور تم پہلے ہی افئیر چلا کر بیٹھے ہو پری کو دکھ ہوا تھا

وہ شرف میلی دوشت اے (وہ صرف میری دوست ہے) وہ صفائی دیتے ہوئے بولا تو یارم کا بے اختیار قہقہ بلند ہوا

اسے پتہ تھا اس کا بیٹا ٹھرکی ہے لیکن اس قدر تیسری گرل فرینڈ کے لیے پہلی دونوں گرل فرینڈ کا پتہ کاٹ گیا

رویام یہ رشتے میں تیری مامی لگتی ہے یارم نے پھر سے یاد دلایا

ارے آپ اپنے منہ بولے رشتوں کے لیے میرا اور رویام کا رشتہ کیوں خراب کر رہے ہیں وہ بیچ میں یارم کو ٹوکتے ہوئے بولی

یہ کوئی منہ بولا رشتہ نہیں بلکہ ایک اصل اور سچا رشتہ ہے آپ کے شوہر میرے بھائی لگتے ہیں روح نے ان کی باتوں میں حصہ لیا تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

دکش نے تو کبھی ذکر نہیں کیا۔اب وہ مستی چھوڑ کر بالکل سیریس انداز میں بولی تھی

وہ مجھ سے خفا رہتے ہیں۔ ہم ہمیشہ سے ایک دوسرے سے الگ اور دور رہے ہیں لیکن وقت ہمیں ایک دوسرے کے پاس لے آیا ہے ان شاءاللہ اب ہم دور نہیں ہوں گے روح نے یقین سے کہا تو پری بے ساختہ آمین کہہ اٹھی تھی

آمین ثم آمین اس کا مطلب ہے کہ میرا بوائے فرینڈ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا اس کے انداز میں ایک بار پھر سے شرارتوں ابر آئی وہ سچ میں ایک زندہ دل اور بہت شرارتی لڑکی تھی

یہ بیماری اگر اسے نہ ہوتی تو وہ ایک بے حد خوبصورت زندگی گزار رہی ہوتی

اپنے بھائی کیلئے یہ پیاری سی لڑکی اسے بے حد پسند آئی تھی

ہاں بالکل تم میرے بیٹے کے ساتھ رہ سکتی ہوں لیکن میرے بھائی کو بالکل دھکہ نہیں دے سکتی۔اس کے انداز سے لگتا ہے کہ وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔

اس نے مسکرا کر اس کے گال کو چھوا تو وہ بے اختیار نظر جھکائی گئی

ان کا تو مجھے نہیں پتا کہ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں کتنا نہیں لیکن میں رومی کو بہت پیار کرتی ہوں اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں

آپ دونوں مل کر میرا یہ کام کروادیں مجھے کسی بابا کے پاس لے چلیں جو تعویذ وغیرہ دیتے ہو میں اپنے شوہر کی یاداشت بلا کر رویام کو بڑا کر دوں گی اور پھر اس کے ساتھ بھاگ جاوں گی وہاں ہم دونوں شادی کر لیں گے اور بس کر دو لڑکی۔۔ حقیقت کی دنیا میں لوٹ آؤ میرا بھائی بھی کسی شہزادے سے کم نہیں ہیں روح نے فورا کی سائیڈ لی تھی۔

انہیں شہزادہ نہیں کچھ اور کہا جاتا ہے رومی بتاؤ ذرا اپنی ماما کو کہ ہم نے دکش کا کیا نام رکھا ہے وہ بہت پیار سے رویام کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

کھلوش یو۔(کھڑوس دو) وہ منہ بناتے ہوئے بتانے لگا تو بے اختیار یارم قہقہ بلند ہوا مطلب کے یہ نام درک کا تھا بالکل اس کی پرسنالٹی پر سوٹ کرنے والا نام تھا۔

بابااپ میلی دوشت توبتالودے نااش کھلوش یوشے می لے اپلی دوشت شے پلومش تیااے اپ اش توبتاوگے (بابا آپ میری دوست کو بچالوگے نااس کھڑس دیوسے میں نے اپنے دوست سے پرامس کیاہے کہ آپ اس کوبچاؤگے)

اب وہ ساری باتیں بھلائے یارم سے مخاطب ہوا۔

میں نے تمہاری دوست کو بچا تولیا لیکن اس کھڑوس دیو سے نہیں بلکہ اس کے کھڑوس دیو کے دشمنوں سے تمہاری بے چاری دوست کے نصیب میں وہی شخص لکھاہے یارم نے ہنستے ہوئے کہا تورویام منہ بسور گیا

شاید اسے اپنی دوست کی بدقسمتی کاخیال تھا

جب کہ پری کوتواس کایہ انداز بھی بے حد پیارالگاوہ بے اختیار جھک کراس کے دونوں گالوں کوچوم گئی اور ہمیشہ کی طرح اس کی یہ حرکت رویام کو آگ لگا گئی تھی

رویام منہ نہیں بناتے میں نے لاسٹ ٹائم کیا سمجھایاتھادوستی میں یہ آلاؤٹ ہے وہ اس کے منہ بسورنے پر سمجھانے لگی۔

جبکہ روح اور یارم رویام کے انداز پر ہنسے تھے۔اس کا بالکل صحیح لڑکی کے ساتھ پالاپڑاتھا

اب وہ کیسے اسے سمجھاتا کہ اسے کس صرف اپنی ماں کا ہی پسند ہے

oooooo

وہ لوگ اسے واپس گھر لے آئے تھے فی الحال اسے آرام کی ضرورت تھی وہ بہت کمزور ہو چکا تھا اس کی ہڈیاں پوری طرح سے اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی

اسے اپنے ماں باپ کی بے حد ضرورت تھی یارم کام پر جاتا تھا لیکن بہت کم اس کا زیادہ وقت اپنے بیٹے کے ساتھ ہی گزرتا تھا وہ مشکل میں تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اب یہ مشکل زیادہ دیر تک نہیں ہے

دوسری طرف جب سے جانو سائیں کو یہ پتا چلا تھا کہ رویام کسی اور کے ساتھ پیار محبت کے عہد و پیمان باندھ چکا ہے اس کا دل بری طرح سے ٹوٹ گیا تھا وہ اسے بے وفائی کا لقب بھی دے چکی تھی

روز وہ دو تین گھنٹے اس سے بات کرتی تھی بس وہ روٹھی بیٹھی رہتی اور رویام اسے مناتا رہتا

دائم سائیں نے تو رویام کے سامنے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اب رویام کے اس طرف کوئی چانس نہیں ہے اب وہ اپنی جانو سائیں کو خود پٹا لے گا

لیکن دائم بیچارے کو کون سمجھائے کہ جانو سائیں کے دل میں تو رویام بستا تھا

جس سے وہ بے حد محبت کرتی تھی

وہ دو تین گھنٹے ایک دوسرے سے کونسی باتیں کرتے تھے کسی کو سمجھ نہیں آتی تھی بس سارا دن یارم کی موبائل کی شامت آئی رہتی

یہاں وہ جانو سائیں سے کھلم کھلا اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا اور وہاں پری یارم کا نمبر لے چکی تھی رویام سے باتیں کرنے کے لئے

پہلی بار پری کو دیکھتے ہی رویام کو جانو سائیں کی یاد آئی تھی اور اس نے اسے اسی نام سے بلایا تھا لیکن اب جب اس کی جانو سائیں پری کی وجہ سے اس سے روٹھنے لگی تھی تو اسے پری بالکل اچھی نہیں لگتی تھی

اور کل فون پر اس نے پری کو کہہ دیا تھا کہ تم اپنے (کھلوش یو) کھڑوس دیو کے ساتھ رہو مجھے میری جانو سائیں بہت پیاری ہے جو اس کی محبت ہی نہیں بلکہ کا فرسٹ لو کرش بھی ہے

اس کو پتا تو نہیں تھا فرسٹ لو کرش کیا ہوتا ہے لیکن یارم کے کہنے پر وہ بول گیا تھا

ان کی باتوں پر پری کا معصوم سا دل ٹوٹ گیا

اور اس کے جھوٹ موٹ کے رونے پر رویام نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوٹا سا آئی لو یو بول ہی ڈالا

روح اور یارم تو اپنے بیٹے کی یہ فین فولو نگ دیکھ کر پریشان تھے روح کس کس کو بہو بناتی اچھی خاصی کنفیوز تھی۔

جب کہ یارم تو اپنے بیٹے کی ٹھرکیاں دیکھ کر یہ سارے کام تو یارم نے خود کبھی زندگی میں نہیں کیے تھے جو اس کا بیٹا صرف ڈھائی سال کی عمر میں کر رہا تھا

OOOOOO

اگلے ہفتے روح کی سالگرہ تھی جسے یارم ہر سال کی طرح اس سال بھی بہت دھوم دھام سے منانے والا تھا اسی سلسلے میں اس نے سب لوگوں کو کام پر لگایا ہوا تھا

سب لوگ ہی اس کی سالگرہ کی تیاری میں بے حد مصروف تھے

جبکہ روح ہر چیز سے بے خبر اپنے بیٹے کی خواہشات پوری کرنے میں مصروف تھی اس وقت وہ اس کے لیے چوکلیٹ کیک بنا رہی تھی چوکلیٹ کا تو وہ دیوانہ تھا

اسی چوکلیٹ سے بنی ہر چیز پسند تھی اور روح کو اپنے بیٹے کی ہر خواہش پوری کرنی تھی

آخر اس کا بیٹا موت کے منہ سے واپس آیا تھا اب تو وہ اس کی کسی بھی خواہش کو ٹال ہی نہیں سکتی تھی اس کا بس چلتا تھا

پوری دنیا اٹھا کر اس کے پیروں میں رکھ دے

ماں تھی اللہ نے جتنا بس میں دیا تھا وہ کر رہی تھی

وہ کاؤنٹر پر بڑے مزے سے کھڑا چاکلیٹ کا پیس اپنے منہ میں ڈالے شونو سے باتیں کرنے میں مگن تھا۔

جبکہ روح بڑے مزے سے اس کے لئے کیک بنا رہی تھی دھیان اسی کی جانب تھا اس کی باتوں پر مسکراتے ہوئے وہ

اپنے کام میں مصروف تھی جب آہستہ سے یارم نے پیچھے سے آکر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا اور ساتھ ہی اس کے

گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا تھا

یارم کیا کر رہے ہیں آپ اس کا لمس آپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ اپنے ہونٹوں سے اس کا ہاتھ ہٹا کر پوچھنے

لگی

خاموش رہو ابھی تمہارا بوڈی گارڈ سن لے گا اور پھر اس کا سوال ہو گا بابا آپ میری ماما کے پیچھے کھڑے کیا کر رہے

ہیں وہ رویام کی نقل اتارتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھ چکا تھا

ہاں تو میرا سوال بھی یہی ہے آپ میرے پیچھے کھڑے کیا کر رہے ہیں جائے کمرے میں فریش ہو کر آئے اس کے

انداز پر مسکراتے ہوئے روح بھی بے حد مدہم آواز میں بولی تھی

یار پیار تو کرنے دو تمہارے باڈی گارڈ کا بس چلے تو مجھے تمہارے قریب بھی نہ بھٹکنے دے اس کے لبوں کو چومتا وہ

بہت محبت سے بولا تھا

یارم آپ کیا کر رہے ہیں رویام دیکھ لے گا وہ اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی سمجھانے لگی

لیکن اس بار رویام کی نظر اس پر پڑ ہی گئی جو پتا نہیں کس بات کو لے کر روح سے سوال کرنے لگا تھا

اپ میلی ماماتے پاش تیاتر رے او (آپ میری ماما کے پاس کیا کر رہے ہو) اس کا سوال بالکل یارم کی سوچ کے مطابق تھا

بس تیری ماں نہیں ہے میری بیوی بھی ہے یارم فوراً جواب دیتا روح کی طرف متوجہ ہوا

مامااپ صرش ریام تی اونہ (ماما آپ صرف رویام کہ ہونا) وہ بے حد معصوم سی شکل بنا کر، پوچھنے لگا تو روح نے فوراً اس پر پیار آیا

ہاں میری جان ماما صرف رویام کی ہے وہ اس کا گال چومتے ہوئے بولی تو رویام نے شرارتی سی ایک نظر یارم پر ڈالی جیسے کہہ رہا ہوں اب خوش ہو گئی تسلی یارم نے گھور کر ان ماں بیٹے کی جوڑی کو دیکھا

یہاں کھڑے رہنا ہی بیکار ہے جا رہا ہوں میں فریش ہونے وہ منہ بنا کر کہتا فریش ہونے چلا گیا کے پیچھے سے اسے رویام کی جیت سے بھرپور کھلکھلاہٹ کی آواز آئی تھی وہ اختیار مسکرایا

اس کا ننھا شہزادہ اسے ہرا کر خوش ہوتا تھا جب اس کی ماں اپنی بھرپور محبت کا اظہار صرف اس کے لئے کرتی تھی

oooooo

شام کے وقت ساری بچہ پارٹی یارم کے گھر پر موجود کی روح ان سب کے لیے سینیٹ بنا رہی تھی جب کہ وہ پانچوں سر جوڑے پتہ نہیں کون سی باتوں میں مصروف تھے

بس اتنا پتا تھا کہ اندر ہی اندر کوئی پلاننگ چل رہی ہے جس میں روح کو شامل نہیں کیا جارہا

لیکن روح کو ان سب چیزوں سے فرق پڑتا تھا وہ تو بچوں کی پسند کی چیزیں بنا کر باہر لان میں لے آئی

جہاں وہ سارے کھیل میں مصروف تھے

لیلیٰ عنایت اور مہر کو واپس لے آئی تھی اور اب وہ انہی کے ساتھ رہتی تھی

لیلیٰ بہت خوش تھی جبکہ معصومہ کے دوسری بار پریگنیٹ ہونے پر ان کی خوشیوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا

مشارف نے کہا تھا کہ اس بار اسے بہن چاہیے اور ایسا ہی کچھ معصومہ اور شارف کی بھی خواہش بھی ہے باقی اب جیسا اللہ کو منظور

جبکہ رویام کو جب سے پتہ چلا تھا کہ بہن بھائی گال پر کس کرتے ہیں اسے بہن بھائی بالکل اچھے نہیں لگتے تھے وہ تو پہلے بھی عنایت مہر اور مشارف سے اچھا خاصہ تنگ تھا اسے کس صرف اپنی ماں کا ہی پسند تھا اسے تو اپنے باپ کی چبتی ہوئی داڑھی مونچھ پسند نہیں تھی بہن بھائی کی کہاں سے پسند آتی

اس لیے اسے بہن بھائی کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں کی۔

اور روح اور یارم کے لیے بھی اب رویام ہی کافی تھا وہ اسی کے ننھے وجود پر اپنی ساری خوشیاں خواہشات لوٹاتے تھے

oooooo

ایک ہفتہ بے حد تیزی سے گزرا تھا

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی جبکہ رویام اس کی باہوں میں گہری نیند میں تھا یارم کا وجود اسے بیڈ پر بالکل برداشت نہ

ہوا اسی لئے یارم صوفے پر سو رہا تھا

بارہ بجتے ہی یارم نے آہستہ سے اپنی چادر خود سے ہٹاتے ہوئے بیڈ جانب قدم بڑھائے

بے حد نرمی سے اس نے روح کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے گال پر جھک کر پیار کیا

سالگرہ مبارک ہو میرا بچہ وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے اٹھنے کا کہتا دوسرے کمرے میں بلا رہا تھا اس نے مسکرا کر

اسے دیکھا

اسے تو بالکل یاد بھی نہیں تھا کہ اس کی سالگرہ ہے یقیناً وہ سب اتنے دنوں سے اسی چیز کی پلاننگ کر رہے تھے

اس نے بے حد نرمی سے رویام کو بیڈ پر سیدھا کیا اور باہر کی جانب ائی جہاں شانو اس کا انتظار کر رہا تھا اس کے گلے میں

ایک کارڈ لکھا ہوا تھا جس پر ہپی برتھ ڈے روح لکھا تھا

میرا پیارا ابے بی تھینک یو سوچ وہ اس کے بال سہلاتی بہت محبت سے بولی تھی جب کہ شونو رویام کے پاس جا چکا تھا کہ

وہ روح کی غیر موجودگی میں اس کا خیال رکھ سکے

یارم اسے گھر کے دوسرے بیڈروم میں بلا رہا تھا

ooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو کمرے کو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہر طرف پھول ہی پھول تھے

کمرے کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی ٹیبل تھی اور اس ٹیبل پر رکھا ہوا ایک کیک

جس پر بہت خوبصورتی سے روح یارم لکھا تھا

ہیپی برتھ ڈے میرا بچہ اللہ تمہیں زندگی کی ہر خوشی دے وہ اس کا ماتھا چومتا اسے اپنی باہوں میں لے لئے بہت محبت سے بولا تھا روح نے آہستہ سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا

تھینک یو سوچ یارم اس نے مسکرا کر کہا تو یارم نے اس کے دونوں بازو تھامتے اسے خود سے الگ کیا

یہ تھینک یو سوچ کا کیا میں اچار ڈالو کا مجھے نہیں چاہیے مجھے تو کچھ اور چاہیے اور اس کے لبوں کو اپنی انگلی سے سہلاتا اسے نظر جھکانے پر مجبور کر گیا

کب سدھریں گے آپ یارم وہ اسے خود سے ذرا دور کرتے ہوئے کہنے لگی تو یارم نے ایک ہی جھٹکے میں اس سے آپنے بے حد قریب کر لیا

جب تک تم یوہی پاگل کرتی رہو گی تب تک تو میرے سدھرنے کے کوئی چانس نہیں ہیں وہ نرمی سے اس کا چہرہ تھامیں اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے لبوں پر اپنے لبوں لگاتا وہ اس کی اور اپنی سانسیں ایک کرنے لگا

روح خاموشی سے اس کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی

وہ بہت نرمی سے اس کے لبوں کو چوم رہا تھا جب روح نے ذرا سا فاصلہ بنایا

آپ یہاں مجھے میری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لئے لائے ہیں یا اپنی تیشنگی پوری کرنے وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی تو یارم اس کی کمر میں ہاتھ ڈالنے سے بے حد قریب کرتا ایک میٹھی سی جسارت اس کے لبوں پر پھر سے کر گیا

لایا تو تمہیں تمہاری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لئے ہی ہوں

لیکن تھوڑا بہت پیار کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں اور ویسے بھی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے بعد کا بھی انتظام میں نے پورا کر رکھا ہے وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرنے لگا جہاں بے حد پھولوں کی پتیوں کے بیچ ان دونوں کا نام لکھا تھا

روح نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے دیکھا جب کہ یارم اس کے ہاتھ میں چھری پکڑاتا اسے آہستہ سے ٹیبل کے قریب لے آیا

یقین کرو یہ تمہارے ہونٹوں سے زیادہ میٹھا تو نہیں ہو گا لیکن برتھ ڈے تو منانا ہے تبھی تو کچھ اور نصیب ہو گا

وہ بے حد شرارتی انداز میں کہتا ہے اس کے پیچھے کھڑا ہو کر کیک کاٹنے لگا روح نے ہنستے ہوئے کیک پر چھری چلائی اور کیک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اسے کھلانے لگی جسے یارم نے صرف اپنے لبوں سے چھوا تھا

سچ تھا اسے میٹھے میں صرف روح کے لب ہی پسند تھے

وہ کیک کا ٹکڑا روح کو کھلا کر ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا

وہ خاموشی سے اس کا لمس محسوس کرتی اس کی گردن میں باہیں ڈالے اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی تھی

اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھائے وہاں سے بیڈ پر لے آیا

اگر تمہارا بیٹا یہاں پر ہوتا نا تو پوچھتا میری ماں آپ کی باہوں میں کیا کر رہی ہے۔اس نے تو بالکل تمہیں اپنا ہی بنا لیا ہے۔پتہ نہیں کب ہو گا وہ پانچ سال کا کہ میں اسے اس کے روم میں رخصت کروں گا اس کے ہونٹوں کے بعد اس کی گردن کو چومتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کیئے وہ اتنی بے بسی سے بولا روح کی ہنسی چھوٹ گئی

بس کریں یارم کتنا جلیں گے میرے بیٹے سے اس نے ہنستے ہوئے کہا تو یارم نے اسے گھور کر دیکھا

ہاں صرف تمہارا ہی بیٹا ہے نہ میرا تو کچھ لگتا ہی نہیں اس کی شہ رگ کو چومتے ہوئے وہ بہت پیار سے بولا روح نے اس کے انداز میں رویام کے لئے بے حد محبت محسوس کی تھی

اور اب وہ اور کیا کہتی اس کی باہوں میں بھی پل پل پگھلتی وہ اس کی محبت کی شدت کو محسوس کر رہی تھی لمحہ لمحہ اسی کی ہو رہی تھی

وہ ہر گزرتے پل کے ساتھ اسے اپنی محبت کا احساس دلاتا اس کی ایک ایک دھڑکن پر اپنا نام لکھ رہا تھا وہ اسے خود میں قید کر چکا تھا

اور روح اس کی محبت کی قیدی کی اس کی پناہوں میں سمٹتی اس کی محبت کو محسوس کر رہی تھی۔

جو اس کی ایک ایک سانس کا مالک تھا

oooooo

oooooo

وہ نہا کر باہر نکلی تو رویام بیڈ پر بیٹھا اپنی آنکھیں مسل رہا تھا یقیناً ابھی ابھی ہی جاگا تھا

جاگ گیا میرا بچہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے روح بہت محبت سے بولی رویام اپنے دونوں بازو اس کی طرف اٹھاتا اس کی گود میں آ چکا تھا

جبکہ یارم بیڈ پر گہری نیند میں تھا

بابا گندا بے بی تو لیت دا گتا اے وہ اتھا بے بتہ نی اوتا نہ ماما (بابا گندا بے بی جو لیٹ جاگتا ہے وہ اچھا بچہ نہیں ہوتا نہ ماما) وہ یارم کو دیکھتے ہوئے روح سے پوچھنے لگا

جبکہ اسے گندا بے بی کہنے پر روح کو ہنسی آئی تھی

ہاں بالکل بھی اچھے بچے نہیں ہیں وہ وقت پر نہیں جاگ سکتے جو جلدی جاگتا ہے وہ ونر ہوتا ہے جیسے میرا رویام ونر ہے

وہ اسے فریش کرنے کے لیے واش روم میں لے جاتے ہوئے بولی

تو رویام کے ڈمپلز خوشی سے کھل گئے تھے

ماما اداپ تا بڑے اے نا (ماما آج آپ کا برتھ ڈے ہے نا) وہ اپنے چھوٹے چھوٹے موتیوں جیسے دانتوں میں برش کرتے ہوئے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا روح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا بھلا اسے کیسے پتہ کہا جس کا برتھ ڈے ہے آپ کو کس نے بتایا روح حیرت میں گھیری اس سے پوچھنے لگی

تل بابا شالف تاتو کو بل لے تے۔ بت بالی پاتی او دی۔ شب لو د آیں دے اول تو کلٹ ٹیک بی ہو دا۔ می نے شوتا تا می

آپ تو بتوں دا فیر می بھل دیا(کل بابا شارف چاچو کو بول رہے تھے کہ بہت بڑی پارٹی ہو گی سب لوگ آئیں گے اور

چوکلیٹ کیک بھی ہو گا میں نے سوچ لیا تھا آپ کو بتاؤں گا لیکن پھر میں بھول گیا)

وہ اپنی ماں کے اچھے بچے کی طرح اپنے بابا کی ساری باتیں اسے بتاتا تھا لیکن اتنی اہم بات وہ اسے بتانا ہی بھول گیا تھا

لیکن اچھا ہی ہوا ورنہ یارم کی پلاننگ دھری کی دھری رہ جاتی۔

یارم اسے خبری کہتا تھا تو غلط نہیں تھا لیکن وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا جو دیکھتا وہی بتاتا وہ بھی صرف روح کو

وئی بات نہیں میری جان آپ نے اب بتا دیا یہی بہت ہے وہ اسے نہلانے کے لئے اس کے کپڑے اتارتے ہوئے

بولی

ماما ریام تو شم آتی اے ریام مام تے شامے نائی نائی نی ترے دا(ماما رویام کو شرم آتی ہے۔ رویام ماما کے سامنے نائی نائی

نہیں کرے گا)اس کے ہاتھ اپنے کپڑوں پر دیکھ کر رویام اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے حد معصومیت سے

بولا

رویام کو ساری رات شرٹ اتار کر سوتے ہوئے شرم نہیں آتی

اور نہ ہی جانو سائیں اور پری کے ساتھ فلرٹ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی ہے

لیکن ماما کے سامنے نائی نائی کرتے ہوئے شرم آرہی ہے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو رویام اپنی آنکھوں سے ہاتھ

ہٹاتا شرارت سے کھلکھلایا

نی ریام تو شم نُ تی ریام تقو مجاک کل لاا ے (نہیں رویام کو شرم نہیں آتی رویام تو مذاق کر رہا ہے) وہ بے حد پیارے سے انداز میں بولا تو روح نے ہنستے ہوئے بے بی شیمپو نکالا

وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو جاتی تھی کہ آخر وہ اتنی ساری باتیں لاتا کہاں سے تھا۔ دن رات اس کے سامنے جو بھی باتیں ہوتی تھی وہ بھولتا نہیں تھا اور پھر بعد میں کسی نہ کسی طرح سے ان کو استعمال بھی کرتا تھا

وہ کوئی بھی چیز بہت جلدی سیکھ جاتا تھا یقیناً بڑا ہو کر وہ ایک بہت ہی ہوشیار اور ذہین بچا ہو گا۔

روح جب بھی اس کی ذہانت دیکھتی تھی اس کی نظر اتار نا نہ بھولتی یارم کے مطابق تو اب اسے اسکول میں بھی داخل کروا دینا چاہیئے تھا کیونکہ وہ بہت ہوشیار تھا آسانی سے سکول ہینڈل کر سکتا تھا اس کی بیماری کا پتہ چلنے سے پہلے یارم روح کو سکول کے لیے منا بھی چکا تھا

لیکن بیماری کے بعد اب روح نے پھر سے منع کر دیا تھا وہ اتنی جلدی اس پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی ہاں لیکن اگر وہ ایک گھنٹے کے لئے پلے کلاس میں جاتا ہے تو اسے کوئی اعتراض بھی نہیں تھا

اور خاص کر جب یارم نے یہ بتایا تھا کہ پلے کلاس میں قرآن پاک اور نماز کی تعلیم دی جاتی ہے تو روح نے فوراً ہی ہاں کر دیا

اور اب تو وہ اگلے ہفتے سے جوائن بھی کرنے والا تھا

اسے اچھے سے نہلا دھلا کر باہر آئی اور اب اس کے لیے اپنی پسند کے کپڑے نکال کر اسے تیار کرنے لگی

جس کے رویام چھوٹی سی نکر پہنے اب یارم کے اوپر چڑھا اس گندے بچے کو جگانے کا کام کر رہا تھا

اٹ داؤ گندے بتے کیتا شوتے او بیڈ مرررز دیتو ریام کیتا اتا بتہ اے وہ دلدی دگ کر بش کتاے(

اٹھ جاؤ گندے بچے کتنا سوتے ہو بیڈ مینرز دیکھو رویام کتنا اچھا بچہ ہے وہ جلدی جا کر برش کرتا ہے(

وہ اس کی پیٹھ کی سواری کرتا اسے ہر ممکن طریقے سے جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شاید جانتا نہیں تھا کہ اس کا باپ بھی اسی کی طرح پورا ڈھیٹ ہے

روح بھی چاہتی تھی کہ اب یارم جاگ جائے اسی لیے وہ رویام کو بالکل بھی اسے تنگ کرنے کے لئے منع نہیں کر رہی تھی

کیسے وہ ساری رات اسے جگا کے خود مزے سے سو رہا تھا یہ تو روح کے ساتھ واقعی بہت بڑی ناانصافی تھی

آج میرا بیٹا یہ پنک والی شرٹ پہنے گا اور رات پارٹی کے لیے یہ یلو والی وہ ایک شرٹ کو نکال کر باہر لاتے یلکو وہی جو رکھ آئی تھی

ماما پلی تو پھون رر تے بولونہ آدرت املے درمی پاتی اے ال تو کلت ٹیک بی اے اول می اس تو بی دوں دا(ماما پری کو فون کر کے بولو نہ آج رات ہمارے گھر میں پارٹی ہے اور چوکلیٹ کیک بھی ہے اور میں اس کو بھی دوں گا)اب وہ یارم کی پیٹھ پر سیدھا ہو کر لیٹا اپنی ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھے فلل ریلکس انداز میں روح کو آرڈر جاری کر چکا تھا

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو آپ کے ماموں کو بھی بلانا ہے ان کو بھی تو انویٹیشن دینا ہو گا وہ فون اٹھاتی بیڈ پر ہی بیٹھ گئی

جب کہ رویام روح کی بات کو شاباشی کے طور پر لیتا خوش ہوا تھا

ہیلو اس نے فون کیا جب دوسری طرف سے درک کی آواز آئی

درک بھائی میں روح بات کر رہی ہوں آج رات میری سالگرہ ہے اور آپ پری کو لے کر پارٹی میں ضرور آئے گا

ویسے تو پری کو کل ہی شارف بھائی خود ہی انوائٹ کر چکے ہیں لیکن آپ کو بھی انوائٹ کرنا تھا اسی لیے میں فون کر رہی ہوں وہ اس کی سنے بغیر اپنی کہنے لگی

میں نہیں آسکتا اور نہ ہی اس طرح کے فضول قسم کی پارٹیز میں مجھے انٹرسٹ ہے وہ بے حد سرد انداز میں بولا لیکن روح کو بالکل اثر نہ ہوا

ایسے کیسے نہیں آسکتے آپ کو آنا ہوگا اگر آپ نہیں آئے تو میں کیک نہیں کاٹوں گی وہ ضدی انداز میں بولی

تمہارا برتھ ڈے تمہارا کیک تم کاٹو یا نہ کاٹو مجھے کیا فرق پڑتا ہے وہ اسی لہجے میں بولا

ارے ایسے کیسے فرق نہیں پڑتا فرق تو آپ کو پڑنا چاہیے اور فرق پڑے گا میں پہلے بول رہی ہوں آپ اگر نہیں آئیں گے تو میں کیک نہیں کارٹوں گی

اس کے انداز میں ایک مان تھا ایک ضد تھی جو بہنیں اپنے بھائیوں سے کرتی تھی

وہ نہیں جانتی تھی اس کا یہ مان یہ ضد دوسری طرف موجود روک بھی محسوس کر رہا ہے یا نہیں لیکن وہ اپنے بھائی کو یہ مان دینا چاہتی تھی کہ اس دنیا میں اس کے پاس ایک رشتہ ہے

وہ فون بند کر چکا تھا روح نے ناراضگی سے موبائل کو گھورا

ایسا کون کرتا ہے کم از کم خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیتے اور نہیں تو مجھے برتھ ڈے ہی وش کر دیتے وہ منہ بنا کر موبائل ایک طرف رکھتی رویام کو دیکھنے لگی لیکن نظریں یارم کی کھلی ہوئی آنکھوں پر پڑی

یارم یہ میرے لئے بہت مشکل ہے وہ اس کے پاس لیٹتے ہوئے بے حد اداسی سے بولی تو یارم ہلکا سا مسکرایا

اس دنیا میں کچھ بھی مشکل نہیں ہے روح اور رشتوں کا احساس دلانا ہرگز نہیں تم اپنی کوشش جاری رکھو آج نہیں تو کل وہ تمہاری محبت کو ضرور قبول کرے گا یارم نے کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے رویام کا بازو پکڑا اور اسے اپنے پیٹھ سے نیچے کرتے ہوئے اپنی باہوں میں دبوچ کر اپنی داڑھی چبھونے لگا

یارم میرے معصوم بچے نے کیا بگاڑا ہے آپ کا رویام کے چلانے پر روحا سے چھڑانے لگی

میں بھی کسی کا معصوم بچہ ہوا میں نے کیا بگاڑا ہے تم ماں بیٹے کا اور میری پیٹھ کیا اسے گھوڑے کی سواری لگتی ہے جو آرام فرما رہا تھا

یارم اس کو بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اپنے جارحانہ انداز میں اسے پیار کرتا ہوا اس کے گال سرخ کر چکا تھا جبکہ روح اپنے معصوم بچے کو بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر چکی تھی

ماما بتاؤ ماما بتاؤ (ماما بچاؤ ماما بچاؤ) ہر تھوڑی دیر کے بعد رویام کی بس اتنی ہی آواز نکلتی اور پھر وہ یارم کے شکنجے میں آجاتا روح بہت کوشش کے باوجود بھی سے بچا نہیں پائی تھی

یہاں تک کہ رویام کو بچانے کے لیے اس نے یارم کے بازو پر کاٹ بھی دیا تھا

لیکن یارم اپنے بازو پر زخم دیکھتا ہوا بس اتنا کہہ گیا تمہیں تو میں رات کو دیکھوں گا اور ایک بار پھر سے اپنے بازوؤں میں مچلتے رویام کی جانب متوجہ ہو گیا جب رویام تھک ہار کر رونے لگا تو وہ اس کے پیٹ میں گدگدی کرتا اسے پھر سے کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور کر گیا

جتنا وہ اس کے جارحانہ پیار سے چڑتا تھا یارم کو اس سے پیار کرنے میں اتنا ہی مزا آتا تھا

اور وہ جانتی تھی کہ چاہے وہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لے یارم نے نہ تو اپنا انداز بدلنا تھا اور نہ ہی رویام نے اس سے چڑنا چھوڑنا تھا

oooooo

سب کو ہی پتہ چل گیا تھا کی روح جان چکی ہے کہ آج اس کا برتھ ڈے ہے اسی لئے اب ساری پلاننگ اس کے سامنے ہی ہو رہی تھی

لیکن کتنے مزے کی بات تھی وہ اس کی سالگرہ کی تیاری کر رہے تھے اور اسے بالکل اہمیت نہیں دے رہے تھے

کچن میں آج لیلیٰ اور معصومہ کا قبضہ تھا کیونکہ برتھڈے گرل کو کام کرنے کی بالکل اجازت نہیں تھی

اور اگر یارم کے سامنے وہ ہاتھ پیر ہلاتی تو اس نے سب کے سامنے اسے ڈانٹ دینا تھا پر روح اس کی ڈانٹ نہیں کھانا چاہتی تھی کیونکہ وہ ہر روز رویام کے سامنے اسے ڈانٹ کر یہ کہتی تھی کہ اس کی ماں اس کے باپ کو بھی ڈانٹ سکتی ہے اور یارم کی ڈانٹ رویام کے سامنے کھا کر اپنا امیج خراب نہیں ہونے دے سکتی تھی

دوپہر کے وقت جب پری نے ان کے گھر میں قدم رکھا تو روح کو ایک امید تھی کہ وہ بھی اندر آئے گا لیکن جب پری نے یہ بتایا کہ ڈرائیور کے ساتھ آئی ہے تو وہ ایک بار پھر سے دل مسوس کر رہ گئی

ہاں لیکن رویام پری کے آجانے سے بہت خوش ہو گیا تھا

پری نے اسے بتایا تھا کہ اس نے درک کو چلنے کے لیے کہا ہے لیکن درک نے اسے اجازت دے دیں یہی بہت ہے

اس کا یہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنے کسی دوست کی پارٹی میں آج کلب میں گیا ہوا ہے

مطلب صاف تھا کہ اس کا وہ دوست روح سے زیادہ اس کے لئے عزیز تھا

وہ ایسا ظاہر کرنا چاہتا تھا لیکن اس پر ایسا ظاہر کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا

اس نے پری کو کہہ کر بھیجا تھا کہ روح کو بتا دینا کہ وہ اپنے دوست کی پارٹی میں گیا ہے اگر روح درک کے لیے اہمیت نہ رکھتی تھی تو وہ پری کو یہ کہہ کر کیوں بھیجتا کہ "روح کو بتا دینا" مطلب کے کہیں نی کہیں تو اس کے اندر بھی جذبات تھے وہ اپنے جذبات کو کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا وہ ہارٹ لیس نہیں تھا بس خود کو ہارٹ لیس بنانا چاہتا تھا

oooooo

اس نے پری کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ بہت لیٹ آئے گا

اور وہ خود اسے لینے آئے ڈرائیور نہیں اور اسے گھر کے باہر آنے کے لئے فون کرے گا تو پری خاموشی سے گھر سے باہر آ جائے کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ باہر سے لینے کون آیا ہے لیکن گھر کے باہر پہنچ کر اس نے پہلے وقت دیکھا رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے محفل ختم ہو چکی تھی اور اس کی سالگرہ بھی

وہ اس پر یہ ظاہر کرنے میں کامیاب رہا تھا کہ روح کا ہونا نہ ہونا اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا

اس نے دو تین بار پری کو فون کیا تو اس نے فون نہیں اٹھایا کچھ سوچ کر اس نے اپنے قدم گھر کے اندر کی جانب بڑھائے تو گھر میں خاموشی تھی

اسے دیکھتے ہی شونو بھاگ کر اس کے پاس آگیا تھا

جبکہ ساتھ ہی اس کے آگے آگے چلتا اسے روم میں لے آیا

وہ سب لوگ خاموشی سے بیٹھے تھے عجیب سکوت تھا سب نے اسے دروازے پر کھڑا دیکھا تھا

ٹیبل پر بڑا سا کیک رکھا گیا تھا جیسے ٹچ بھی نہیں کیا گیا تھا تقریبا سبھی بچے سو رہے تھے اسے دیکھتے ہی روح کے چہرے پر ایک رونق سی آگئی تھی وہ اداسی کہیں چھپ گئی تھی

اتنی دیر لگا دی آنے میں میں نے کہا تھا نہ جب تک آپ نہیں آؤ گے میں کیک نہیں کاٹوں گی مجھے پورا یقین تھا آپ ضرور آئیں گے آپ کی بہن کی سالگرہ ہو اور آپ نہ آئے ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامیں اس کے سینے سے آ لگی

وہ چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر پایا تھا

ہاں لیکن بے حد سرد لہجے میں بولا میں صرف یہاں پری کو لینے آیا تھا کسی کی سالگرہ منانے کے لیے نہیں

اور اگر تم میرا ویٹ کر کے اپنی سالگرہ کا دن خراب کر چکی ہو تو تم نے بہت غلط کیا ہے تمہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تھا میرے لیے یہ ساری باتیں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تم پتھر پر سر مار کر اپنا ہی سر زخمی کر رہی ہو میرے نزدیک یہ سب باتیں صرف بچپنا ہے روح

میں نہ کل تم سے کوئی رشتہ رکھنا چاہتا تھا نہ ہی آج رکھنا چاہتا ہوں

میں تم سے صرف اس لئے ملنا چاہتا تھا کہ میں تمہیں تمہاری ماں کی کچھ چیزیں لوٹانا چاہتا ہوں

لیکن خضر نے مجھے یہ کہہ کر تم سے دور کر دیا کہ تم اپنے باپ کے قاتل سے ملنا کبھی بھی پسند نہیں کروں گی میرے دل میں تمہارے لیے کچھ نہیں تھا روح کبھی بھی نہیں میں کبھی بھی تمہارے ساتھ بھائی بہن کا رشتہ نبھانا نہیں چاہتا تھا میں تو کسی سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتا اس دنیا میں میرا بس ایک ہی راستہ ہے

اور وہ رشتہ پری سے ہے باقی مجھے دنیا کے کسی شخص سے کوئی مطلب نہیں

چلو پری وہ بے حس بنا اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر کہنے لگا

پری کو اس کا انداز بہت بُرا لگا

ایکٹنگ بہت اچھی کرتے ہیں آپ کیا خیر کیک کاٹنے تک بھی نہیں رکیں گے میں صرف آپ کا انتظار کرتی رہی کیا آپ میرے لئے اتنا بھی نہیں کریں گے اس کا انداز اتنا معصومانہ تھا کہ وہ چاہ کر بھی پیر آگے نہ اٹھا سکا

فائن اگر یہ تم نے میرے لیے کیا ہے تو میں کیک کاٹنے تک تمہارے لئے یہاں رک سکتا ہوں لیکن اس کے بعد تم اپنی یہ بے جا ضد چھوڑ کر اپنی زندگی میں آگے بڑھ ہو گی وہ اس کی بات مانتے ہوئے کہنے لگا اور اس کے بعد بھی وہ کہتا تھا کہ وہ روح کے لیے جذبات نہیں رکھتا صرف روح کی اداسی کے لیے وہ اس کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی اپنے آپ کو وہ ظاہر نہیں کر پاتا تھا جو کرنا چاہتا تھا روح کے چہرے کی مسکراہٹ یارم نے اندر اپنے دل میں بسائی تھی

سب کی موجودگی میں کیک کاٹااور ہمیشہ کی طرح ہاتھ یارم کی جانب بڑھانے لگی لیکن یارم نے اشارے سے اس سے کیک درک کی طرف بڑھانے کے لئے کہاتو بے ساختہ ہی وہ ہاتھ پلٹ کر اچانک اس کی منہ کے قریب کیک پیس لے آئی اور بنا اس کی مزاحمت کی پرواہ کیے کہ پیس اس کے لبوں سے لگایا

وہ ناچاہتے ہوئے بھی مجبور ہو گیا تھا

اس نے اسے گفٹ دیا تھا اس کی ماں کا لاکٹ

روح بے حد خوش تھی آج کی اس برتھ ڈے پر اس کے خونی رشتے بھی شامل تھے

پارٹی ختم ہوتے ہی وہ اپنے آپ پر پھر سے سخت خول طاری کرتا پری کو اپنے ساتھ لے کر چلا گیا لیکن روح بہت خوش تھی اور اس کی خوشی کی وجہ یارم بہت اچھے سے جانتا تھا

کیک کاٹنے کے انتظار میں رویام صرف چاکلیٹ کھا کر گہری نینداتر چکا تھا اس کا روح کو بہت افسوس تھا

اس لئے وہ صبح ہی اس کے لیے کیک بنانے کا ارادہ کر چکی تھی

oooooo

اس کے سینے پر سر رکھ درک کو ہی سوچ رہی تھی اسے اب سمجھ چکی تھی کہ وہ ویسا نہیں ہے جیسا خود کو ظاہر کرتا ہے اور وہ دن دور نہیں جب درک بھی اسے اپنی بہن مان کر اس کے اس حسین رشتے کو قبول کرے گا

اور وہ قبول کرتا تھا وہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا آج جانے سے پہلے وہ اسے اس کی ماں کا ایک چاندی کا لاکٹ دے کر گیا تھا

اور اسے بتایا تھا کہ یہ اس کی ماں کا ہے روح کتنی خوش تھی اسے پا کر صرف وہی جانتی تھی اس کے پاس اپنی ماں کی کوئی چیز نہیں تھی لیکن آج درک کی وجہ سے اسے اپنی ماں کا لمس بھی محسوس ہوا

جب کہ اس کی خوشی کو محسوس کر کے یارم بھی بے حد خوش تھا بھائی جیسا بھی ہوتا تو بھائی ہے اور یہ رشتہ ایک بے حد حساس رشتہ ہے بھائی چھوٹا ہو یا بڑا لیکن بہن اپنے آپ کو اس کے ہوتے ہوئے محفوظ اور مضبوط محسوس کرتی ہے

خضر اور شارف نے کبھی اسے بھائی کی کمی محسوس نہ ہونے دی تھی لیکن درک کے آ جانے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اور زیادہ مضبوط محسوس کرنے لگی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی کب سے اپنے بالوں پر اس کا لمس محسوس کر رہی تھی اس کے ہاتھ رو کے تو بے اختیار سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

کتنے جلتے ہیں نا آپ مجھے سوچوں میں بھی نہیں سوچنے دیتے کسی اور کو وہ شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو یارم مسکرایا

رات کے تین بج رہے ہیں بیوی اور اس وقت تمہیں صرف اپنے شوہر کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم دن رات اپنی سوچوں پر کسی اور کو سوار رکھو گی اور میں یہ چیز قبول کر لوں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

روح کی سوچوں پر صرف اور صرف یارم کا حق ہے وہ اس کا سر ایک بار پھر سے اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا تو وہ بے اختیار مسکرائی

سوچوں پر یہ کیوں روح کی آنکھوں پر

روح کے بالوں پر

روح کے لبوں پر

روح کے چہرے پر

روح کی زندگی پر

اور روح کی روح پر صرف اور صرف یارم کا حق ہے۔

روح سر سے پاؤں تک صرف اور صرف یارم کا ظمی کی ہے۔

وہ یہ سب کچھ بھی بولنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی روح بول گئی تو وہ قہقہ لگاتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا

روح تو بہت سمجھدار ہے وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کے کان کی لو چوم کر بولا تو وہ مسکرا کر اس کے سینے میں اپنا آپ چھپا گئی

oooooo

آپ یوں مجھ سے دور جائیں گے تو مجھے بہت برا لگے گا درک بھائی وہ اس کے سینے سے لگی مسلسل رو رہی تھی

میں پری کا علاج کروانے جا رہا ہوں جلدی واپس آ جاؤں گا وہ اسے کسی قسم کا کوئی دلاسہ دینا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبور تھا

مجھے آپ کی بہت یاد آئے گی وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی

مجھے یاد کرنے سے بہتر ہے کہ اپنی زندگی کی طرف غور کرو میرے آنے سے پہلے بھی تمہاری زندگی بہت پیاری تھی

۔

یہ رونا دھونا بند کرو مجھے آنسو بالکل بھی اچھے نہیں لگتے وہ یہ نہیں کہہ پایا تھا کہ اسے اس کی آنکھ سے بہتے آنسو اچھے نہیں لگ رہے

بس کرو روح آپی کتنا رو گی۔

میں بھی تو اپنے رومی بے بی سے دور جا رہی ہوں کہ میری آنکھوں میں آنسو ہیں۔اسے دور کرتا درک وہاں سے باہر نکلا تو روح وہیں بیٹھ کر رونے لگی جبکہ اس کے رونے پر پری اس کے قریب آ کر کہنے لگی

اللہ تمہیں شفا دے پری اور تم ٹھیک ہو کر جلدی واپس آؤ اس کے گلے سے لگتی کہنے لگی

آمین چلو نہ باہر چلو رومی کو بولو کہ مجھے کسی کرے میں کب سے منتیں کر رہی ہوں بالکل میری بات نہیں مان رہا اور تو اور مجھے کہتا ہے پرائی لڑکیوں کو کسی کرنا گناہ ہے وہ منہ بسور کر اس کی شکایت روح سے کرنے لگی۔اس کے انداز پر روح کو ہنسی آئی

یار ہنسو نہیں بس ایک چھوٹی سی کسی ہی تو مانگ رہی ہوں۔اتنے نخرے تو کبھی تمہارے بھائی نے نہیں دکھائے جتنا تمہارا بیٹا دکھاتا ہے

اب مجھے کیا پتا میرا بھائی تمہیں کتنے نخرے دکھاتا ہے۔ تمہارے معاملے میں تو بالکل بیچارا ہی محسوس ہوتا ہے۔ روح نے ہنستے ہوئے کہا تو پری جھینپ گئی بے دھیانی میں وہ ہمیشہ ہی غلط الفاظ کا استعمال کرتی تھی

میرا وہ مطلب نہیں تھا اور اتنے بھی بیچارے نہیں ہیں وہ دیکھتی نہیں ہو کیسے ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں مجھے

تم اگر وقت پر دوائیاں لے لو تو وہ تمھیں نہیں ڈانٹیں گے روح نے فوراً اس کی سائیڈ لی

میں تو بھول گئی کہ میں تو درکشم صاحب کی چمچی سے بات کر رہی ہوں اس دن جب میں تمہارے گھر پہ تھی تو تم نے فون کر کے بتایا تھا کہ میں نے میڈیسن نہیں لی تمہیں پتا ہے گھر آ کر مجھے کتنا ڈانٹا انہوں نے۔

یار تم فیل ہو تم جیسی نند نہیں چاہیے تھی مجھے چلو اب تمہی نصیب میں ہو تو تم ہی سہی چلو نا باہر رومی سے کسی دلا وادو پلیز۔

اب تو میں اپنے رومی کو روز دیکھ بھی نہیں پاؤں گی۔ وہ منتیں کر رہی تھی روح کو ئی اس کی بات ماننی پڑی

oooo

اس طرف بھی کسی دوپری نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا دوسرا گال آگے گیا تو وہ اسے گھورنے لگا

ات ہی کشی تی دیل اوی تی (ایک ہی کسی کی ڈیل ہوئی تھی) وہ ماں کے ہاتھوں سے چوکلیٹ لیتے ہوئے بولا

روح نے بہت ساری منتیں کرنے کے بعد اسے لالچ دے کر پری کو کس کرنے پر منایا تھا

رویام کوئی بات نہیں مامی کو کس کر لو روح نے سمجھایا

خبر دار جو مجھے مامی کہا گرل فرینڈ ہوں میں اس کی پری تڑپ کر بولی

یہ رشتہ داریاں تم اپنے بھائی تک محدود رکھو میرے اور رویام کے بیچ میں جو رشتہ ہے اسے خراب کرنے کی ضرورت نہیں

وہ وارن کرتے ہوئے بولی روح نے فوراً اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا

ویسے میری انفارمیشن کے مطابق اس کی کلاس میں بھی 1۔2 گرل فرینڈ ہیں روح نے بتایا تو پری اسے گھورنے لگی

ابھی اسے پلے کلاس میں جاتے ہوئے ایک مہینہ ہی ہوا تھا

کیا تم نے میرے علاوہ بھی کسی کو گرل فرینڈ بنا کے رکھا ہے وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی

اں میلی کلاش می بت شالی گلز ہے تو میلی پھریڈے ے (ہاں میری کلاس میں بہت ساری گرلز ہیں جو میری فرینڈز ہیں)۔رویام نے فوراً معصومیت سے کہا

کیا یار وہ گرل فرینڈ تھوڑی نہ ہوئی ہو تو فرینڈز ہوئی وہ روح کو دیکھتے ہوئے خود کو دلاسہ دیتے انداز میں بولی

نی دب گل اوال پھریڈا او وہ گل پھریڈا ہتی اے (نہیں جب گرل ہو اور فرینڈ بھی ہو وہ گرل فرینڈ ہی ہوتی ہے)

رویام اس کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے بولا تو بہت چاہتے ہوئے بھی روح اپنی ہنسی نہ چھپا سکی

رویام تم صرف مجھ سے پیار کرتے ہو یاد رکھنا میں تمہاری گرل فرینڈ ہوں وہ اسے سمجھا رہی تھی

میں شرف اپلی ماما شے پیار ترتا ہوں (میں صرف اپنی ماما سے پیار کرتا ہوں)۔وہ بہت سوچ کر بولا

ارے میرے گولو ماما سے تو سب لوگ پیار کرتے ہیں لیکن میرا اور تمہارا رشتہ الگ ہے وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ روح سے اپنی ہنسی کو کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

اس کا الگ ہے یہ تمہاری مامی ہوتی ہے اسے پیچھے سے درک کی آواز سنائی دی تو روح کے دل کو کچھ ہوا تھا آج پہلی بار اس نے خود کو روح کا بھائی تو نہیں کہا تھا لیکن پری کو رویام کی مامی کہہ کر اپنے رشتے کو قبول کر لیا تھا

پری پیر پٹک کر رہ گئی روح کے جذبات اس کی سوچ سے بہت دور تھے

جب ہم دونوں بڑے ہو جائیں گے نہ ہم دونوں شادی کریں گے درک کے وہاں موجود ہونے پر وہ بہت آہستہ آواز میں بولی تھی درک سفر کے لیے سامان پیک کر کے گاڑی میں رکھ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ یہاں سے نکلنے والے تھے

لیتن مدے آپ شے سادی نی ترنی سادی تع می دانو تھائی سے تروں دا آپ اپلے کھلوش دیوتے پاش رہو (لیکن مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی شادی تو میں جانو سائئں سے کروں گا آپ اپنے کھڑوس دیولے پاس رہو) وہ پہلے سے ہی فیصلہ کر کے بیٹھا تھا

روح اپنے بیٹے کو دیکھ کر عش عش کر اٹھی

گرل فرینڈ اس کی پری تھی پارٹ ٹائم گرل فرینڈز کلاس میں مل چکی تھی اور شادی اس نے جانو سائیں سے کرنی تھی

-

یارم اسے ٹھرکی کہتا تھا اور یہ غلط نہیں تھا ہاں لیکن یہ بات وہ یارم کے سامنے قبول نہیں کرتی تھی

ooo

آج کل شارف اپنے کام پر کم اور معصومہ پر زیادہ دھیان دے رہا تھا

آخراپنے گھر میں آنے والے نئے بے بی کو ویلکم بھی کرنا تھا

ابھی تو بے بی کو آنے میں بہت وقت تھا لیکن شارف پھر بھی اس کا بہت خیال رکھتا تھا خضر اسے جوڑو کا غلام کہتا تھا

لیکن شارف اس بات کو قبول نہیں کرتا تھا اس کا کہنا تھا کہ اگر بیوی کا خیال رکھنا جوڑو کا غلام بننا ہے

تو اسے اس بات میں کوئی اعتراض نہیں تھا۔

جبکہ خضر بھی لیلیٰ کی ساری باتیں مانتا تھا اس کا خیال رکھتا تھا اور لیلیٰ کے سامنے تو اس کی چلتی بھی نہیں تھی

لیکن اس کے باوجود بھی شارف کی شرارتیں اور محبت بھری نیچر سب کے سامنے تھی جس کی وجہ سے آفس میں

جوڑو کا غلام مشہور تھا

ooooo

لیلیٰ ایک گھنٹہ پہلے ہی جاگ چکی تھی اور اس وقت وہ مہر کے بال بنانے میں مصروف تھی ان دونوں بہنوں میں بس

یہی فرق تھا کہ ایک کے بال گھنگھرالے اور دوسری کے بالکل سیدھے تھے مہر کے بال بناتے بناتے ایک گھنٹہ تو لگ

ہی جاتا

اس لیے وہ اسے خضر کی غیر ماجودگی ایک گھنٹہ پہلے جگاتی تھی کیونکہ اگر خضر ہوتا تو اس کے لیے آسانی ہو جاتی

جب تک وہ اس کے بال بناتی ہے تب تک تو عنایت بالکل تیار بھی ہو جایا کرتی تھی جس دن خضر گھر پے ہوتا وہ زیادہ

شور مچاتی تو خضر خود بہت نرمی سے اس کے بال بنا دیتا

لیکن رات لیٹ آنے کی وجہ سے آج لیلیٰ نے اسے تنگ نہیں کیا تھا بلکہ خود ہی ایک گھنٹہ پہلے جا کر کام ختم کرنے لگی

اور اب وہ ان دونوں کو تیار کر کے خود ہی سکول چھوڑنے جانے والی تھی۔

آج رات کو وہ لوگ کسی اہم کام کے لیے جانے والے تھے واپسی بھی لیٹ ہی ہونی تھی اس لیے وہ چاہتی تھی کہ خضر ذرا آرام کر لے

پھر بعد میں اسی نے ہی یہ سب کچھ کرنا ہے

اب وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی تھی انہیں سمجھتی اور خود کو سمجھنے کا موقع دیتی خضر نے اس پر جو ستم کیا تھا اس کے بعد وہ اپنی بیٹیوں کو ذرا بھی نظر انداز نہیں کرتی تھی اور خضر کو یہ بات بے حد پسند تھی

اس حادثے کو یاد کر کے خضر کو آج بھی تکلیف ہوتی تھی لیلیٰ کی مار کا وہ درد یاد کر کے وہ آج بھی تڑپ اٹھتا لیکن اس کے بعد لیلیٰ اپنی بیٹیوں کے قریب آ گئی تھی اور یہ ایک بہت اچھی بات تھی

اب وہ اپنے جذبات چھپاتی نہیں تھی بلکہ کھل کر اپنی بیٹیوں پر ظاہر کر دیتی

ooooo

آج وہ ایک بہت ہی اہم کام کے لئے جانے والا تھا آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے بال بنا رہا تھا جب اچانک ہی دھیان آئینے میں بیڈ پر موجود درویام پر گیا جو اس کی پوری طرح سے نقل کرتا یقیناً اپنی ہی دھن میں تھا

یارم بالوں کی طرف ہاتھ لے کر جاتا تو وہ بھی بیڈ پر کھڑا اپنے ننھے سے ہاتھوں سے اپنے بال پیچھے کرنے لگتا

روح تو اتنا شور مچاتی تھی کہ اس کے بال کٹوائے لیکن وہ وہ تو اپنے بالوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا

یارم کب سے نوٹ کر رہا تھا وہ اس کی ایک ایک حرکت کی نقل اتار رہا ہے بے ساختہ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پورے بالوں میں گھماتے ہوئے بالوں کو جھٹکا دیا اور اسی کے انداز میں رویام نے بھی یہ حرکت کی تھی یارم نے اپریس والے انداز میں سر ہلایا

اور اپنے چہرے پر موجود داڑھی کو اپنے انگوٹھے سے سہایا

رویام نے اس کی نقل کرتے ہوئے سیم ٹو سیم یہی کام کیا تھا

یارم اپنے سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا انگلیاں چلاتا ہوا اسے بھی یہ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا جب اچانک یارم نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو جیسے وہ چور چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا اگلے ہی لمحے وہ بیڈ پر بیٹھ چکا تھا

یہ کیا کر رہا تھا تو وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ رویام انجان بن گیا

می تو کھ نی تر راتا (میں تو کچھ نہیں کر رہا تھا) وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ دائیں بائیں لہراتا ہوا جواب دے کر اپنا ٹیڈی بیئر اٹھا چکا تھا مقصد کمرے سے بھاگ جانے کا تھا

کچھ نہیں کر رہا تھا کہ بچے میری نقل کر رہا تھا تو۔۔ یارم نے اسے پیچھے سے پکڑ کر واپس بیڈ پر رکھ دیا

ماما بتاو ماما بتاو (ماما بچاؤ ماما بچاؤ) رویام زمین سے واپس بیڈ تک پہنچنے تک یہی نعرہ لگاتا رہا

تجھے تو بیٹا میں بچاؤں گا یارم نے اسے بیڈ پر پھینک کر دروازے کیا قر اس کی طرف آیا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا اس نے دروازہ اندر سے لاک کیا

اب یارم میں تھااور اس کا شکار

چل بیٹااب میں تجھے بتاؤں گا میری نقل کرنے والوں کا کیاانجام ہوتا ہے یارم مسکراتا ہوااس کی طرف بڑھا

یہ توکلٹ لیں اول مدے شول دیں (یہ چوکلیٹ لیں اور مجھے چھوڑ دیں)اس نے لالچ دیا

مجھے نہیں چاہیے میں تو تجھے ہی کھاؤں گا وہ کتنے اہم کام کے لئے گھر سے نکلنے والا تھااس کے ذہن سے بالکل نکل چکا تھااس وقت تو اسے رویام کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے تھے

می تلاو دااماما آتر دانتے دی (میں چلا جاؤں گا ماما آکر بہت ڈانٹے گی) وہ ڈرانے لگا

جب تک وہ آئے گی میں اپنا کام کر لوں گا وہ اچانک اسے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے چھوٹے سے گال کو انتہائی جارحانہ انداز میں چومنے لگا

اور اس کے ساتھ ہی رویام کی چیخ اور پکار روح کے کانوں کا رستہ پہچان چکی تھی

روح کچن میں تھی جبکہ اسے کمرے سے تھوڑی تھوڑی آواز آرہی تھی وہ رویام کو تیار کر کے کچن میں آئی تھی یارم اس وقت نہار ہا تھا۔روح نے سوچا کہ جب تک وہ اس کا ناشتہ بنائے گی تب تک وہ اس کے ساتھ رہے گا لیکن رویام نے وہیں پر یارم کا موبائل پکڑ لیا اور بیڈ پر لیٹ گیا لیکن اب تو اس کی دبی دبی آواز آرہی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ یارم کے شکنجے میں آچکا ہے

یااللہ میرا معصوم بچہ

وہ جلدی سے کمرے کی جان بھاگی جہاں پہلے ہی شونو بھونکنے میں مصروف تھا

مطلب دروازہ اندر سے لاک تھا آج تو اس کا بیٹا شاید ہی بچتا تھا

اندر سے کبھی اس کے کھکھلانے کی آواز آتی تو کبھی وہ روح کو پکار رہا ہوتا

وہ دروازہ کھٹکھٹا کر تھک چکی تھی لیکن شاید آج اس نے بچنا ہی نہیں تھا

لیکن آج رویام رو نہیں رہا تھا بلکہ وہ یارم کا پورا پورا مقابلہ کر رہا تھا

وہ یارم کا ایک ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے دور کرتا ہوا سیدھا کر کے اس کے اوپر بیٹھ گیا

می ارو ہو آپ بلین ہو میں اپلی رو تو لے داوں دا(میں ہیرو ہوں آپ ویلن ہیں وہ اپنی روح کو لے جاؤں گا)وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑتا مقابلے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا بلکہ اس کے انداز پر یارم بہت مزے سے انجوائے کر رہا تھا

اور میں سب سے پہلے اس ویلن کو اٹھا کر لے جاؤں گا وہ اسے ایک بار پھر سے بیڈ پر پھینکتا ہوا داڑھی اس کی گردن پر چبونے لگا

لیتن ارو تو می ہونا(لیکن ہیرو تو میں ہوں نا)رویام نے بتایا جیسے مقصد اسے یہ بات سمجھانے کا ہو کے ہیرو جیتا ہے اور ویلن ہارتا ہے وہ اسے لے کر نہیں جا سکتا کیوں کہ ہیرو تو رویام ہے

تو ہیرو لڑ کر جیت جائے یارم بے حد پیار سے کہتا ایک بار پھر اسے اپنے اوپر بٹھا چکا تھا

وہ یارم کے دونوں ہاتھوں پر جتنا زور ڈال سکتا تھا ڈال کر اسے بیڈ کے پاس لے گیا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ جیت چکا ہے

اب وہ یارم کے پیٹ کے اوپر ہی ایسی ایسی اچھل کود کر رہا تھا اس کے بعد روح کو رویام کے بجائے یارم کی آواز سنائی دی

روح بچاؤ روح بچاؤ تمہارا بیٹا مجھے مار ڈالے گا باہر روح نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کچن کی طرف قدم بڑھائے جب اسے رویام کی آواز سنائی دی

توئی بتانے نی آئے دا روح شرف میلی اے (کوئی بچانے نہیں آئے گا روح صرف میری ہے) رویام بالکل ہیرو کی طرح پر فارم کر رہا تھا اس نے ایک نظر شونو کی جانب دیکھا اور پھر اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ پتہ نہیں رویام اور یارم کی جنگ کب ختم ہوئی تھی

اب وہ ان کے چکر میں اور کتنی دیر بھوکی بیٹھتی

شونو بھی دونوں کو اگنور کرتا روح کے پیچھے پیچھے ہی آ گیا

oooo

مجھے بچا لو ڈیول مجھے مار ڈالے گا اس نے خود فون کر کے مجھے کہا ہے کہ اگلی باری میری ہے صرف تم ہی مجھے بس بچا سکتے ہو وہ صارم کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا

آپ فکر نہ کریں سر آپ کی ٹائٹ سیکیورٹی کا انتظام میں کر چکا ہوں ڈیول تو کیا یہاں کوئی نہیں آ سکتا آپ بے فکر ہو جائیں صارم نے یقین دلایا

کیسے بے فکر ہو جاؤں آفیسر ڈیول نے مجھے فون کیا ہے اور کہا ہے کہ اگلی باری میری ہے تو مجھے جان سے مار ڈالے گا

پلیز مجھے بچالو

میں مرنا نہیں چاہتا وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہا تھا صارم بے حد اکتایا ہوا تھا پہلے نوجوان نسل کی تباہی کے لئے

ڈرگز کا دھندا کر کے اس نے پوری یونیورسٹی میں لڑکوں کو برباد کر دیا تھا اور اب جب اس کی ٹیم کے ممبرز ڈیول کے

ہاتھوں قتل ہو رہے تھے تو وہ اپنی جان کی بھیک آفیسر صارم سے مانگ رہا تھا

اپنے لیے ٹائٹ سکیورٹی کا انتظام کرنے کے باوجود بھی وہ بہت زیادہ ڈرا ہوا تھا ڈیول نام کا سایہ اس کے سر پر منڈلا رہا

تھا آج صبح ڈیول نے فون کر کے اسے خود کہا تھا کہ آج کی رات تمہاری زندگی کی آخری رات ہے

جتنی بری حالت میں باقی کی لاشیں ملی تھیں اسے یقین تھا وہ بھی زندہ نہیں بچے گا

اور موت بھی ایسی موت ہو گی کہ زمانہ یاد کرے گا

سر میں نے آپ کو بتایا نہ کہ میں آپ کی سکیورٹی کا انتظام کر چکا ہوں یہ آفیسرز 24 گھنٹے آپ کے ساتھ رہیں گے

آپ کافی رات ہو چکی ہے مجھے چلنا چاہیے

صارم نے کہا تو آدمی اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا

نہیں تم مت جاؤ مجھے تم پر بھروسہ ہے اور کسی مت رو کو لیکن تم مت جاؤ مجھے یقین ہے تم مجھے بچالو گے وہ منتیں کر رہا

تھا صارم کو اچھا خاصا غصہ چڑھ گیا

ابے اوئے غلطیاں تو کرے اور رات ساری یہاں سولی پر میں چڑا رہوں میرا مطلب ہے سر میری ڈیوٹی اوور ختم ہو چکے ہیں اب میں یہاں نہیں رک سکتا وہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا وہ اس وقت اتنا زیادہ ڈرا ہوا تھا کہ صارم کے بد تمیزانہ لہجے کو بھی اگنور کر گیا

میں چلتا ہوں میرے آفیسر آپ کے ساتھ رہیں گے یہ آپ کے سیکیورٹی کا خاص خیال رکھیں گے خدا حافظ اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتا صارم وہاں سے نکل کر باہر آگیا

تم لوگ یہیں پر رکنا تمہاری چائے پانی کا انتظام کر دیا ہے میں نے بالکل بھی کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے یہی باہر رہنا اس آدمی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ ان دونوں کو آرڈر کرتا باہر نکل کر اپنا فون نکال چکا تھا

فون لگتے ہی وہ شروع ہو گیا

دیکھو یارم جس کو کاٹنا ہے کاٹو جس کو مارنا ہے مارو لیکن اللہ کے واسطے پہلے وارننگ مت دیا کرو یار ہم لوگ پھنس جاتے ہیں کیا چپکو آدمی میرے پیچھے لگا دیا ہے جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا ڈیول مجھے مار ڈالے گا ڈیول مجھے مار ڈالے گا دماغ خراب کر رکھا ہے اس آدمی نے یہ کون سا طریقہ نکالا ہے تم نے بدلہ لینے کا

وہ کافی بیزار سے انداز میں بولا

یہ میرا اسٹائل ہے سارا میں جسے مارتا ہوں اسے پہلے ہی بتا دیتا ہوں کہ اس کی موت قریب ہے تاکہ وہ اپنی آخری سانسیں لینے کے لئے تیار ہو جائے۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوں لیکن انداز میں بولا

اچھا اسے کتنے بجے ٹپکنے کا ارادہ رکھا ہے تم نے صارم اس کے وفادار ساتھی کی طرح پوچھنے لگا

رات پونے دو بجے۔ یارم نے ایمانداری سے وقت بتایا کیونکہ وہ جانتا تھا صارم اسے بچانے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لیکن ڈیول کے ہاتھوں جسے مرنا ہے اسے مرنا ہے

اچھا ٹھیک ہے میں ڈیڑھ بجے ہیں کیمرے بند کروادوں گا۔ جن سیکیورٹی گارڈز کو میں نے وہاں پر رکھا ہے میرا ایک آدمی ان کو ڈیوٹی اوورز میں چیزیں فراہم کرے گا اور اس میں بے ہوشی کی دوائی ڈال دے گا لیکن یہ آدمی بچنا نہیں چاہیے ڈیول اس نے میرا جینا حرام کرر کھا ہے۔ صارم نے اسے پورا پلان بتایا تو یارم نے آئی بروا چکائی

یہ میں کس سے بات کر رہا ہوں ایماندار آفیسر صارم سے یا یہ کوئی اور ہے اس کا انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا

یارم پلیز یار اس وقت میں یہ ساری باتیں کرنے کی بالکل موڈ میں نہیں ہوں اس آدمی کو مر ہی جانا چاہیے پوری یونیورسٹی کے لڑکوں کو تباہ کر دیا ہے اس نے اور اب ہم سے یہ سکیورٹی چاہتا ہے اس سے زیادہ اہم کام ہے مجھے لیکن اوپر سے آرڈر اس کی سکیورٹی کے آرہے ہیں

تم اسے راستے سے ہٹاو تاکہ میں سکون سے اپنا کام کر سکوں۔ بے فکر ہو کے آنا یہاں تو میں کوئی خطرہ نہیں ہو گا صارم نے یقین دلایا

انسپکٹر صارم خان تم چاہے اپنا سارا زور بھی لگا دو تب بھی مجھے کہیں پر کوئی خطرہ نہیں لیکن تمہارا کام ہو جائے گا فکر مت کرو وہ اسے یقین دلا یا کر فون بند کر چکا تھا صارم نے سکون کا سانس لیا

یقیناً اس بندے سے اس کی جان چھوٹ ہیجانی تھی

ابے سالے میں تجھے سیکیورٹی دونگا میں تجھے خود اپنے ہاتھوں سے ماردوں لیکن میرا فرض اس چیز کی اجازت نہیں دیتا اسی لیے تو اللہ نے تم جیسے لوگوں کے لیے ڈیول جیسے لوگ بنائے ہیں تاکہ وہ تم لوگوں کے کالے کارناموں کے انعام میں تمہیں تمہارے عبرت ناک انجام تک پہنچائیں

ایک وقت تھا جب صارم اس کے کام کے خلاف تھا لیکن اب وقت ایسا آ گیا تھا کہ وہ اس کے کام کو سمجھ چکا تھا جو کام صارم وردی پہن کر نہیں کر سکتا تھا یار وہ بنا کسی پاور کے کرتا تھا۔

اور سچ یہی تھا اس دنیا کو صارم جیسے ہاتھ باندھے آفیسرز کی نہیں بلکہ یارم سے آزاد ڈیول کی ضرورت تھی

ooooo

رات ڈھائی بجے کا وقت تھا جب اس نے گھر میں قدم رکھا

اپنے کمرے میں جانے کے بجائے وہ دوسرے کمرے میں آیا۔ اور اپنے کپڑے بدل کر ریلکس ہوا۔

اپنے خون آلودہ کپڑوں کو اس میں باہر لان میں موجود چھوٹے سے ڈبے پھینک کر آگ لگائی۔ اور آگ کے راگ بننے تک وہیں رہا

جب اسے پوری طرح سے یقین ہو گیا کہ اب کوئی ثبوت نہیں بچا وہ گھر میں داخل ہوتے ہوئے لان کی طرف نکلنے والے دروازے کو بند کیا

اور سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا

روح بے حد نرمی سے رویام کو اپنے ساتھ لگائے سو رہی تھی جب کہ اسی کے انداز میں رویام اپنے ٹیڈی کو اپنے ساتھ لگائے گہری نیند میں تھا۔

اس کے رویام کے ننھے سے وجود پر بہت پیار آیا پیار تو خیر اسے روح پر بھی بہت آیا تھا لیکن رویام کے اتنے پاس ہوتے ہوئے وہ روح پر اپنا پیار ظاہر نہیں کر سکتا تھا

آج اس کیس کا آخری گناہ گار بھی وہ موت کے گھاٹ اتار آیا تھا۔اب وہ اپکچھ دن کا ریسٹ لے اگلے کیس کی جانب بھرنے والا تھا

لیکن اس کے لیے پہلے کی تھکن اتار نہ رو رہی تھی

وہ کتنی دیر کھڑا ان دونوں کو دیکھتا رہا کتنی حسین اور مکمل زندگی تھی اس کی۔ مصیبتیں آئیں تھیں لیکن ثابت قدم رہنے پر اللہ نے شاید ان کے امتحانات میں کمی کر دی

وہ آہستہ سے بیڈ کے قریب آتے ہوئے روح کا ہاتھ رویام کے اوپر سے ہٹاتا اسے نرمی سے اٹھا کر بے بی کاٹ میں رکھا

میرا بچہ ہر وقت ماما سے چپکنا نہیں چاہئے تھوڑا موقع بابا کو بھی دینا چاہیے آخر بابا کا بھی حق ہے نہ تیری ماں پے وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اس کے بال پیچھے کرنے لگا جو یارم سے ضد لگانے کے چکر میں کافی لمبے ہو گئے تھے

اگر وہ اس وقت جاگ رہا ہوتا تو روح سے ڈائریکٹ پوچھتا ماما آپ صرف میری ہونا اور وہ اس کی محبت میں کہتی میں صرف رویام کی ہوں

وہ اپنے بیٹے سے شرط نہیں لگاتا تھا ہاں لیکن اس بات پر جلن تو ہوتی تھی

وہ ہمیشہ سے روح پر صرف اپنا حق سمجھتا آیا تھا اسے کسی کے ساتھ بانٹنے کا اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

لیکن اب اسے رویام کے وجود کی عادت ہو گئی تھی اور یہاں سے کمپرومائز کرنا پڑ گیا تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر بیڈ پر آنے لگا

تو وہاں رویام کی جگہ رویام کے ٹیڈی صاحب کو لیٹے دیکھا

اپنی بیوی کے پاس تو میں تیرے مالک کو بھی نہ آنے دوں سالے۔ وہ ڈیڈی سے کہتا اسے رویام کے پاس لے جانے لگا

نہیں تو میرے بیٹے کے پاس بھی نہیں رہ سکتا ہم تینوں میں کسی چوتھے کی جگہ نہیں ہے۔ وہ اسے ہوا میں کک کرتا

ایک بار پھر سے رویام کو دیکھنے لگا

ہاں اسے پسند نہیں تھا اس کا بیٹا ہر کسی کی طرف متوجہ ہوں۔ یا ہر کسی سے پیار کرے

۔ان دونوں کے معاملے میں وہ تھوڑا سا مطلب تھا وہ نہیں چاہتا تھا رویام روح کو اس سے زیادہ چاہے اور روح رویام

کو اس سے زیادہ محبت کرے

لیکن جانتا تھا وہ تینوں ایک دوسرے کے لیے بے حد اہم ہے۔ وہ تینوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے

رویام کا ماتھا چوم کر اس نے آہستہ سے اس کا سر تک یہ ٹھیک کیا۔

چل میرا پتر اب تو چھٹی کر۔ وہ بے حد محبت سے اس کے اوپر چادر اڑاتا روح کی جانب آ گیا۔

روح کو اپنے بے حد قریب کیے اور اس کی گردن پر لب رکھتا اس کی خوشبو اپنے سینے میں اتارنے لگا

یارم۔ اس کی جسارت بھرتی محسوس کر کے روح نے اسے خود سے دور کرنا چاہا

روح میں بہت تھک گیا ہوں اس وقت کوئی نخرا نہیں وہ اس کا ہاتھ چومتا اس کے چہرے پر جھک گیا تھا

جبکہ روح جو اپنی نیند خراب ہونے پر اسے ناراضگی سے خود سے دور کرنے لگی تھی اس کی تھکن زدہ آواز سنتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کیا۔

یارم اس کے پور پور پر اپنی محبت کی چھاپ چھوڑتا اسے خود میں سمیٹنے لگا۔ روح لبوں پر خوبصورت سے مسکراہٹ لئے اس کی جسارتوں کو محسوس کر رہی تھی

زندگی خوبصورت تھی اور شاید یہ خوبصورت زندگی یوں ہی آہستہ آہستہ گزر جانی تھی ایک دوسرے کی باہوں میں ایک دوسرے کی فکر کرتے ہوئے۔

روح اور یارم کی زندگی کا سفر ہے روحِ یارم بن کر ان دونوں کی زندگی کو بے حد خوبصورت بنا گیا تھا لیکن رویام کی آمد نے انہیں عشق کا مطلب سمجھ آیا۔ وہ دونوں اس کا عشق تھے عشقِ یارم تھے۔ اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے میں روح نے کبھی یارم کی محبت کو کم ہوتے نہیں محسوس کیا تھا یہ محبت پہلے دن سے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

اور شاید یہ محبت ایسے ہی بڑھتی چلی جانی تھی بنا رو کے

اسے دیکھتے ہی روح اس سے محبت کر بیٹھی تھی۔ وہ کوئی عام مرد نہیں تھا۔ وہ یارم کاظمی تھا ایک دنیا مرتی تھی اس پر اور وہ اس پر مر مٹا وہ کہاں جانتی تھی۔ ایک عام سی لڑکی روح یارم بن جائے گی۔

فاطمہ بی کہتی تھی کہ اس کی زندگی میں ایک شہزادہ آئے گا اور یارم سچ میں ایک شہزادہ تھا۔ضروری نہیں انسان صرف شکل وصورت سے شہزادہ بنے اس کا کردار بھی اسے شہزادہ بنا دیتا ہے یارم ایک مضبوط کردار کا انسان تھا روح کو اس کی شکل وصورت سے نہیں بلکہ اسکے کردار سے محبت تھی۔

ہمارا کردار ہی ہمیں صحیح اور غلط کا فرق سمجھ آتا ہے اللہ ہم سب کے کردار مضبوط رکھے اور ہمیشہ صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

○○○○○

دا اینڈ الحمداللہ ❤